# موضوعاتِ کبیر

مترجم اردو

مصنف
ملا علی قاری حنفی رح

محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب
قرآن محل اردو بازار کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# موضوعاتِ کبیر

## مترجم اُردو


مصنف :- ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم :- مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی



باہتمام :- محمد سعید اینڈ سنز

(ناشر)

قرآن محل، اردو بازار، کراچی

# عرض ناشر!

ملاعلی قاری کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں احادیث کے پرکھنے اور جرح وتعدیل میں ان کے کارنامے سند کی حیثیت رکھتے ہیں علم حدیث کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں ان سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ بدخواہاں ملّت نے وضع احادیث کا فتنہ کھڑا کردیا۔ یعنی بہت سے اقوال وافعال کا انتساب نبی کریم ﷺ کی طرف کردیا کہ آپ نے یہ کیا یا یہ فرمایا۔ اس طریقہ کار کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ حضور کریم ﷺ کی سیرت طیبہ جو دراصل قرآن پاک کی عملی تفسیر ہے بالکیہ مسخ ہوکر رہ جاتی اگر اس فتنہ کا مقابلہ کرنے والے علماء وجود میں نہ آتے چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس ناسخِ ادیان دین کو قیامت تک باقی رکھنا تھا اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس فتنہ کا مقابلہ کرنے والے علماء بھی موجود رہے ہیں جنہوں نے کھرا اور کھوٹا الگ کردکھایا۔ موضوع غیر موضوع، اصلی اور نقلی کا فرق ظاہر کردیا۔

امت مسلمہ کی گردنیں ان کے احسان کے بوجھ سے گرانبار ہیں۔ اگر یہ حضرات میدان میں نہ آتے تو احادیث کی حیثیت اساطیر الاولین سے زیادہ نہ ہوتی۔ اور یہ ان ہی بزرگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ کھوٹے سکے اس بازار میں رائج نہ ہوسکے۔

ان خدمات کی داستان بہت لمبی ہے۔ اور اس کا سلسلہ نہایت طویل ہے۔

ملا علی قاری کی پیش نظر کتاب موضوعات کبیر مترجم اس سلسلہ کی آخری کڑی ہے۔

اس کی اہمیت کا تقاضہ تھا کہ اردو دان اصحاب بھی اس سے مستفید ہوں چنانچہ اسی غرض کے پیش نظر اصل کتاب مع ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

امید ہے کہ قارئین میری اس کوشش کو بنظر استحسان دیکھیں گے۔

طالب دعا

عبدالاحد سعید عفی عنہ

# تقریظ مولانا محمد مالک صاحب کاندھلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امابعد! ائمہ محدثین حنفیہ میں ملاعلی قاری رحمہ اللہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ حدیث اور شروح حدیث میں شیخ موصوف کا گراں قدر ذخیرہ اہل علم کا بہترین سرمایہ ہے۔

پیش نظر کتاب "موضوعات کبیر ملاعلی قاریؒ"، اپنی موضوع میں نہایت ہی عظیم المرتبت کتاب ہے۔ کہ جس میں احادیث موضوعہ کو جمع کر کے امت کو ان کے فتنہ اور ضرر رساں اثرات سے محفوظ و مامون کردیا۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے چونکہ عامۃ المسلمین اصل کتاب سے مستفیض نہیں ہو سکتے۔ اور ان کو احادیث صحیحہ و غیر صحیحہ کا امتیاز مشکل ہے۔ اس لئے اس ترجمہ کا مطالعہ امید ہے کہ ان میں اس امتیاز کی صلاحیت پیدا کر سکے گا۔

الحمدللہ کہ برادرم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کاندھلوی نے اپنے ترجمہ سے اس ضرورت کو پورا فرمادیا۔ ناچیز نے متعدد مقامات سے ترجمہ کا مطالعہ کیا۔ ترجمہ مستند نہایت سلیس ہے۔ اور اس کے ساتھ مختلف موقعوں پر

مترجم موصوف نے فوائد کے اضافے سے کتاب کی افادیت کو بڑھانے کے ساتھ ان اشارات کو بھی واضح کردیا جو اصل کتاب میں صرف رمز کے درجہ میں تھے۔ اور بعض ان احادیث کی وجوہ صحت واعتبار کو بھی مستند حوالوں کے ساتھ جمع کردیا۔ کہ جن کو مصنفؒ نے بے اصل قرار دیا تھا۔

حق تعالے ترجمہ ہذا مقبول ونافع بنائے۔ آمین یارب العالمین

بندہ ناچیز

مولانا محمد مالک غفرلہ کاندھلوی

خادم حدیث دارالعلوم الاسلامیہ اشرفیہ (لاہور)

# تقریظ مولانا لطافت الرحمٰن صاحب

نحمده وبه التكلان ـ وهو خير من اعان ـ ونصلّی علی افصح فصحاء عدنان ـ وابلغ بلغاء قحطان ـ سيدنا محمد خاتم الانبياء ـ التارك فينا القمر الملته البيضاء التی ليلها ونهارها سواء ـ

امابعد! یہ درست ہے کہ ملت مسلمہ میں نظریاتی اور تخیلاتی انتشار و تفریق کا سلسلہ چل رہا ہے مگر اس اختلاف و تخرب کے ہوتے ہوئے اس بات پر پوری امت کا اتفاق ہے کہ قرآن وحدیث دین اسلام کے اصل الاصول ہیں۔ (اِلَّا مَنۡ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار) اب ظاہر ہے۔ کہ قرآن کی حفاظت کا وعدہ تو خود خدا نے فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا۔ (نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون)

البتہ احادیث رسول میں دجل و تلبیس کا سلسلہ کافی حد تک چل سکتا ہے۔ اور مخالفین اسلام نے اس قبیلح سلسلہ کو چلایا ہے۔ مختلف متنوع حالات میں لوگوں کے اقوال کو احادیث ظاہر کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے احادیث صحیحہ کے ذخیرے کا تحفظ ضروری ٹھہرا ہے۔

موضوع اور غلط احادیث کے سلسلہ میں علما رامت میں سے علامہ ابن جوزی امام احمد ابن حنبل۔ امام نووی، علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ محدثین نے سب سے زیادہ خدمت کی ہے۔ اور انہیں حضرات میں سے ایک ملا علی قاریؒ ہیں جنہوں

نے اس موضوع میں "الموضوعات الکبیر" کتاب لکھی ہے ملا علی قاریؒ موضوعات کی یہ کتاب ایک درگراں مایہ ہے حالات کا تقاضا تھا۔ کہ اس کتاب کا ترجمہ اردو میں کیا جائے جزائے خیر دے اللہ برادرم محترم مولانا حافظ حبیب الرحمٰن صاحب کاندھلوی کو کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ صاف اور سلیس اردو میں کیا۔ ترجمہ کا مسودہ اور اصل کتاب میرے سامنے ہیں جی چاہتا ہے۔ کہ بار بار دیکھوں اور غور سے دیکھوں مگر ؎

ماکل مایتمنی المرء یدرکه تجری الریاح بمالا تشتهی السفن

چنانچہ درس و اُسباق کے ہجوم اور کثرت مشاغل کی وجہ سے یہ تمنا تو پوری نہ ہوئی لیکن چند مختلف مواضع کو دیکھا۔ اور بعض مقامات میں اصل کتاب اور ترجمہ کا مقابلہ بھی کیا ماشاراللہ بہت خوب اور موزوں ہے۔

اس احقر کی حقیر دعائیں مولانا صاحب موصوف کے ہمراہ ہیں حق تعالےٰ ان کو مزید ہمت وقوت دے تاکہ ان کے علم وقلم سے علمی دنیا کو زیادہ تر فائدہ ہو۔

وصلی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقه محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

المذنب الخاطی الحیرران

محمد لطافت الرحمٰن اسوادی کان اللہ لہ

استاذ دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار

# فہرست مضامین

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَنزَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیمَ الْقَدِیمَ وَبَیَّنَہٗ بِالْاَحَادِیثِ الثَّابِتَۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ۔ بِنَقْلِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِینَ وَاَتْبَاعِھِمْ مِنْ اَئِمَّۃِ الدِّینِ الْمُجْتَھِدِینَ فِی الطَّرِیقِ الْقَوِیمِ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ لَدَیْہِ وَعَظَّمَ مَنْ اَنْتَسَبَ اِلَیْہِ۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہیں جس نے قرآن عظیم کو جو قدیم ہے نازل فرمایا اور احادیث کے ذریعے اسے نبی کریم ﷺ پر واضح فرمایا جو صحابہ تابعین اور تبع تابعین میں سے آئمہ مجتہدین کے ذریعہ صحیح طور پر نقل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جو اللہ کے نزدیک صاحب شرف وکرم اور آپ کی نسبت اس ذات کبریار کی جانب بہت عظیم ہے۔

اَمَّا بَعْدُ! فَیَقُوْلُ خَادِمُ الْکَلَامِ الْقَدِیْمِ وَلَازِمُ الْحَدِیْثِ الْقَوِیْمِ عَلِیُّ بْنُ سُلْطَانَ مُحَمَّدِ نِ الْقَارِیُّ الرَّاجِیْ عَفْوَ رَبِّہِ الْبَارِیْ اَنَّ کَلَامَ اللّٰہِ مَحْفُوْظٌ بِفَضْلِہٖ وَکَرَمِہٖ عَنِ الْخَطَاءِ

امابعد! یہ خادم کلام قدیم اور حدیث صحیح کو اختیار کرنے والا علیؓ بن سلطان محمد القاری جو اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو کا امیدوار ہے کہتا ہے کہ کلام اللہ اس کے فضل وکرم سے ہر خطاء سے محفوظ ہے چاہے وہ ایک نقطہ میں ہو یا رسم الخط میں۔

اور یہ حفاظت اس کے فرمان کے ذریعہ ثابت ہے ”انا

فِیْ نُقْطِہٖ وَکَلِمِہٖ فِیْ رَسْمِہٖ
وَذٰلِکَ لِقَوْلِہٖ سُبْحَانَہٗ اِنَّا
نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا
لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ وَقَدْ اُقِیْمَ
بِحِفْظِہٖ جَمْعٌ مُحَافِظُوْنَ
مَعَ بُعْدِ الْعَھْدِ عَنْ زَمَانِہٖ
عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلٰی یَوْمِنَا وَ
ھٰذَا لَمُتَجَاوِزٌ عَنِ الْاَلْفِ
مِنَ الْھِجْرَۃِ اِلٰی مَدِیْنَۃِ
الْاِسْلَامِ لٰکِنَّ الْاَحَادِیْثَ
الْمُبَیِّنَۃَ لِلْاَحْکَامِ صَارَتْ
ظَنِّیَّۃً عِنْدَ الْاِمَامِ لِاَجَلِ
بُعْدِ الْاَیَّامِ فَاِنَّہَا وَقَعَتْ
اَحَادِیْثُ مَوْضُوْعَۃٌ بَیْنَ
الْعَوَامِ لٰکِنِ الْعُلَمَاءُ الْاَعْلَامُ
قَامُوْا بِحَقِّ الْقِیَامِ وَمَیَّزُوْا
بَیْنَ الصَّحِیْحِ وَالسَّقِیْمِ وَالْحَسَنِ
وَالضَّعِیْفِ وَالْمَرْفُوْعِ وَالْمَوْقُوْفِ
وَالْمَقْطُوْعِ وَالْمَوْضُوْعِ +

نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون،، ہم نے
ہی ذکر اتارا ہے اور ہم اس کی حفاظت
کرنے والے ہیں، اور ایک جماعت اس
کی حفاظت کے لئے قائم کر دی گئی اگرچہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک
مدت مدید گذر گئی۔ لیکن یہ جماعت
آج تک قائم ہے۔ اگرچہ حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ کی جانب
ہجرت کو ایک ہزار سال سے زائد
گذر چکے۔ لیکن احادیث رسول جو
احکام کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ بُعد
زمانہ کے باعث ظنی ہو گئی ہیں۔ اور اسی
باعث عوام میں موضوع احادیث عام
ہو گئیں۔ لیکن علماء حقہ، حق کو قائم
کرنے کے لئے کھڑے ہوئے
اور انہوں نے صحیح۔ سقیم۔ حسن
ضعیف۔ مرفوع۔ موقوف
مقطوع اور موضوع کو جدا جدا
بیان کیا۔

فَقَدْ رَوَى الْحَافِظُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا أَنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ بِدْعَةٍ كِيْدَ بِهَا الْإِسْلَامُ وَلِيًّا مِنْ أَوْلِيَائِهِ يَذُبُّ عَنْ دِيْنِهِ يَدْفَعُ مَا وَضَعَ بَعْضُ أَعْدَائِهِ ثُمَّ مِمَّا تَوَاتَرَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنًى وَكَادَ أَنْ يَتَوَاتَرَ مَبْنًى مِمَّا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حافظ ابو نعیمؒ نے اپنی حلیہ میں ابو ہریرہؓ سے ایک روایت مرفوعاً نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر اس بدعت کے اظہار کے وقت جس کے ذریعہ اسلام میں مکر کیا جاتا ہو۔ اپنے اولیاء میں سے ایک ولی متعین کرتا ہے۔ جو اس کے دین کی مدافعت کرتا ہے۔ اور ان چیزوں کو وہ رد کرتا ہے۔ جو بعض دشمنان خدا نے وضع کی ہیں۔ اور اسی معنی کی روایتیں حضورؐ سے مرفوعاً مروی ہیں۔ اور وہ حدیث بھی متواتراً مروی ہے۔ کہ جو شیخین بخاریؒ و مسلمؒ اور حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔ نیز بخاریؒ و مسلمؒ۔ ترمذیؒ و نسائیؒ اور ابن ماجہؒ و دار قطنیؒ کی روایت میں حضرت انسؓ سے یہ مروی ہے۔ کہ مجھے جو شے کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے روکتی ہے

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَیَّ کَذِبًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

وہ حضورؐ کا یہ فرمان ہے کہ جو مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرے۔

وَلَھُمْ اَیْضًا عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَلِجِ النَّارَ

اور ان تمام محدثین نے حضرت علیؓ سے بھی یہ روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا۔ وہ دوزخ میں داخل ہوگا

وَلِلشَّیْخَیْنِ وَالتِّرْمِذِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکِذْبٍ عَلٰی اَحَدٍ مَّنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

شیخینؒ اور ترمذیؒ نے مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضورؐ سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا مجھ پر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جو مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرنا چاہیئے۔

وَلِلْبُخَارِیِّ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَیْرِ اِنِّیْ لَا اَسْمَعُکَ

بخاریؒ۔ ابوداودؒ۔ نسائیؒ۔ ابن ماجہؒ اور دارقطنیؒ نے عبداللہؓ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے عرض کیا۔ کہ کیا

تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ کَمَا
یُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ
قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اُفَارِقْہُ مُنْذُ
اَسْلَمْتُ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ زَادَ
الدَّارَقُطْنِیُّ وَاللّٰہِ مَا قَالَ
مُتَعَمِّدًا وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ
مُتَعَمِّدًا ۔

وَلِلْبُخَارِیِّ وَالدَّارَقُطْنِیِّ
عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ یَّقُلْ عَلَیَّ
مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ
مِنَ النَّارِ وَلِلْبُخَارِیِّ وَالتِّرْمِذِیِّ
وَالدَّارَقُطْنِیِّ وَالْحَاکِمِ فِی
الْمَدْخَلِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو
قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَدِّثُوْا
عَنِّیْ وَلَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَمَنْ
کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ

وجہ ہے۔ جو میں آپ کو حضورؐ سے روایات
کرتے نہیں سنتا۔ جیسے فلاں فلاں لوگ روایت
کرتے ہیں حضرت زبیرؓ نے فرمایا جب سے
میں اسلام لایا کبھی آپ سے جدا نہیں ہوا لیکن
میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے۔ کہ جو شخص مجھ
پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے
دار قطنیؒ میں راوی کے اتنے الفاظ اور زیادہ ہیں
کہ حضورؐ نے متعمداً نہیں فرمایا اور تم متعمداً
کی شرط لگاتے ہو۔

بخاریؒ اور دار قطنیؒ میں سلمۃ بن الاکوعؓ سے
روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو
میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
میں بنالے۔ بخاریؒ، ترمذیؒ، دار قطنیؒ
اور حاکم نے اپنے مدخل میں عبد اللہ بن
عمروؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھ سے حدیث
بیان کرو۔ لیکن مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو شخص
مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ

مِنَ النَّارِ۔ | میں بنانا چاہیئے۔

وَلِاَحْمَدَ وَالدَّارِمِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

احمدؒ۔ دارمیؒ۔ ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے عبداللہؓ بن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے (ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

وَلِاَحْمَدَ وَالدَّارِمِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رض قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّيْ فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا وَصِدْقًا وَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

احمدؒ۔ دارمیؒ۔ ابن ماجہؒ نے ابو قتادہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے حضورؐ کو اس منبر پر فرماتے سنا ہے۔ مجھ سے زیادہ حدیثیں روایتیں کرنے سے احتراز کرو۔ جو شخص میری جانب کسی بات کی نسبت کرے اسے حق اور سچ کے علاوہ کچھ نہ کہنا چاہیئے۔ اور جو شخص مجھ سے ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانا چاہیئے۔

وَلِابْنِ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ابن ماجہؒ میں ابو سعیدؓ خدری سے مرفوعاً مروی ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اُسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانا چاہیئے۔

| | |
|---|---|
| وَلِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیِّ | مسلمؒ۔ ترمذیؒ اور نسائیؒ نے ابو سعیدؓ |
| وَالنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ | سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ مجھ سے سوائے |
| مَرْفُوْعًا لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ شَیْئًا | قرآن کے کچھ نہ لکھو۔ اور جس نے سوائے قرآن |
| سِوَی الْقُرْاٰنِ فَمَنْ کَتَبَ | کے کوئی شے لکھ رکھی ہے اسے چاہیئے کہ اس |
| عَنِّیْ شَیْئًا غَیْرَ الْقُرْاٰنِ | تحریر کو مٹا دے۔ بنو اسرائیل سے روایتیں |
| فَلْیَمْحُہٗ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ | بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھ سے |
| اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَحَدِّثُوْا | بھی حدیثیں روایت کرو۔ لیکن مجھ |
| عَنِّیْ وَلَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَمَنْ | پر جھوٹ نہ بولو۔ جو شخص مجھ پر جان کر |
| کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ | جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ |
| مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ۔ | میں بنا لینا چاہیئے۔ |
| وَلِاَبِیْ یَعْلٰی وَالْعُقَیْلِیِّ | ابو یعلیٰ رح۔ عقیلی رح۔ اور طبرانی رح |
| وَالطَّبْرَانِیِّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ | نے اوسط میں ابو بکر صدیق رضی اللہ |
| اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ | تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا |
| اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعًا مَنْ کَذَبَ | ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ |
| عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا اَوْ رَدَّ شَیْئًا | بولے۔ یا جس شے کا میں نے حکم کیا ہے اس |
| اَمَرْتُ بِہٖ فَلْیَتَبَوَّأْ بَیْتًا فِیْ | کا رد کرے۔ اسے اپنا گھر جہنم میں بنا |
| جَہَنَّمَ ۔ | لینا چاہیئے۔ |
| وَلِاَحْمَدَ وَاَبِیْ یَعْلٰی | احمد رح اور ابو یعلے رح نے حضرت |
| عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ | عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت |

مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِي النَّارِ.

کیا ہے۔ جو مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں ہے۔

وَلِأَحْمَدَ وَالْبَزَّارِ وَأَبِي يَعْلَى وَالدَّارَقُطْنِيِّ وَالْحَاكِمِ فِي الْمَدْخَلِ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا يَمْنَعُنِيْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُوْنَ أَوْعَى أَصْحَابِهِ عَنْهُ وَلٰكِنِّيْ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ عَلَيَّ كِذْبًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي النَّارِ.

احمد رح۔ بزار رح۔ ابو یعلی رح۔ دارقطنی رح اور حاکم رح نے مدخل میں حضرت عثمان رض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرمایا کرتے مجھے حضور سے حدیثیں بیان کرنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔ سوائے اس کے کہ میں آپ کے صحابہ میں آپ سے روایت کرنے میں زیادہ محفوظ رکھنے والا نہ ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جو مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا گھر دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

وَلِأَبِي يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

ابو یعلی رح اور طبرانی نے طلحہ رض بن عبید اللہ رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

وَلِلْبَزَّارِ وَأَبِي يَعْلَى

بزار رح۔ ابو یعلی رح۔ دارقطنی اور حاکم

وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي الْمَدْخَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ كِذْبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكِذْبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

دارقطنی اور حاکم نے مدخل میں سعید رضی اللہ عنہ بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جو مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

وَلِاَحْمَدَ وَهَنَّادِ بْنِ السَّرِيِّ فِي الزُّهْدِ وَالْبَزَّارِ وَالطَّبَرَانِيِّ وَالْحَاكِمِ فِي الْمَدْخَلِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اِنَّ الَّذِيْ يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنٰى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ ۔

احمد رحمہ اللہ اور ہناد رحمہ اللہ بن السری نے اپنی کتاب الزہد میں۔ بزار رحمہ اللہ طبرانی رحمہ اللہ اور حاکم نے اپنی مدخل میں عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے دوزخ میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

وَلِاَحْمَدَ وَالْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ اُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهٖ وَالطَّبَرَانِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

احمد رحمہ اللہ۔ حارث رحمہ اللہ بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اور طبرانی رحمہ اللہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

وَلِاَحْمَدَ وَالْبَزَّارِ وَ اَبِیْ یَعْلٰی وَالطَّبَرَانِیِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا وَلَفْظُ لِلدَّارَقُطْنِیِّ مَنْ قَالَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ؎

احمدؒ۔ بزارؒ۔ ابو یعلیؒ اور طبرانیؒ نے خالدؓ بن عرفطہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اور دار قطنی کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے ؎

وَلِاَحْمَدَ وَالْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ اُسَامَةَ وَالْبَزَّارِ وَ الطَّبَرَانِیِّ وَالْحَاكِمِ فِی الْمَدْخَلِ عَنْ یَحْیٰی بْنِ مَیْمُوْنِ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ اَبَا مُوْسَی الْغَافِقِیَّ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِیَّ یُحَدِّثُ عَلَی الْمِنْبَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِیْثَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا الْحَافِظُ اَوْ هَالِكٌ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ آخِرَ مَا عَهِدَ اِلَیْنَا اَنْ قَالَ عَلَیْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ

احمدؒ۔ حارث بن ابی اسامہ، بزارؒ طبرانیؒ اور حاکمؒ نے اپنے مدخل میں یحییٰؒ بن میمون الحضرمی سے روایت کی ہے۔ کہ ابو موسیٰؓ فافعی نے عقبہ بن عامرؓ الجہنی کو منبر پر حضورؐ کی چند احادیث بیان کرتے سنا۔ ابو موسیٰؓ نے کہا یہ تمہارے ساتھی یا تو حافظ ہیں یا ہلاک کرنے والے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری عہد ہم سے لیا تھا۔ وہ یہ تھا۔ اللہ کی کتاب کو لازم پکڑ لو۔ اور تم ایسی قوم کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ جو مجھ سے حدیث کو زیادہ محبوب رکھے گی

| | |
|---|---|
| وَسَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ يُحِبُّوْنَ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ حَفِظَ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْ بِهٖ ۔ | تو جو شخص مجھ پر وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی۔ اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے اور جس نے کسی شئے کو یاد رکھا اسے بیان کر دینا چاہیے ۔ |
| وَلِاَحْمَدَ وَاَبِيْ يَعْلٰى وَالطِّبْرَانِيْ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔ | احمد رح۔ ابو یعلی رح اور طبرانی رح نے عقبہ رح بن عامر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانا چاہیے ۔ |
| وَلِاَحْمَدَ وَالْبَزَّارِ وَالطِّبْرَانِيْ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔ | احمد رح بزار رح اور طبرانی رح نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مرفوعاً یہی الفاظ روایت کئے ہیں ۔ |
| وَلِاَحْمَدَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ مَرْفُوْعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ اَوْ بَيْتًا فِيْ جَهَنَّمَ ۔ | احمد رح نے قیس رح بن عبادہ الانصاری سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنی آرام گاہ یا اپنا گھر دوزخ میں بنا لینا چاہیے ۔ |

وَلِلْبَزَّارِ وَالْعُقَيْلِيِّ فِي الضُّعَفَاءِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَرْفُوعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

بزار رح اور عقیلی رح نے کتاب الضعفاء میں عمران رض بن حصین سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے کی حکایت

وَلِلطَّبَرَانِيِّ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا لَبِسَ حُلَّةً مِثْلَ حُلَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَتَى أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَنِي أَيَّ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمَدِينَةِ شِئْتُ اسْتَطْلَعْتُ فَأَعَدُّوا لَهُ بَيْتًا وَأَرْسَلُوا رَسُولًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ

طبرانی رح نے اوسط میں عبد اللہ رض بن عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حلہ پہنا۔ پھر مدینہ میں اہل بیت کے پاس گیا۔ اور ان سے کہنے لگا حضور م نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اہل بیت میں سے جسے چاہے اس بات سے مطلع کر دوں کہ وہ آپ کے لئے ایک مکان تیار کریں اہل بیت نے حضور کے پاس قاصد بھیجا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ نے ابو بکر رض و عمر رض سے فرمایا جاؤ۔ اگر تم اسے زندہ پاؤ۔ تو قتل کر دو

| | |
|---|---|
| لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ | اور آگ میں جلا دو۔ اگر تم اسے اس |
| عَنْہُمَا اِنْطَلِقَا اِلَیْہِ فَاِنْ | حالت میں پاؤ۔ کہ اسے موت کفایت |
| وَجَدْتُّمَاہُ حَیًّا فَاقْتُلَاہُ | کر چکی ہو۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اسے |
| ثُمَّ حَرِّقَاہُ بِالنَّارِ وَاِنْ | موت ضرور کفایت کر چکی ہو گی۔ |
| وَجَدْتُّمَاہُ قَدْ کَفَیْتُمَاہُ وَلَا | تو اسے آگ میں جلا دو۔ ابو بکرؓ |
| اَرَاکُمَا اِلَّا وَقَدْ کَفَیْتُمَاہُ فَحَرِّقَاہُ | و عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس آئے |
| فَاَتَیَاہُ فَوَجَدَاہُ قَدْ خَرَجَ | تو اسے اس حالت میں پایا۔ کہ وہ رات |
| مِنَ اللَّیْلِ یَبُوْلُ فَلَدَغَتْہُ | کو پیشاب کے لئے نکلا، اسے |
| حَیَّۃٌ اَفْعٰی فَمَاتَ فَحَرَّقَاہُ | سانپ نے ڈس لیا۔ جس سے وہ مر |
| بِالنَّارِ ثُمَّ رَجَعَا اِلَیْہِ صَلَّی | گیا۔ ابو بکرؓ و عمرؓ نے اسے آگ میں |
| اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاہُ | جلا دیا۔ اور آکر حضورؐ سے واقعہ بیان |
| الْخَبَرَ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ | کیا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر جان کر |
| مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا | جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں |
| فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ | بنا لینا چاہیئے۔ |
| وَلِابْنِ عَدِیٍّ فِی | ابن عدیؒ نے کامل میں بریدہؓ سے |
| الْکَامِلِ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ | روایت کیا ہے۔ کہ قبیلہ بنو لیث جو مدینہ |
| کَانَ حَیٌّ مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَلٰی | سے دو میل پر واقع تھا۔ ان میں سے |
| مِیْلَیْنِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ | ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں نکاح |
| رَجُلٌ قَدْ خَطَبَ مِنْہُمْ فِی | کا پیغام دیا تھا۔ لیکن لڑکی والوں نے |

| | |
|---|---|
| الجاهلية فلم يزوجوه | اس سے نکاح نہ کیا۔ وہ ان کے پاس |
| فأتاهم وعليه حلة فقال | ایک حلہ پہن کر آیا۔ اور کہنے لگا۔ رسول |
| ان رسول الله صلى الله | اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حلہ |
| عليه وسلم كساني هذا | پہنایا ہے۔ اور تمہارے خون اور تمہارے |
| وامرني ان احكم في اموالكم | مالوں کا مجھے فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے |
| ودمائكم ثم انطلق فنزل | پھر وہ اس عورت کے پاس گیا جسے |
| على تلك المرأة التي كان | اس نے پیغام دیا تھا۔ لوگوں نے رسول |
| خطبها فارسل القوم الى | اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا |
| رسول الله صلى الله عليه | آپ نے فرمایا اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ |
| وسلم فقال كذب عدو | بولا۔ پھر آپ نے ایک شخص کو روانہ کیا |
| الله ثم ارسل رجلا فقال | اور فرمایا اگر اسے زندہ پاؤ تو قتل کردو اور |
| ان وجدته حيا فاضرب | اگر اسے مردہ پاؤ۔ تو آگ میں جلا دو۔ وہ |
| عنقه وان وجدته ميتا | شخص جب اس کے پاس پہنچا۔ تو اسے |
| فاحرقه فوجده قد لدغته | سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اور وہ اس کے |
| افعى فمات فحرقه بالنار | زہر سے مر چکا تھا۔ اس شخص نے اسے |
| فذلك قوله عليه السلام | آگ میں جلا دیا۔ تو یہ تفسیر ہوئی حضور کے اس |
| من كذب على متعمدا | فرمان کی جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے |
| فليتبوأ مقعده من النار. | اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔ |
| وللطبراني عن عبد الله | طبرانی رحمہ اللہ عبداللہ بن محمد بن حنفیہ |

| | |
|---|---|
| ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ | سے روایت کیا ہے۔ کہ میں اپنے والد کے ساتھ |
| انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى صِهْرٍ لَنَا | بنو اسلم کی جانب گیا۔ جو ہمارے داماد اور حضورؐ |
| مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ | کے صحابہ ہوتے تھے۔ میں نے انہیں یہ فرماتے |
| صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ | سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا |
| يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ | اے بلال ہمیں نماز کے ذریعہ آرام پہنچا دیں |
| صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ | نے عرض کیا کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ |
| أَرِحْنَا بِهَا يَا بِلَالُ يَعْنِي | علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اس پر وہ غضب ناک |
| الصَّلٰوةَ قُلْتُ أَسَمِعْتَ | ہو گئے۔ اور یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی |
| هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ فَغَضِبَ | کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عرب |
| وَأَقْبَلَ يُحَدِّثُ هُمْ أَنَّهُ عَلَيْهِ | کے ایک قبیلہ کی جانب بھیجا جب وہ ان کے |
| السَّلَامُ بَعَثَ رَجُلًا إِلَى | پاس پہنچا۔ تو اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ |
| حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمَّا | علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔ کہ میں تمہاری عورتوں |
| أَتَاهُمْ قَالَ أَمَرَنِي عَلَيْهِ | کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہوں۔ |
| السَّلَامُ أَنْ أَحْكُمَ فِي | انہوں نے جواب دیا ہم نے حضورؐ کے |
| نِسَائِكُمْ بِمَا شِئْتُ فَقَالُوا | حکم کو سنا اور اطاعت کی۔ اور ایک شخص |
| سَمْعًا وَطَاعَةً لِأَمْرِ رَسُولِ | کو حضور صلعم کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے |
| اللهِ وَبَعَثُوا رَجُلًا إِلَيْهِ السَّلَامُ | آکر عرض کیا۔ کہ فلاں شخص ہمارے پاس |
| فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا جَاءَنَا | آیا اور اس نے یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ |
| فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ أَمَرَنِي | علیہ وسلم نے مجھے تمہاری عورتوں کے درمیان |

أَنْ أَحْكُمَ فِي نِسَائِكُمْ فَإِنْ
كَانَ عَنْ أَمْرِكَ فَسَمْعًا وَ
طَاعَةً وَإِنْ كَانَ عَنْ غَيْرِ
ذٰلِكَ فَأَحْبَبْنَا أَنْ نُعْلِمَكَ
فَغَضِبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
بَعَثَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ
وَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ وَ
أَحْرِقْهُ بِالنَّارِ فَانْتَهَى إِلَيْهِ
وَقَدْ مَاتَ وَقُبِرَ فَأَمَرَ بِهِ
فَنُبِشَ ثُمَّ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ
ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ
مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَتَرَانِي
كَذَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
بَعْدَ هٰذَا ۔

وَلِلطَّبْرَانِي فِي الْأَوْسَطِ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ رَفَعَاهُ مَنْ

فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اگر یہ آپ کا
حکم ہے تو ہم اسے سنتے ہیں اور اطاعت کرتے
ہیں اور اس کے علاوہ اگر کچھ اور ہے۔ تو
ہم آپ سے معلوم کرنا پسند کرتے ہیں۔ نبی
کریم صلعم یہ سن کر سخت غصہ ہوئے اور
ایک انصاری کو حکم دیا کہ جاؤ اسے جا کر
قتل کردو۔ اور آگ میں جلا دو۔ جب وہ
انصاری اس کے پاس پہنچا تو وہ مر چکا
تھا اور دفنایا جا چکا تھا۔ آپ نے اس کی قبر
اکھاڑنے اور آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ صحابی
کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جو شخص مجھ پر
جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ
میں بنانا چاہیے۔ تو کیا اس واقعہ کے بعد
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ
بول سکتا ہوں۔

طبرانی رح نے اوسط میں زید رض بن
ارقم اور براء رض بن عازب سے مرفوعاً
روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان

| | |
|---|---|
| كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔ | کر جھوٹ بولے۔ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے ۔ |
| وَلِلطَّبْرَانِي عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔ | نیز طبرانی رح نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے ۔ |
| وَلِلطَّبْرَانِي فِي الْأَوْسَطِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔ | اور طبرانی رح نے اوسط میں معاذؓ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ۔ |
| وَلِلطَّبْرَانِي عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ هٰذَا اللَّفْظُ وَكَذَا لِلطَّبْرَانِي فِي الصَّغِيرِ عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شُرَيْطٍ وَكَذَا لِلطَّبْرَانِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكَذَا لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ وَكَذَا لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ | طبرانی رح نے انہی الفاظ کے ساتھ عمروؓ بن مرہ الجہنی، نبیطؓ بن شریط، عمارؓ بن یاسر۔ عمروؓ بن عبسہ اور عمرو بن حریث سے بھی روایت کی ہے۔ اسی طرح طبرانی رح اور دارمی رح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عتبہؓ بن غزوان سے بھی روایت کی ہے |

وَكَذَا لَهُ وَلِلدَّارِمِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَا لَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَكَذَا لَهُ وَابْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْحَرِثِ بْنِ عَمْرَةَ وَكَذَا لَهُ وَلِلدَّارِمِي عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَكَذَا لَهُ وَلِلْبَزَّارِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِي عَنْ أَبِيهِ وَاسْمُهُ طَارِقُ بْنُ أَشْيَمَ۔

اسی طرح طبرانی رح اور ابن عدی رح نے حرث رض بن عمرہ اور اسی طرح طبرانی رح اور دارمی رح نے یعلی رض بن مرہ اور اسی طرح طبرانی رح اور بزار رح نے ابو مالک رح الاشجعی کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کی ہے۔ اور ان کے والد کا نام طارق رضی اللہ عنہ بن اشیم ہے۔

وَلَهُ وَأَبِي نُعَيْمٍ وَالْإِسْمٰعِيلِي فِي مُعْجَمِهِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ خَالِدِ نِ الْخُزَاعِي مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي النَّارِ۔

طبرانی رح، ابو نعیم رح اور اسمٰعیلی رح نے اپنی معجم میں سلمان رض بن خالد الخزاعی سے مرفوعاً روایت کیا ہے. جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا گھر دوزخ میں بنائے۔

وَلِلطَّبْرَانِي عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ قَالُوْا لِصُهَيْبٍ يَا أَبَانَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ آبَائِهِمْ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

طبرانی رح نے عمرو رض بن دینار رح سے روایت کیا ہے، کہ بنو صہیب نے حضرت صہیب رض سے عرض کیا کہ اصحاب رسول اللہ اپنے آباء سے احادیث رسول بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَلِلطَّبْرَانِيِّ بِهٰذَا اللَّفْظِ عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔ انہی الفاظ کے ساتھ طبرانی ؒ نے سائب بن یزید رضؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

وَلَهُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ بِلَفْظِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ بَيْنَ عَيْنَيْ جَهَنَّمَ ۔

نیز طبرانی ؒ نے ابو امامۃ رضؓ الباہلی سے یہی حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ کے سامنے بنانا چاہیئے۔

وَلَهُ عَنْ اَبِيْ قِرْصَافَةَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ حَدِّثُوْا عَنِّيْ بِمَا تَسْمَعُوْنَ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ اَوْ قَالَ عَلَيَّ غَيْرَ مَا قُلْتُ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ جَهَنَّمَ يُوْتَعُ فِيْهِ ۔

طبرانی ؒ نے ابو قرصافہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ سے جو تم سنتے ہو وہ بیان کیا کرو لیکن کسی کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ مجھ پر جھوٹ بولے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا۔ یا وہ بات کہے گا جو میں نے نہیں کہی اس کے لئے جہنم میں گھر بنایا جائے گا جس میں اسے ڈالا جائے گا۔

وَلَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ مَرْفُوْعًا لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ لَيْسَ كَذِبٌ عَلَيَّ

طبرانی ؒ ہی میں رافع بن خدیج رضؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔ مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا اور دل پر جھوٹ بولنے

كَكِذَابٍ عَلَى أَحَدٍ ۔

کی طرح نہیں ہے ۔

وَلَهُ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ مَرْفُوعًا مَنْ كَذَبَ عَلَى نَبِيِّهِ أَوْ عَلَى عَيْنَيْهِ أَوْ عَلَى وَالِدَيْهِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔

طبرانیؒ نے اوسؓ بن اوس الثقفی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص اپنے نبی پر جھوٹ بولے یا نبی کے سامنے جھوٹ بولے یا نبی کے والدین پر وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

وَلَهُ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ لَجَرِيءٌ ۔

نیز طبرانیؒ نے اوسط میں حذیفہؓ بن الیمان سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ مجھ پر جھوٹ نہ بولو۔ جو مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ بہت جری ہے ۔

وَلَهُ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَ الْكُرْدِيَّ وَهُوَ عِنْدَ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ وَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ مَا لِلشَّيْخِ لَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ فَإِنَّ أَبَاكَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَمِعَ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَبِي لَا يُحَدِّثُنَا عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نیز طبرانیؒ نے اوسط میں ابو خلدہؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ میمونؒ الکردی مالکؒ بن دینار کے پاس بیٹھے تھے۔ مالکؒ نے عرض کیا شیخ کو کیا ہوا۔ کہ وہ اپنے والد سے حدیثیں روایت نہیں کرتے۔ حالانکہ آپ کے والد نے حضور کا زمانہ بھی پایا اور آپ سے احادیث بھی سنی۔ میمونؒ نے فرمایا میرے والد حضور سے حدیث اس خوف کے باعث بیان نہیں کیا کرتے تھے۔ کہ

مَخَافَةَ اَنْ يَزِيْدَ اَوْ يَنْقُصَ فِي الْكَلَامِ وَقَالَ سَمِعْتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

کہیں کلام میں کمی یا زیادتی نہ ہو جائے اور وہ فرماتے ہیں نے حضورؐ سے سنا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔

وَلَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُدْ خَاشٍ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلَا يَكْتُمْهُ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ.

طبرانیؒ نے سعد بن مدخاش سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بات کو جانتا ہو اسے نہ چھپائے اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا گھر جہنم میں بنا لینا چاہیئے۔

وَلِاَبِي مُحَمَّدِ نِ الرَّامَهُرْمُزِيِّ فِي كِتَابِ الْمُحَدِّثِ الْفَاضِلِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَتَاهِيَةَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَهِدَ اِلَيْنَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْاٰنِ وَسَتَرْجِعُوْنَ اِلَى اَقْوَامٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنِّيْ فَمَنْ عَقَلَ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْ بِهِ وَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ

ابو محمدؒ الرامہرمزی کتاب المحدث الفاضل میں مالکؓ بن عتاہیہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلعم نے ہم سے حجۃ الوداع میں یہ عہد لیا تھا۔ کہ تم قرآن کو لازم پکڑ لو۔ اور عنقریب تم ایسی قوم کے پاس لوٹ لئے جاؤ گے۔ جو مجھ سے حدیثیں روایت کرے گی۔ جو کسی بات کو یاد رکھے اسے چاہیئے کہ وہ اسے بیان کر دے اور جو مجھ پر ایسی بات کہے گا جو میں نے نہیں کہی

فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ.

تو اسے اپنا گھر دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

وَلِلطَّبَرَانِيِّ وَالرَّامَهُرْمُزِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ فَقَالَ مَا تُحَدِّثُونَ فَقُلْنَا مَا سَمِعْنَا مِنْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تَحَدَّثُوا وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ.

طبرانیؒ اور رامہرمزیؒ نے رافعؓ بن خدیج سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمارے پاس سے گذرے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے آپ نے دریافت فرمایا کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جو ہم نے آپ سے سنی ہیں۔ آپ نے فرمایا حدیثیں بیان کیا کرو اور جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

وَلِابْنِ سَعْدٍ وَالطَّبَرَانِيِّ عَنِ الْمُقَنَّعِ التَّمِيمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ إِبِلِنَا فَأَمَرَ بِهَا فَقُبِضَتْ فَقُلْتُ إِنَّ فِيهَا نَاقَتَيْنِ هَدِيَّةٌ لَكَ فَأَمَرَ بِعَزْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا مَا

ابن سعدؒ اور طبرانیؒ نے مقنعؓ التمیمی سے روایت کی ہے۔ کہ میں اپنے اونٹوں کا صدقہ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس میں دو اونٹنیاں آپ کے لئے ہدیہ ہیں۔ آپ نے ہدیہ کو صدقہ سے جدا کرنے کا حکم دیا۔ میں چند روز مدینہ ٹھہرا۔ لوگوں نے یہ باتیں شروع

وَخَاضَ النَّاسُ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَقِيقِ مُضَرَ لِصَدَقَتِهِمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَ أَهْلِنَا مِنْ مَالٍ فَأَتَيْتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ أَنَّ النَّاسَ خَاضُوا فِي كَذَا فَرَفَعَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَيْهِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَى بَيَاضِ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا أُحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَكْذِبُوا عَلَيَّ قَالَ الْمُقَنَّعُ فَلَمْ أُحَدِّثْ بِحَدِيثٍ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا حَدِيثٌ نَطَقَ بِهِ كِتَابٌ أَوْ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ فَكَيْفَ بَعْدَ مَمَاتِهِ ۔

کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو مضر کی جانب صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا خدا کی قسم ہم لوگوں کے پاس کوئی مال نہیں۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے یہ بات بیان کی۔ آپ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی اور فرمایا اے اللہ میں ان لوگوں کے لئے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔ مقنع رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے پھر حضورؐ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی سوائے دو قسم کی احادیث کے یا تو وہ حدیث جس کی مطابقت میں کتاب اللہ ہو یا وہ سنت جاریہ ہو۔ کیونکہ جب اس معاملہ میں آپ کی حیات میں جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔ تو آپ کی موت کے بعد کیسے جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔

وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ

دار قطنی رحؒ نے رافعؓ بن خدیج سے روایت کیا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

| | |
|---|---|
| رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ | پاس موجود تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت |
| سَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا | میں آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ |
| رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّ النَّاسَ یُحَدِّثُوْنَ | لوگ آپ سے فلاں فلاں بات |
| عَنْکَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ مَا قُلْتُہٗ | روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں سوائے |
| مَا اَقُوْلُ اِلَّا مَا یَنْزِلُ مِنَ | اس کے کچھ نہیں کہتا جو خدا نے آسمان سے |
| السَّمَاءِ وَیْحَکُمْ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ | نازل فرمایا ہے۔ اور جس کا وہ حکم دیتا ہے |
| فَاِنَّہٗ لَیْسَ کَذِبٌ عَلَیَّ کَکَذِبٍ | مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا |
| عَلٰی غَیْرِیْ۔ | اوروں کی طرح پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے |
| وَلِلْبَزَّارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ | بزار نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ |
| مَرْفُوْعًا مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی | عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ وہ شخص |
| مَالَمْ تَرَوْ مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی | تہمت لگانے میں کتنا قوی ہے۔ جو مجھ پر وہ |
| مَنْ قَالَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ۔ | بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ |
| وَلِلْعُقَیْلِیِّ فِیْ کِتَابِ | عقیلی نے کتاب الضعفاء میں ابو کبشہ الانماری |
| الضُّعَفَاءِ عَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ | سے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت |
| الْاَنْمَارِیِّ بِلَفْظِ مَنْ کَذَبَ | کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے |
| عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ | اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے |
| مِنَ النَّارِ وَلِلْعُقَیْلِیِّ عَنْ غَزْوَانَ | نیز عقیلی نے انہی الفاظ کے ساتھ اسے |
| بِھٰذَا اللَّفْظِ۔ | غزوان سے بھی روایت کیا ہے۔ |
| وَلَہٗ وَلِلطَّبْرَانِیْ عَنْ | عقیلی اور طبرانی نے افراد میں ابو رافع |

الْأَفْرَادِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ ۔

سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہیئے ؛

وَلِابْنِ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ وَلِابْنِ عَدِيٍّ وَالْحَاكِمِ فِي الْمَدْخَلِ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ مَرْفُوعًا إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْهُ أَوْ مَنْ أَرَى عَيْنَيْهِ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ تَرَ ۔

ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں واثلہؓ بن الاسقع سے روایت کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسان وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ ابن عدیؒ اور حاکمؒ نے مدخل میں واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً اس روایت کو دوسرے طریقہ سے روایت کیا ہے۔ سب سے بڑی تہمت میرے قول میں وہ ہے۔ کہ انسان وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ یا یہ کہے۔ کہ اس نے خواب میں مجھے دیکھا ہے۔ حالانکہ اس نے نہ دیکھا ہو ؛

وَلِلْخَطِيبِ فِي تَارِيخِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَفْظُهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں نعمانؓ بن بشیر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے ؛

وَلِلطَّبَرَانِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِلَفْظِ مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

طبرانیؒ نے اسامہؓ بن زید سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانا چاہیے۔

وَلِلْحَاكِمِ فِي الْمَدْخَلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا۔

حاکمؒ نے مدخل میں جابرؓ بن عبداللہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اللہ کا غضب اس شخص پر سخت ہو۔ جو مجھ پر جان کر جھوٹ بولے۔

وَلِلْحَاكِمِ فِي الْمَدْخَلِ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مَرْفُوعًا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

حاکمؒ نے مدخل میں بہزؒ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اس پر اللہ، فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اس سے کسی قسم کا بدلہ نہ قبول کیا جائے گا۔

وَلِلْحَاكِمِ فِي الْمَدْخَلِ عَنْ حُذَيْفَةَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

حاکمؒ نے مدخل میں حذیفہؓ بن الیمان سے روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

وَلِلْحَاكِمِ فِي الْمَدْخَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِلَفْظِ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

حاکم ؒ نے مدخل میں عبداللہؓ بن زبیرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے جو شخص مجھ سے جھوٹ بیان کرے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانا چاہیئے،

وَلِلْبَزَّارِ وَابْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوعًا ثَلٰثَةٌ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَجُلٌ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَرَجُلٌ كَذَبَ عَلٰى نَبِيِّهِ وَرَجُلٌ كَذَبَ عَلٰى عَيْنَيْهِ۔

بزارؒ اور ابن عدیؒ نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے تین آدمی جنت کی خوشبو نہ پائیں گے۔ ایک وہ شخص جو اپنے آپ کو باپ کے علاوہ دوسروں کی طرف منسوب کرے۔ دوسرا وہ شخص جو اپنے نبی پر جھوٹ بولے تیسرا وہ شخص جو اپنے سامنے کے آدمی پر جھوٹ بولے۔

وَلِأَحْمَدَ وَهَنَّادٍ وَالْحَاكِمِ فِي مُسْتَدْرَكِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِلَفْظِ مَنْ يَقُولُ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي لَفْظِهِ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ۔

احمدؒ ہنادؒ اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ابوہریرہ رضؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جو مجھ پر وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے۔ اور ایک روایت میں گھر کا لفظ ہے۔

وَلِابْنِ صَاعِدٍ فِي جَمْعِهِ لِطُرُقِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَ

ابن صاعدؒ نے اپنی جمع میں اس حدیث کو مختلف اسناد کے ذریعہ سعدؓ بن ابی وقاص سے انہی الفاظ سے روایت کیا ہے۔ جو مجھ

لَفْظُہٗ مَنْ قَالَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی، اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

وَلِلْخَطِیْبِ فِی التَّارِیْخِ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ بِلَفْظِ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

خطیبؒ نے اپنی تاریخ میں ابوعبیدہؓ بن الجراح سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے، جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

وَلِابْنِ عَدِیٍّ عَنْ صُہَیْبٍ وَلَفْظُہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ کُلِّفَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنْ یَعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَمْنَعُنِیْ مِنَ الْحَدِیْثِ۔

ابن عدیؒ نے صہیبؓ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے، جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا اسے قیامت کے روز دو جَو کے درمیان گرہ لگانے کا عذاب دیا جائے گا۔ صہیبؓ کہتے ہیں یہی وجہ ہے جو مجھے حدیث بیان کرنے سے روکتی ہے۔

وَکَذَا الدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْاَفْرَادِ وَالْخَطِیْبُ فِی التَّارِیْخِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ۔

دارقطنیؒ نے افراد میں اور خطیبؒ نے سلمانؓ فارسی سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

وَکَذَا ابْنُ الْجَوْزِیِّ وَالْحَافِظُ یُوْسُفُ بْنُ خَلِیْلِ الدِّمَشْقِیُّ فِیْ جَمْعِہٖ لِطُرُقِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ

اسی طرح ابن جوزیؒ اور حافظ یوسفؒ بن خلیل الدمشقی نے جمعہ میں مختلف طریقوں سے اسے ابوذرؓ سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح

وَكَذَا لِابْنِ صَاعِدٍ وَغَيْرِهٖ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ ۔

ابن صاعد رح وغیرہ نے حذیفہ رض بن اسید سے ۔

وَلِابْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ أَحْدَثَ حَدِيْثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا ۔

ابن عدی رح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جو نئی بات (دین میں) پیدا کرے۔ تو اس پر اللہ فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اسی طرح اس شخص پر بھی جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے ۔

وَلِابْنِ قَانِعٍ فِيْ مُعْجَمِهٖ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ بَعَثَ رَجُلًا فِيْ حَاجَةٍ فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ فَوُجِدَ مَيِّتًا قَدِ انْشَقَّ بَطْنُهٗ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ ۔

ابن قانع رح نے اپنی معجم میں اسامہ رض بن زید رض سے روایت کیا ہے جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور اس کی تفسیر اس طرح ہے کہ حضور نے ایک شخص کو کسی کام کے لئے بھیجا اس نے آپ پر جھوٹ بولا۔ آپ نے اس کے لئے بددعا فرمائی تو وہ مردہ پایا گیا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ اور اسے زمین قبول نہ کرتی تھی ۔

وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ وَابْنِ الْجَوْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا

دار قطنی رح اور ابن جوزی رح نے عبد اللہ رض بن زبیر رض سے روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے۔ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ

| | |
|---|---|
| فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ | میں بنالے۔ |
| وَلِابْنِ الْجَوْزِيِّ مِنْ وَجْهٍ | نیز ابن جوزیؒ نے عبداللہ بن زبیرؓ سے |
| آخَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ | روایت کیا ہے انہوں نے ایک روز اپنے |
| اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ | ساتھیوں سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس حدیث |
| اَتَدْرُوْنَ مَا تَاْوِيْلُ هٰذَا | کا، جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا |
| الْحَدِيْثِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ | ٹھکانا دوزخ میں بنالے،، کیا مطلب ہے۔ |
| مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ | ایک شخص کو ایک عورت سے عشق ہو گیا۔ وہ |
| مِنَ النَّارِ رَجُلٌ عَشِقَ امْرَأَةً | ایک روز شام کے وقت اس عورت کے گھر |
| فَاَتٰى اِلٰى اَهْلِهَا مَسَاءً فَقَالَ | والوں کے پاس گیا اور کہنے لگا میں رسول اللہ |
| اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ | صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں آپ نے مجھے تمہارے |
| اِلَيْكُمْ اَنْ اَتَضَيَّفَ فِيْ اَيِّ | پاس اس لئے بھیجا ہے، کہ میں تمہارے گھروں میں سے |
| بُيُوْتِكُمْ شِئْتُ وَكَانَ يَنْتَظِرُ | جس میں چاہے قیام کروں، اور وہ شام کا انتظار |
| بُيُوْتَهُ الْمَسَاءَ فَاَتٰى رَجُلٌ | کرتا رہا۔ ان میں سے ایک شخص حضورؐ کی خدمت |
| مِنْهُمْ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ | میں آیا اور عرض کیا فلاں شخص ہمارے پاس آیا |
| فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا اَتَانَا يَزْعَمُ | اور یہ کہتا ہے، کہ آپ نے اسے حکم دیا ہے، کہ وہ |
| اَنَّكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ يَبِيْتَ فِيْ | ہمارے گھروں میں سے جس میں چاہے رات گزارے |
| اَيِّ بُيُوْتِنَا شَاءَ فَقَالَ كَذَبَ | آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا۔ اے فلانے اس |
| يَا فُلَانُ اِنْطَلِقْ مَعَهٗ فَاِنْ | شخص کے ساتھ جاؤ، اگر اللہ تعالےٰ تجھے اس پر |
| اَمْكَنَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاضْرِبْ | قدرت دے تو اسے قتل کر دینا اور آگ میں جلا دینا |

عُنُقَهُ وَاَحْرِقُهُ بِالنَّارِ وَلَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ كُفِيْتَهُ فَجَاءَتِ السَّمَاءُ فَصَبَّتْ فَخَرَجَ لِيَتَوَضَّأَ فَلَسَعَتْهُ اَفْعٰى فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ۔

مگر میرا خیال ہے کہ اسے موت نے کفایت کی ہوگی۔ آسمان سے بارش شروع ہوئی وہ وضو کرنے کے لیے باہر نکلا۔ تو اسے سانپ نے ڈس لیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔

وَلِابْنِ قَانِعٍ فِي مُعْجَمِ الصَّحَابَةِ وَابْنِ الْجَوْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى بِلَفْظِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ابن قانع رح نے معجم الصحابہ میں اور ابن جوزیؒ نے عبد اللہؓ بن ابی اوفیٰ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

وَكَذَا لَهُمَا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَسَدٍ وَكَذَا لِلْحَاكِمِ عَنْ عَفَّانَ بْنِ حَبِيْبٍ وَلِلْجَوْزَقَانِيِّ وَابْنِ الْجَوْزِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْنَ عَيْنَيْ جَهَنَّمَ مَقْعَدًا۔

اسی طرح ان دونوں اصحاب نے یزیدؓ بن اسد سے اور حاکمؒ نے عفانؒ بن حبیب سے بھی اسے روایت کیا ہے جوزقانیؒ اور ابن جوزی کے حضورؐ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے۔ جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانا دوزخ کے سامنے بنانا چاہیے۔

وَلِابْنِ صَاعِدٍ وَغَيْرِهِ

ابن صاعدؒ وغیرہ نے حضرت عائشہ

عَنْ عَائِشَةَ بِلَفْظِ مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

سے روایت کیا ہے جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانا دوزخ سے بنانا چاہیئے۔

وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ وَابْنِ الْجَوْزِيِّ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ وَلَفْظُهَا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

دارقطنی رحؒ اور ابن الجوزی رحؒ نے ام ایمن سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا آگ سے بنانا چاہیئے۔

وَلِابْنِ الْجَوْزِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَلَفْظُهُ مَنْ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ فَإِنَّمَا يَبْنِي مَجْلِسَهُ مِنَ النَّارِ۔

ابن الجوزی رحؒ نے حضرت علی رضؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ آگ سے بناتا ہے۔

وَلِابْنِ الْجَوْزِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ عَرِيشًا تُكَلِّمُ النَّاسَ فَوْقَهُ وَيَسْمَعُونَ فَقَالَ لَا أَزَالُ هٰكَذَا يُصِيبُنِي غُبَارُهُمْ وَيَطَأُونَ عَقِبِي حَتّٰى يُرِيحَنِي اللهُ مِنْهُمْ

ابن جوزی رحؒ نے ابن عباس رضؓ سے روایت کیا ہے حضرت عباس رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم آپ کے لئے ایک چبوترہ بنادیں جس پر بیٹھ کر آپ لوگوں سے کلام فرمائیں اور لوگ آپ کی بات سنیں۔ آپ نے فرمایا میں ہمیشہ ایسے ہی رہنا چاہتا ہوں کہ ان کا غبار مجھے پہنچتا رہے۔ اور وہ میرے پیچھے چلتے رہیں (میری اتباع کرتے رہیں) حتی کہ اللہ

| | |
|---|---|
| فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَمَقْعَدُهُ | تعالیٰ مجھے ان سے آرام پہنچائے۔ جو مجھ پر |
| النَّارُ ۔ | جھوٹ بولے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ |
| وَلِابْنِ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ | ابن عدیؒ نے شعبہؒ سے ان الفاظ کے ساتھ |
| مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا | روایت کیا ہے جو شخص مجھ پر جان کر جھوٹ بولے |
| فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔ | اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیئے ۔ |
| وَكَذَا لِابْنِ خَلِيلٍ | اسی طرح ابن خلیل رح نے |
| عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَكَذَا | زیدؓ بن ثابت ، کعب رضؓ بن قطبہ |
| لَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ قُطْبَةَ وَكَذَا | اور ابو الشعراء رضؓ کے والد سے |
| لَهُ عَنْ وَالِدِ أَبِي الشَّعْرَاءِ ۔ | بھی روایت کیا ہے ۔ |
| وَكَذَا لَهُ هٰذَا وَلِأَبِي | ابن خلیلؒ اور ابو نعیمؒ نے عبداللہؓ |
| نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُغْبٍ | بن زغب سے اور ابو نعیمؒ نے جابرؓ بن |
| وَلِأَبِي نُعَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ | حابس سے ان الفاظ کے ساتھ روایت |
| حَابِسٍ بِلَفْظِ مَنْ قَالَ عَلَيَّ | کیا ہے۔ جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے |
| مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ | نہیں کہی ۔ اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں |
| مِنَ النَّارِ ۔ | بنانا چاہیئے ۔ |

## تنبیہ

| | |
|---|---|
| قَالَ الْحَافِظُ السُّيُوطِيُّ | حافظ جلال الدینؒ سیوطی فرماتے |
| رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَكْثَرُ | ہیں ۔ اس حدیث کو سو سے زیادہ |

مِنْ مِائَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَجَمَعَ طُرُقَهُ اَكْبَرُهُمْ جَمْعٌ مِنْ اَهْلِ النَّجَابَةِ ۔

صحابہ نے روایت کیا ہے۔ اور ان سے روایت کرنے والے سب کے سب اہل نجابت ہیں ؛

وَقَدْ نَقَلَ اِبْنُ الْجَوْزِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْاَسْفَرَائِيْنِيْ اَنَّهُ لَيْسَ فِي الدُّنْيَا حَدِيْثٌ اِجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْعَشَرَةُ الْمَشْهُوْدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ غَيْرَ حَدِيْثِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ اِلٰى اٰخِرِهِ ۔

اور ابن جوزی رح نے ابو بکر رح بن احمد بن عبد الوہاب الاسفرائینی سے نقل کیا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی حدیث نہیں کہ جسے تمام عشرہ مبشرہ نے نقل کیا ہو۔ سوائے حدیث من کذب علی الیٰ آخرہ کے ؛

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيُّ مَا وَقَعَتْ لِيْ رِوَايَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اِلَى الْاٰنَ اِنْتَهٰى ۔

ابن جوزی رح فرماتے ہیں میں آج تک عبدالرحمان رض بن عوف کی روایت سے واقف نہ ہوسکا ؛

وَمِنْ لَطِيْفِ مَا يُذْكَرُ فِيْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ الْعَلَّامَةُ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْغُوْرَانِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

اس حدیث میں ایک اور نکتہ بھی ہے۔ جو علامہ ابو القاسم رح عبد الرحمان بن محمد الغورانی صاحب التصانیف نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم سے ابو بکر رض احمد بن محمد بن علی بن المودب نے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے ابو المظفر رح محمد بن

عَلِيِّ بْنِ الْمُؤَدِّبِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَامِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْخِضَرَ وَالْيَاسَ يَقُوْلَانِ سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

عبد اللہ بن الحسام السمرقندی سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے خضرؑ اور الیاسؑ علیہما السلام سے سنا ہے اور وہ فرماتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ وہ بات کہے۔ جو میں نے نہیں کہی اسے اپنا ٹھکانہ آگ سے بنانا چاہیئے۔

قَالَ الذَّهَبِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَمْلَاهُ أَبُوْ عَمْرِو بْنُ الصَّلَاحِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ لَنَا فِيْ نُسْخَةِ الْخِضَرِ وَالْإِلْيَاسِ۔

امام ذہبی رح فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ابو عمرو رح بن الصلاح نے بیان کیا ہے۔ اور وہ فرماتے ہیں۔ یہ نسخہ خضرؑ والیاسؑ میں موجود ہے۔

قَالَ الذَّهَبِيُّ هٰذِهِ نُسْخَةٌ مَا أَدْرِيْ مَنْ وَضَعَهَا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس نسخہ کا وضع کرنے والا کون ہے۔

## فَائِدَةٌ

قَالَ شَيْخُ مَشَائِخِنَا

شیخ المشائخ حافظ جلال الدین رح

اَلْحَافِظُ جَلَالُ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیُّ لَا اَعْلَمُ شَیْئًا مِنَ الْکَبَائِرِ قَالَ اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ بِتَکْفِیْرِ مُرْتَکِبِہٖ اِلَّا الْکِذْبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

السیوطی فرماتے ہیں۔ میں کسی ایسے کبیرہ گناہ سے واقف نہیں ہوں جس کے مرتکب کو اہل سنت میں سے کسی نے کافر قرار دیا ہو۔ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنے کے۔

فَاِنَّ الشَّیْخَ اَبَا مُحَمَّدٍ الْجُوَیْنِیَّ مِنْ اَصْحَابِ الشَّافِعِیِّ وَھُوَ وَالِدُ اِمَامِ الْحَرَمَیْنِ قَالَ اِنَّ مَنْ تَعَمَّدَ الْکِذْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَکْفُرُ کُفْرًا یُخْرِجُہٗ عَنِ الْمِلَّۃِ وَتَبِعَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ طَائِفَۃٌ مِنْھُمُ الْاِمَامُ نَاصِرُ الدِّیْنِ بْنُ الْمُنِیْرِ مِنْ اَئِمَّۃِ الْمَالِکِیَّۃِ۔

شیخ ابو محمدؒ الجوینی جو امام الحرمین کے والد ہیں اور شوافع میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا۔ اسے کافر اور ملت سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اس فتوی میں ان کا ایک جماعت نے ساتھ دیا ہے۔ جس میں مالکیہ میں سے امام ناصر الدینؒ بن المنیر بھی ہیں۔

قُلْتُ وَیُؤَیِّدُھُمَا قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْسَ الْکِذْبُ عَلَیَّ کَکِذْبٍ عَلٰی غَیْرِیْ وَکَذَا اَمْرُہٗ بِقَتْلِ

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ان دونوں حضرات کی تائید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے مجھ پر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے اسی طرح آپ نے اپنی ذات

مَنْ كَذَبَ عَلَيْهِ وَاِحْرَاقِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَذٰلِكَ اِنَّ الْاِفْتِرَاءَ عَلَيْهِ اِفْتِرَاءٌ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى وَيُقَوِّيْهِ قَوْلُهٗ فِيْ مَا تَقَدَّمَ مَا اَقُوْلُ اِلَّا مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَاِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اھ الْكَذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّ الْكَذِبَ عَلٰى غَيْرِهِمَا لَا يُخْرِجُهٗ عَنِ الْاِيْمَانِ بِاِجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ۔

پر جھوٹ بولنے والے کو قتل کرنے اور آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ اور چونکہ آپ پر افترا اللہ پر افترا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "آپ اپنی جانب سے کچھ نہیں فرماتے۔ آپ تو وہی فرماتے ہیں جو آپ پر وحی کی جاتی ہے" اور اس کی تائید میں وہ قول بھی ہے۔ جو اوپر گذرا ہے "کہ میں تو وہی کہتا ہوں جو آسمان سے نازل کیا جاتا ہے" اسی طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اس سے زیادہ ظالم کون شخص ہو سکتا ہے۔ جو اللہ پر افترا کرے۔ اور اللہ پر جھوٹ وہی بولتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے" یعنی اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنا۔ کیونکہ اللہ اور رسول کے علاوہ اوروں پر جھوٹ بولنا اسے ایمان سے خارج نہ کرے گا۔

# فصل

اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

مسلمؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم

بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ يُرْوٰى بِصِيْغَةِ الْجَمْعِ وَالتَّثْنِيَةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مجھ سے حدیث بیان کرے اور اس کا یہ خیال ہو۔ کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔

وَكَذَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ مَرْفُوْعًا وَلِابْنِ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ بِلَفْظِ مَنْ رَوٰى عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔

اسی طرح مسلمؒ اور ابن ماجہؒ نے سمرۃؓ بن جندب اور ابن ماجہؒ نے علیؓ سے مرفوعاً اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جو شخص مجھ سے حدیث روایت کرے اور اس کا خیال یہ ہو کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

وَلِلْبَزَّارِ وَابْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَفْظُهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فِيْ رِوَايَةِ حَدِيْثٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

بزارؒ اور ابن عدیؒ نے انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جو روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا آگ سے بنانا چاہیئے۔

وَلِابْنِ شَاهِيْنَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِلَفْظِ مَنْ

ابن شاہینؒ نے انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے جو مجھ پر حدیث میں جھوٹ

| | |
|---|---|
| كَذَبَ عَلَيَّ فِي حَدِيْثٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْخَاسِرِيْنَ | بولے گا، وہ قیامت کے روز خاسرین کے ساتھ آئے گا۔ |
| وَلِلدَّارَقُطْنِي فِي الْأَفْرَادِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ لَا يَرْوِيْ عَنِّيْ أَحَدٌ مَالَمْ أَقُلْهُ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ | دارقطنی رح نے افراد میں انس رض سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے جو شخص مجھ سے وہ بات روایت کرتا ہے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا آگ سے بناتا ہے۔ |
| وَلِأَحْمَدَ وَابْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِلَفْظِ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَإِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ | احمد رح اور ابن عدی رح نے ابن عباس رض سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے مجھ سے حدیث بیان کرنے سے پرہیز کرو سوائے اس کے جسے تم جانتے ہو۔ کیونکہ جو مجھ پر جان کر جھوٹ بولے گا۔ اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ سے بنالے۔ |
| وَلِلطَّبْرَانِيِّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ وَلَفْظُهٗ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا كَذِبًا مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ | طبرانی نے ابوامامہ رض سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جو مجھ سے جان کر ایک حدیث بھی جھوٹ بیان کرے اسے اپنا ٹھکانا آگ سے بنالینا چاہیئے۔ |
| قَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ شَرْحِ | امام نووی رح شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں موضوع |

مسلم بغیر روایة الحدیث الموضوع علی من عرف کونه موضوعا او غلب علی ظنه وضعه فمن روی حدیثا علم وضعه او ظن وضعه فهو مندرج فی الوعید قال ولا فرق فی تحریم الکذب علیه السلام بین ما کان فی الاحکام وما لا حکم فیه کالترغیب والترهیب والوعظ وغیره فذلک من انواع الکلام فکله حرام من اکبر الکبائر واقبح القبائح باجماع المسلمین الذین یعتد بهم فی الاجماع الی ان قال وقد اجمع اهل الحل والعقد علی تحریم الکذب علی آحاد الناس فکیف ممن قوله

حدیث کا اس شخص پر جو یہ جانتا ہو کہ موضوع ہے یا اس کے موضوع ہونے کا گمان غالب ہو۔ روایت کرنا حرام ہے۔ تو جو شخص اس بات کو جانتا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ یا اس کے موضوع ہونے کا خیال ہو۔ وہ اس وعید میں داخل شمار ہوگا۔ اور اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا چاہے وہ احکام میں ہو یا ترغیب و ترہیب میں۔ یا وعظ و نصیحت میں یا دیگر اور قسم کے کلام میں سب حرام ہیں اور یہ اجماع مسلمین کے ساتھ سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑی برائی ہے۔ حالانکہ اہل حل و عقد اس امر پر متفق ہیں۔ کہ عام لوگوں پر بھی جھوٹ بولنا حرام ہے تو اس ذات پر جھوٹ بولنا جس کا قول شرع اور کلام وحی ہو کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور آپ پر جھوٹ

شَرْعٌ وَكَلَامُهُ وَحْيٌ وَالْكِذْبُ عَلَيْهِ كَذِبٌ عَلَيْهِ تَعَالٰى قَالَ عَزَّ وَعَلَا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔

بولنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى"۔

قَالَ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ اِتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْحَدِيْثِ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَحِلُّ رِوَايَةُ الْمَوْضُوْعِ فِيْ أَيِّ مَعْنًى كَانَ إِلَّا مَقْرُوْنًا بِبَيَانِ وَضْعِهِ بِخِلَافِ الضَّعِيْفِ فَإِنَّهُ يَجُوْزُ رِوَايَتُهُ فِيْ غَيْرِ الْأَحْكَامِ وَالْعَقَائِدِ قَالَ وَمِمَّنْ جَزَمَ بِذٰلِكَ النَّوَوِيُّ وَابْنُ جَمَاعَةَ وَالطِّيْبِيُّ وَالْبُلْقِيْنِيُّ وَالْعِرَاقِيُّ ۔

حافظ جلال الدینؒ سیوطی فرماتے ہیں۔ علماء حدیث اس امر پر متفق ہیں۔ کہ موضوع حدیث روایت کرنا حلال نہیں ہے۔ چاہے وہ کسی معنی کی ہو۔ ہاں اگر اس کا موضوع ہونا بیان کرنا مقصود ہو۔ لیکن ضعیف حدیث کی روایت احکام اور عقائد کے علاوہ جائز ہے یہی بات یقینی طور پر۔ نووی۔ ابن جماعہ۔ طیبی۔ بلقینی۔ اور عراقی نے تحریر کی ہے۔

**فائدہ۔** ضعیف روایت کے بارے میں علماء حدیث کا اختلاف ہے۔ اس امر پر تو سب متفق ہیں۔ کہ احکام اور عقائد میں نہ تو ضعیف روایت قبول کی جائے گی۔ اور نہ اسے بیان کیا جائے گا۔ اور نہ اس

پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ فقہاء متاخرین نے اس اصول کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ لیکن فضائل اور ترغیب و ترہیب میں علماء کا اختلاف ہے۔ مذکورہ جماعت حدیث ضعیف کی روایت کی اجازت دیتی ہے۔ اور اکثر احناف کا بھی یہی مذہب ہے۔ لیکن کبار محدثین اسے جائز تصور نہیں کرتے۔ خود ائمہ میں امام ابو حنیفہؒ اور امام مالک رح روایت حدیث میں بہت شدید تھے۔ ان کے علاوہ بخاری رح، مسلم رح، ترمذی رح، نسائی رح روایت ضعیف کو قبول نہیں کرتے۔ امام ابن تیمیہ رح یہاں تک فرماتے ہیں۔ لا یقبل احادیث الفضائل الا مارواہ البخاری رح و مسلم رح والترمذی رح۔ فضائل کی کوئی روایت قبول نہ کی جائے سوائے اس کے جو بخاری رح، مسلم رح و ترمذی رح نے روایت کی ہو۔ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ احادیث الفضائل کلہا موضوعۃ او ضعیفۃ الا مارواہ البخاری رح و مسلم رح والترمذی رح۔ بخاری رح مسلم رح اور ترمذی کے علاوہ تمام فضائل کی احادیث یا موضوع ہیں یا ضعیف۔ اور علی الخصوص موجودہ دور میں اہل بدع انہی ضعیف روایات کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرتے اور انہی روایات کے ذریعہ منکرین احادیث اور دہریہ قسم کے لوگ دین پر معترض ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں علماء کا فرض ہے۔ کہ وہ ضعیف روایات بیان کرنے سے احتیاط کریں۔ اور ضعیف بہر صورت ضعیف ہے چاہے وہ احکام میں ہو یا فضائل میں۔ عقائد میں ہو یا ترغیب و ترہیب میں۔ اور پھر اس پر مسائل کی بنیاد

رکھنا۔ گویا کہ بالفاظ دیگر اسے صحیح تسلیم کرلے کے مترادف ہے تو یہ کیونکر جائز ہوگا۔

قُلْتُ وَقَدْ صَرَّحَ بِهِ حَافِظُ عَصْرِهِ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي شَرْحِ نُخْبَةٍ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ تَوَعَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّارِ مَنْ كَذَبَ عَلَيْهِ بَعْدَ أَمْرِهِ بِالتَّبْلِيغِ عَنْهُ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ أَنْ يُبَلَّغَ عَنْهُ الصَّحِيحُ دُونَ السَّقِيمِ وَالْحَقُّ دُونَ الْبَاطِلِ لَا أَنْ يُبَلَّغَ عَنْهُ جَمِيعُ مَا رُوِيَ عَنْهُ لِأَنَّهُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ مَنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدِيثًا وَهُوَ شَاكٌّ فِيهِ أَصَحِيحٌ أَوْ غَيْرُ صَحِيحٍ

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں حافظ ابن حجرؒ العسقلانی نے شرح نخبۃ میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ امام دارقطنی رح فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر جھوٹ بولنے والے کو آگ سے ڈراتے تھے باوجود اس بات کے کہ آپ نے تبلیغ کا حکم دیا۔ اس سے یہ دلیل ثابت ہوئی کہ آپؐ نے اپنے بارے میں جو دوسروں تک پہنچانے کا حکم دیا ہے وہ صحیح اور حق کے پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ نہ کہ ضعیف اور باطل۔ یہ حکم نہیں دیا گیا۔ کہ آپ سے ہمہ اقسام کی روایت پہنچا دی جائیں (چاہے وہ کسی حیثیت کی ہوں) کیونکہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے آدمی کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کردے۔ جیسا کہ مسلمؒ نے اسے

يَكُوْنُ كَاَحَدِ الْكَاذِبِيْنَ لِقَوْلِهٖ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ
حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ
حَيْثُ لَمْ يَقُلْ وَهُوَ يَسْتَيْقِنُ
اَنَّهٗ كَذِبٌ وَلِلتَّحَرُّزِ عَنْ مِثْلِ
ذٰلِكَ كَانَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ
وَالصَّحَابَةُ الْمُنْتَجَبُوْنَ يَتَّقُوْنَ
كَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنْهُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ
يُطَالِبَانِ مَنْ رَوٰى لَهُمَا
حَدِيْثًا عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمْ يَسْمَعَاهُ عَنْهُ بِاِقَامَةِ
الْبَيِّنَةِ عَلَيْهِ وَيَتَوَاعَدَانِهٖ
فِیْ ذٰلِكَ وَكَانَ عَلِیٌّ يَسْتَحْلِفُهٗ
عَلَيْهِ وَكَانَ بَعْضُ الْمُحْتَاطِيْنَ
مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ
وَالتَّابِعِيْنَ كَانَ يَقُوْلُ
قَرِيْبًا مِنْ هٰذَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا
اَوْ شِبْهَهٗ هٰذَا كُلُّ ذٰلِكَ خَوْفًا

ابوہریرہ رض کے واسطے سے اسے روایت کیا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی حدیث روایت کرے اور اس کے صحیح یا غیر صحیح ہونے میں اسے شک ہو تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے کوئی حدیث بیان کرے۔ اور وہ خیال کرتا ہو کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے جھوٹ کا یقین ہو اور اسی باعث خلفاء راشدین اور صحابہ منتجبین حضور سے حدیث روایت کرنے میں پرہیز کرتے تھے۔ اور ابوبکر رض و عمر رض سے جب کوئی حدیث بیان کی جاتی۔ تو جب تک اس کے لئے کوئی گواہ نہ ہوتا اس حدیث کو نہ سنتے۔ اور اس معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تھے۔ اور علی رض حدیث کی روایت پر قسم لیتے۔ محتاط صحابہ اور تابعین بھی اس قسم کی رائے رکھتے

مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ أَوِ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ وَكَانَ مِنْ جُمْلَةِ الْمُحْتَاطِينَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ وَالشَّانِ أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانِ ۔

تھے۔ یا اس کے قریب قریب اس خوف کے باعث کہ کہیں حدیث میں کمی یا زیادتی اور بھول نہ ہو جائے۔ اور اس روایت حدیث کے معاملہ میں محتاط لوگوں میں سے ابو حنیفہ النعمان بھی ہیں۔

وَقَدْ أَخْبَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا يَقَعُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِي أُمَّتِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ الْكَاذِبَةِ وَالْأَحَادِيثِ الْبَاطِلَةِ فَحَذَّرَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ خَوْفًا أَنْ يَقَعَ هَالِكٌ هُنَالِكَ فَقَالَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمِنْ هٰذَا قِيلَ الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ لِأَنَّهُ عَلَيْهِ مَدَارُ الْمُجْتَهِدِينَ ۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔ کہ آخیر زمانہ میں آپ کی امت میں روایات کاذبہ اور احادیث باطلہ عام ہو جائیں گی۔ تو ان سے احتراز کرو کہیں تم بھی اس ہلاکت میں واقع نہ ہو جاؤ۔ فرمایا آخر زمانہ میں میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے۔ جو تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے۔ جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے۔ تم ان سے احتراز کرو۔ یہ روایت مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اسی باعث کہا گیا کہ اسناد بھی دین میں داخل ہیں کیونکہ ان پر مجتہدین کا دارومدار ہے

# فصل

| | |
|---|---|
| قَالَ الحَافِظُ زَیْنُ الدِّیْنُ | حافظ زین الدین العراقی اپنی کتاب الباعث |
| العِرَاقِیُّ فِیْ کِتَابِہِ المُسَمّٰی | علی الخلاص من حوادث القصاص میں فرماتے |
| بِالبَاعِثِ عَلَی الخَلَاصِ مِنْ | ہیں پھر یہ لوگ یعنی قصہ گو رسول اللہ صلی |
| حَوَادِثِ القُصَّاصِ ثُمَّ اِنَّھُمْ | اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو نقل کرتے ہیں |
| یَعْنِی القُصَّاصُ یَنْقُلُوْنَ | حالانکہ انہیں صحیح اور سقیم کی پہچان بھی نہیں |
| حَدِیْثَہٗ عَلَیْہِ التَّسْلِیْمُ مِنْ | ہوتی۔ فرماتے ہیں اگر وہ کسی صحیح حدیث کو |
| غَیْرِ مَعْرِفَتِہٖ بِالصَّحِیْحِ وَالسَّقِیْمِ | الفاقاً نقل بھی کریں تب بھی وہ اس |
| قَالَ وَاِنِ اتَّفَقَ اَنَّہٗ نَقَلَ | میں گناہ گار رہوں گے۔ کیونکہ وہ تو وہ اسے |
| حَدِیْثًا صَحِیْحًا کَانَ اٰثِمًا فِیْ | نقل کر رہے۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ |
| ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ یَنْقُلُ مَا لَا عِلْمَ لَہٗ | اگر وہ واقعہ کے مطابق ہو۔ تب بھی |
| بِہٖ وَاِنْ صَادَفَ الوَاقِعَ کَانَ | وہ گناہ گار ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو |
| اٰثِمًا بِاِقْدَامِہٖ عَلٰی مَا لَا | ایک ایسے فعل کا اقدام کر رہے ہیں۔ |
| یَعْلَمُ ۔ | جسے وہ جانتے بھی نہیں ۔ |
| قَالَ وَاَیْضًا فَلَا یَحِلُّ | آگے چل کر فرماتے ہیں۔ جو لوگ اس |
| لِاَحَدٍ مِمَّنْ ھُوَ بِھٰذَا الوَصْفِ | وصف کے ساتھ موصوف ہوں ان کے |
| اَنْ یَنْقُلَ حَدِیْثًا مِنَ الکُتُبِ | لئے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ کتابوں میں سے |
| بَلْ وَلَوْ مِنَ الصَّحِیْحَیْنِ مَا | بھی کسی حدیث کو نقل کریں چاہے وہ بخاری ؒ |

| | |
|---|---|
| لَمْ يَقْرَأْهُ عَلَىٰ مَنْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ٭ | و مسلم رح کی حدیث کیوں نہ ہو جب تک کسی محدث سے اس کی تعلیم حاصل نہ کریں ٭ |
| وَقَدْ حَكَى الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ خَيْرٍ اتِّفَاقَ الْعُلَمَاءِ عَلَىٰ اَنَّهٗ لَا يَصِحُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَهٗ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مَرْوِيًّا وَلَوْ عَلٰى اَقَلِّ وُجُوْهِ الرِّوَايَاتِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُطْلَقًا مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ | حافظ ابو بکر رح بن الخیر فرماتے ہیں علماء کا اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ کسی مسلم کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک یہ قول اس تک مروی نہ ہو چاہے اسناد کے لحاظ سے وہ کم درجہ کی روایت کیوں نہ ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر جان کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور بعض روایات میں ہے من کذب علی اور ان میں متعمدا کا لفظ نہیں (یعنی اس میں یہ شرط نہیں کہ جان کر ہو یا بغیر جانے وہ ہر دو شکل کو عام ہے) |

# فَصْلٌ

| | |
|---|---|
| قَالَ الْجَوْزَقَانِيُّ بِسَنَدِهٖ اِلٰى اَبِي الْعَبَّاسِ السَّرَّاجِ يَقُوْلُ شَهِدْتُ مُحَمَّدَ بْنِ | جوزقانی رح ابو العباس رح السراج سے سنداً روایت کرتے ہیں۔ کہ میں امام محمد بن اسمٰعیل البخاری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے |

إسمعيل البخاري ودفع إليه
كتاب من ابن كرام يسأله
عن أحاديث منها حديث
الزهري عن سالم عن أبيه
مرفوعا الإيمان لا يزيد و
لا ينقص فكتب محمد بن
إسمعيل البخاري على ظهر
كتابه من حدث بهذا
استوجب له الضرب
الشديد والحبس الطويل.
أورده الذهبي في
الميزان أيضا قال أبو داود
سمعت يحيى بن معين
يقول في سويد الأنباري
هو حلال الدم.
وقال الحاكم أنكر على
سويد حديث من عشق
وعف وكتم وقال يحيى
بن معين لما ذكر له هذا

سامنے ابن کرام کا خط پیش کیا گیا۔ جس میں
انہوں نے چند احادیث کے بارے میں
سوال کیا تھا۔ ان احادیث میں سے ایک
حدیث زہری کی تھی۔ جو عن سالم عن ابیہ
کے واسطے سے مرفوعاً روایت کی گئی تھی۔ کہ
"ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم،، امام
بخاری رح نے اس خط کی پشت پر یہ جواب لکھا
جس نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سخت
سزا اور لمبی قید کا مستحق ہے۔ اس واقعہ کو امام
ذہبی رح نے اپنی میزان الاعتدال میں نقل کیا ہے
نیز حافظ ذہبی رح اپنی میزان میں امام
ابوداؤد کا قول نقل فرماتے ہیں۔ کہ
میں نے یحیی رح بن معین سے سوید الانباری
کے بارے میں سنا۔ کہ اس کا خون بھی
حلال ہے۔
حاکم رح کہتے ہیں کہ انہوں نے سوید کی
روایت "من عشق وعف وکتم مات شہیداً،،
کی بنا پر انکار فرمایا۔ یحیی رح بن معین کے
سامنے جب اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں

الحدیث لو کان لی فرس و رمح غزوت سویدا و فی المیزان ایضا قیل لابن عتیبۃ روی معلی بن ھلال عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن عبد اللہ قال التقنع من اخلاق الانبیاء فقال ابن عتیبۃ ان کان المعلی یحدث بھذا الحدیث عن ابی نجیح ما اخرجہ ان تضرب عنقہ ۔

نے فرمایا کاش میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں سوید سے جہاد کرتا نیز میزان میں ہے کہ ابن عتیبہ سے وہ روایت نقل کی گئی۔ جو معلی بن ہلال نے ابو نجیح عن مجاہد کے واسطے سے عبد اللہ رض سے روایت کی ہے۔ " بکلف قناعت انبیاء کے اخلاق میں سے ہے " ابن عتیبہ نے فرمایا اگر معلی اسے ابو نجیح سے روایت کرتا ہے۔ حالانکہ ابو نجیح نے اسے روایت نہیں کیا تو اس کی گردن ماردی جائے۔

واخرج العقیلی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ علیہ السلام اذا اطلع علی احد من اھل بیتہ کذب کذبۃ لم یزل معرضا عنہ حتی یحدث اللہ توبۃ ۔

عقیلی رح نے حضرت عائشہ رض سے ایک روایت نقل کی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر والوں میں سے کسی کے جھوٹ پر مطلع ہوتے تو آپ اس سے اعراض فرماتے تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بیان فرما دیتا۔

واخرج ایضا انہ علیہ السلام ابطل شہادۃ رجل

نیز عقیلی رح نے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی

فِيْ كِذْبَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ لَا أَدْرِيْ مَا بَذَلَتِ الْكِذْبَةَ أَكَذَبَ عَلَى اللّٰهِ أَمْ كَذَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کی شہادت کو جھوٹ کے باعث باطل قرار دیا معمرؒ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ یہ اللہ پر جھوٹ تھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر؟

# فصل

قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ فَإِنْ تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ الْمُتَكَلِّمَ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا مَرْدُوْدًا غِيْبَةٌ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ لَيْسَ هٰذَا كَمَا تَوَهَّمْتَ وَذٰلِكَ اَنَّ اِجْمَاعَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ هٰذَا وَاجِبٌ دِيَانَةً لِلدِّيْنِ وَنَصِيْحَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَقَدْ حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ اَمَا تَخْشٰى

امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس راوی کے بارے میں جس نے حدیث مردود روایت کی ہے یہ شبہ کرے یہ تو غیبت ہے تو اسے یہ جواب دیا جائے گا۔ کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے بلکہ اہل علم کا اس امر پر اجماع ہے، کہ دین میں دیانت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت واجب ہے اور ہم سے قاضی احمد بن کامل نے ابو سعید الہروی کے واسطے سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ ابو بکر بن الخلاد نے یحییٰؒ بن سعید القطان سے دریافت کیا کیا آپ کو یہ خوف نہیں معلوم ہوتا کہ جن لوگوں کی روایات کو آپ نے ترک کیا ہے وہ اللہ کے سامنے تمہارے دشمن ہوں۔ یحییٰؒ

| | |
|---|---|
| اَنْ یَکُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تَرَکْتَ | نے فرمایا یہ دشمن مجھے زیادہ محبوب ہیں. بہ |
| حَدِیْثَهُمْ خُصَمَاءَ لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ | نسبت اس بات کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ |
| تَعَالٰی فَقَالَ لَاَنْ یَکُوْنَ هٰؤُلَاءِ | وسلم میرے دشمن ہوں اور آپ یہ فرمائیں کیوں |
| خُصَمَائِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ | نہ تونے میری حدیث سے جھوٹ کو دور کیا |
| یَکُوْنَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ | جب کہ جھوٹی گواہی دینے والے کا حال |
| خَصْمِیْ یَقُوْلُ لِمَ لَمْ تَذُبَّ | ظاہر کرنا واجب ہے چاہے وہ معمولی سا |
| الْکَذِبَ عَنْ حَدِیْثِیْ قَالَ وَ | جھوٹ کیوں نہ ہوں. تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم |
| اِذَا کَانَ الشَّاهِدُ بِالزُّوْرِ فِیْ | پر جھوٹ بولنے والے کا حال ظاہر کرنا زیادہ |
| حَقٍّ یَسِیْرٍ فَاِنَّهٗ حَقِیْرٌ یَجِبُ | اولیٰ اور زیادہ ضروری ہے. کیونکہ جب شاہد |
| کَشْفُ حَالِهٖ فَالْکَاذِبُ عَلٰی | شہادت میں جھوٹ بولتا ہے تو اس کے کذب |
| رَسُوْلِ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْلٰی | کو مشہود علیہ (جس پر گواہی دے رہا ہے) پر نہیں |
| لِاَنَّ الشَّاهِدَ اِذَا کَذَبَ فِیْ | عائد کیا جا سکتا. اور نبی کریم صلی اللہ علیہ |
| شَهَادَتِهٖ لَمْ یَتَعَدَّ کِذْبُهُ الْمَشْهُوْدَ | وسلم پر جھوٹ بولنے والا حرام کو حلال |
| عَلَیْهِ وَالْکَاذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ | اور حلال کو حرام بناتا ہے. اور اپنا ٹھکانا آگ |
| اللّٰهِ یُحِلُّ الْحَرَامَ وَیُحَرِّمُ الْحَلَالَ | سے تیار کرتا ہے. تو جو شخص رسول اللہ |
| وَیَتَبَوَّاُ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ | صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بول |
| فَکَیْفَ لَا یَجُوْزُ الْوَقِیْعَةُ فِیْمَنْ | کر اپنا ٹھکانا آگ سے تیار |
| قَدْ تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ | کر رہا ہو. اس کے جھوٹ کو ظاہر کرنا |
| بِکِذْبِهٖ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ. | کیونکر جائز نہ ہوگا. |

ثُمَّ رَوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فُلَانٌ ضَعِيْفٌ وَفُلَانٌ قَوِيٌّ وَفُلَانٌ خُذُوْا عَنْهُ وَفُلَانٌ لَا تَأْخُذُوْا عَنْهُ وَكَانَ لَا يَرٰى ذٰلِكَ غِيْبَةً۔

امام سفیان ثوریؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ فلاں ضعیف ہے۔ اور فلاں قوی ہے فلاں سے روایات نقل کر لیا کرو اور فلاں کی روایات ترک کر دو۔ اور اس بات کے باوجود امام سفیان ثوری اسے غیبت شمار نہ فرماتے تھے۔

قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ وَسَعْدٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُوْنُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا جَمِيْعًا بَيِّنْ أَمْرَهُ۔

امام مالکؒ۔ سعدؒ اور امام سفیانؒ ابن عیینہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی کو حدیث میں ملکہ نہ ہو انہوں نے فرمایا اس کا حال لوگوں سے بیان کر دو۔

**فائدہ۔** غالباً کتابت میں غلطی کے باعث سعدؒ تحریر میں آگیا ہے۔ ورنہ یہ لیث رح بن سعد معلوم ہوتے ہیں۔ جو امام مالکؒ اور سفیانؒ بن عیینہ کے ہم عصر ہیں۔

قَالَ وَقِيْلَ لِشُعْبَةَ هٰذَا الَّذِيْ تَكَلَّمُ فِي النَّاسِ أَلَيْسَ هُوَ غِيْبَةً فَقَالَ يَا أَحْمَقُ هٰذَا دِيْنٌ وَتَرْكُهُ مُحَابَاةٌ۔

امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں امام شعبہؒ بن الحجاج سے دریافت کیا گیا وہ شخص جو لوگوں پر اعتراض کرتا ہو۔ کیا وہ غیبت نہیں ہے امام شعبہؒ نے فرمایا اے احمق یہ تو دین میں داخل ہے اور اس کا چھوڑنا خلاف انصاف ہے۔

قَالَ وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ

نیز دارقطنیؒ فرماتے ہیں محمدؒ بن بندار نے

بْنُ مُحَمَّدٍ الجُرجَانِی رَأَیْتُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّہٗ یَشْتَدُّ عَلَیَّ اَنْ اَقُولَ فُلَانٌ ضَعِیْفٌ وَ فُلَانٌ کَذَّابٌ فَقَالَ اَحْمَدُ اِذَا سَکَتَّ اَنْتَ فَمَتٰی یَعْرِفُ الجَاھِلُ الصَّحِیْحَ مِنَ السَّقِیْمِ ۔

احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ مجھے یہ بہت سخت معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں یہ کہوں کہ فلاں ضعیف ہے۔ اور فلاں کذاب ہے۔ امام احمدؒ نے فرمایا۔ اگر تو خاموش ہو جائے گا۔ تو ایک جاہل صحیح اور سقیم کو کیسے پہچانے گا ۔

وَرُوِیَ اَنَّ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ مَرَّ بِرَجُلٍ فَقَالَ کَذَّابٌ وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنَّہٗ لَا یَحِلُّ لِیْ اَنْ اَسْکُتَ لَسَکَتُّ ۔

سفیان ثوریؒ کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گذرے اور فرمایا یہ جھوٹا ہے اور فرمایا میرے لئے خاموش رہنا حلال ہوتا تو میں خاموش ہو جاتا ۔

وَعَنِ الشَّافِعِیِّ اِذَا عَلِمَ الرَّجُلُ مِنْ مُحَدِّثٍ الکَذِبَ لَمْ یَسَعْہُ السُّکُوْتُ عَلَیْہِ وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ غِیْبَۃً فَاِنَّ مَثَلَ العُلَمَاءِ کَالنُّقَّادِ فَلَا یَسَعُ النَّاقِدُ فِیْ دِیْنِہٖ اَنْ لَا یُبَیِّنَ الزُّیُوْفَ مِنْ غَیْرِہٖ ۔

امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ جب آدمی کسی محدث کے بارے میں جھوٹ کو جان لے۔ تو اس کے لئے خاموشی جائز نہیں۔ اور یہ غیبت شمار نہ ہو گی۔ کیونکہ علماء نقاد کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ناقد کے لئے دین میں یہ جائز نہیں کہ وہ کھرے کو کھوٹے سے علیحدہ بیان نہ کر دے ۔

وَکَانَ شُعْبَۃُ بْنُ الحَجَّاجِ یَقُوْلُ تَعَالَوْا نَغْتَابُ فِیْ

شعبہ رحہ بن الحجاج فرمایا کرتے تھے آؤ ہم اللہ کے دین میں غیبت

کریں۔ ابن عیینہ رح سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ذہبیؒ نے میزان میں ابن حبانؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے مکہ میں جعفر بن ابان المصری کو یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ ہم سے محمد بن رمح نے لیث رح عن نافع رح عن ابن عمر رض کے واسطے سے یہ روایت مرفوعاً بیان کی ہے جس نے مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا، اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا الحدیث اور اس کو قیامت کے روز آواز دی جائے گی اللہ کے دشمن کہاں ہیں تو مساجد میں سوال کرنے والے کھڑے ہوں گے میں نے کہا اے شیخ اللہ سے ڈرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہ بولو۔ اس نے جواب دیا اب تم مجھ سے اچھی جگہ میں نہیں ہو اس لئے کہ تم مجھ سے حسد کرتے ہو میں اس کی بات کا جواب دیتا رہا حتی کہ اس نے قسم کھائی کہ وہ مکہ میں حدیث بیان نہ کرے گا جب میں نے سلطان اور اس کی جماعت کا خوف دلایا۔

دِينِ اللهِ وَكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

وَفِي الْمِيزَانِ قَالَ ابْنُ حِبَّانَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبَانَ الْمِصْرِيَّ يَقُولُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مَنْ سَرَّ الْمُؤْمِنَ فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللهَ الْحَدِيثَ وَبِهِ يُنَادِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ بُغَضَاءُ اللهِ فَيَقُومُ سُؤَّالُ الْمَسَاجِدِ فَقُلْتُ يَا شَيْخُ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَكْذِبْ عَلَى رَسُولِ اللهِ فَقَالَ لَسْتَ مِنِّي فِي حِلٍّ أَنْتُمْ تَحْسُدُونَنِي لِإِسْنَادِي فَلَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى حَلَفَ أَنْ لَا يُحَدِّثَ بِمَكَّةَ بَعْدَ أَنْ خَوَّفْتُهُ بِالسُّلْطَانِ مَعَ جَمَاعَةٍ.

# فَصْلٌ

رُوِیَ اَنَّہٗ صَلّٰی اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَیَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ فِیْ مَسْجِدِ الرَّصَافَۃِ فَقَامَ بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ قَاصٌّ فَقَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ کُلِّ کَلِمَۃٍ مِنْہَا طَیْرًا مِنْقَارُہٗ مِنْ ذَہَبٍ وَرِیْشُہٗ مِنْ مَرْجَانٍ وَاَخَذَ فِی الْقِصَّۃِ نَحْوًا مِنْ عِشْرِیْنَ وَرَقَۃً فَجَعَلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ یَنْظُرُ اِلٰی یَحْیٰی وَیَحْیٰی یَنْظُرُ اِلٰی اَحْمَدَ فَقَالَ لَہٗ اَنْتَ

امام احمدؒ بن حنبل اور یحییٰؒ بن معین نے مسجد رصافہ میں نماز پڑھی۔ ایک قصہ گو ان کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ ہم سے احمدؒ بن حنبل اور یحییٰؒ بن معین نے عبدالرزاقؒ عن معمر عن قتادہؒ کے واسطے سے انسؓ سے مرفوعاً یہ حدیث بیان کی ہے۔ جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر کلمہ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کی چونچ سونے کی اور پر مرجان کے ہوتے ہیں۔ پھر اس نے ایک لمبا قصہ بیس ورق کے قریب بیان کیا۔ احمدؒ بن حنبل یحییٰؒ بن معین کی طرف دیکھنے لگے۔ اور احمدؒ یحییٰؒ کی جانب۔ یحییٰؒ بن معین نے امام احمدؒ سے دریافت کیا کیا تم نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ امام احمدؒ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں نے تو یہ حدیث سنی بھی اسی وقت

حَدَّثَنَا بِهٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا
سَمِعْتُ بِهٰذَا اِلَّا السَّاعَةَ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِصَّتِهٖ اَخَذَ
الْقُطَيْعَاتِ ثُمَّ قَعَدَ يَنْتَظِرُ
بَقِيَّتَهَا قَالَ لَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ
بِيَدِهٖ تَعَالَ فَجَاءَ مُتَوَهِّمًا
لِنَوَالٍ فَقَالَ لَهٗ يَحْيَى مَنْ
حَدَّثَكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ
اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ
مَعِيْنٍ فَقَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ
مَعِيْنٍ وَهٰذَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا قَطُّ فِيْ حَدِيْثِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ وَالْكِذْبَ
فَعَلٰى غَيْرِنَا فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ
يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ نَعَمْ
قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ اَنَّ يَحْيَى
بْنَ مَعِيْنٍ اَحْمَقُ مَا تَحَقَّقْتُهٗ
اِلَّا السَّاعَةَ فَقَالَ لَهٗ يَحْيَى

ہے۔ جب وہ قصہ سے فارغ ہو چکا۔ اور
اپنے انعامات لے چکا۔ پھر باقی کا انتظار
کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ یحیی رح بن معین
نے اسے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ ادھر آ۔
وہ انعام کی لالچ میں ان کے پاس آیا
اس سے یحیی رح نے دریافت کیا یہ حدیث
تم سے کس نے بیان کی۔ اس نے جواب دیا
احمد رح بن حنبل اور یحیی رح بن معین نے۔ یحیی رح
نے فرمایا میں یہ یحیی بن معین ہوں۔ اور
یہ احمد رح بن حنبل ہیں۔ ہم نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں کہیں
یہ حدیث نہیں سنی۔ اگر تو نے جھوٹ بولنا
تھا۔ تو ہمارے علاوہ کسی اور پر جھوٹ
بول لیا ہوتا۔ اس نے کہا کیا تم یحیی رح بن
معین ہو۔ یحیی رح نے جواب دیا ہاں۔ وہ
بولا کہ میں ہمیشہ سے سنتا آیا تھا۔ کہ یحیی رح
بن معین احمق ہے۔ اور اس وقت اس کی
تصدیق ہو گئی۔ یحیی رح نے فرمایا۔ تو
نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں احمق ہوں۔ اس

كَيْفَ عَلِمْتَ اِنِّي اَحْمَقُ قَالَ كَاَنَّهُ لَيْسَ فِي الدُّنْيَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ غَيْرُكُمَا قَدْ كَتَبْتُ عَنْ سَبْعَةَ عَشَرَ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ فَوَضَعَ اَحْمَدُ كُمَّهُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَقَالَ دَعْهُ يَقُوْمُ فَقَامَ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِهِمَا۔

وَعَنِ الطَّرْطُوْشِيِّ لَمَّا دَخَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَعْمَشُ الْبَصْرَةَ نَظَرَ اِلٰى قَاصٍّ يَقُصُّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ فَتَوَسَّطَ الْاَعْمَشُ الْحَلْقَةَ وَجَعَلَ يَنْتِفُ شَعْرَ اِبْطِهٖ فَقَالَ لَهُ الْقَاصُّ يَا شَيْخُ اَلَا تَسْتَحْيِيْ نَحْنُ فِيْ عِلْمٍ

نے جواب دیا۔ گویا کہ دنیا میں تمہارے علاوہ کوئی اور یحییٰ رح بن معین اور احمد بن حنبل ہی نہیں۔ میں نے تو سترہ احمدؒ بن حنبل اور یحییٰ رح بن معین سے روایت لکھی ہے۔ امام احمدؒ نے (ہنسی کے مارے) اپنی آستین اپنے منہ پر رکھ لی اور اور امام یحییٰ رح بن معین سے فرمایا۔ اسے چھوڑو وہ کھڑا ان دونوں کا مذاق اڑاتا رہا۔

طرطوشیؒ نے روایت کیا ہے، کہ جب امام سلیمانؒ بن مہران الاعمش بصرہ تشریف لے گئے۔ تو مسجد میں ایک قصہ گو کو قصہ بیان کرتے دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ اعمشؒ نے ابو اسحٰقؒ سے اور ابو اسحٰقؒ نے ابو وائلؒ سے روایت کی ہے۔ امام اعمشؒ حلقہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ اور اپنی بغلوں کے بال اکھاڑنے لگے۔ اس قصہ گو نے کہا اے شیخ

| | |
|---|---|
| وَاَنْتَ تَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا | تجھے شرم نہیں آتی کہ ہم علم کی باتیں کر رہے ہیں |
| فَقَالَ الْاَعْمَشُ، اَلَّذِیْ اَنَا | اور تو اس قسم کی حرکت کر رہا ہے۔ امام اعمش رح نے |
| فِیْهِ خَیْرٌ مِنَ الَّذِیْ اَنْتَ فِیْهِ | جواب دیا میں تجھ سے بہتر مقام میں ہوں اس نے |
| قَالَ کَیْفَ قَالَ لِاَنِّیْ فِیْ | سوال کیا کیسے امام اعمش نے جواب دیا میں سنت |
| سُنَّةٍ وَاَنْتَ فِیْ کِذْبٍ اَنَا | ادا کر رہا ہوں، اور تو جھوٹ بول رہا ہے۔ میں |
| الْاَعْمَشُ، وَمَا حَدَّثْتُكَ مِمَّا | اعمش ہوں اور جو تو بیان کر رہا ہے۔ وہ میں نے |
| تَقُوْلُ شَیْئًا۔ | حدیث بیان نہیں کی۔ |
| وَقَالَ الذَّهَبِیُّ فِیْ | امام ذہبی رح میزان میں فرماتے ہیں جعفر رح |
| الْمِیْزَانِ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ | بن الحجاج الموصلی فرمایا کرتے تھے ہمارے |
| الْمَوْصِلِیُّ قَدِمَ عَلَیْنَا مُحَمَّدُ | پاس موصل میں محمد بن عبداللہ سمرقندی |
| بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّمَرْقَنْدِیُّ | آیا۔ اور بہت سی منکر حدیثیں بیان کیں |
| بِمَوْصِلَ وَحَدَّثَ بِاَحَادِیْثَ | تو شیوخ کی ایک جماعت جمع ہو کر |
| مَنَاکِیْرَ فَاجْتَمَعَ جَمَاعَةٌ مِنَ | اس کے پاس گئی۔ تاکہ اس کی ان |
| الشُّیُوْخِ وَصِرْنَا اِلَیْهِ لِنُنْکِرَ | روایات منکرہ کا انکار کیا جائے۔ وہ |
| عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ فِیْ خَلْقٍ مِنَ | بہت سے عام لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ |
| الْعَامَّةِ فَلَمَّا اَبْصَرَنَا مِنْ | جب اس نے دور سے ہمیں آتے دیکھا |
| بَعِیْدٍ عَلِمَ اَنَا جِئْنَا لِنُنْکِرَ | تو وہ سمجھ گیا۔ کہ ہم اس پر اعتراض کرنے |
| عَلَیْهِ فَقَالَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ | کے لئے آئے ہیں۔ تو فوراً بولا ہم سے |
| عَنِ ابْنِ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ | قتیبہ رح نے ابن لہیعہ رح، ابوالزبیر رح اور جابر |

عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اَلْقُرْاٰنُ کَلَامُ اللّٰہِ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ فَلَمْ نَجْسِرْ اَنْ نَقْدِمَ عَلَیْہِ خَوْفًا مِنَ الْعَامَّۃِ وَرَجَعْنَا۔

کے واسطے سے ہم سے مرفوعاً یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔ ہم عام آدمیوں کے خوف کی بنا پر اس کے پاس نہ جا سکے اور واپس لوٹ آئے۔

وَعَنِ الشَّعْبِیِّ دَخَلْتُ فِیْ مَسْجِدٍ اُصَلِّیْ فَاِذَا اِلٰی جَنْبِیْ شَیْخٌ عَظِیْمُ اللِّحْیَۃِ قَدْ طَافَ بِہٖ قَوْمٌ نُحَدِّثُہُمْ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ صُوْرَیْنِ لَہٗ فِیْ کُلِّ صُوْرٍ نَفْخَتَانِ نَفْخَۃُ الصَّعْقِ وَنَفْخَۃُ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الشَّعْبِیُّ فَلَمْ اَضْبِطْ نَفْسِیْ اَنْ خَفَّفْتُ صَلٰوتِیْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقُلْتُ یَا شَیْخُ اِتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تُحَدِّثَنَّ بِالْخَطَأِ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَخْلُقْ اِلَّا صُوْرًا

امام شعبیؒ فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوا میرے ایک جانب ایک بڑی داڑھی والا شیخ بیٹھا ہوا تھا جسے لوگوں نے گھیر رکھا تھا اس نے لوگوں سے حدیث بیان کی اور کہنے لگا مجھ سے فلاں نے فلاں کے واسطے سے یہ روایت بیان کی ہے حتی کہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا فرمائے ہیں۔ اور ہر صور کو دو دفعہ پھونکا جائے گا۔ ایک صور تو کڑک کا ہو گا۔ اور دوسرا قیامت کا ہو گا۔ امام شعبی فرماتے ہیں مجھ سے ضبط نہ ہو سکا۔ میں نے نماز ہلکی کی اور سلام پھیرنے کے بعد اس سے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور غلط حدیث بیان نہ کر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صور پیدا فرمایا ہے اور اسے دو دفعہ پھونکا

واحدًا وانما هي نفختان
نفخة الصعق ونفخة القيامة
فقال لي يا فاجر انما يحدثني
فلان وترد علي ثم رفع
نعله فضربني بها وتتابع
القوم علي ضربا معه فوالله
ما اقلعوا عني حتى حلفت
لهم ان الله تعالى خلق
ثلثين صورا له في كل
صور نفخة فاقلعوا عني .
وقال الحافظ ابو بكر
الخطيب البغدادي باسناده
الى محمد بن يونس الكديمي
قال كنت بالاهواز فسمعت
شيخا يقص فقال لما
زوج النبي عليه السلام
عليا فاطمة امر الله شجرة
طوبى ان تنثر اللؤلؤ
الرطب يترماداه اهل الجنة

جائے گا۔ ایک دفعہ تو چیخ کی پھونک ہوگی
اور دوبارہ قیامت کی اس نے مجھ سے
کہا۔ اے فاجر مجھ سے فلاں نے حدیث
بیان کی ہے۔ اور تو مجھ پر اعتراض کرتا
ہے پھر اس نے اپنا جوتا نکال کر میرے مارا اور
لوگ بھی مجھے مارنے لگے۔ خدا کی قسم انہوں نے
مجھے اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک
میں نے قسم کھا کر یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے
تیس صور پیدا کئے ہیں اور ہر صور میں ایک دفعہ
پھونکا جائے گا۔ تب انہوں نے مجھے چھوڑا۔
حافظ ابوبکر الخطیب رح البغدادی
نے باسند محمد بن یونس الکدیمی سے
روایت کیا ہے۔ کہ میں اہواز میں مقیم
تھا۔ میں نے ایک شیخ کو قصہ بیان کرتے
سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی رض سے فاطمہ رض کا نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ
نے طوبیٰ درخت کو حکم دیا کہ وہ تازہ
موتی نچھاور کرے۔ تاکہ اہل جنت طباقوں
میں بھر بھر کر ایک دوسرے کو ہدیہ میں

بَيْنَهُمْ فِي الْأَطْبَاقِ فَقُلْتُ لَهُ يَا شَيْخُ هٰذَا كَذِبٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ وَيْحَكَ اُسْكُتْ حَدِيثَةُ النَّاسِ۔

وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَقَدْ صَنَّفَ بَعْضُ قُصَّاصِ زَمَانِنَا كِتَابًا فَذَكَرَ فِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ دَخَلَا عَلَى عُمَرَ وَهُوَ مَشْغُولٌ ثُمَّ انْتَبَهَ لَهُمَا فَقَامَ وَقَبَّلَهُمَا وَوَهَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفًا فَرَجَعَا فَأَخْبَرَا أَبَاهُمَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ عُمَرُ نُورُ الْإِسْلَامِ فِي الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْعُقْبٰى فَرَجَعَا إِلَى عُمَرَ فَحَدَّثَاهُ فَاسْتَدْعَى دَوَاةً وَقِرْطَاسًا وَكَتَبَ

دیں۔ میں نے اس سے کہا اے شیخ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے۔ اس نے کہا تجھ پر افسوس ہے تو خاموش کیوں نہیں رہتا یہ تو لوگوں کے قصے ہیں۔

ابن الجوزی رحمہ فرماتے ہیں ہمارے زمانے کے بعض قصہ گوؤں نے ایک کتاب لکھی ہے اس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور وہ مشغول تھے جب وہ دونوں کی جانب متوجہ ہوئے تو اٹھ کر دونوں کو پیار کیا اور ہر ایک کو ایک ایک ہزار درہم دیئے تو انہوں نے لوٹ کر اپنے والد کو بتایا حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عمرؓ دنیا میں اسلام کا نور ہیں، اور عقبہ میں اہل جنت کے چراغ ہوں گے۔ وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس لوٹ کر آئے اور عمرؓ سے یہ حدیث بیان کی حضرت عمرؓ نے دوات اور کاغذ منگا کر یہ حدیث لکھی کہ مجھ

حَدَّثَنِیْ سَیِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ کَذَا وَکَذَا فَاَوْصٰی اَنْ یُّجْعَلَ فِیْ کَفَنِهٖ فَفَعَلَ ذٰلِكَ فَاَصْبَحُوْا وَاِذَا الْقِرْطَاسُ عَلَی الْقَبْرِ وَفِیْهِ صَدَقَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَصَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ وَالْعَجَبُ مِنْ هٰذَا الَّذِیْ بَلَغَتْ بِهِ الْوَقَاحَةُ اِلٰی اَنْ یُّصَنِّفَ هٰذَا وَمَا کَفَاهُ حَتّٰی عَرَضَهٗ عَلٰی کُتَّابِ الْفُقَهَاءِ فَکَتَبُوْا عَلَیْهِ تَصْوِیْبُ هٰذَا التَّصْنِیْفِ۔

سے جنتی جوانوں کے سرداروں نے اپنے والد کے واسطے سے حضور سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ کہ حضورؐ نے ایسا ایسا فرمایا۔ پھر وصیت کی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جب دفن ہونے کے بعد صبح آئی۔ تو قبر پر ایک کاغذ رکھا ہوا تھا جس میں تحریر تھا حسنؓ وحسینؓ نے بھی سچ کہا اور رسول اللہ صلعم نے بھی سچ فرمایا۔ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں۔ تعجب تو اس شخص پر جو اتنی بے حیائی کے درجہ کو پہنچ چکا ہو۔ کہ اس قسم کی کتاب لکھے۔ اور اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہو گی۔ کہ جب اسے فقہ کی کتابیں لکھنے والوں کے سامنے اس نے پیش کیا۔ تو انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔

وَقَالَ ابْنُ عُقَیْلٍ اَخَذَ بَعْضُ الْوُعَّاظِ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَامُوْسٰی مَنْ تُرِیْدُ قَالَ اَخِیْ هَارُوْنَ یَامُحَمَّدُ

ابن عقیلؓ کہتے ہیں۔ بعض واعظوں نے یہ وطیرہ اختیار کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے اے موسیٰؑ تو کس کا طالب ہے وہ جواب دیں گے اپنے بھائی ہارون کا۔ اے محمدؐ تم کس

| | |
|---|---|
| مَنْ تُرِيْدُ قَالَ عَمِّيْ وَاُمِّيْ | کے طالب ہو جواب دیں گے اپنے چچا اور اپنے |
| يَا نُوْحُ مَنْ تُرِيْدُ قَالَ ابْنِيْ | ماں کا۔ اے نوح تو کس کا طالب ہے جواب دیں گے |
| يَا يَعْقُوْبُ مَنْ تُرِيْدُ قَالَ | اپنے بیٹے کا اے یعقوب تو کس کا طالب ہے جواب دیں گے |
| يُوْسُفَ قَالَ كُلُّكُمْ تُرِيْدُ مِنِّيْ | یوسف کا خدا تعالیٰ فرمائیں گے۔ تم میں ہر ایک مجھ |
| اَيْنَ مَنْ يُرِيْدُنِيْ ثُمَّ اخْتَلَّ | سے کسی نہ کسی شئے کا طالب ہے تم میں سے کوئی ایسا |
| وَصَكَّ الْكُرْسِيَّ صَكَّةً وَقَالَ | نہیں جو میرا طالب ہو۔ پھر وہ واعظ غضبناک |
| يَا قَارِئُ اقْرَأْ تُرِيْدُوْنَ | ہوا اور کرسی ہلنے لگی اور بولا اے قاری کھڑا ہو |
| وَجْهَهٗ نَقْرَأُ الْقَارِئُ وَضَجَّ | اور قرآن پڑھ تم اس کے طالب ہو۔ قاری |
| الْمَجْلِسُ وَصَعِقَ قَوْمٌ وَ | نے قرآن پڑھا مجلس گھبرا گئی۔ لوگ چیخیں |
| خَرَّقَتْ ثِيَابُ قَوْمٍ بِشَعْبَدَةِ | مارنے لگے اور اس کے شعبدہ کی بنا پر |
| ذٰلِكَ فَاعْتَقَدَ قَوْمٌ اَنَّ مَا | لوگوں نے کپڑے پھاڑ لئے اور لوگوں کو |
| ذَكَرَهٗ لُبَابُ الْحَقِّ وَعَيْنُ | یہ یقین ہو گیا کہ جو کچھ اس نے ذکر کیا ہے |
| الْعِلْمِ۔ | وہ حق اور عین علم ہے ؛ |
| وَفِيْ بَعْضِ الْمَجَامِعِ | بعض مجامع میں ہے کہ ایک قصہ گو |
| اَنَّ قَاصًّا جَلَسَ بِبَغْدَادَ | نے بغداد میں قرآن کی اس آیت عسٰی ان |
| فَرَوٰى فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى | یبعثک ربک مقاماً محموداً کی یہ تفسیر بیان |
| عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ | کی۔ کہ خداوند تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ |
| مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اِنَّهٗ يُجْلِسُ | علیہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا |
| مَعَهٗ عَلٰى عَرْشِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ | یہ تفسیر امام محمد بن جریر الطبری کو معلوم |

الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِیْرِ الطَّبَرِیُّ فَاحْتَدَّ مِنْ ذٰلِکَ وَبَالَغَ فِیْ اُنْکَارِہٖ وَکَتَبَ عَلٰی بَابِ دَارِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَیْسَ لَہٗ اَنِیْسٌ وَلَا لَہٗ فِیْ عَرْشِہٖ جَلِیْسٌ فَثَارَتْ عَلَیْہِ عَوَامُ بَغْدَادَ وَرَجَمُوْا بَیْتَہٗ بِالْحِجَارَۃِ حَتّٰی اِسْتَدَّ بَابُہٗ بِالْحِجَارَۃِ وَعَلَتْ عَلَیْہِ ؎

ہوئی۔ انہیں سخت ناگوار گذری۔ اور انہوں نے سخت انکار کیا اور اپنے دروازے پر لکھ کر لگا دیا۔ پاک ہے وہ ذات جس کا نہ کوئی ساتھی ہے۔ اور نہ کوئی ساتھ میں عرش پر بیٹھنے والا۔ بغداد کے عوام ان پر چڑھ آئے۔ ان کے گھر پر پتھر برسانے شروع کئے۔ حتیٰ کہ دروازہ پتھروں سے بند ہو گیا۔ اور آپ زخمی ہو گئے ؎

# فَصْلٌ

قَالَ الْعُقَیْلِیُّ بِسَنَدِہٖ اِلٰی حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ یَقُوْلُ وَضَعَتِ الزَّنَادِقَۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِثْنٰی عَشَرَ اَلْفَ حَدِیْثٍ وَ قَالَ ابْنُ عَدِیٍّ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْمَھْدِیَّ یَقُوْلُ اَقَرَّ

عقیلی رحمہ نے بالسند حماد بن زید سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ زنادقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بارہ ہزار حدیثیں وضع کیں۔ ابن عدی رحمہ اللہ تعالےٰ نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیا ہے۔ کہ مہدی کہا کرتا تھا۔ کہ میرے سامنے ایک زندیق

عِنْدِیْ رَجُلٌ مِنَ الزَّنَادِقَۃِ اَنَّہٗ وَضَعَ اَرْبَعَمِائَۃِ حَدِیْثٍ فَهِیَ تَجُوْلُ فِیْ اَیْدِی النَّاسِ

نے اقرار کیا ہے۔ اس نے چار سو حدیثیں وضع کی ہیں۔ جو لوگوں میں رائج ہیں۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ الرَّشِیْدِ اَنَّہٗ جِیْءَ اِلَیْہِ بِزِنْدِیْقٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِہٖ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیْنَ اَنْتَ عَنْ اَرْبَعَۃِ اٰلَافِ حَدِیْثٍ وَضَعْتُھَا فِیْکُمْ اُحَرِّمُ فِیْھَا الْحَلَالَ وَاُحِلُّ فِیْھَا الْحَرَامَ مَا قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْھَا حَرْفًا فَقَالَ لَہُ الرَّشِیْدُ اَیْنَ اَنْتَ یَا زِنْدِیْقُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَابْنِ اِسْحٰقَ الْغَوَارِیْ یَنْخُلَانِہٖ فَیُخْرِجَانِہٖ حَرْفًا حَرْفًا۔

ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ ہارون الرشید کے سامنے ایک زندیق لایا گیا۔ اس نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین آپ ان چار ہزار حدیث کا کیا کریں گے جو میں نے وضع کی ہیں اور جس میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا ہے، حالانکہ اس میں سے حضورؐ کا ایک حرف بھی نہیں۔ رشید نے جواب دیا اے زندیق کیا تو عبداللہ بن المبارک اور ابن اسحق الغواری کو بھول گیا وہ اس کا ایک ایک حرف نکال کر باہر پھینکیں گے۔

وَفِیْ کِتَابِ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِیِّ اَنَّہٗ قَالَ عِنْدَ مَوْتِہٖ

کتاب العقیلیؒ میں یعلی بن عبدالرحمٰن الواسطی سے مروی ہے کہ اس نے اپنی موت کے وقت اس

وَضَعْتُ فِي فَضْلِ عَلِيٍّ رض سَبْعِينَ حَدِيْثًا ۔ وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ اَنَّ مِنَ الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا لَهُ ضَوْءٌ كَضَوْءِ النَّهَارِ تَعْرِفُهُ وَاِنَّ مِنَ الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا لَهُ ظُلْمَةٌ كَظُلْمَةِ اللَّيْلِ تُنْكِرُهُ ۔

بات کا اقرار کیا کہ اس نے ستر حدیثیں حضرت علی کی فضیلت میں وضع کی ہیں۔ خطیب نے ربیع رح بن خیثم سے روایت کیا۔ کہ بعض احادیث روز روشن کی طرح روشن ہوتی ہیں۔ کہ تو خود انہیں پہچان لے گا۔ اور بعض احادیث رات کی طرح اندھیری ہوتی ہیں جن کا تو خود انکار کردے گا۔

# فَصْلٌ

وَلَمَّا كَانَ اَكْثَرُ الْقُصَّاصِ وَالْوُعَّاظِ جَاهِلِيْنَ بِالتَّفْسِيْرِ وَرِوَايَتِهِ وَبِالْحَدِيْثِ وَمَرَاتِبِهِ وَرَدَ لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُرَاءٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ

چونکہ اکثر قصہ گو اور واعظ لوگ تفسیر اور اس کی روایت سے ناواقف اور ایسے ہی حدیث اور اس کے مراتب سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حدیث میں وارد ہے کہ لوگوں کے سامنے تین آدمی قصے بیان کرتے ہیں۔ امیر یا جسے حکم دیا جائے۔ اور ریاکار۔ ابن ماجہ رح نے سند صحیح کے ساتھ عمرو رح بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے اسے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ عوف بن مالک رض سے روایت کیا ہے

مَالِكٍ بِلَفْظِ مُخْتَالٍ بَدَلَ مُرَاءٍ وَلِلطَّبَرَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ بِلَفْظِ مُتَكَلِّفٍ

اور اس میں ریاکار کی بجائے مغرور کا ذکر ہے۔ اور طبرانی میں یہ روایت عبادہ بن الصامت سے مروی ہے اور اس میں متکلف یعنی تکلف کرنے والے کا ذکر ہے

وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ مَرْفُوعًا اِنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ هَلَكُوْا لَمَّا قَصُّوْا ۔

طبرانی رح نے خباب رض بن الارت سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ بنو اسرائیل قصہ گوئی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ۔

قَالَ الزَّيْنُ الْعِرَاقِيُّ وَمِنْ اٰفَاتِ الْقُصَّاصِ اَنْ يُحَدِّثُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْعَوَامِ مَا لَا يَبْلُغُهُ الْعُقُوْلُ وَالْاَفْهَامُ فَيَبْلُغُوْا فِي الْاِعْتِقَادِ السَّيِّئَةِ هٰذَا لَوْ كَانَ صَحِيْحًا فَكَيْفَ اِذَا كَانَ بَاطِلًا ۔

زین الدین ؒ العراقی فرماتی ہیں اور قصہ گو کی آفتوں میں سے ایک آفت یہ بھی ہے کہ وہ عوام سے اکثر ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جہاں تک نہ تو عقل پہنچ سکتی ہے اور نہ فہم اس کا ادراک کر سکتا ہے۔ تو عوام برے عقائد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ اگر معاملات صحیح ہوتیں تو لوگ اعتقادات باطل میں کیوں مبتلا ہوتے :

وَقَدْ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا اَنْتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ مُقَدِّمَةِ صَحِيْحِهٖ ۔

ابن مسعود ؓ فرمایا کرتے تھے۔ اگر تو لوگوں سے ایسی حدیثیں بیان کرے۔ جن تک عقلیں نہ پہنچ سکیں تو وہ بعضوں کے لئے فتنہ ثابت ہوں گی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنے مقدمہ میں روایت کیا ہے :

قُلْتُ وَمِنْ آفَاتِهِمْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمُ الْعُجْبُ وَالْغُرُوْرُ فِي سَائِرِ الْأُمُوْرِ +

ملا علی قاری فرماتے ہیں اور ان لوگوں کی آفتوں میں سے ایک آفت یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں میں ہر کام میں بڑائی اور غرور پیدا کر دیتے ہیں

فَرَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنِ الْقَصَصِ قَالَ مَا شِئْتَ قَالَ أَنَا أَرَدْتُ أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَى قَوْلِكَ قَالَ أَخْشَى عَلَيْكَ أَنْ تَقُصَّ فَتَرْتَفِعَ فِي نَفْسِكَ ثُمَّ تَقُصَّ فَتَرْتَفِعَ فِي نَفْسِكَ حَتَّى تَخَيَّلَ لَكَ أَنَّكَ فَوْقَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الثُّرَيَّا فَيَضَعَكَ اللّٰهُ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ ذٰلِكَ +

امام احمدؒ نے سند صحیح کے ساتھ حارثؒ بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ کہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے قصوں کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے۔ حارث نے جواب دیا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے قول کو اختیار کروں۔ انہوں نے فرمایا مجھے یہ خطرہ ہے کہ جب تو قصہ بیان کرے گا تو تیرے دل میں بلندی کا خیال پیدا ہوگا۔ پھر جب تو دوبارہ قصہ بیان کرے گا۔ تو تیرے دل میں اور بلندی پیدا ہوگی حتی کہ تو یہ خیال کرے گا کہ تو لوگوں سے ثریا کے برابر بلند ہے۔ تو اللہ تعالے تجھے اس غرور کے باعث قیامت کے روز ان کے قدموں میں ڈالے گا۔

وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ اسْتَأْذَنَ

طبرانیؒ نے عمدہ سند کے ساتھ عمروؒ بن دینار سے روایت کیا ہے۔ کہ تمیمؓ داری نے حضرت عمرؓ سے قصہ گوئی کی اجازت

عُمَرَ فِي الْقَصَصِ فَأَبَى أَنْ يَأْذَنَ لَهُ ثُمَّ اسْتَأْذَنَهُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ الذَّبْحَ۔

طلب کی۔ انہوں نے اس سے انکار فرمادیا۔ انہوں نے دوبارہ اجازت طلب کی۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا اگر تم خود کو ذبح کرنا چاہو۔

قَالَ الْعِرَاقِيُّ فَانْظُرْ تَوَقُّفَ عُمَرَ فِي إِذْنِهِ فِي حَقِّ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَدْلٌ مُؤْتَمَنٌ وَأَيْنَ مِثْلُ تَمِيمٍ فِي التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ۔

امام عراقی رح فرماتے ہیں غور کرو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک صحابی کو اجازت دینے میں تامل فرمایا۔ حالانکہ ہر صحابی عادل اور امین ہے۔ اور تمیم جیسا تابعین اور ان کے بعد کے دور میں کون ہوسکتا ہے۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ فِي الْقَصَصِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتَدْرِي أَنَّكَ تُرِيدُ الذَّبْحَ مَا يُؤْمِنُكَ أَنْ تَرْفَعَ نَفْسَكَ حَتَّى تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ يَضَعَكَ اللَّهُ۔

ابن عساکرؒ نے بکیرؒ سے روایت کیا ہے کہ تمیمؓ داری نے قصہ گوئی کے معاملہ میں حضرت عمرؓ سے اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا کیا تو یہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ذبح کرے۔ کہ تیرا نفس بلند ہو کر آسمان تک پہنچ جائے پھر اللہ تعالیٰ تجھے گرادے۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ

نیز ابن عساکرؒ نے حمیدؒ بن عبدالرحمان

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ اِسْتَاْذَنَ عُمَرَ فِي الْقَصَصِ سِنِيْنَ فَاَبٰى اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا اَكْثَرَ عَلَيْهِ قَالَ لَهٗ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقْرَأُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ وَاٰمُرُهُمْ بِالْخَيْرِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الشَّرِّ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الذَّبْحُ ثُمَّ قَالَ عِظْ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ فِي الْجُمُعَةِ فَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ يَوْمًا وَّاحِدًا اِلَى الْجُمُعَةِ۔

حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ تمیم داری حضرت عمرؓ سے قصہ گوئی کے بارے میں کئی سال تک اجازت طلب کرتے رہے۔ وہ اجازت دینے سے انکار کرتے رہے مجبور ہو کر ایک روز انہیں اجازت دیدی۔ جب ان کی قصہ گوئی میں لوگوں کی کثرت ہونے لگی حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تم ان سے کیا بیان کرتے ہو تمیم نے جواب دیا ان کے سامنے قرآن پڑھتا ہوں انہیں بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔ برائی سے روکتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی ذبح ہے۔ پھر فرمایا اچھا جمعہ کے روز میرے آنے سے قبل وعظ کر لیا کرو۔ وہ پورے ہفتہ میں ایک دن یعنی جمعہ کے روز وعظ کرتے۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ اَبِيْ سَهْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ اَنَّهٗ اِسْتَاْذَنَ عُمَرَ فِي الْقَصَصِ فَاَذِنَ لَهٗ ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ بَعْدُ فَضَرَبَهٗ بِالدِّرَّةِ۔

ابن عساکرؒ نے ابو سہل بن مالک عن ابیہ کے واسطے سے تمیم داری سے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے قصہ گوئی کی اجازت طلب کی حضرت عمرؓ نے انہیں اجازت دے دی پھر ایک روز ان کے پاس حضرت عمرؓ گذرے تو انہیں کوڑے سے مارا۔

قُلْتُ وَلَعَلَّهٗ زَادَ عَلٰى

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ انہیں ہفتہ میں

جُلُوْسِہِ الْمَرَّۃَ ۔ ایک دفعہ کی اجازت دی گئی تھی اور انہوں ؎۲

وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ یَکُنِ الْقَصَصُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا زَمَنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَا زَمَنَ عُمَرَ وَلٰکِنْ اَرْوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ ۔

ابن ماجہ رحمۃ اللہ نے سند حسن کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قصہ گوئی نہ تھی۔ ایسے ہی امام احمد رحمۃ اللہ اور طبرانی رحمۃ اللہ نے سائب رحمۃ اللہ بن یزید رحمۃ اللہ سے بھی یہی روایت کی ہے۔

وَرَوَی الطَّبْرَانِیُّ مِنْ طَرِیْقِ مُجَاھِدٍ یَرْوِیْ ھٰذَا عَنِ الْعَبَادِلَۃِ اَیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاصُّ یَنْتَظِرُ الْمَقْتَ ھٰذَا اِخْبَارٌ عَنِ الْغَیْبِ فَیُعَدُّ مِنَ الْمُعْجِزَاتِ وَخَرْقِ الْعَادَاتِ ۔

طبرانی رحمۃ اللہ نے مجاہد رحمۃ اللہ کے واسطے سے عبادلہ یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قصہ گو بغض اور غضب کا انتظار کرتا ہے یہ غیب کی خبر ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور خرق عادت میں شمار کی جائے گی۔

وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ فِی الزُّھْدِ امام احمد رحمۃ اللہ بن حنبل نے اپنی زہد میں

؎۲ کے اصرار پر ایک دفعہ اجازت دیدی گئی تھی

| | |
|---|---|
| عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ ذُکِرَ مَیْمُوْنُ الْقُصَّاصُ فَقَالَ لَا یُخْطِئُ الْقَاصُّ ثَلٰثًا اَمَّا اَنْ یُسَمِّنَ قَوْلَهٗ بِمَا یُهْزِلُ دِیْنَهٗ وَاَمَّا اَنْ یُعْجِبَ بِنَفْسِهٖ وَاَمَّا اَنْ یَّامُرَ بِمَا لَا یَفْعَلُ فَلِهٰذَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْقَاصُّ یَنْتَظِرُ الْمَقْتَ ۔ | ابو الملیح رح سے روایت کیا ہے کہ میمون رح کے سامنے قصہ گوؤں کا ذکر کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا قصہ گو تین باتوں سے خالی نہیں ہوگا۔ یا تو اپنی باتوں سے دین کا مذاق اڑا اڑا کر موٹا ہو جائے گا۔ یا اس کا نفس غرور میں مبتلا ہوگا یا ان باتوں کا حکم دے گا۔ جو خود نہ کرے گا۔ اسی واسطے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا ہے قصہ گو غضب کا انتظار کرتا ہے ؛ |
| ثُمَّ مِنْ جُمْلَةِ الْاٰفَاتِ فِیْ مَجْلِسِ الْقَاصِّ مَا اَخْرَجَ الْمَرْوَزِیُّ فِیْ کِتَابِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ مَا اَمَاتَ الْعِلْمَ اِلَّا الْقُصَّاصُ یُجَالِسُ الرَّجُلُ الْقَاصَّ سَنَةً فَلَا یَتَعَلَّقُ مِنْهُ بِشَیْءٍ ۔ | سب سے بڑی آفت قصہ گو کی مجلس میں یہ ہے۔ جو مروزی رح نے کتاب العلم میں اور ابو نعیم رح نے حلیہ میں ابو قلابہ رح سے روایت کی ہے۔ کہ قصہ گو علم کو فنا کر دیتا ہے اگر کوئی شخص کسی قصہ گو کے ساتھ ایک سال بیٹھ جائے۔ تو پھر وہ کسی کام کا نہیں رہتا ؛ |
| وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ کَانَ قَاصٌّ یَجْلِسُ قَرِیْبًا مِّنْ مَسْجِدِ | ابو نعیم رح نے سعید رح بن عاصم سے روایت کیا ہے۔ ایک قصہ گو محمد رح بن الواسع کی مسجد کے قریب بیٹھا کرتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے |

| | |
|---|---|
| مُحَمَّدِ بْنِ الْوَاسِعِ فَقَالَ يَوْمًا وَهُوَ يُوَبِّخُ جُلَسَائَهُ مَالِيَ أَرَى الْقُلُوْبَ لَا تَخْشَعُ وَمَا لِيَ أَرَى الْعُيُوْنَ لَا تَدْمَعُ وَمَالِيَ أَرَى الْجُلُوْدَ لَا تَقْشَعِرُّ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ يَا عَبْدَ اللهِ مَا أَرَى الْقَوْمَ أُتُوْا إِلَّا مِنْ قِبَلِكَ أَيْ أَلذِّكْرُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْقَلْبِ وَقَعَ عَلَى الْقَلْبِ ◆ | ساتھیوں کو تنبیہ کر رہا تھا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کہ میں دلوں کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں کہ ان پر خشوع طاری نہیں ہوتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کہ میں آنکھوں سے کوئی آنسو بہتے نہیں دیکھتا اور کھالوں پر لرزہ طاری نہیں ہوتا محمد رحمہ اللہ تعالےٰ بن واسع نے کہا میں تجھ سے پہلے لوگوں کے ذکر کو دیکھتا ہوں کہ جب وہ دل سے نکلتی تو دل پر اثر بھی کرتی ◆ |
| وَأَخْرَجَ الْمَرْوَزِيُّ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَقُوْلُ مَا أَحَدٌ يَنْبَغِيْ بِقَصَصِهٖ وَجْهَ اللهِ غَيْرَ إِبْرَاهِيْمَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ انْفَلَتَ مِنْهُ كَفَافًا لَا عَلَيْهِ وَلَا لَهُ ◆ | مروزیؒ (کتاب العلم میں) اور ابو نعیمؒ نے اعمشؒ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابراہیمؒ نخعی سے سنا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے قصوں کے ذریعے اللہ کی رضامندی کا متلاشی ہو۔ سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ اور میں تو یہ پسند کرتا ہوں۔ کہ اس سے اتنا فائدہ حاصل کر لوں کہ نہ تو گناہ ہو اور نہ ثواب ہو ◆ |
| وَأَخْرَجَ أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ | ابو نعیمؒ نے ابراہیم نخعی سے روایت |

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ مَنْ جَلَسَ لِيُجْلَسَ إِلَيْهِ فَلَا تَجْلِسُوا إِلَيْهِ ۔

کیا ہے۔ کہ جو اس غرض سے بیٹھے۔ کہ لوگ اس کے پاس آکر بیٹھا کریں۔ تو اس کے پاس نہ بیٹھا کرو۔

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِذَا طَالَ الْمَجْلِسُ كَانَ لِلشَّيْطٰنِ فِيهِ نَصِيبٌ ۔

ابو نعیم رح نے حلیہ میں زہری رح سے روایت کیا ہے۔ جب مجلس طویل ہو جاتی ہے۔ تو اس میں شیطان کا حصہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْمُسْلِمِ قَالَ الْحَدِيثُ يَسْمَعُ الرَّجُلَ وَالرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَإِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَأَنْصِتْ أَوِ انْتَشِرْ ۔

ابن المبارک رح نے عقبہ رح بن مسلم کا قول نقل کیا ہے۔ کہ باہمی گفتگو ایک آدمی یا دو یا تین یا چار کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور جب حلقہ وسیع ہو جائے۔ تو تم خاموش رہو یا اٹھ جاؤ۔

وَأَخْرَجَ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْغِي خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَقُولُ مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا صَوْتُ قَاصِّكُمْ هٰذَا ۔

نیز مروزی نے مجاہد رح سے روایت کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد سے باہر کوئی شور سنتے تو فرماتے مجھے تمہارے اس قصہ گو کی آواز نے باہر نکالا ہے۔

وَأَخْرَجَ أَيْضًا عَنْ مُجَاهِدٍ

نیز مروزی نے مجاہد رح سے روایت کیا ہے

جَاءَ رَجُلٌ قَاصٌّ فَجَلَسَ قَرِيبًا مِنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ قُمْ فَأَبَى أَنْ يَقُومَ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِ الشُّرَطِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ شُرْطِيًّا فَأَقَامَهُ۔

کہ ایک قصہ گو آکر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا یہاں سے اٹھو۔ اس نے انکار کیا۔ ابن عمرؓ نے پولیس آفیسر کے پاس آدمی بھیجا اور پولیس کے ذریعہ اسے اٹھوا دیا۔

وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ الْقَصَصَ بِدْعَةٌ وَأَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ بِدْعَةٌ وَأَنَّ مَدَّ الْأَيْدِي بِالدُّعَاءِ بِدْعَةٌ وَأَنَّ اجْتِمَاعَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ بِدْعَةٌ۔

حسن رح سے روایت ہے۔ کہ قصہ گوئی بھی بدعت ہے۔ بلند آواز سے دعا مانگنا بھی بدعت ہے۔ دعا میں ہاتھ پھیلانا بھی بدعت ہے اور عورتوں اور مردوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا بھی بدعت ہے۔

**فائدہ۔** بلند آواز سے دعا مانگنے کا جہاں تک تعلق ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے اوقات میں بلند آواز سے دعا مانگنا بھی ثابت ہے۔ تو جن مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے دعا مانگی۔ وہاں بلند آواز سے دعا مانگنا مسنون اور جہاں آہستہ دعا مانگی تو وہاں بلند آواز سے دعا مانگنا ناجائز ہے۔ فرضوں کے بعد بلند آواز سے دعا مانگنے کو اگرچہ اکثر علماء نے ناجائز اور بدعت لکھا ہے۔ لیکن بہت سی روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ نے بلند آواز سے بھی دعا مانگی۔ ورنہ وہ حضور کی وہ دعائیں۔ جو آپ نے فرضوں کے بعد مانگی ہیں ہم تک کیسے پہنچتیں۔

رہا ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنا۔ اتنا تو عبداللہ رضؓ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ دعا کے وقت چہرے کے سامنے اور بازو بغلوں سے علیحدہ رہتے۔ تو شاید حسن بصری کا مقصود اس میں افراط ہے:

وَمِنَ اللَّطَائِفِ اَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ زُرْعَةُ فَارَادَتْ أُمُّ اَبِي حَنِيفَةَ اَنْ تَسْتَفْتِيَ فِي شَيْءٍ فَافْتَاهَا اَبُو حَنِيفَةَ فَلَمْ تَقْبَلْ وَقَالَتْ مَا اَقْبَلُ اِلَّا مَا يَقُولُ زُرْعَةُ الْقَاصُّ فَجَاءَ بِهَا اَبُو حَنِيفَةَ اِلَى زُرْعَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ اُمِّي تَسْتَفْتِيكَ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّي وَاَفْقَهُ فَافْتِهَا اَنْتَ فَقَالَ اَبُو حَنِيفَةَ قَدْ اَفْتَيْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ زُرْعَةُ الْقَوْلُ كَمَا قَالَ اَبُو حَنِيفَةَ فَرَضِيَتْ وَانْصَرَفَتْ ۔

لطائف میں سے ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ کوفہ کی مسجد میں ایک قصہ گو تھا جس کا نام زرعہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ کی والدہ نے اس سے کوئی مسئلہ معلوم کرانا چاہا۔ امام صاحب نے خود فتویٰ دیا۔ لیکن ان کی والدہ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا میں سوائے زرعہ کے کسی کا فتویٰ قبول نہ کروں گی۔ امام ابوحنیفہ اپنی والدہ کو لے کر زرعہ کے پاس گئے۔ اور فرمایا یہ میری والدہ ہیں جو تجھ سے فلاں فلاں مسئلہ میں فتویٰ لینے آئی ہیں اسے جواب دیا۔ اس نے کہا آپ مجھ سے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہیں۔ آپ انہیں خود فتویٰ دیجیے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ میں نے فلاں فلاں فتویٰ دیا ہے زرعہؒ بولا۔ فتویٰ ویسے ہی ہے۔ جیسے ابوحنیفہؒ نے فرمایا۔ امام صاحب کی والدہ اس پر راضی ہو گئیں اور واپس لوٹ آئیں۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ
الْحُسَيْنِ الْكَرَابِيسِيِّ قَالَ كَانَ
بِبَغْدَادَ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ
أَبُو مَرْحُومٍ الْقَاصُّ يَجْتَمِعُ
النَّاسُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَوْمًا سَلُونِي
عَنِ التَّفْسِيرِ وَتَفْسِيرِ التَّفْسِيرِ
فَقَامَ رَجُلٌ وَرَاءَ دَارِ الزَّيْنِ
فَقَالَ يَا أَبَا مَرْحُومٍ أَصْلَحَكَ
اللهُ فَقَالَ أَطْعَنَهُ يَا ابْنَ الْفَاعِلَةِ
فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ دَعَا لَكَ ثُمَّ
تَقُولُ لَهُ مِثْلَ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ
فَقَالَ نَعَمْ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ
اللهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ
يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ فَقَالَ
مَاذَا تَقُولُ فِي الْمُزَابَنَةِ
وَالْمُحَاقَلَةِ قَالَ الْمُحَاقَلَةُ
حَلْقُ الثِّيَابِ عِنْدَ التِّجَارِ
وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ تُسَمِّيَ أَخَاكَ

ابن عدی نے حسین الکرابسی سے روایت کیا
ہے۔کہ بغداد میں ایک قصہ گو تھا جس کا نام ابو
مرحوم تھا۔ لوگ اس کے پاس آکر جمع ہوتے۔
ایک روز کہنے لگا تم مجھ سے قرآن کی تفسیر بھی پوچھ
سکتے ہو! ور تفسیر کی تفسیر بھی۔ دارالزین کے
پیچھے سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا اے
ابو مرحوم اللہ تیری اصلاح کرے۔ اس ابو مرحوم
نے معترض جان کر تہمت لگائی اور بولا اے زانیہ
کے بیٹے۔ ایک شخص نے اس سے کہا وہ تو تجھے دعا دے
رہا ہے اور تو اسے اس قسم کی باتیں کہہ رہا ہے۔ اس نے
جواب دیا ہاں لیکن کیا تم نے اللہ کا قول نہیں سنا
وہ لوگ جو یا رسول اللہ آپ کو پردوں کے پیچھے
سے آواز دیتے ہیں وہ اکثر بے عقل ہیں اس شخص نے
دریافت کیا مزابنہ اور محاقلہ کا کیا مطلب ہے۔ تو
ابو مرحوم نے جواب دیا محاقلہ تو یہ ہے کہ تجارت
کے وقت کپڑا پھاڑنا کرنا اور مزابنہ اپنے مسلم
بھائی کا برا نام رکھنا۔ محاقلہ کہا جاتا ہے پھل
کو درخت پر لگے لگے پکنے سے قبل بیچنا۔ اور مزابنہ
کسی شے کو جس کی مقدار معلوم نہ ہو مقدار معینہ

الْمُسْلِمَ زُبُوْنًا۔ کے بدلے میں بیچنا اور یہ دونوں حرام ہیں ۔

# فَصْلٌ

وَلَمَّا رَأَیْتُ جَمَاعَۃً مِنَ الْحُفَّاظِ لِلسُّنَّۃِ جَمَعُوا الْاَحَادِیْثَ الْمُشْتَھِرَۃَ عَلَی الْاَلْسِنَۃِ بَیَّنُوا الصَّحِیْحَ وَالْحَسَنَ وَالضَّعِیْفَ وَمَیَّزُوا الْمَوْقُوْفَ وَالْمَرْفُوْعَ وَالْمَوْضُوْعَ بِالْمَقَاصِدِ الْحَسَنَۃِ سَنَحَ بِالْبَالِ اِکْفَاتُرِ اِخْتِصَارُ تِلْکَ الدَّفَاتِرِ بِالْاِقْتِصَارِ عَلٰی مَا قِیْلَ فِیْہِ اَنَّہٗ لَا اَصْلَ لَہٗ اَوْ مَوْضُوْعٌ بِاَصْلِہٖ لِیَکُوْنَ مُبَیَّنًا لِلضَّبْطِ عَلٰی اَحْسَنِ مَضْبُوْطٍ فِیْ فَصْلِہٖ فَاِنَّ الْاَحَادِیْثَ الثَّابِتَۃَ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی وَلَا یُمْکِنُ اَنْ جَمِیْعَ مَا یُسْتَقْصٰی ثُمَّ مَا اخْتَلَفُوْا فِیْ اَنَّہٗ مَوْضُوْعٌ

ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ جب میں نے حفاظ حدیث کو دیکھا کہ انہوں نے ان احادیث کو جو لوگوں میں مشہور ہیں جمع کیا۔ اور ان میں سے صحیح حسن اور ضعیف کو صاف صاف بیان کیا۔ اور اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ موقوف ۔ مرفوع۔ اور موضوع کو جدا جدا بیان کر دیا تو دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دفاتر کو مختصر طور پر بیان کر دیا جائے اور ان روایات کو جمع کیا جائے جن کی کوئی اصل نہ ہو یا موضوع ہو۔ تاکہ یہ عمدہ طریقہ پر ان احادیث کو ضبط کر لینے کا ذریعہ بن سکے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی نہ تو کوئی حد ہے۔ اور نہ ان کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ اور سب کا استقصا

تَرَكْتُ ذِكْرَهُ لِلْحَذَرِ مِنَ الْخَطَرِ لِاحْتِمَالِ اَنْ يَكُوْنَ مَوْضُوْعًا مِنْ طَرِيْقٍ وَصَحِيْحًا مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ فَاِنَّ هٰذَا كُلَّهٗ بِحَسَبِ مَا يَظْهَرُ لِلْمُحَدِّثِيْنَ مِنْ حَيْثُ نَظَرِهِمْ اِلَى الْاِسْنَادِ وَاِلَّا فَلَا مَطْمَعَ لِلْقَطْعِ فِيْ مَقَامِ الْاِسْنَادِ لِتَجْوِيْزِ الْعَقْلِ اَنْ يَكُوْنَ الصَّحِيْحُ فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ ضَعِيْفًا اَوْ مَوْضُوْعًا وَالْمَوْضُوْعُ صَحِيْحًا مَرْفُوْعًا اِلَّا الْحَدِيْثَ الْمُتَوَاتِرَ فَاِنَّهٗ فِيْ اِفَادَةِ الْعِلْمِ الْيَقِيْنِيِّ يَكُوْنُ مَقْطُوْعًا۔

ممکن نہیں۔ پھر میں نے اس امر میں جو روایات ایک سند سے موضوع اور ایک سند سے صحیح تھیں۔ انہیں بھی اس خطرہ کی بنا پر چھوڑ دیا۔ کہ وہ موضوع نہ ہوں۔ اور یہ تمام امور محدثین کے سامنے سندوں پر غور کرنے سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ورنہ مقام اسناد میں باعتبار عقل یہ خیال باقی رہتا ہے کہ جو روایت صحیح ہے وہ نفس الامر میں ضعیف ہو یا موضوع ہو اور ایسے ہی موضوع صحیح اور مرفوع ہو۔ سوا حدیث متواتر کے۔ کیونکہ اس سے تو علم یقینی حاصل ہوتا ہے چاہے وہ مقطوع کیوں نہ ہو۔

وَلِذَا قَالَ الزَّرْكَشِيُّ بَيْنَ قَوْلِنَا لَمْ يَصِحَّ وَقَوْلِنَا مَوْضُوْعٌ بَوْنٌ بَيِّنٌ فَاِنَّ الْوَضْعَ اِثْبَاتُ الْكِذْبِ وَقَوْلُنَا لَمْ يَصِحَّ اِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ عَنْ عَدَمِ الثُّبُوْتِ وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ

زرکشی رح فرماتے ہیں ہمارے اس قول کہ "یہ روایت صحیح نہیں" اور ہمارے اس قول کہ "یہ روایت موضوع ہے" میں بہت زبردست فرق ہے۔ کیونکہ وضع کذب کے اثبات سے ہوتا ہے۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ یہ صحیح نہیں یہ عدم ثبوت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے کسی شئے کا

| | |
|---|---|
| اِثْبَاتُ الْعَدَمِ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ ۔ | عدم وجود لازم نہیں آتا ۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم ۔ |
| ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّہٗ قَدْ یَکُوْنُ الْحَدِیْثُ مَوْضُوْعًا بِحَسَبِ الْمَبْنٰی وَاِنْ کَانَ صَحِیْحًا مُطَابِقًا لِلْکِتَابِ اَوِ السُّنَّۃِ بِحَسَبِ الْمَعْنٰی وَاَسْاَلُ اللّٰہَ التَّوْفِیْقَ عَلٰی ذٰلِکَ التَّحْقِیْقِ وَھُوَ الْھَادِیْ اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِیْقِ وَھَا اَنَا اَذْکُرُ الْاَحَادِیْثَ عَلٰی تَرْتِیْبِ حُرُوْفِ الْھِجَاءِ مِنَ الْاَفْعَالِ وَالْحُرُوْفِ وَالْاَسْمَاءِ ۔ | پھر یہ بھی جان لینا چاہیئے کہ حدیث موضوع کا اطلاق مبنی (جس مقصد کے لئے وضع کی گئی ہے) کے اعتبار سے ہوتا ہے چاہے وہ باعتبار معنی قرآن و سنت کے مطابق کیوں نہ ہو ۔ میں اللہ سے اس تحقیق میں توفیق کا سوال کرتا ہوں ۔ کیونکہ وہی سیدھی راہ دکھانے والا ہے ۔ میں اب ان احادیث کا ذکر حروف تہجی کے لحاظ سے کروں گا ۔ چاہے وہ افعال ہوں یا اسماء یا حروف ۔ |

# حَرْفُ الْھَمْزَۃِ !

| | |
|---|---|
| ۱۔ حَدِیْثُ اٰخِرُ الطِّبِّ الْکَیُّ کَلَامٌ وَلَیْسَ بِحَدِیْثٍ قَالَہُ ابْنُ الدَّیْبَعِ الْیَمَانِیُّ تِلْمِیْذُ السَّخَاوِیِّ فِیْ مُخْتَصَرِ مَقَاصِدِہٖ وَالْمَشْھُوْرُ کَمَا | آخری علاج (طب میں) داغ لگانا ہے یہ حدیث نہیں بلکہ اہل عرب کا قول ہے جیسا کہ ابن الدَّیبع الیمانی امام سخاویؒ کے شاگرد نے اپنی مختصر المقاصد میں بیان کیا ہے اور مشہور وہ ہے جو امام عسقلانی نے امثلۃ العرب |

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْمِشْكَاةِ الْعَرَبُ آخِرُ الدَّوَاءِ الْكَيُّ ۔

میں بیان کیا ہے۔ آخری دوا داغ لگانا ہے۔

۲۔ حَدِيثُ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ ۔

کتاب اللہ کی ایک آیت (کا درجہ) محمد رسول اللہ اور ان کی اولاد سے بہتر ہے۔ امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ میں اس حدیث سے واقف نہیں۔

۳۔ حَدِيثُ الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ وَمَجَالِسُهُمْ زِيَادَةٌ مَوْضُوعٌ عَلَى مَا فِي الْخُلَاصَةِ ۔

انبیاء کرام رہبر ہیں۔ فقہاء سردار ہیں۔ اور ان کی مجلسیں اس کے علاوہ ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ جیسا کہ خلاصہ میں مروی ہے۔

۴۔ حَدِيثُ أَبُو حَنِيفَةَ رح سِرَاجُ أُمَّتِي مَوْضُوعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِينَ ۔

ابو حنیفہ رح میری امت کے چراغ ہیں۔ یہ حدیث باتفاق محدثین موضوع ہے۔

۵۔ حَدِيثُ أَبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَصِحَّ كِتَابَهُ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَعْرِفُهُ ۔

اللہ نے انکار کیا ہے بجز اس کے کہ اپنی کتاب صحیح کرے۔ امام سخاویؒ فرماتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔

۶۔ حَدِيثُ الْأَبْدَالُ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ لَهُ طُرُقٌ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا بِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ كُلُّهَا

ابدال اولیاء سے ہوں گے۔ یہ مختلف سندات اور مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے اور سب سندیں

| | |
|---|---|
| ضَعِيفٌ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ | ضعیف ہیں جیسا کہ ابن الدیبع نے ذکر کیا |
| وَعَنِ ابْنِ الصَّلَاحِ اَقْوٰى مَا | ہے۔ ابن الصلاحؒ فرماتے ہیں ابدال کے |
| رُوِّيْنَا فِي الْاَبْدَالِ قَوْلُ عَلِيٍّ | بارے میں جو کچھ روایت کیا جاتا ہے اس میں |
| اَنَّهُ بِالشَّامِ يَكُوْنُ الْاَبْدَالُ | سب سے قوی روایت حضرت علیؓ کا قول ہے |
| وَاَمَّا الْاُدَبَاءُ وَالنُّجَبَاءُ وَالنُّقَبَاءُ | انہوں نے فرمایا کہ شام میں ابدال ہوں گے |
| فَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ مَشَائِخِ | لیکن ندبا، نجبا اور نقبا کے متعلق بعض اہل |
| الطَّرِيْقَةِ وَلَا يَثْبُتُ ذٰلِكَ | طریقت نے اسے ذکر کیا ہے۔ مگر یہ ثابت نہیں ہے |
| قُلْتُ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ فِي مُسْنَدِ | ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ زرکشی کا قول ہے |
| اَحْمَدَ مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ | کہ مسند احمد میں یہ حدیث عبادۃ بن الصامت |
| بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوْعًا الْاَبْدَالُ | سے مرفوعاً مروی ہے کہ اس امت میں تیس ابدال |
| فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ ثَلٰثُوْنَ مِثْلُ | ہوں گے۔ جو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام جیسے |
| اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ كُلَّمَا | ہوں گے۔ جب ان میں سے ایک مر جائیگا |
| مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ | تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا کھڑا کر دے گا |
| رَجُلًا وَهُوَ حَسَنٌ وَلَهُ شَاهِدٌ | یہ روایت حسنؒ ہے۔ اور حلیہ میں بھی عبداللہ |
| مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي | بن مسعود کی حدیث بطور شاہد موجود |
| الْحِلْيَةِ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَلَهُ | ہے۔ امام سیوطیؒ فرماتے ہیں اس کے بہت |
| شَوَاهِدُ كَثِيْرَةٌ بَيَّنْتُهَا | سے شاہد ہیں جو میں نے التعقبات علی |
| فِي التَّعَقُّبَاتِ عَلَى الْمَوْضُوْعَاتِ | الموضوعات میں بیان کئے ہیں۔ پھر میں نے |
| ثُمَّ اَفْرَدْتُهَا بِتَالِيْفٍ مُسْتَقِلٍّ | علیحدہ ایک اس کے لئے مستقل تالیف لکھی ہے |

فائدہ۔ میرے نزدیک عبادہؓ بن صامت کی روایت میں کہ وہ ابراہیمؑ خلیل اللہ جیسے ہوں گے یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ اور اس کی تائید وہ روایت بھی کرتی ہے۔ جو حضرت علیؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔ جو صاحب مشکوٰۃ نے اپنی کتاب میں مسند احمدؒ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں عن شریح بن عبید قال ذکر اہل الشام عند علی رضی اللہ عنہ وقیل العنہم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وہم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدال اللہ مکانہ رجلاً یسقی بہم الغیث وینتصر بہم علی الاعداء ویصرف عن اہل الشام بہم العذاب۔ حضرت علیؓ کے سامنے اہل شام کا ذکر کیا اور ان سے کہا گیا کہ آپ ان پر لعنت بھیجیے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے شام میں ابدال ہوں گے جن کی تعداد چالیس ہوگی۔ جب ان میں سے ایک مر جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بھیج دے گا۔ ان کی برکت سے بارش نازل ہوگی۔ انہی کی برکت سے دشمنوں پر غلبہ حاصل کیا جائے گا۔ اور انہی کی برکت سے اہل شام سے عذاب دور کیا جائے گا۔

۷۔ حَدِیثُ اِتَّخِذُوا عِنْدَ الْفُقَرَاءِ اَیَادِیَ فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ نَادٰی مُنَادٍ سِیْرُوْا اِلَی الْفُقَرَاءِ فَیَعْتَذِرُ

فقراء کے پاس سے نعمتیں حاصل کیا کرو۔ کیونکہ قیامت کے روز ان کے پاس دولت ہوگی جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو ایک منادی آواز دے گا۔ کہ فقراء کے پاس جاؤ۔ اور ان سے معذرت کرو جیسے تم دنیا میں اپنے

اكبرهم كما يعتذر احدكم الى
اخيه في الدنيا قال العسقلاني
لا اصل له وقال السخاوي
بعد ايراد احاديث بمعناه
وكل هذا باطل وسبق
الحكم بذلك للذهبي وابن
تيمية وغيرهما ذكره ابن
الديبع قلت قال شيخ
مشايخنا الحافظ جلال الدين
السيوطي روى ابو نعيم في
الحلية عن ابي موسى صدر
الحديث وهو اتخذوا عند
الفقراء ايادي فان لهم
دولة يوم القيمة ۔

٨- حديث اتقوا البرد
فانه قتل اخاكم ابا الدرداء
قال السخاوي لا اصل له
فان كان واردا فيحتاج
الى التاويل فان ابا الدرداء

بھائی سے معذرت کیا کرتے تھے۔ امام
عسقلانی فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔
امام سخاویؒ اس معنی کی حدیثیں لانے کے بعد
فرماتے ہیں۔ یہ سب کی سب باطل ہیں۔ امام
ذہبیؒ اور امام ابن تیمیہؒ بھی اسی قسم کا حکم لگا
چکے ہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیع رح نے
ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں
ہمارے شیخ المشائخ حافظ جلال الدین
سیوطی رح فرماتے ہیں۔ ابو نعیم رح نے
حلیہ میں ابو موسیٰ اشعری سے اس حدیث
کا شروع حصہ روایت کیا ہے۔ اور وہ
یہ ہے۔ کہ فقراء سے نعمت حاصل کیا
کرو کیونکہ قیامت کے روز ان کے
پاس دولت ہو گی۔

سردی سے بچو۔ کیونکہ اس نے تمہارے
بھائی ابو الدرداء کو قتل کیا ہے۔ امام سخاویؒ
فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اگر یہ حدیث
بھی ہوتی تب بھی تاویل کی محتاج ہوتی۔ کیونکہ
ابو الدرداءؓ حضورؐ کے بعد کافی عرصہ تک

عَاشَ بَعْدَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَھْرًا قَالَ الْمَنُوْفِیُّ وَیُمْکِنُ تَاوِیْلُہٗ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَبَّرَ عَنِ الْمُضَارِعِ بِالْمَاضِیْ لِتَحَقُّقِ وُقُوْعِہٖ بِاَخْبَارِ الصَّادِقِ۔

حیات رہے۔ منوفی کہتے ہیں۔ اس کی تاویل ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مضارع کو ماضی سے تعبیر کیا ہو۔ واقعہ کی صداقت اور تحقق کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ لیکن یہ تاویل بھی غلط ہے اس لیے کہ ایسا وقوع میں نہیں آیا)۔

۹ - حَدِیْثُ اِتَّقُوا الْعَاھَاتِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ بِھٰذَا اللَّفْظِ۔

مصیبتوں سے بچو۔ امام سخاویؒ فرماتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث سے واقف نہیں۔

۱۰ - حَدِیْثُ اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّھَمِ ھُوَ مَعْنٰی قَوْلُ عُمَرَ مَنْ سَلَکَ مَسَالِکَ التُّھَمِ اُتُّھِمَ رَوَاہُ الْخَرَائِطِیُّ فِیْ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ عَنْ عُمَرَ مَوْقُوْفًا بِلَفْظِ مَنْ اَقَامَ نَفْسَہٗ مَقَامَ التُّھَمِ فَلَا یَلُوْمَنَّ مَنْ اَسَاءَ الظَّنَّ بِہٖ۔

تہمتوں کی جگہوں سے بچو۔ اس معنی میں حضرت عمرؓ کا یہ قول ہے۔ جو تہمتوں کی راہ پر چلا اسے تہمت لگائی گئی۔ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں اسے حضرت عمرؓ سے موقوفاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے مقام پر کھڑا کیا تو اگر کوئی اس کے بارے میں برا خیال کرے تو اسے ملامت نہ کرے۔

۱۱ - حَدِیْثُ اِتَّقِ شَرَّ مَنْ اَحْسَنْتَ اِلَیْہِ قَالَ السَّخَاوِیُّ

اس شخص کی شرارت سے بچ جس پر تو نے احسان کیا ہے۔ امام سخاویؒ

لا اَعْرِفُہٗ وَیُشْبِہُ اَنْ یَکُوْنَ مِنْ کَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ وَ فِی الْمُجَالِسَۃِ الدِّیْنَوَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَوْقُوْفًا اَلْکَرِیْمُ یَلِیْنُ اِذَا اسْتُعْطِفَ وَاللَّئِیْمُ یَقْسُوْا اِذَا اُلْطِفَ ؛

فرماتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ یہ بعض سلف کا کلام ہو مجالستہ الدینوری میں حضرت علی رض سے موقوفاً مروی ہے۔ شریف وہ ہے جب اس سے کوئی مہربانی کا طالب ہو تو وہ نرمی کرے اور بدبخت وہ ہے۔ کہ جب مہربانی کرے تو سختی کرے ؛

۱۲۔ حَدِیْثُ اِحْذَرُوْا صُفْرَ الْوُجُوْہِ فَاِنَّہٗ اِنْ لَمْ یَکُنْ مِنْ عِلَّۃٍ اَوْ سَھَرٍ فَاِنَّہٗ مِنْ غِلٍّ فِیْ قُلُوْبِھِمْ لِلْمُسْلِمِیْنَ اَوْرَدَہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ لَمْ اَقِفْ لَہٗ عَلٰی اَصْلٍ وَاِنْ ذَکَرَہُ ابْنُ الْقَیِّمِ فِی الطِّبِّ النَّبَوِیِّ لٰکِنْ ذٰلِکَ بِغَیْرِ سَنَدٍ ؛

زرد چہرے والوں سے بچو۔ کیونکہ وہ کسی بیماری یا بدخوابی کی بنا پر نہیں بلکہ ایسا شخص اپنے دل میں مسلمانوں سے کینہ رکھتا ہے۔ دیلمی رح نے اسے اپنی مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے عسقلانی کہتے ہیں اس کی اصل پر واقف نہیں امام ابن القیم الجوزی نے اسے طب النبوی میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے ؛

۱۳۔ حَدِیْثُ اِجْتِمَاعِ الْخَضِرِ وَالْیَاسَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ فِیْ

خضر اور الیاس علیہما السلام ہر سال کے موسم میں جمع ہوتے

الْمَوْسِمِ كُلَّ عَامٍ قَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا يَثْبُتُ فِيهِ شَيْءٌ أَقُولُ لَعَلَّهُ أَرَادَ بِهِ عَدَمَ الصِّحَّةِ وَإِلَّا فَقَدْ أَخْرَجَ الْعُقَيْلِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَلْتَقِي الْخَضِرُ وَإِلْيَاسُ كُلَّ عَامٍ فِي الْمَوْسِمِ فَيَحْلِقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَأْسَ صَاحِبِهِ وَيَتَفَرَّقَانِ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ بِسْمِ اللهِ مَا شَاءَ اللهُ لَا يَسُوقُ الْخَيْرَ إِلَّا اللهُ مَا شَاءَ اللهُ لَا يَصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا اللهُ مَا شَاءَ اللهُ مَا كَانَ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ مَا شَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْحَدِيثَ ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ ۔

ہیں۔ حافظ عسقلانی رح فرماتے ہیں اس بارے میں کوئی شئے ثابت نہیں میرے نزدیک حافظ صاحب کی مراد یہ ہے کہ صحیح طور پر ثابت نہیں ورنہ عقیلی۔ دار قطنی (افراد) اور ابن عساکر رح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ خضر ؑ اور الیاس ؑ ہر سال ایک موسم میں ملتے ہیں۔ اور ہر ایک ایک دوسرے کا سر مونڈتا ہے۔ اور پھر یہ کلمات پڑھ کر جدا ہو جاتے ہیں۔ بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ۔ ما شاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ الحدیث اسے سیوطی نے ذکر کیا ہے ملا علی قاری نے نہ تو اس کی اسناد بیان کی ہیں اور نہ سند پر کچھ اظہار فرمایا واللہ اعلم۔

۱۴۔ حَدِیْثُ اِجْتَمِعُوْا وَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ فَاجْتَمَعْنَا وَرَفَعْنَا اَیْدِیَنَا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثًا کَیْلَا یَذْهَبَ الْقُرْاٰنُ وَاَعِزَّ الْعُلَمَاءَ کَیْلَا یَذْهَبَ الدِّیْنُ مَوْضُوْعٌ وَکَذَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَاَطِلْ اَعْمَارَهُمْ وَبَارِکْ لَهُمْ فِیْ کَسْبِهِمْ مَوْضُوْعٌ کَذَا فِی اللَّاٰلِیْ۔

جمع ہو جاؤ اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ ہم جمع ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ نے فرمایا اے اللہ مسلمانوں کی مغفرت فرما یہ تین بار فرمایا کہیں قرآن نہ جاتا رہے اور عمل کو عزت بخش کہیں دین نہ جاتا رہے یہ حدیث موضوع ہے۔ ایسے ہی یہ حدیث اے اللہ مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ ان کی عمریں لمبی فرما۔ اور ان کی کمائی میں برکت عطا فرما۔ یہ بھی موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں موجود ہے۔

۱۵۔ حَدِیْثُ اِحْیَاءُ اَبَوَیْهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَوْضُوْعٌ کَمَا قَالَ ابْنُ دِحْیَةَ وَقَدْ وَضَعْتُ فِیْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ رِسَالَةً مُسْتَقِلَّةً۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کا زندہ ہونا۔ یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن دحیہ کا قول ہے اور میں نے اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔

۱۶۔ حَدِیْثُ اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ زَعَمَ کَثِیْرٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنَّهٗ لَا اَصْلَ لَهٗ لٰکِنْ ذَکَرَهُ الْقُرْطُبِیُّ فِیْ غَرِیْبِ

میری امت کا اختلاف بھی رحمت ہے اکثر ائمہ کا خیال ہے اس حدیث کی کوئی اصلیت نہیں لیکن امام قرطبی نے اسے غریب الحدیث میں ذکر کیا ہے جس سے یہ

الحديث مستظرداً واشعر
بان له اصلاً عنده وقال
السيوطي اخرجه نصر المقدسي
في الحجة والبيهقي في الرسالة
الاشعرية بغير سند واورده
الحليمي والقاضي حسين و
امام الحرمين وغيرهم و
لعله خرج في بعض كتب
الحفاظ التي لم يصل الينا
والله اعلم انتهى وقال
الزركشي اخرجه نصر
المقدسي في كتاب الحجة
مرفوعاً والبيهقي في المدخل
عن القاسم بن محمد قوله
وعن عمر بن عبد العزيز قال
قال ما سرني لو ان اصحاب
محمد لم يختلفوا لانهم لو
لم يختلفوا لم يكن رخصة
قال السيوطي وهذا يدل

خیال کیا جاتاہے۔ کہ ان کے نزدیک ان کی
کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ جلال الدین سیوطی رح
فرماتے ہیں۔ نصر المقدسی نے حجت میں
اور بیہقی نے رسالہ اشعریہ میں بغیر سند
کے اسے روایت کیا ہے۔ نیز حلیمی رح
قاضی حسین رح اور امام الحرمین وغیرہ نے
بھی اسے روایت کیاہے اور شاید یہ
روایت بعض ان حفاظ کی کتابوں میں تھی
جو ہم تک نہ پہنچ سکیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے
زرکشی رح کہتے ہیں۔ اسے نصر المقدسی رح نے
کتاب الحجت میں مرفوعاً اور بیہقی رح نے
مدخل میں قاسم بن محمد بن ابی بکر کا قول
نقل کیاہے، عمر رح بن عبد العزیز سے روایت
ہے۔ وہ فرماتے تھے مجھے کوئی خوشی
حاصل نہ ہوتی۔ اگر اصحاب محمد
اختلاف نہ کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اختلاف
نہ کرتے رخصت ثابت نہ ہوتی سیوطی رح
کہتے ہیں اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ
ان کی مراد اختلاف سے اختلاف فی الاحکام

| | |
|---|---|
| عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ اِخْتِلَافُهُمْ فِی | تھی۔ اور ہو سکتا ہے۔ اختلاف سے |
| الْاَحْکَامِ وَقِیْلَ الْمُرَادُ اِخْتِلَافُهُمْ | مراد اختلاف فی الحروف اور اختلاف |
| فِی الْحُرُوْفِ وَالصَّنَائِعِ ذَکَرَهٗ | فی الصنائع ہو۔ جیسا کہ ایک جماعت |
| جَمَاعَۃٌ فَسُبْحَانَ مَنْ اَقَامَ | نے اس کا ذکر کیا ہے۔ پس پاک ہے |
| الْعِبَادَ فِیْمَا اَرَادَ وَفِیْ مُسْنَدِ | وہ ذات جس نے بندوں کو اپنے |
| الْفِرْدَوْسِ مِنْ طَرِیْقِ جُوَیْبِرٍ | ارادے کے مطابق قائم فرمایا۔ مسند |
| عَنِ الضَّحَّاکِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ | فردوس میں جو یبر عن الضحاک کے |
| مَرْفُوْعًا اِخْتِلَافُ اَصْحَابِیْ | ذریعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے |
| لَکُمْ رَحْمَۃٌ وَذَکَرَ ابْنُ سَعْدٍ | مرفوعًا مروی ہے۔ کہ میرے صحابہ |
| فِیْ طَبَقَاتِہٖ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ | کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔ ابن |
| مُحَمَّدٍ قَالَ کَانَ اِخْتِلَافُ | سعید رح نے طبقات میں قاسم بن محمد |
| اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ | سے روایت کیا ہے۔ کہ حضور م کے صحابہ |
| عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحْمَۃً لِّلنَّاسِ | کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے |
| قُلْتُ وَمَفْهُوْمُہٗ اِنَّ اِخْتِلَافَ | میری رائے یہ ہے۔ کہ اس امت کے |
| غَیْرِ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ رَحْمَۃٌ وَ | علاوہ دوسروں کا اختلاف زحمت اور |
| نِقْمَۃٌ وَمِمَّا یُؤَیِّدُهٗ مَعْنًی وَ | مصیبت تھی۔ اور اس کی تائید بلحاظ معنی |
| اِنِ اخْتَلَفَ مَعْنًی حَدِیْثُ | یہ حدیث کرتی ہے۔ کہ میری امت گمراہی |
| لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ | پر کبھی جمع نہ ہوگی۔ اسے ابن ابی عاصم نے |
| رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِی السُّنَّۃِ | السنۃ میں انس سے روایت کیا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ | ترمذی رحمہ نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو |
| مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ بِلَفْظِ | ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے |
| لَا يَجْمَعُ اللهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ | اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر |
| عَلٰى ضَلَالَةٍ اَبَدًا وَفِيْ مُسْتَدْرَكِ | جمع نہ فرمائے گا۔ اور مستدرک للحاکم |
| الْحَاكِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ | میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے |
| لَا يَجْمَعُ اللهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ | اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر جمع |
| عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللهِ مَعَ | نہ فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا |
| الْجَمَاعَةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ | ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ امام احمدؒ نے |
| وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ اَبِيْ | اپنی مسند میں اور طبرانیؒ نے کبیر میں ابو نضرہؓ |
| نَضْرَةَ الْغِفَارِيِّ مَرْفُوْعًا فِيْ | الغفاری سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ میں نے |
| حَدِيْثٍ فِيْهِ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ | خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت |
| لَا يَجْمَعَ اُمَّتِيْ عَلٰى ضَلَالَةٍ | کو گمراہی پر جمع نہ فرمانا۔ خدا تعالیٰ نے |
| فَاَعْطَانِيْهَا۔ | یہ سوال مجھے عطا فرمایا۔ |

**فائدہ** ملا علی قاری کا مقصد ہر دو قسم کی روایات جمع کرنے سے مقصد یہ ہے کہ اگر میری امت کا اختلاف رحمت نہ ہوتا تو خدشہ تھا کہ سب کے سب گمراہی پر جمع ہو جاتے جیسا کہ سابقہ امتوں میں ہوا اس لحاظ سے آپ کی امت کا اختلاف رحمت ہوا اور اس معنیٰ کے لحاظ سے بھی رحمت ہے کہ اگر صحابہ اختلاف نہ کرتے اور ایک امر پر متفق ہو جاتے تو جو وسعت ہمیں خدا نے اس اختلاف کی بنا پر عطا فرمائی وہ حاصل نہ ہوتی۔ کیونکہ بایہم اقتدیتم اہتدیتم جس صحابی کی بھی تم اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

۱۷- حدیث اخروهن من حیث اخرهن الله یعنی النساء فی الهدایة حدیث مشهور. قال ابن الهمام لا یثبت رفعه فضلا عن شهرته والصحیح انه موقوف علی ابن مسعود.

انہیں موخر رکھو جنہیں اللہ نے موخر کیا ہے۔ ہدایہ میں ہے۔ کہ یہ حدیث مشہور ہے۔ ابن الہمام رح کہتے ہیں۔ باوجود شہرت کے یہ مرفوعاً ثابت نہیں اور صحیح ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے۔

۱۸- حدیث اخفوا الختان واعلنوا النکاح قال السخاوی لا اصل للاول وقد وردت احادیث کثیرة للاعلان بالختان.

ختنوں کو چھپایا کرو اور نکاح کا اعلان کیا کرو۔ امام سخاوی فرماتے ہیں۔ اس کا پہلا جزو ثابت نہیں۔ اور میں نے ختنوں کے اعلان کی احادیث ایک جگہ بیان کی ہیں۔

۱۹- حدیث اذا اردت ان اخرب الدنیا بدأت ببیتی فخربته ثم اخرب الدنیا قال العراقی فی تخریج الاحیاء لا اصل له.

جب میں دنیا کے خراب کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو پہلے اپنے گھر سے ابتدا کرتا ہوں۔ جب گھر کو خراب کر لیتا ہوں تو پھر دنیا کو خراب کرتا ہوں۔ عراقی رح اپنی تخریج الاحیاء میں فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

۲۰- حدیث اذا اراد الله ان ینزل الی السماء الدنیا نزل عن عرشه بذاته

جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ فرماتے ہیں تو عرش سے خود بذاتہ نزول فرماتے ہیں۔ اس کا بیان کرنے

مُحَدِّثُہٗ دَجَّالٌ۔

والا کوئی دجال ہے۔

۲۱۔ حَدِیْثُ اِذَا اَکَلْتُمْ فَاقْضِلُوْا تَرْجَمَ لَہُ السَّخَاوِیُّ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ عَلَیْہِ قَالَ ابْنُ الدَّیْبَعِ وَمَا فِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ مِنْ شُرْبِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْفُضْلَۃُ مِنَ اللَّبَنِ وَکَذَا سَلْتُ الْقَصْعَۃِ فِی الصَّحِیْحِ یُرَدُّہٗ قُلْتُ لٰکِنْ یُوَافِقُہٗ حَدِیْثُ لَاخَیْرَ فِیْ طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ لَیْسَ لَہٗ سُؤْرٌ وَحَدِیْثُ اِذَا شَرِبْتُمْ فَاسْئِرُوْا ذَکَرَھَا عِیَاضٌ وَابْنُ الْاَثِیْرِ الثَّانِیَ فَالْجَمْعُ بِاَنَّہٗ یَجُوْزُ اِنْتِقَادُہٗ وَالْاَفْضَلُ اِبْقَاؤُہٗ بِقَدْرِ مَا یَنْتَفِعُ بِہٖ غَیْرُہٗ وَاِلَّا فَالْاَفْضَلُ اِنْفَادُہٗ کَمَا یُقَالُ بَقُّوْا اَوْنَقُّوْا۔

جب تم کھاؤ تو چھوڑ دیا کرو۔ امام سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے۔ لیکن کوئی کلام نہیں فرمایا۔ اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کے بارے میں ذکر ہے کہ بچا ہوا دودھ سے۔ اور ایسے ہی صحیح بخاری میں پیالہ کا صاف کرنا بھی مروی ہے اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جس کھانے یا پینے میں جھوٹا شامل نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے جب تم پیا کرو تو جھوٹا چھوڑ دیا کرو اس حدیث کا قاضی عیاض اور ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے۔ ان دونوں میں جمع بایں صورت ممکن ہے۔ کہ صاف کرنا جائز ہے۔ اور اتنی مقدار کا چھوڑ دینا جس سے دوسرا فائدہ حاصل کر سکے یہ افضل ہے۔ ورنہ صاف کرنا افضل ہے جیسا کہ بولا جاتا ہے باقی چھوڑ دو یا صاف کر لو۔

۲۲۔ حَدِیْثُ اِذَا جِئْتَ یَا

اے معاذ جب تو ارض الحبیب

مُعَاذُ اَرْضُ الْحَصِيْبِ يَعْنِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَهَرْوِلْ فَاِنَّ فِيْهَا الْحُوْرُ الْعِيْنُ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا اَعْرِفُهٗ وَقَالَ الْمَنُوْفِيُّ بَلِ الْحُكْمُ عَلَيْهِ بِالْوَضْعِ ظَاهِرٌ

یعنی یمن پہنچے۔ تو تیز دوڑو۔ کیونکہ اس میں حور العین ہے۔ امام سخاوی رح فرماتے ہیں۔ میں اسے نہیں پہچانتا۔ منوفی کہتے ہیں۔ اس پر وضع کا حکم ظاہر ہے۔

۲۳۔ حَدِيْثُ اِذَا جَلَسَ الْمُتَعَلِّمُ بَيْنَ يَدَيِ الْعَالِمِ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَلَا يَقُوْمُ مِنْ عِنْدِهٖ اِلَّا كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ حَرْفٍ ثَوَابَ سِتِّيْنَ شَهِيْدًا وَكَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ حَدِيْثٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ مَوْضُوْعٌ كَمَا فِي الذَّيْلِ

جب متعلم معلم کے سامنے بیٹھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ اور جب وہ اس کے پاس سے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ایسا پاک و صاف ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو اللہ تعالیٰ اسے ہر حرف کے بدلے ساٹھ شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر حدیث کے بدلے ایک سال کا ثواب لکھتا ہے۔ یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ ذیل میں اسکا ذکر ہے۔

۲۴۔ حَدِيْثُ اِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَالْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ قَالَ الْعِرَاقِيُّ لَا اَصْلَ لَهٗ فِيْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَاَصْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ

جب نماز اور کھانا دونوں حاضر ہوں تو پہلے کھانا شروع کرو۔ عراقی رح کہتے ہیں۔ کتب حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور اصل حدیث بخاری رح و مسلم رح میں ان الفاظ کے ساتھ مروی

المتفق علیه بلفظ اذا وضع العشاء واقیمت الصلوٰة فابدءوا بالعشاء وقال السیوطی وهم من عزاه الی مصنف ابن ابی شیبة و سبق به العسقلانی فی فتح الباری حیث قال لفظ ابن ابی شیبة وحضرت الصلوٰة کما اخرجه فی مسنده لا انه فی المصنف بلفظ حضرت العشاء کما توهم۔

ہے جب کھانا چن دیا جائے اور نماز کی تکبیر شروع ہو جائے تو کھانے سے ابتداء کیا کرو۔ سیوطی فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کو وہم ہوا ہے جنہوں نے اس روایت کو مصنف ابن ابی شیبہؒ کی جانب منسوب کیا حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے فتح الباری میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ ابن ابی شیبہؒ کے الفاظ یہ ہیں اور نماز حاضر ہو گئی ہو۔ لیکن یہ روایت ابن ابی شیبہ نے ان الفاظ کے ساتھ مسند میں بیان کی ہے نہ کہ مصنف میں جیسا کہ لوگوں کو وہم ہوا ہے۔

۲۵۔ حدیث اذا ذکر الصالحون فحیهلا بعمر ذکره عیاض فی الاکمال من قول ابن مسعود وکذا القرطبی وابن الاثیر وظاهر کلام العراقی فی الذخیرة فی باب الاذان انه حدیث ولعله اراد به حدیثا موقوفا۔

جب صلحاء کا ذکر کیا جائے تو عمر میں برکت ہوتی ہے۔ قاضی عیاض نے اکمال میں اسے ابن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے اسی طرح قرطبیؒ اور ابن اثیرؒ نے بھی عراقیؒ کے ظاہر کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہے جیسا کہ انہوں نے کتاب الذخیرہ باب الاذان میں تحریر فرمایا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ان کی مراد حدیث موقوف سے ہو۔

۲۲ - حديث إذا رأيت القارئ يلوذ بالسلطان فاعلم أنه لص وإذا رأيته يلوذ بالأغنياء فاعلم أنه مراء وإياك أن تخدع ويقال يرد مظلمة ويدفع عن مظلوم فإن هذه خدعة إبليس اتخذها القراء سلما من قول الثوري وكذا قوله إني لألقى الرجل أبغضه فيقول لي كيف أصبحت فيلين له قلبي فكيف بمن أكل ثريدهم ووطئ بساطهم ومن ثم ورد اللهم لا تجعل للفاجر عندي نعمة يرعاه قلبي وقيل ما أقبح أن يطلب العالم فيقال هو بباب الأمير وقد قيل بئس الفقير على باب الأمير ونعم الأمير على

جب تم قاری کو دیکھو کہ وہ بادشاہ کی چاپلوسی کرتا ہے۔ تو یہ سمجھ لو کہ وہ چور ہے۔ اور جب تم یہ دیکھو کہ قاری امرا کی چاپلوسی کرتا پھرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دھوکہ باز ہے۔ اور تجھے اس کے دھوکہ سے بچنا چاہیے۔ اور اس کے بارے میں یہ بھی کہا جائے گا۔ کہ یہ ظلم کو دور کرتا اور مظلوم سے مصائب رفع کرتا ہے۔ تو یہ ایک شیطان کا دھوکہ ہے جسے قراء نے اپنی حفاظت کے لئے اختیار کر لیا ہے یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ ایسے ہی سفیان کا یہ بھی قول ہے۔ کہ اگر میں کسی شخص کو غصہ دلاؤں اور وہ مجھ سے یہ کہے کہ تو نے صبح کیسے کی ہے۔ اور میرا دل اس کے لئے نرم ہو جائے۔ تو وہ شخص کیسا ہو گا کہ جس نے امرا کا کھانا کھایا اور ان کے بستروں پر لیٹا۔ ایسے ہی ان کا یہ بھی قول ہے کہ اے اللہ میرے پاس کسی فاجر کے لئے نعمت نہ بنا کہ میں اس سے اپنے دل میں خطرہ محسوس کروں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بدترین شئے کونسی ہے جسے عالم تلاش کرتا ہے۔ فرمایا جو عالم امیر کے دروازے پر ہو اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ فقیر امیر کے دروازے پر برا ہے۔ اور امیر

بَابُ الْفَقِيْرِ
فقیر کے درجات سے بہا اچھا ہے۔

۲۷۔ حَدِیْثُ اِذَا صَحَّتِ الْمَحَبَّۃُ سَقَطَتْ شُرُوْطُ الْاَدَبِ قَالَ ابْنُ الدَّیْبَعِ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ بَلْ ھُوَ مِنْ کَلَامِ الْجُنَیْدِ کَمَا فِی الرِّسَالَۃِ الْقُشَیْرِیَّۃِ بِلَفْظِ سَقَطَتْ شُرُوْطُ الْاَدَبِ وَیُقَالُ سَقَطَ الْاَدَبُ۔

جب محبت سچی ہو جائے تو شرائط ادب ختم ہو جاتی ہیں۔ ابن الدیبع کہتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ جنید رح کا قول ہے۔ جیسا کہ رسالہ القشیریہ میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ شروط ادب ختم ہو چکیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے اب ادب ختم ہو چکا۔

۲۸۔ حَدِیْثُ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَعَمِّمُوْا اَیْ اَدْخِلُوا الْاَنْبِیَاءَ مَعِیَ اٰلِیْ وَاَصْحَابِیْ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ بِھٰذَا اللَّفْظِ۔

جب تم درود پڑھو تو اسے عام کر دو یعنی میرے ساتھ اس میں انبیاء آل اور اصحاب کو بھی داخل کرو۔ امام سخاوی رح فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں اس حدیث سے واقف نہیں ہوں۔

۲۹۔ حَدِیْثُ اِذَا کَانَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا وَنِصْفًا اِلٰی ذِرَاعَیْنِ فَصَلُّوا الظُّھْرَ بَاطِلٌ۔

جب سایہ ڈیڑھ ذراع سے لے کر دو ذراع تک ہو تو ظہر کی نماز پڑھو۔ یہ حدیث باطل ہے۔

۳۰۔ حَدِیْثُ اِذَا کَبُرَ وَلَدُکَ فَاٰخِہٖ لَمْ یَرِدْ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَھُوَ مَعْنٰی حَدِیْثٍ اَوْرَدَہٗ

جب تیرا لڑکا بڑا ہو جائے۔ تو اسے بھائی بنا لے۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی نہیں ہاں اس معنے میں وہ حدیث ہے

الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والدارقطنی مرفوعا الولد سبع سنین سید وامیر وسبع سنین عبد واسیر وسبع سنین اخ ووزیر فان رضیت مکانته والا فاضرب علی جنبه فقد اعذرت فیما بینک وبینه وسنده ضعیف۔

جو طبرانی رحمہ نے اوسط میں ابو نعیم اور دار قطنی نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ لڑکا سات سال تک سردار بھی ہوتا ہے۔ اور امیر بھی سات سال تک غلام اور قیدی ہوتا ہے۔ اور سات سال تک بھائی اور وزیر ہوتا ہے۔ اگر تو اس کے مقام سے راضی ہو۔ تو خیر ورنہ اس کے پہلو پر مار۔ میں تیرے اور اس کے درمیان عذر کروں گا اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۱۔ حدیث اذا کتب احدکم فلا یکتب علیه بلغ فانه اسم شیطان ولکن یکتب علیه الله موضوع کما فی اللآلی۔

جب کوئی کچھ لکھے۔ تو بلغ کا لفظ نہ لکھے۔ کیوں کہ یہ شیطان کا نام ہے۔ بلکہ اس پر اللہ تعالے لکھے یہ حدیث بھی موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں ہے۔

۳۲۔ حدیث اذا کنت علی الماء فلا تبخل بالماء قال السخاوی لم اقف علیه۔

جب تو پانی پر بیٹھا ہو۔ تو پانی میں بخل نہ کر۔ امام سخاوی رحمہ فرماتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔

۳۳۔ حدیث اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوہ

جب مکھی برتن میں گر جائے۔ تو اسے ڈبو دو۔ یہ تو صحیح ہے۔ لیکن یہ

مُعْجَمٌ وَأَمَّا فَامْقُلُوهُ ثُمَّ اقْلُوهُ مَصْنُوعٌ وَمَوْضُوعٌ عَلَى مَا فِي الْمُغْرِبِ۔

روایت کہ اسے ڈبو کر پلٹ دو یہ مصنوع ہے۔ اور موضوع ہے۔

۳۴۔ حَدِيْثُ أَرْبَعٌ لَا يَشْبَعْنَ مِنْ أَرْبَعٍ أَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ وَأُنْثَى مِنْ ذَكَرٍ وَعَيْنٌ مِنْ نَظَرٍ وَعَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ مَوْضُوعٌ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ قَالَ السَّخَاوِيُّ وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ فِي تَارِيْخِ نَيْسَابُوْرَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ اتُّهِمَ بِالْوَضْعِ وَالْكِذْبِ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَقَالَ مُنْكَرٌ وَقَالَ الْمَنُوْفِيُّ الْأَشْبَهُ مَا فِي الْمَشْهُوْرِ أَنَّهُ كَلَامُ الْحُكَمَاءِ۔

چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا۔ زمین کا بارش سے عورت کا مرد سے۔ آنکھ کا دیکھنے سے اور عالم کا علم سے۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے۔ امام سخاویؒ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور ابو نعیمؒ نے حلیہ میں سلیمان التیمیؒ کے واسطے سے محمد بن الفضل بن عطیہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس پر وضع حدیث اور کذب کا اتہام ہے۔ ابن عدی نے اسے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے اور وہ اسے منکر فرماتے ہیں۔ منوفیؒ کہتے ہیں کہ مشہور یہ حکماء کا قول ہے اور یہی بہتر ہے۔

۳۵۔ حَدِيْثُ الْأُرْزُ لَيْسَ

چاول والی حدیث صحیح نہیں ہے

بِثَابِتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ قُلْتُ قَدْ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِى الطِّبِّ النَّبَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا سَيِّدُ طَعَامِ الدُّنْيَا اللَّحْمُ ثُمَّ الْاَرُزُّ وَكَذَا رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ .

جیسا کہ ابن الدبیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ ابونعیمؒ نے اسے طب نبوی میں اسے حضرت علیؓ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ پھر چاول اسی طرح اسے دیلمیؒ نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۶ - حَدِيْثُ الْاَرْضُ فِى الْبَحْرِ كَالْاِصْطَبْلِ فِى الْبَرِّ لَمْ يُوْجَدْ لَهُ اَصْلٌ .

زمین سمندر میں ایسی ہی ہے جیسے کہ خشکی میں اصطبل۔ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۳۷ - حَدِيْثُ الْاَرَضُوْنَ سَبْعٌ فِىْ كُلِّ اَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ يُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ بَعْدَ عَزْوِهِ لِابْنِ جَرِيْرٍ وَهُوَ مَحْمُوْلٌ اِنْ صَحَّ نَقْلُهُ اَىْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَخَذَهُ مِنَ الْاِسْرَائِيْلِيَّاتِ وَذٰلِكَ وَاَمْثَالُهُ اِذَا لَمْ يَصِحَّ سَنَدُهُ اِلٰى مَعْصُوْمٍ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ

زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں بنی کی طرح بنی ہیں۔ ابن کثیرؒ نے اسے ابن جریرؒ کی جانب منسوب کر کے لکھا ہے کہ اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی نقل صحت کے ساتھ ثابت بھی ہو جائے، تب بھی یہ چیز انہوں نے اسرائیلیات سے لی ہے اس کی اور اس جیسے امور کی حضور صلعم کی جانب نسبت صحیح نہیں۔ وہ اس کے کہنے والے پر

عَلٰی قَائِلِہٖ۔

لوٹائی جائے گی۔

۳۸- حَدِیْثُ اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَۃُ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا اِنَّمَا یُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُہٗ اَوْرَدَہٗ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ کَتَبَ اِلٰی سَلْمَانَ اَنْ ھَلُمَّ اِلَی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ فَکَتَبَ اِلَیْہِ سَلْمَانُ اَنَّ الْاَرْضَ الخ وَذَکَرَہٗ وَھُوَ مَعَ کَوْنِہٖ مَوْقُوْفًا مُنْقَطِعٌ وَقَدْ ذَکَرَ ابْنُ الْمَلَکِ فِیْ شَرْحِہٖ خُطْبَۃِ الْمَشَارِقِ کَانَ وَالِدِیْ یَقُوْلُ حَاکِیًا عَنْ مَشَایِخِہٖ اَنَّ مَنْ دُفِنَ بِمَکَّۃَ وَلَمْ یَکُنْ لَا یِقًا بِھَا یَنْقُلُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَجِدْ فِیْہِ رِوَایَۃً۔

پاک زمین کسی کو پاک نہیں کرسکتی انسان کا عمل اسے پاک کرتا ہے۔ امام مالکؒ نے موطا میں یحییٰؒ بن سعید سے روایت کیا ہے کہ ابوالدرداءؓ نے سلمانؓ کو خط لکھا۔ کہ تم ارض مقدس آجاؤ۔ تو سلمانؓ نے اس کے جواب میں یہ بات لکھی۔ امام مالکؒ نے اس روایت کا ذکر کیا ہے۔ باوجودیکہ یہ روایت موقوف بھی ہے منقطع بھی ہے۔ ابن الملکؒ نے شرح خطبۃ المشارق میں بیان کیا ہے۔ کہ میرے والد بعض مشائخ کا قول نقل کیا کرتے تھے۔ کہ جو شخص مکہ میں دفن کیا جائے۔ اور وہ مکہ کے قابل نہ ہو۔ تو فرشتے اسے تبدیل کر دیتے ہیں لیکن میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں پائی۔

۳۹- حَدِیْثُ اِسْتَفْتِحُوْا بِالصَّدَقَاتِ اَوْ بِقَضَاءِ الدَّیْنِ

صدقوں یا ادائیگی قرض کے ذریعہ فتح حاصل کیا کرو۔ کیونکہ یہ باتیں لوگوں کی زبان پر جاری

| | |
|---|---|
| يَدُورُ عَلَى الْأَلْسِنَةِ وَلَمْ أَرَهُ | رہتی ہیں میں نے یہ الفاظ کہیں نہیں پائے |
| بِهٰذَا اللَّفْظِ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ ؞ | جیسا کہ ابن الدیبع کا قول ہے ؞ |
| ۴۰۔ حَدِيْثُ اُسْجُدْ لِلْقِرْدِ | اپنے زمانہ کے سردار کو سجدہ کیا کرو۔ |
| فِيْ زَمَانِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي | ابو نعیم رح نے حلیہ میں اسے طاؤس |
| الْحِلْيَةِ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ | سے نقل کیا ہے۔ کہ عرب یہ کہا |
| كَانَ يُقَالُ فَذَكَرَهُ انْتَهٰى | کرتے تھے۔ سیوطی رح نے اسے |
| اَوْرَدَهُ السُّيُوْطِيُّ ؞ | نقل کیا ہے ؞ |
| ۴۱۔ حَدِيْثُ اِسْمَعِيْ يَا | اے پڑوسی سن۔ یہ حجاج کا قول ہے |
| جَارَةُ قَالَهُ الْحَجَّاجُ لِاَنَسٍ حِيْنَ | جو اس نے حضرت انسؓ سے شکایت کے طور |
| شَكَا مِنْهُ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكَ | پر کہا تھا۔ کہ میری اور تیری مثال اس شخص کی |
| كَمَثَلِ الَّذِيْ قَالَ اِيَّاكِ اَعْنِيْ | طرح ہے جو کہا کرتا تھا۔ تو میری خاص طور پر |
| وَاسْمَعِيْ يَا جَارَةُ ؞ | مدد کر اور اے پڑوسی میری بات سن ؞ |
| ۴۲۔ حَدِيْثُ اَشْهَدُ اَنِّيْ | حدیث اشہد انی رسول اللہ رافعی |
| رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الرَّافِعِيُّ | فرماتے ہیں منقول یہ ہے۔ کہ اسے آپ |
| الْمَنْقُوْلُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ | اپنی التحیات میں پڑھا کرتے تھے |
| تَشَهُّدِهٖ اَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ | امام عسقلانی رح اپنی تلخیص التخریج میں |
| قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِيْ تَلْخِيْصِ | فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں |
| تَخْرِيْجِهٖ لَا اَصْلَ لِذٰلِكَ بَلْ | بلکہ الفاظ تشہد آپ سے متواتراً |
| اَلْفَاظُ التَّشَهُّدِ مُتَوَاتِرَةٌ عَنْهُ | مروی ہیں۔ اور آپ یہ فرمایا کرتے |

فَإِنَّهُ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَمَّا فِيْ غَيْرِ التَّشَهُّدِ فَقَدْ وَرَدَ فِيْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ لَمَّا خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَذَا حِيْنَ بَشَّرَهُ جَابِرٌ بِوَفَاءِ دَيْنِ أَبِيْهِ وَبِالْفَضْلِ لِبَرَكَةِ دُعَائِهِ قَالَ أَشْهَدُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

تھے۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اور التحیات کے علاوہ سلمۃ رضی بن الاکوع کی روایت میں ہے۔ جب مجھے قوم کے کھانوں کے ختم ہونے کا خوف ہوا۔ پھر انہوں نے آگے حدیث نقل کی ہے۔ اور اخیر حدیث میں ہے حضور ص نے ارشاد فرمایا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ۔ اسی طرح جب جابر رض نے اپنے والد کا قرض ادا ہونے اور آپ کی دعا کی برکت کا حال سنایا تب آپ نے فرمایا گواہ رہو انی رسول اللہ۔

۴۳۔ حَدِيْثُ إِكْرَامُ الْمَيِّتِ دَفْنُهُ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ مَرْفُوْعًا وَإِنَّمَا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ جِهَةِ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ مِنْ كَرَامَةِ الْمَيِّتِ عَلٰى أَهْلِهِ تَعْجِيْلُهُ إِلٰى حُفْرَتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ حَدِيْثُ أَسْرِعُوْا

مردے کی عزت اس کا دفنانا ہے سخاوی رح کہتے ہیں میں اس حدیث کے رفع سے واقف نہیں۔ ابن ابی الدنیا نے اسے ایوب رح سختیانی سے نقل کیا ہے وہ کہا کرتے تھے۔ یہ کہا جاتا تھا مردے کی عزت اس کے گھر والوں پر یہ ہے۔ کہ اسے اس کے گڑھے تک جلد پہنچا دیں اور اس قول کی شہادت یہ حدیث

بِالْجَنَازَةِ قَالَ وَقَدْ عَقَدَ الْبَيْهَقِيُّ بَابًا لِاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ تَجْهِيزِ الْمَيِّتِ إِذَا بَانَ مَوْتُهُ وَأَوْرَدَ فِيهِ مَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِسَنَدِهِ مَرْفُوعًا لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ الْحَدِيثَ وَلِلطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوا وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَفِي لَفْظٍ مَنْ مَاتَ فِي بُكْرَةٍ فَلَا يَقِيلَنَّ إِلَّا فِي قَبْرِهِ وَمَنْ مَاتَ عَشِيَّةً فَلَا يَبِيتَنَّ إِلَّا فِي قَبْرِهِ ثُمَّ قَالَ السَّخَاوِيُّ وَأَهْلُ مَكَّةَ فِي غَفْلَةٍ عَنْ هٰذَا فَإِنَّهُمْ غَالِبًا يَجِيئُونَ بِمَيِّتِهِمْ بَعْدَ الظُّهْرِ أَوْ وَقْتَ التَّسْبِيحِ فِي السَّحَرِ وَقَدْ يَكُونُ مَاتَ قَبْلَ الْوَقْتَيْنِ بِكَثِيرٍ فَيَضَعُونَهُ

دیتی ہے کہ جنازوں کو جلدی لے جایا کرو امام بیہقی نے ایک باب باندھا ہے۔ کہ جب آدمی کی موت ظاہر ہو چکی ہو۔ تو جنازے کا جلد تیار کرنا مستحب ہے اور اس میں وہ روایت نقل کی جو طبرانی رح نے سند مرفوع کے ساتھ روایت کی ہے کہ مسلم کے جنازے کے لئے یہ بات پسندیدہ نہیں کہ وہ لوگوں کے درمیان رکھا رہے الحدیث اور طبرانی رح میں ابن عمر رض سے مرفوعاً مروی ہے جب تم میں سے کوئی مرجائے۔ تو اسے روکے نہ رکھو۔ اور اسے قبر تک جلدی لے جاؤ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ جو صبح کے وقت مرے اس کی دوپہر قبر میں ہونی چاہیئے اور جو شام کو مرے اس کی رات قبر میں گذرنی چاہیئے۔ سخاوی رح کہتے ہیں اہل مکہ اس سے غفلت برتتے ہیں۔ کیونکہ وہ اکثر مردے کو ظہر کے بعد یا صبح کو لے کر جاتے ہیں۔ چاہے وہ دو وقت پہلے مر چکا ہو۔ اسے کعبہ کے قریب لاکر رکھ دیتے ہیں

عِنْدَ الْكَعْبَةِ حَتّٰى يُصَلّٰى الْفَجْرُ اَوِ الْعَصْرُ ثُمَّ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَلَقَدْ قَدَدَىٰ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ اِنْكَارِ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ شَيْخُنَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عِرَاقٍ قُلْتُ وَقَدْ يُعْتَذَرُ لِاَهْلِ مَكَّةَ فِيْ تَاخِيْرِهِمْ لِاَنَّهُ لِاَجْلِ اِجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ وَتَشْيِيْعِ الْجَنَازَةِ لَاسِيَّمَا فِي الْاَزْمِنَةِ الْحَارَّةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ وَالْبِدَعِ الْمُسْتَحْسَنَةِ وَقَدْ صَحَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا وَمَوْقُوْفًا مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ۔

جب صبح کی نماز یا نماز عصر پڑھ لی جاتی ہے۔ تب نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ خطابی رح کہتے ہیں امام سخاوی رح نے اس طرز عمل کا صحیح انکار فرمایا ہمارے شیخ عارف باللہ محمد بن عراق بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ اہل مکہ کے لئے اس تاخیر کا باعث یہ ہے۔ کہ یہ اوقات نمازیں جمع ہونے اور جنازے کی متابعت کے لئے بہتر ہیں۔ اور مخصوصاً گرمی کے زمانہ میں یہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور چونکہ ان کا مقصد نیک اور یہ بدعت مستحسنہ ہے اور عبداللہ بن مسعود رض سے موقوفاً اور مرفوعاً یہ صحیح طور پر مروی ہے جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی شے ہے۔

**فائدہ** :- یہ ملا علی رح قاری کا ایک قیاس ہے۔ اور ان کے قیاس کی بنا پر احادیث صحیحہ کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ رہا عبداللہ بن مسعود رض کی روایت تو وہ مرفوعاً ہرگز مروی نہیں۔ صرف موقوفاً مروی ہے۔ اور اس روایت کے صحیح

الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں عامۃ المسلمین مراد نہیں بلکہ صحابہ کرام مراد ہیں۔ اور صحابہ کی سنت بھی دین میں داخل ہے۔ جیسا کہ مسند احمد میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ قال احمد نا ابوبکر نا عاصم عن زر بن حبیش عن عبداللہ بن مسعود قال ان اللہ عزوجل نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فجعلھم وزراء نبیہ یقاتلون علی دینہ فما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن وما راٰہ سیئا فھو عند اللہ سیئی۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں اللہ تعالٰی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی۔ تو آپ کے صحابہ کے دلوں کو بندوں میں سب سے بہتر پایا تو اپنے نبی کا وزیر بنایا۔ کہ جو اس کے دین کے لئے لڑتے ہیں۔ تو جس شے کو یہ مسلمان اچھا سمجھیں۔ وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے۔ اور جسے یہ برا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بری ہے۔

۴۴۔ حَدِیْثُ اَکْرِمُوا الْخُبْزَ لَہٗ طُرُقٌ کُلُّہَا ضَعِیْفَۃٌ مُضْطَرِبَۃٌ وَبَعْضُہَا اَشَدُّ فِی الضُّعْفِ مِنْ بَعْضٍ قَالَ السَّخَاوِیُّ وَلَا یَتَہَیَّأُ عَلَیْہِ الْحُکْمُ بِالْوَضْعِ لَاسِیَّمَا وَفِی الْمُسْتَدْرَکِ لِلْحَاکِمِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ

روٹی کی عزت کرو۔ یہ بہت سے طریقوں سے مروی ہے۔ اور سب کے سب ضعیف اور مضطرب ہیں۔ اور ایک دوسرے سے زیادہ ضعیف ہیں۔ امام سخاوی فرماتے ہیں۔ اس پر وضع کا قطعیتاً حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ المستدرک للحاکم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا روٹی کی عزت

السَّلَامُ اَكْرِمُوا الْخُبْزَ وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَهٗ شَاهِدٌ صَالِحٌ قُلْتُ وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبَغَوِيُّ فِيْ مُعْجَمِ الصَّحَابَةِ بِزِيَادَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهٗ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ ۔

کرو۔ حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ شاہد ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بغوی نے معجم الصحابہ میں اس حدیث کو کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے۔ روٹی کی عزت کرو۔ کیونکہ اللہ نے اسے آسمان کی برکتوں سے نازل فرمایا ہے۔

۴۷۵۔ حَدِيْثُ اَكْرِمُوا الشُّهُوْدَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَخْرِجُ بِهِمُ الْحُقُوْقَ وَيَدْفَعُ بِهِمُ الظُّلْمَ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ اَنَّهٗ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ بَلْ صَرَّحَ الصَّغَانِيُّ بِاَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ وَلَمْ يَسْتَدْرِكْ ذٰلِكَ الْعِرَاقِيُّ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُلْتُ وَقَدْ قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ ذَكَرَهٗ عَنْهُ الْعِرَاقِيُّ فِيْ تَخْرِيْجِ اَحَادِيْثِ الْاِحْيَاءِ وَالسُّيُوْطِيُّ فِي الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ رَدَّ عَلَى ابْنِ الْجَوْزِيِّ فِيْ

گواہوں کی عزت کرو۔ کیونکہ اللہ ان کے ذریعہ حق نکلواتا اور ظلم دور کرتا ہے عقیلی رح کہتے ہیں۔ یہ غیر محفوظ ہے بلکہ صغانی نے اس کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے۔ سیوطی رح کہتے ہیں اسے دیلمی رح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ اسے حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ حاکم رح کا یہ قول عراقی رح نے تخریج الاحادیث الاحیاء میں نقل کیا ہے۔ اور سیوطی رح نے ابن جوزی رح کی موضوعات کے رد میں جو احادیث روایت کی ہے

الْمَوْضُوعَاتِ قَالَ وَسَكَتَ عَنْهُ الذَّهَبِيُّ أَيْ لَمْ يَتَعَقَّبْهُ عَلَى الْحَاكِمِ.

اسے اس میں لیا ہے۔ ذہبی رح نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے اور حاکم پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

۴۷۶۔ حَدِيثُ أَكْلِ الطِّينِ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ رَوَى فِي تَخْرِيجِهِ أَحَادِيثَ لَا يَصِحُّ مِنْهَا شَيْءٌ وَتَبِعَهُ غَيْرُهُ فِي ذَلِكَ وَهُوَ كَذَلِكَ ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ حَدِيثُ أَكْلِ الطِّينِ وَتَحْرِيمِهِ صُنِّفَ فِيهِ جُزْءٌ وَأَحَادِيثُهُ لَا تَصِحُّ قُلْتُ لَا يَلْزَمُ مِنْ عَدَمِ صِحَّتِهِ نَفْيُ وُجُودِ حُسْنِهِ وَضَعْفِهِ فَقَدْ ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ فِي الْمَوْضُوعَاتِ فِي جَامِعِ الصَّغِيرِ مِنْ رِوَايَةِ الطَّبَرَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا مَنْ أَكَلَ الطِّينَ فَإِنَّمَا أَعَانَ عَلَى

مٹی کھانا ہر مسلمان پر حرام ہے۔ بیہقی رح نے اپنی تخریج میں بہت سی احادیث اسی موضوع کی روایت کی ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔ اور دوسروں نے اس معاملہ میں بیہقی کی متابعت کی ہے۔ سخاوی رح نے اس کا ایسے ہی ذکر کیا ہے۔ زرکشی رح کہتے ہیں مٹی کھانے کی حرمت کے بارے میں ایک جزو تصنیف کیا گیا ہے۔ اور اس کی احادیث صحیح نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں صحیح نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ وہ حسن بھی نہ ہو اور ضعیف بھی نہ ہو۔ سیوطی رح نے اپنی جامع الصغیر میں طبرانی کے حوالے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس نے مٹی کھائی گویا اس نے خودکشی

قتل نفسہ •

۷۴۔ حدیث اکل الھریسۃ فی المختصر شکوت الی جبریل ضعفی من الوقاع فدلنی علی الھریسۃ وفی روایۃ فامرنی باکل الھریسۃ طرقہ موضوعۃ وقیل ضعیفۃ واما قول معاذ ھل اتیت یا رسول اللہ بطعام من الجنۃ قال نعم اتیت بھریسۃ فاکلتھا فزادت فی قوتی قوۃ اربعین وفی نکاحی نکاح اربعین وکان معاذ لا یعمل طعاما الا بدا بالھریسۃ فقد وضعہ محمد بن الحجام اللخمی و کان صاحب ھریسۃ وغالب طرق الحدیث یدور علیہ وسرقہ منہ کذابون وقیل

کی کوشش کی •

ہرلیسہ کھانے کی حدیث مختصر میں اس طرح ہے میں نے جبرئیل سے اپنی کمزوری کی جو زخموں سے واقع ہوگئی تھی شکایت کی۔ انہوں نے مجھے ہرلیسہ کھانے کو بتایا اور ایک روایت میں ہے ہرلیسہ کھانے کا حکم دیا۔ اس کے سب طریقے موضوع ہیں یا ضعیف ہیں اور معاذ کا یہ قول کہ یا رسول اللہ کیا آپ کے پاس جنت کا کھانا بھی آیا ہے آپ نے فرمایا ہاں میرے پاس ہرلیسہ لایا گیا۔ میں نے اسے کھایا اس سے میری قوت میں چالیس گنا اضافہ ہوا۔ اور میری قوت باہ میں چالیس آدمیوں کا اضافہ ہوا۔ اور معاذ جب بھی کھانا کھلاتے تو ہرلیسہ سے شروع کرتے اس حدیث کو محمد بن الحجام اللخمی نے وضع کیا تھا کیونکہ وہ ہرلیسہ بیچا کرتا تھا۔ اور اس حدیث کی اکثر اسناد اسی پر ختم ہوتی ہیں۔ اور جھوٹوں نے اس سے اس حدیث کو چرا لیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک اور بھی سند ہے جس میں محمد بن الحجام

لہ طریق آخر فیہ ابراہیم قال الازدی ہو ساقط عنہ وفی شرح ابن حجر المکی لشمائل الترمذی ان الطبرانی روی فی الاوسط ان جبرائیل اطعمنی الہریسۃ یشد بہا ظہری لقیام اللیل وروایتہ موضوع۔

کی بجائے ابراہیم ہے۔ وہ اس سے بھی ساقط الاعتبار ہے۔ ابن حجر المکی نے شمائل الترمذی کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ طبرانی نے اوسط میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھے ہریسہ کھلایا جس سے میری کمر رات کے قیام کے لئے مضبوط ہو گئی۔ ابن حجرؒ المکی فرماتے ہیں۔ یہ روایت موضوع ہے۔

۴۸۔ حدیث اصف النیۃ ونم فی الکرامۃ لیس بحدیث کما ذکرہ الدیبع۔

نیت کو صاف کر اور مخلوق میں آرام سے سوجا۔ یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ دیبعؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۔ حدیث اصل کل داء الرضاء عن النفس من کلام السلف ولیس بحدیث کما قالہ ابن الدیبع۔

ہر بیماری کی جڑ نفس سے راضی ہوجانا ہے۔ یہ سلف کا کلام ہے۔ حدیث نہیں ہے جیسا کہ ابن الدیبعؒ کا قول ہے۔

۵۰۔ حدیث اعینوا الشاری لا اصل لہ بہذا اللفظ ولکن قولہ المشتری معان ذکرہ ابن الدیبع۔

بیچنے والے کی مدد کرو۔ ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں اور ایسے ہی یہ قول کہ مشتری کی مدد کی جائے ابن الدیبع نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۔ حَدِیْثُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عَامَّةٍ صَمَّا لَا اَصْلَ لَهٗ كَمَا قَالَهُ السُّيُوْطِيُّ ۔

میں اللہ سے عام بہروں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ سیوطیؒ کا قول ہے۔

۵۲۔ حَدِیْثُ اِنْتَصِحُوْا وَاصْطَلِحُوْا هُوَ مِنَ الْاَمْثَالِ السَّائِرَةِ وَلَيْسَ بِحَدِيْثٍ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ ۔

نصیحت پکڑو اور اصلاح حاصل کرو۔ یہ محاورات میں سے ہے حدیث نہیں۔ جیسا کہ ابن الدبیعؒ کا قول ہے۔

۵۳۔ حَدِیْثُ الْاِعَادَةُ سَعَادَةٌ لَمْ اَرَهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ قُلْتُ وَالْمَشْهُوْرُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ اِنَّ الْاِفَادَةَ خَيْرٌ مِنَ الْاِعَادَةِ لٰكِنْ فِي الشَّمَائِلِ لِلتِّرْمِذِيِّ اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ يُعِيْدُ الْكَلَامَ ثَلٰثًا لِمَزِيْدِ الْاِسْتِفَادَةِ ۔

اعادہ کرنا نیک بختی ہے۔ ابن الدبیعؒ کہتے ہیں میں نے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت کہیں نہیں سنی۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں لوگوں کی زبان پر یہ بات کہ فائدہ پہنچانا بات کے بار بار لوٹانے سے بہتر ہے لیکن شمائل ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلام کو تین بار لوٹاتے۔ تاکہ لوگ اچھی طرح فائدہ حاصل کرسکیں۔

۵۴۔ حَدِیْثُ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا وَاَتْعَبُهَا وَاَصْعَبُهَا قَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَا

عبادات میں سب سے زیادہ افضل جس میں زیادہ تعب اور تکلیف ہو۔ زرکشی کہتے ہیں۔ یہ حدیث معلوم نہیں سیوطیؒ نے اس حدیث سے

يُعْرَفُ وَسَكَتَ عَلَيْهِ السُّيُوطِيُّ وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي شَرْحِ الْمَنَازِلِ لَا أَصْلَ لَهُ قُلْتُ وَمَعْنَاهُ صَحِيحٌ لِمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ الْأَجْرُ عَلَى قَدْرِ التَّعَبِ وَهُوَ فِي النِّهَايَةِ لِابْنِ الْأَثِيرِ مَنْسُوبٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ بِالْمُهْمَلَةِ وَالنَّائِي

سکوت اختیار کیا ہے۔ ابن القیم جوزی شرح المنازل میں فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس معنی کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت عائشہ رض سے مروی ہے۔ کہ اجر تکلیف کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ اور یہ حدیث ابن الاثیر رح کی نہایہ میں ابن عباس رض کی جانب منسوب ہے۔ اور وہ مہلت اور بعد کے ساتھ ہے۔

٥٥ - حَدِيثُ الْأَقْرَبُونَ أَوْلَى بِالْمَعْرُوفِ قَالَ السَّخَاوِيُّ مَا عَلِمْتُهُ بِهَذَا اللَّفْظِ وَلَكِنْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

قریبی بھلائی کے زیادہ حق دار ہیں۔ سخاوی فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو نہیں جانتا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رض سے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ تو اسے (باغ کو) اقربا میں تقسیم کردے اسے شیخین رض نے روایت کیا ہے۔

٥٦ - حَدِيثُ أَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ قَالَ السَّخَاوِيُّ مَا عَلِمْتُهُ بِهَذَا اللَّفْظِ مَرْفُوعًا بَلْ صَحَّحَهُ فِي مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ وَصَحَّحَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تم میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔ حاکم نے اپنی مستدرک میں عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ اہل

قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضٰى
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيٌّ قَالَ السَّخَاوِيُّ
وَمِثْلُ هٰذِهِ الصِّفَةِ حُكْمُهَا
الْمَرْفُوْعُ عَلَى الصَّحِيْحِ قُلْتُ وَ
فِيْهِ نَظَرٌ صَرِيْحٌ وَفِيْ شَرْحِ
الْمَشَارِقِ لِابْنِ الْفِرِشْتَةِ رُوِيَ
اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ
يَقُوْلُ اَقْرَانَا اُبَيٌّ وَاَقْضَانَا
عَلِيٌّ قُلْتُ وَاَصْرَحُ مِنْهُ مَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ
بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ
اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً
عُثْمَانُ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ كَمَا
اَخْرَجَهُ السُّيُوْطِيُّ ۔

مدینہ میں اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں
سخاوی فرماتے ہیں اس قسم کی روایات صحیح
طور پر مرفوع کے حکم میں ہوتی ہیں۔ ملا علی
قاری فرماتے ہیں کہ اس پر اعتراض ہے۔ اس
لئے کہ ابن الفرشتہ نے شرح المشارق میں
حضرت عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے ہم میں
سب سے زیادہ قاری ابیؓ اور سب سے
اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔ نیز اس سے
زیادہ صاف روایت وہ ہے جو ترمذی نے
روایت کی ہے اور جس کا حوالہ سیوطی نے دیا ہے
میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکرؓ
اللہ کے کام میں سب سے سخت عمرؓ سب
سے زیادہ باحیا عثمانؓ۔ اور سب سے اچھا فیصلہ
کرنے والے علی ہیں ؟

**فائدہ** :- یہ حدیث مشکوۃ میں بھی موجود ہے۔ جو انہوں نے مسند احمد اور ترمذی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں ارحم امتی بامتی ابوبکر رضؓ واشدہم فی امر اللہ عمر رضؓ واصدقہم حیاء عثمان رضؓ وافرضہم زید بن ثابت رضؓ واقراہم ابی بن کعب رضؓ واعلمہم بالحلال والحرام معاذ رضؓ بن جبل رضؓ ولکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابوعبیدہ رضؓ بن

الجراح - رواہ احمد رح والترمذی رح وقال ہذا حدیث حسن صحیح وروی عن معمر عن قتادہ مرسلاً وفیہ واقضاہم علی رضؓ - مسند امام احمد بن حنبل رح تو میری نظر سے نہیں گزرا لیکن جامع الترمذی میں یہ الفاظ موجود نہیں اور امام ترمذی رح نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں وہذا حدیث غریب لانعرفہ من حدیث قتادۃ الامن ہذا الوجہ وقد رواہ ابوقلابہ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ - ہاں ابن ماجہ میں ابو قلابہ کی روایت میں ہے۔ واقضاہم علی رضؓ کے الفاظ ضرور موجود ہیں - حاصل کلام یہ ہے کہ یہ الفاظ تو ثابت ہیں اور صحیح ہیں - لیکن ان الفاظ کی ترمذی کی جانب نسبت صحیح نہیں۔

وَمِنَا لْفَوَائِدِ قَالَ الْحَافِظُ السَّخَاوِیُّ فِیْ فَتَاوَاہُ سُئِلْتُ عَنِ الْمَوْطِنِ الَّذِیْ اسْتَحْیَتْہُ مِنْہُ مَلٰئِکَۃُ الرَّحْمٰنِ مِنْ سَیِّدِنَا عُثْمَانَ فَاَجَبْتُ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ فِیْ حَدِیْثٍ مُعْتَمَدٍ وَلٰکِنْ اَفَادَ شَیْخُنَا الْبَدْرُ النَّسَّابَۃُ فِیْ بَعْضِ مَجَامِیْعِہٖ عَنِ الْجَمَالِ الْکَازَرُوْنِیِّ اَنَّہٗ لَمَّا اٰخٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بَیْنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

اور اس حدیث میں جو فوائد ہیں ان میں سے ایک وہ بھی ہے جو سخاوی رح نے اپنے فتاوی میں تحریر کیا ہے مجھ سے اس مقام کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے فرشتے بھی شرمائے ہوں میں اس کا جواب دیتے ہوئے اس لئے فرمایا کہ میں کسی قابل اعتماد حدیث سے اس مضمون پر واقف نہ تھا لیکن ہمارے شیخ بدر النسابہ نے اپنے بعض مجامع میں جمال الکازرونی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار مدینہ کے مابین مواخات کرائی جو انس بن مالک کی غیب

فِي الْمَدِيْنَةِ فِي غَيْبَةِ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ وَتَقَدَّمَ عُثْمَانُ
لِذٰلِكَ كَانَ صَدْرُهٗ مَكْشُوْفًا
فَتَأَخَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ حَيَاءً فَأَمَرَهٗ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِتَغْطِيَةِ صَدْرِهٖ
فَعَادُوْا إِلٰى مَكَانِهِمْ فَسَأَلَهُمْ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ سَبَبِ
تَأَخُّرِهِمْ فَقَالُوْا حَيَاءً مِنْ عُثْمَانَ

میں واقع ہوئی تھی تو عثمانؓ حضورؐ کے پاس اس
حالت میں آئے کہ ان کا سینہ کھلا ہوا تھا۔ تو
فرشتے حیا سے پیچھے ہٹ گئے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں سینہ ڈھانکنے کا حکم دیا تو فرشتے
اپنے مقام پر لوٹ آئے۔ آپ نے ان سے
پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے
کہا۔ عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حیا سے ہم
پیچھے ہٹ گئے تھے۔

٥٧- حَدِيْثُ أَكْثَرُ أَهْلِ
الْجَنَّةِ الْبُلْهُ رَوَاهُ الْبَزَّارُ
مُضَعِّفًا وَالْقُرْطُبِيُّ مُصَحِّحًا
كَذَا فِي الْمَقَاصِدِ وَرُوِيَ
بِزِيَادَةٍ وَعِلِّيُّوْنَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ
وَهِيَ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ كَمَا قَالَهُ
الْعِرَاقِيُّ بَلْ هِيَ مُدْرَجَةٌ مِنْ
كَلَامِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْحَوَارِيِّ
قَالَ الْعِرَاقِيُّ أَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَ
ضَعَّفَهُ وَصَحَّحَهُ الْقُرْطُبِيُّ فِي
التَّذْكِرَةِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَقَدْ

جنت میں اکثر بے وقوف جائیں گے اسے
بزار نے ضعیف طریق پر روایت کیا ہے
قرطبی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، جیسا کہ مقاصد
میں ہے۔ اور اسے کچھ زیادتی کے ساتھ
بھی روایت کیا جاتا ہے۔ کہ علیین عقل والے
ہوں گے۔ اور اس حدیث کی کوئی اصل
نہیں جیسا کہ عراقی کا خیال ہے بلکہ یہ
احمد بن ابی الحواری کا قول ہے جو حدیث
میں داخل ہو گیا۔ عراقیؒ کہتے ہیں اس حدیث
کو بزارؒ نے روایت کر کے اسے ضعیف
قرار دیا ہے۔ اور قرطبی رحؒ نے اسے

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ أَنَّهُ مُنْكَرٌ ثُمَّ قِيلَ الْمُرَادُ الْأَبْلَهُ فِي دُنْيَاهُ وَالْفَقِيهُ فِي دِينِ مَوْلَاهُ عَكْسَ أَرْبَابِ الدُّنْيَا يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ وَفَسَّرَ سَهْلُ التُّسْتَرِيُّ بِأَنَّهُمُ الَّذِينَ وَلِهَتْ قُلُوبُهُمْ وَشُغِلَتْ بِاللّٰهِ انْتَهٰى وَلَا يَخْفٰى أَنَّهُ لَا يُنَاسِبُ الْأَكْثَرِيَّةَ وَالْأَظْهَرُ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ أَنَّ الْبُلْهَ كَالْعَجَائِزِ وَالْبُلْهُ وَأَمْثَالُهُمْ مِمَّنْ صُلِبُوا فِي دِينِهِمْ وَثَبَتُوا وَلَمْ يَتَزَلْزَلُوا عَلٰى يَقِينِهِمْ وَقَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الصُّوفِيَّةِ هُمُ الَّذِينَ قَنِعُوا بِالْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْحُورِ وَالْقُصُورِ وَأَنْوَاعِ السُّرُورِ وَالْحُبُورِ عَنِ اللِّقَاءِ

تذکرہ میں صحیح قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں۔ یہ روایت منکر ہے۔ اور ابلہ سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے دنیاوی معاملات میں بیوقوف ہوں۔ لیکن دین میں سمجھ دار ہوں۔ اہل دنیا کے بالکل برعکس (یہ ظاہری حیات دنیا کو تو خوب جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں) سہل تستری نے اس کی یہ تفسیر کی ہے۔ کہ جن لوگوں کے دل اللہ سے مشغول رہتے ہوں۔ لیکن یہ تفسیر اکثریت کے مناسب نہیں ہے۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بیوقوفوں سے مراد مجبور لوگ ہیں۔ جو کہ اس کے دین کے پیچھے پھانسی بھی دیئے گئے۔ لیکن ان کے یقین میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی۔ اور بعض محققین صوفیار کا خیال ہے۔ کہ بے وقوفوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنت پر اور جو اشیاء جنت میں انہیں ملیں گی مثلاً حوریں۔ محلات مختلف اقسام کی لذتیں اور جلوہ خداوندی ان پر

فِي مَقَامِ الْمُشَاهَدَةِ وَالْحُضُورِ، وَفِي النِّهَايَةِ إِنَّ الْبُلْهَ جَمْعُ الْأَبْلَهِ وَهُوَ الْغَافِلُ عَنِ الشَّرِّ الْمَطْبُوعُ عَلَى الْخَيْرِ وَقِيلَ هُمُ الَّذِينَ غَلَبَتْ عَلَيْهِمْ سَلَامَةُ الصَّدْرِ وَحُسْنُ الظَّنِّ بِالنَّاسِ لِأَنَّهُمْ غَفَلُوا أَمْرَ دُنْيَاهُمْ فَجَهِلُوا حِذْقَ التَّصَرُّفِ فِيهَا وَأَقْبَلُوا عَلَى آخِرَتِهِمْ فَشَغَلُوا أَنْفُسَهُمْ بِهَا فَاسْتَحَقُّوا أَنْ يَكُونُوا أَكْثَرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْأَبْلَهُ وَهُوَ الَّذِي لَا عَقْلَ لَهُ فَغَيْرُ مُرَادٍ فِي الْحَدِيثِ ۔

فائز ہوں۔ نہایہ میں ہے کہ بلہ، ابلہ کی جمع ہے اور وہ وہ شخص ہوتا ہے جو بھلائی کو ختم کرنے والی شرارت سے غافل ہو اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر سلامتی قلب اور لوگوں کے ساتھ حسن ظن غالب آچکا ہو۔ اس طرح وہ اپنے دنیا کے کاموں سے غافل ہو گئے اور دنیا میں مہارت پیدا کرنے سے جاہل اور اپنے نفسوں کو آخرت سے مشغول کر لیا۔ تو وہ اس بات کے مستحق قرار پائے کہ وہ اکثر جنت میں جائیں۔ ورنہ ابلہ اس شخص کو بولا جاتا ہے جس کے پاس عقل نہ ہو۔ تو یہ حدیث کی مراد کے خلاف نہیں ؛

۵۸۔ حَدِيثُ أَكْرِمُوا طُهُورَكُمْ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ مَوْضُوعٌ وَفِي الذَّيْلِ هُوَ كَمَا قَالَ ۔

اپنی پاکی کی عزت کرو۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ روایت موضوع ہے۔ اور ذیل میں بھی اسی قسم کا قول ہے ؛

۵۹۔ حَدِيثُ أَلْسِنَةُ الْخَلْقِ أَقْلَامُ الْحَقِّ لَا أَصْلَ لَهُ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ ۔

مخلوق کی زبانیں خلق کا قلم ہیں (زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو) ابن الدیبع کہتے ہیں اس کوئی اصل نہیں ؛

٦٠۔ حَدِیْثُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحِ الرَّاعِیَ وَالرَّعِیَّۃَ قَالَ الْعِرَاقِیُّ لَا اَصْلَ لَہٗ۔

اے اللہ راعی (حاکم) اور رعیت کی اصلاح فرما۔ بقول عراقی رح اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

٦١۔ حَدِیْثُ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِاَحَدِ الْعُمَرَیْنِ لَا اَصْلَ لَہٗ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَالْعُمَرَانِ تَغْلِیْبُ عُمَرَ عَلٰی عَمْرِو بْنِ الْھِشَامِ الْمُلَقَّبِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ بِاَبِی الْحَکَمِ نَغَیَّرَہُ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِاَبِیْ جَھْلٍ وَمَعْنَی الْحَدِیْثِ صَحِیْحٌ ثَابِتٌ فَقَدْ رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ فِیْ جَامِعِہٖ وَغَیْرُھُمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا بِلَفْظِ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

اے اللہ اسلام کی دو عمروں میں سے ایک عمر رض کے ساتھ تائید فرما۔ ان الفاظ کے ساتھ اس کی بھی کوئی اصل نہیں اور عمران سے مراد عمر بن الخطاب اور عمرو بن الہشام ہے جس کی کنیت بزمانہ جہالت میں ابوالحکم تھی حضور ؐ نے اس کنیت کو ابوجہل میں تبدیل فرما دیا تھا۔ حدیث کے معنی صحیح اور ثابت ہیں۔ کیونکہ امام احمد اور ترمذی نے اپنی جامع میں ابن عمر رض سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ اے اللہ ان دونوں میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے اسلام کی تائید فرما۔ ابوجہل یا عمر بن الخطاب۔ اور بعض روایات کے یہ الفاظ ہیں اے اللہ اسلام کو عمر رض کے ذریعہ عزت عطا فرما۔ تو اس روایت میں یہ دعا حضرت عمر رض کے ساتھ خاص ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ نے اولاً دونوں کے لئے

زِيَادَةٌ خَاصَّةٌ نَجْمَعُ بَيْنَ اللَّفْظَيْنِ أَنَّهُ دَعَا بِالْأَوَّلِ أَوَّلًا فَلَمَّا أُوحِيَ اللّٰهُ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ لَنْ يُسْلِمَ خَصَّ عُمَرَ بِدُعَائِهِ فَأُجِيبَ فِيهِ۔

دعا فرمائی ہو جب اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع فرمایا کہ ابوجہل ایمان نہ لائیگا۔ تو آپ نے عمر کو دعا کے لئے مخصوص فرمایا۔ اور یہ دعا عمرؓ کے حق میں قبول فرمائی۔

٦٢ - حَدِيثُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيٍّ قَبْلَكَ يَقُولُهُ الْعَامَّةُ عِنْدَ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَلَا أَصْلَ لَهُ وَلَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يَكُونَ أَصْلٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَالْمَبْنٰى فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِحَسَبِ الْمَعْنٰى وَقَدْ صَنَّفَ الْعَلَّامَةُ عَبْدُ النَّبِيِّ الْمَغْرِبِيُّ عَالِمُ الشَّامِ فِي زَمَانِهِ تَصْنِيفًا فِي ذٰلِكَ وَكَفَّرَ قَائِلَهُ قُلْتُ وَأَصْلُ هٰذَا الْخَطَأِ رُبَّمَا نَشَأَ مِنَ الْعَوَامِّ حَيْثُ أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنْ بَعْضِ الْأَعْلَامِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّ قِبْلَةٍ وَهُوَ

اے اللہ اپنے قبل کے نبی پر رحمت نازل فرما۔ اسے عام لوگ حجر اسود چومتے وقت بولتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور ان الفاظ کے ساتھ اس کی اصلیت کو تصور میں بھی نہیں لایا جا سکتا۔ کیونکہ یہ باعتبار معنی کفر ہوگا۔ علامہ عبد النبی المغربی جو اپنے زمانہ میں شام کے سب سے بڑے عالم تھے انہوں نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی اور اس کے قائل کو کافر قرار دیا۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں۔ عوام سے یہ خطا اس وقت پیدا ہوئی جب انہوں نے بعض بڑے لوگوں سے یہ سنا کہ اللہ نبی قبلہ پر رحمت نازل فرما۔ اور یہ صحیح ہے اور بعضوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ سے

صَحِيْحٌ وَمِنْ بَعْضِهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيٍّ قَبْلَكَ وَهُوَ صَحِيْحٌ اَيْضًا فَخَلَطُوا الْكَلِمَتَيْنِ وَجَمَعُوْا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَحَصَلَ مِنَ الثَّنَى اخْلِلْ هٰذَا الْفَسَادُ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُحْمَلَ عَلَى الْاِلْتِفَاتِ عِنْدَ مَنْ قَالَ بِهٖ عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِ حَيْثُ لَا يُرِيْدُ بِهٖ مَا يَتَبَادَرُ اِلَى الْفَهْمِ فَاِنَّهٗ كُفْرٌ صَرِيْحٌ فَنَجْعَلُ قَبْلَكَ جُمْلَةً مُسْتَانِفَةً نَحْوَ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ خُطْبَةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ فَاشْهَدْ فَالْتَفَتَ عَنْهُمْ فِيْ اَثْنَاءِ كَلَامِهٖ وَتَوَجَّهَ اِلَى اللّٰهِ لِتَمَامِ مَرَامِهٖ وَلَا نَجْعَلُ صِفَةَ نَبِيٍّ لِمَا قِيْلَ مِنْ اَنَّ شَرْطَ الْاِلْتِفَاتِ اَنْ يَكُوْنَ

تیرے قبلہ کے نبی پر رحمت نازل فرمائی یہ بھی صحیح تھا۔ عوام نے دونوں کلموں کو مخلوط کر دیا۔ اور دونوں دعاؤں کو ایک جا جمع کر دیا جس سے یہ فساد واقع ہوا۔ اور اللہ بندوں کے ساتھ مہربان ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے کہ کہنے والا جب یہ الفاظ کہے۔ تو ہم ایک مسلم کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے یہ کہیں کہ وہ اصل مفہوم مراد نہیں لے رہا ہے۔ ورنہ وہ کفر صریح ہوگا۔ اور لفظ قبلک کو ہم جملہ مستانفہ قرار دیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔ کیا میں نے پہنچا دیا۔ لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ پس تو بھی گواہ ہو جا۔ آپ نے اثنار کلام میں مخالفین سے توجہ ہٹا کر اپنی تمام تر توجہ اللہ کی طرف منعطف فرما دی۔ اور ایسے ہی ہم قبلک کو نبی کی صفت قرار نہ

اَلْمُحَدِّثُ عَنْهُ وَاحِدًا فَتَأَمَّلْ فَاِنَّهُ مَوْضِعُ زَلَلٍ وَالْاَظْهَرُ فِيْ دَفْعِ الْخَلَلِ اَنْ يُقَدَّرَ مُضَافٌ فَيُقَالُ قَبْلَ نَبِيِّكَ۔

دینگے ہو سکتا ہے بولنے والا اپنی توجہ کسی اور کی جانب متوجہ کر رہا ہو سا زیادہ بہتر یہ ہے کہ دفع خلل کے لئے ہم مضاف مقدر مانیں اور یہ کہا جائے کہ قبل نبیک ؛

۶۳۔ حَدِيْثُ اَمَانُ الْعَبْدِ اَمَانٌ قَالَ ابْنُ الْهُمَامِ لَا يُعْرَفُ لَهٗ اَصْلٌ۔

غلام کی امان بھی امان ہے ، اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی ۔

۶۴۔ حَدِيْثُ اُمِرْتُ اَنْ اَحْكُمَ بِالظَّاهِرِ وَاللّٰهُ يَتَوَلَّى السَّرَائِرَ اُشْتُهِرَ بَيْنَ الْاُصُوْلِيِّيْنَ وَالْفُقَهَاءِ الْاَكَابِرِ بَلْ وَقَعَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اُنَقِّبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ الْحَدِيْثُ اَيْ اُفَتِّشَ وَلَا وُجُوْدَ لَهٗ فِيْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرَةِ وَلَا الْاَجْزَاءِ الْمَنْثُوْرَةِ وَجَزَمَ الْعِرَاقِيُّ بِاَنَّهٗ لَا اَصْلَ لَهٗ وَكَذَا اَنْكَرَهُ الْمِزِّيُّ وَغَيْرُهٗ

مجھے ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ، اور اللہ بھیدوں کا خود ذمہ دار ہے یہ حدیث اصولیین اور فقہاء اکابر کے درمیان بہت مشہور ہے حتی کہ صحیح مسلم کی شرح نووی میں بھی یہ اس طرح پر موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں پر نقب لگانے کا حکم نہیں دیا گیا الحدیث یعنی دلوں کی حالت معلوم کرنے کا ۔ اور اس حدیث کا حدیث کی مشہور کتابوں میں کہیں وجود نہیں ، اور نہ اجزائے منتشرہ میں ، عراقی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ایسے ہی مزنی نے بھی اس سے انکار کیا ہے ۔ تخریج

وممن انكره الحافظ ابن الملقن في تخريج البيضاوي وقال الزركشي لا يعرف بهذا اللفظ وقال السيوطي هذا من كلام الشافعي في الرسالة وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تخريج احاديث المختصر لم اقف له على سند۔

بیضاوی میں حافظ ابن ملقن بھی اس کے منکر ہیں۔ زرکشی رح کہتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث پہچانی نہیں جاتی سیوطی رح کہتے ہیں۔ یہ امام شافعی رح کا قول ہے جو رسالہ میں موجود ہے۔ حافظ عماد الدین بن کثیر تخریج احادیث المختصر میں فرماتے ہیں۔ میں اس کی سند سے واقف نہیں۔

۶۵۔ حديث أمرنا بتصغير اللقمة في الاكل وتدقيق المضغ قال النووي لا يصح۔

ہمیں کھانے میں چھوٹا لقمہ بنانے اور اچھی طرح چبانے کا حکم دیا گیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں۔

۶۶۔ حديث امير النحل علي لا اصل له ذكره ابن الديبع وفيه ان الديلمي رواه عن الحسن بن علي قال علي رضي الله تعالى عنه انا يعسوب المؤمنين ورفعه الى النبي عليه الصلوة والسلام انه قال يا علي انك لسيد

شہد کی مکھیوں کے امیر علی رض ہیں اس کی بھی کوئی اصل نہیں جیسا کہ ابن الدبیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس میں یہ بھی ہے۔ کہ دیلمی رح نے اسے حسن رض بن علی رض کے واسطے سے روایت کیا ہے حضرت علی رض نے فرمایا ہم مومنین کے یعسوب ہیں اور اسے مرفوعاً حضور ﷺ سے بھی روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے

الْمُسْلِمِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْيَعْسُوْبُ اَمِيْرُ النَّحْلِ عَلٰى مَا فِي الْقَامُوْسِ وَرَوَاهُ الطِّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ ذَكَرَهُ الزَّرْكَشِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ مِنْ حَدِيْثِ سَلْمَانَ قَالَهُ السُّيُوْطِيُّ ۔

علی رضی اللہ عنہ تو مسلمانوں کا سردار اور مومنین کا یعسوب ہے، قاموس میں ہے۔ کہ یعسوب مکھیوں کے سردار کو بولتے ہیں ۔ زرکشی رح کہتے ہیں اسے طبرانی رح نے ابو ذر رض سے بھی روایت کیا ہے، ابن عساکر رض نے اسے سلمان سے روایت کیا ہے۔

۶۷ ۔ حَدِيْثُ اَنَا اَفْصَحُ مَنْ نَطَقَ بِالضَّادِ مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ وَلٰكِنْ لَا اَصْلَ لَهٗ فِيْ مَبْنَاهُ كَمَا قَالَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَنَصُّهٗ وَالْحَدِيْثُ الْمَشْهُوْرُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ اَنَا اَفْصَحُ مَنْ نَطَقَ بِالضَّادِ لَا اَصْلَ لَهٗ وَلَا يَصِحُّ قُلْتُ وَالْعَجَبُ مِنَ الْجَلَالِ الْمَحَلِّيِّ مَعَ جَلَالِ مَحَلِّهٖ ذَكَرَهٗ فِيْ شَرْحِ جَمْعِ الْجَوَامِعِ مِنْ غَيْرِ تَنْبِيْهٍ وَكَذَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ زَكَرِيَّا فِيْ شَرْحِ الْمُقَدِّمَةِ

میں ضاد بولنے والوں میں زیادہ فصیح ہوں یعنی تو اس کے صحیح ہیں لیکن لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں، جیسا کہ ابن کثیر رح کا قول ہے ۔ ابن الجوزی رح کہتے ہیں وہ حدیث جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہے۔ کہ انا افصح من نطق اس کی نہ کوئی اصل ہے ۔ اور نہ یہ صحیح ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں. تعجب تو جلال المحلی سے ہے کہ انہوں نے باوجود جلالت علمیت کے اس کا اپنی شرح جمع الجوامع میں بغیر تنبیہ کے ذکر کیا ہے ایسے ہی شیخ زکریا نے شرح مقدمۃ

| | |
|---|---|
| الْجَزَرِيَّةِ ۔ | الجزریہ میں ذکر کیا ہے۔ |
| ۶۸ ۔ حَدِيْثُ اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَيْدَ اَنِّي مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ السُّيُوْطِيُّ اَوْرَدَهُ اَصْحَابُ الْغَرَائِبِ وَلَا يُعْلَمُ مَنْ خَرَّجَهُ وَلَا اِسْنَادَهُ ۔ | میں عرب میں سب سے زیادہ فصیح ہوں باوجودیکہ قریش سے ہوں۔ سیوطی کہتے ہیں اسے اصحاب الغرائب نے نقل کیا ہے۔ نہ تو ہم اس کے مخرج کو جانتے ہیں اور نہ اس کی سند سے واقف ہیں۔ |
| ۶۹ ۔ حَدِيْثُ اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنْ اَجْلِيْ قَالَ السَّخَاوِيُّ ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْبِدَايَةِ اِنْتَهٰى وَلَا يَخْفٰى اَنَّ الْكَلَامَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ لَمْ يَبْلُغْ اِلٰى غَايَةٍ قُلْتُ وَتَمَامُهُ اَنَا عِنْدَ الْمُنْدَرِسَةِ قُبُوْرُهُمْ لِاَجْلِيْ وَلَا اَصْلَ لَهُمَا فِي الْمَرْفُوْعِ ۔ | میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل میرے باعث ٹوٹے ہیں سخاوی کہتے ہیں غزالی نے اس کا بدایہ میں ذکر کیا ہے لیکن یہ بات مخفی نہیں۔ کہ کلام اپنے مقصد کو ظاہر نہیں کرتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس روایت کا تتمہ یہ ہے۔ میں قبروں کے نشانوں کے قریب ہوتا ہوں جن کی قبریں میری وجہ سے ٹوٹی ہیں۔ اور ہر دو حدیث کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ |
| ۷۰ ۔ حَدِيْثُ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهِ وَقَالَ اِنَّهُ مُنْكَرٌ وَكَذَا قَالَ السَّخَاوِيُّ وَقَالَ اِنَّهُ | میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں اسے ترمذی نے اپنی جامع میں نقل کر کے لکھا ہے یہ حدیث منکر ہے۔ سخاوی کہتے ہیں۔ اس کی صحت کی کوئی وجہ موجود نہیں یحیی بن معین |

| | |
|---|---|
| لَیْسَ لَہٗ وَجْہٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ ابْنُ | فرماتے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ |
| مُعِیْنٍ اَنَّہٗ کِذْبٌ لَا اَصْلَ لَہٗ | اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابو حاتم رح |
| وَکَذَا قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ وَیَحْیٰی | اور یحیی بن سعید القطان کی بھی یہی |
| بْنُ سَعِیْدٍ وَاَوْرَدَہٗ ابْنُ الْجَوْزِیُّ | رائے ہے۔ ابن الجوزی رح نے اسے |
| فِی الْمَوْضُوْعَاتِ وَوَقَفَہٗ الذَّھَبِیُّ | موضوعات میں نقل کیاہے۔ ذہبی وغیرہ نے |
| وَغَیْرُہٗ عَلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ | اسے موقوف قرار دیا ہے ابن دقیق العید |
| دَقِیْقِ الْعِیْدِ ھٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ | کہتے ہیں۔ یہ حدیث ثابت نہیں اور |
| یُثْبِتُوْہُ وَقِیْلَ اَنَّہٗ بَاطِلٌ وَ | یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ باطل ہے۔ |
| قَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ غَیْرُ ثَابِتٍ وَ | سیوطی کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر سے اس |
| سُئِلَ عَنْہُ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِیُّ | بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں |
| فَاَجَابَ بِاَنَّہٗ حَسَنٌ لَا صَحِیْحٌ | نے فرمایا یہ حسن ہے۔ نہ تو صحیح ہے جیسا |
| کَمَا قَالَ الْحَاکِمُ وَلَا مَوْضُوْعٌ کَمَا | کہ حاکم کا خیال ہے۔ اور نہ یہ موضوع |
| قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیُّ ذَکَرَہُ السُّیُوْطِیُّ | ہے۔ جیسا کہ ابن الجوزی رح کا خیال |
| وَقَالَ الْحَافِظُ اَبُوْسَعِیْدٍ الْعَلَائِیُّ | ہے۔ حافظ ابو سعید رح العلائی کہتے |
| اَلصَّوَابُ اَنَّہٗ حَسَنٌ بِاِعْتِبَارِ | ہیں۔ یہ باعتبار طریق حسن ہے |
| طُرُقِہٖ لَا صَحِیْحٌ وَلَا ضَعِیْفٌ | نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف کجا کہ |
| فَضْلًا عَنْ اَنْ یَّکُوْنَ مَوْضُوْعًا | موضوع ہو۔ جیسا کہ زرکشی رح کا |
| عَلٰی مَا ذَکَرَہُ الزَّرْکَشِیُّ ۔ | خیال ہے ۔ |

**فائدہ** ۔ ترمذی رح میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی

نہیں۔ بلکہ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضؓ اس کا دروازہ ہیں۔

٧٠۔ حَدِیْثُ اَنَا مِنَ اللهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ قَالَ الْعَسْقَلَانِیْ اِنَّهٗ كَذِبٌ مُخْتَلِفٌ فِیْهِ وَقَالَ الزَّرْكَشِیْ لَا یُعْرَفُ وَقَالَ ابْنُ تَیْمِیَّةَ مَوْضُوْعٌ وَقَالَ السَّخَاوِیُّ هُوَ عِنْدَ الدَّیْلَمِیِّ بِلَا اِسْنَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرَادٍ مَرْفُوْعًا اَنَا مِنَ اللهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ فَمَنْ اٰذٰی مُؤْمِنًا فَقَدْ اٰذَانِیْ۔

میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔ حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے اور اس میں اختلاف ہے زرکشی کہتے ہیں یہ حدیث معلوم نہیں امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ سخاوی کہتے ہیں اسے دیلمی نے بغیر سند کے عبد اللہ بن جراد سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں جس نے مومن کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی۔

٧١۔ حَدِیْثُ اِنْصِفْ بِالْحَقِّ مَنِ اعْتَرَفَ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَعْرِفُهٗ۔

جو شخص اعتراف کرے۔ اس کے ساتھ صحیح انصاف کرو۔ سخاوی فرماتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

٧٢۔ حَدِیْثُ اَنْفِقْ مَا فِی الْجَیْبِ یَاْتِكَ مَا فِی الْغَیْبِ لَا اَصْلَ لِمَبْنَاهُ وَلٰكِنْ صَحَّ مَعْنَاهُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَلِلْحَدِیْثِ

جو کچھ تیری جیب میں ہو اسے خرچ کر غیب میں وہ تجھے دستیاب ہو جائے گی۔ ان الفاظ کے لحاظ سے اس روایت کی کوئی اصل نہیں اور بلحاظ معنی قرآن کہتا ہے جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے وہ تمہارے پیچھے آئے گا۔ اور ایک متفق علیہ

المُنْفَقِ عَلَيْهِ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَاَمَّا قَوْلُهُمْ اَنْفَقَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا مَعَهُ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ فَلَيْسَ فِي الْمَرْفُوْعِ لٰكِنْ مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ ۔

حدیث میں ہے خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائیگا لیکن لوگوں کا یہ قول کہ ابو بکرؓ نے جو کچھ ان کے پاس تھا سب کچھ خرچ کر دیا حتی کہ عبا سے بھی لی رہ گئے تو یہ الفاظ مرفوع روایت میں نہیں ہیں لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔

۷۴۔ حَدِيْثُ اِنَّ الْاَرْضَ لَتَنْجِسُ مِنْ بَوْلِ الْاَبْعَرِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْهِ دَاوٗدُ الْوَضَّاعُ

اونٹوں کے پیشاب سے زمین چالیس روز تک ناپاک ہو جاتی ہے۔ اس میں داؤد وضاع موجود ہے۔

۷۵۔ حَدِيْثُ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُبْدِلُ الشِّيْنَ فِي الْاَذَانِ سِيْنًا قَالَ الْمِزِّيُّ فِيْمَا نَقَلَهُ عَنْهُ الْبُرْهَانُ السَّفَاقِسِيُّ اَنَّهُ اشْتَهَرَ عَلٰى اَلْسِنَةِ الْعَوَامِّ وَلَمْ نَرَهُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْكُتُبِ ۔

بلالؓ اذان میں شین کو سین سے بدل دیا کرتے تھے۔ برہان السفاقسی نے مزنی سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے لیکن کتب حدیث میں اس کا کہیں وجود نہیں۔

۷۶۔ حَدِيْثُ اِنَّ الشَّمْسَ رُدَّتْ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَصْلَ لَهٗ وَادَّعٰى ابْنُ الْجَوْزِيِّ اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لٰكِنْ قَالَ السُّيُوْطِيُّ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَنْدَهْ

علیؓ بن ابی طالب کے لئے سورج لوٹا دیا گیا۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن الجوزی نے اس کے موضوع ہونے کا دعوی کیا ہے لیکن سیوطی کہتے ہیں کہ ابن مندہ۔ ابن شاہینؒ ابن مردویہؒ نے اسے روایت کیا ہے

وَابْنُ شَاهِيْنَ وَابْنُ مَرْدُوَيْه وَصَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَالْقَاضِيْ عِيَاضٌ اَقُوْلُ وَلَعَلَّ الْمُنْفِيَّ رَدَّهَا بِاَمْرِ عَلِيٍّ وَالْمُثْبِتُ بِدُعَاءِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَفْصِيْلُهُ فِي السِّيَرِ ۔

طحاویؒ اور قاضی عیاض نے اس کی تصحیح کی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ جن علماء نے انکار کیا ہے۔ انہوں نے اس بنا پر کیا ہو کہ حضرت علیؓ کے حکم سے سورج لوٹا اور جنہوں نے صحیح قرار دیا انہوں نے حضورؐ کی دعا کو اس کا اثر سمجھا اور اس کی تفصیل کریں

۷۷۔ حَدِيْثُ اَنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ فَضَيِّقُوْا مَجَارِيَهُ بِالْجُوْعِ يَعْنِيْ ذَكَرَهُ فِي الْاِحْيَاءِ قَالَ الْعِرَاقِيُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَفِيَّةَ دُوْنَ قَوْلِهِ فَضَيِّقُوْا مَجَارِيَهُ بِالْجُوْعِ يَعْنِيْ فَاِنَّهُ مُدْرَجٌ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ الصُّوْفِيَّةِ ۔

شیطان آدمی کے خون کے جاری ہونے کی جگہ پر چلتا ہے تو اس کے جاری ہونے کی جگہ کو بھوک سے تنگ کردو امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حضرت صفیہ سے مروی ہے۔ اور متفق علیہ ہے۔ آخیر کے الفاظ کہ اس کے جاری ہونے کی جگہ کو بھوک سے تنگ کردو۔ یہ بعض صوفیاء کا کلام ہے۔ جو حدیث میں داخل ہو گیا۔

۷۸۔ حَدِيْثُ اَنَّ شَيْطَانًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ مَعَهُ ثَمَانِيَةُ اَمْثَالِ وُلْدِ اٰدَمَ مِنَ الْجُنُوْدِ وَلَهُ خَلِيْفَةٌ يُقَالُ لَهُ حَزَبُ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ

زمین و آسمان کے مابین ایک شیطان ہے جسے ولہان کہا جاتا ہے۔ اس کے آٹھ ساتھی ہوتے ہیں۔ جو انسانوں جیسے ہوتے ہیں اور اس کا ایک خلیفہ ہے جسے حزب کہا جاتا ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں۔ یہ موضوع

موضوع ۔ ہے ۔

۷۹۔ حدیث ان العالم والمتعلم اذا مرا علی قریۃ فان اللہ تعالیٰ یرفع العذاب عن مقبرۃ تلک القریۃ اربعین یوما فقال الحافظ جلال الدین لا اصل لہ ۔

عالم اور متعلم جب کسی گاؤں پر سے گذرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس گاؤں کے قبرستان سے چالیس روز کا عذاب اٹھا لیتا ہے حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں ۔ اس کی کوئی اصل نہیں ۔

۸۰۔ حدیث ان العبد لینشر لہ من الثناء بین المشرق والمغرب وما یزن عند اللہ جناح بعوضۃ کذا فی الاحیاء وقال العراقی لم اجدہ ھکذا وفی الصحیحین من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیامۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ ۔

بندے کی ثنا مشرق و مغرب کے مابین مشہور کردی جاتی ہے ۔ اور اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اس کا گناہ نہ ہوگا ۔ یہ روایت احیاء العلوم میں ہے ۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس طرح اس حدیث کو کہیں نہیں پایا صحیحین میں ابو ہریرہ رضؓ سے یہ روایت مروی ہے ۔ کہ قیامت کے روز ایک موٹا تازہ آدمی آئے گا جس کا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہ ہوگا ۔

۸۱۔ حدیث ان القصیرۃ

چھوٹی عورت لمبی ہوتی ہے ۔ یعنی

فَدُ تَطْوِيلَ اَيْ تَلِدُ وَلَدًا طَوِيلًا ذَكَرَهُ الْجَوْهَرِيُّ فِي صِحَاحِهٖ وَقَالَ صَاحِبُ الْقَامُوسِ اَنَّهٗ مَثَلٌ وَلَيْسَ بِحَدِيثٍ كَمَا وَهِمَ فِيهِ الْجَوْهَرِيُّ ۔

اولاد لمبی پیدا کرتی ہے۔ جوہری نے اپنی صحاح میں اسے نقل کیا ہے صاحب قاموس کہتے ہیں۔ یہ مثل ہے حدیث نہیں۔ جیسا کہ جوہری کو وہم پیدا ہوا ہے۔

۸۲۔ حَدِيثُ اِنَّ لِاِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَلِاَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ لِحْيَةً فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَصِحَّ وَلَا اَعْرِفُ ذٰلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ الْمَشْهُورَةِ وَلَا الْاَجْزَاءِ الْمَنْثُورَةِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ شَيْخُنَا وَكَذَا مَا وَرَدَ فِي الطَّبَرَانِيِّ مِنْ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ اِلَّا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّ لَهٗ لِحْيَةً تَضْرِبُ اِلٰى سُرَّتِهٖ وَكَذَا مَا ذَكَرَهُ الْقُرْطُبِيُّ اَنَّ ذٰلِكَ وَرَدَ فِي حَقِّ هَارُونَ اَخِيهِ وَرَاَيْتُ بِخَطِّ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ وَرَدَ فِي حَقِّ اٰدَمَ

ابراہیم علیہ السلام اور ابو بکر صدیق کی جنت میں ڈاڑھی ہو گی۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ میں نے حدیث کی کسی مشہور کتاب یا کسی رسالہ میں اس حدیث کو نہیں پایا۔ حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں ہمارے شیخ کہا کرتے تھے۔ کہ ایسے ہی طبرانی میں ایک حدیث ہے۔ کہ اہل جنت سب کے سب امرد ہونگے سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ان کی داڑھی ہو گی۔ ایسے ہی قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ ایسی ہی حدیث موسیٰ کے بھائی ہارون کے بارے میں بھی وارد ہے۔ اور میں نے بعض علماء کے خطوط میں دیکھا کہ حضرت آدم کے بارے میں بھی اسی قسم کی روایت ہے۔ لیکن میں ان میں سے

وَلَا اَعْلَمُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ثَابِتًا۔

کسی روایت کو بھی صحیح نہیں سمجھتا۔

۸۳۔ حَدِيْثُ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَشْرَفَ مِنْكَ فَبِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَتَبِعَهٗ غَيْرُهٗ اَنَّهٗ كَذِبٌ مَوْضُوْعٌ بِالْاِتِّفَاقِ كَذَا فِي الْمَقَاصِدِ لٰكِنْ ذَكَرَهٗ فِي الْاِحْيَاءِ قَالَ الْعِرَاقِيُّ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ بِاِسْنَادَيْنِ ضَعِيْفَيْنِ

اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا آگے آ وہ آگے آئی۔ پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے میری عزت اور جلال کی میں نے کوئی مخلوق تجھ سے اشرف پیدا نہیں کی میں تیرے ہی ذریعہ لیتا ہوں اور تیرے ہی ذریعہ دیتا ہوں۔ ابن تیمیہؒ اور دیگر ائمہ فرماتے ہیں۔ یہ بالاتفاق جھوٹ ہے اور موضوع ہے جیسا کہ مقاصد میں ہے۔ لیکن غزالی نے احیاء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں طبرانی نے اسے کبیر و اوسط میں اور ابو نعیم نے اسے دو ضعیف سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۸۴۔ حَدِيْثُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ دُعَاءً مَلْحُوْنًا اَثْبَتَ وَرَدَّهُ التَّقِيُّ السُّبْكِيُّ وَالْاَظْهَرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَلْحُوْنِ الْخَطَاُ فِي الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَقِيْلَ الْمُرَادُ بِهِ الدُّعَاءُ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

اللہ تعالیٰ غلط دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ تقی السبکی نے اس حدیث کو رد کیا ہے۔ اور غلط سے مراد ظاہراً اعراب اور بناء میں غلطی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باطل دعا قبول نہیں فرماتا۔

٨٥ - حَدِيثُ اِنَّ اللهَ جَعَلَ لَذَّةَ الْاَغْنِيَاءِ فِي طَعَامِ الْفُقَرَاءِ حَكَمَ عَلَيْهِ الْعَسْقَلَانِيُّ بِالْوَضْعِ وَذَكَرَ جَلَالُ السُّيُوطِيُّ فِي اٰخِرِ كِتَابِ الْمَوْضُوعَاتِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ حَدِيثِ اَنَّ اللهَ نَقَلَ لَذَّةَ طَعَامِ الْاَغْنِيَاءِ اِلٰى طَعَامِ الْفُقَرَاءِ فَاَجَابَ بِاَنَّهُ مَوْضُوعٌ ۔

اللہ تعالے نے اغنیار کی لذت فقرار کے کھانے میں رکھی ہے۔ حافظ العسقلانی نے اس کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب الموضوعات کے آخیر میں ذکر کیا ہے۔ کہ ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا۔ اللہ تعالے نے اغنیار کے کھانے کی لذت فقرار کے کھانے میں منتقل کردی۔ انہوں نے جواب دیا یہ موضوع ہے ۔

٨٦ - حَدِيثُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى اَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ يُبْغِضَ كُلَّ مُنَافِقٍ وَعَلٰى كُلِّ مُنَافِقٍ اَنْ يُبْغِضَ كُلَّ مُؤْمِنٍ لَمْ يُوجَدْ ۔

اللہ تعالے نے ہر مومن سے یہ عہد لیا ہے۔ کہ وہ منافق سے بغض رکھے گا۔ اور منافق سے یہ عہد لیا ہے۔ کہ وہ مومن سے بغض رکھے گا۔ یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی ۔

٨٧ - حَدِيثُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى وَعَدَ هٰذَا الْبَيْتَ اَنْ يَحُجَّهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ سِتُّمِائَةِ اَلْفٍ فَاِنْ نَقَصُوا اَكْمَلَهُمُ اللهُ تَعَالٰى بِالْمَلَائِكَةِ وَاِنَّ الْكَعْبَةَ تُحْشَرُ

اللہ تعالیٰ نے اس گھر یعنی بیت اللہ کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ اس کا ہر سال چھ لاکھ آدمی حج کریں گے اگر اس میں کمی ہوگی اللہ تعالیٰ اس تعداد کو فرشتوں کے ذریعے پورا فرمائیگا کعبہ قیامت کے روز سجی ہوئی دلہن کی طرح اٹھایا

| | |
|---|---|
| تحت العرش المزخرف كل من قتحها يتعلق باستارها يسعون حولها حتى تدخل الجنة فيدخلوا معها كن ا في الاحياء وقال العراقي لم اجد له اصلاً ● | جائےگا۔ تمام اس کا حج کرنے والے اس کے پردوں سے چمٹے ہوئے ہونگے۔ اس کے گرد دوڑتے رہیں گے حتی کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو یہ بھی اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی ● |
| ۸۸۔ حديث ان الله يحب الرجل الشعراني ويكره المرأة الشعرانية قال عبد الغافر الفارسي في مجمع الغرائب في الحديث ان الله يحب الرجل الازب ويبغض المرأة الازباء والازب الكثير الشعر ذكره السيوطي وسكت عليه ● | اللہ تعالیٰ بالوں والے مرد کو پسند کرتا اور بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔ عبدالغافر الفارسی نے مجمع الغرائب میں الحدیث میں روایت کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زیادہ بالوں والے مرد کو پسند کرتا اور زیادہ بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔ سیوطی نے ذکر کیا ہے۔ اور خاموشی اختیار کی ہے ● |
| ۸۹۔ حديث ان الله يكره الرجل البطال قال الزركشي لم اجده وقال السيوطي فعند ابي عدي عن حديث ابن عمر بسند فيه متروك | اللہ تعالیٰ بیکار شخص کو ناپسند فرماتا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ ابن عدی نے ابن عمر سے ایک روایت ایسی سند کے ساتھ کی ہے جس میں متروک |

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ وَلِلدَّيْلَمِيِّ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ تَعِبًا فِي طَلَبِ الْحَلَالِ انْتَهَى وَلَا يَخْفَى أَنَّ هٰذَا أُخِذَ مِنْ مَفْهُوْمِ الْمَعْنَى لِصِحَّةِ الْمَبْنَى وَلَا يُظَنُّ أَنَّ أَحَدًا يَقُوْلُ بِهِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ إِلَّا أَنْ يُقَالَ مُرَادُ السُّيُوْطِيِّ أَنَّهُ صَحِيْحٌ مَعْنَاهُ وَأَقْوَى فِي صِحَّةِ مَبْنَاهُ مَا فِي سُنَنِ سَعِيْدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَرَى الرَّجُلَ فَارِغًا لَا فِي عَمَلِ الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ۔

راوی بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کاریگر مومن کو پسند فرماتا ہے۔ دیلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ یہ بات پسند فرماتا ہے۔ کہ بندے کو طلب حلال میں تکلیف اٹھاتے دیکھے اور یہ بات مخفی نہیں ہے۔ کہ یہ بات مفہوم اور معنی صحیح ہونے کی بنا پر اخذ کر لی گئی۔ ورنہ سیوطی کے علاوہ کسی محدث نے یہ بات نہیں کہی۔ ہوسکتا ہے کہ سیوطی کی مراد معنی کی صحت اور درستگی ہو جیسا کہ سنن سعیدؒ بن منصور میں ابن مسعودؓ سے موقوفاً مروی ہے۔ میں آدمی کے فارغ ہونے کو برا سمجھتا ہوں کہ نہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہو نہ آخرت کے۔

۹۰ - حَدِيْثُ إِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ الرَّجُلَ الْمِطْلَاقَ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَعْرِفُهُ كَذٰلِكَ لٰكِنْ ثَبَتَ حَدِيْثُ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى

اللہ تعالیٰ زیادہ طلاق دینے والے آدمی کو ناپسند فرماتا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں میں اسے اس طرح نہیں پہچانتا لیکن حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ اللہ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ

اللّٰہِ الطَّلَاقُ وَحَدِیْثُ لَا اُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ۔

مبغوض طلاق ہے اور دوسری حدیث میں صاحب ذوق مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا

۹۱۔ حَدِیْثُ اِنَّ اللّٰہَ یَکْرَہُ الْعَبْدَ الْمُتَمَیِّزَ عَلٰی اَخِیْہِ قَالَ ابْنُ الدَّیْبَعِ لَا اَعْرِفُہٗ قُلْتُ وَفِیْ جُزْءِ تِمْثَالِ الْعَقْلِ الشَّرِیْفِ لِاَبِی الْیُمْنِ بْنِ عَسَاکِرَ رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ وَذَکَرَ قِصَّۃً اِنَّ اللّٰہَ یَکْرَہُ مِنْ عَبْدِہٖ اَنْ یَرَاہُ مُتَمَیِّزًا عَلٰی اَصْحَابِہٖ۔

اللہ تعالیٰ اس بندے کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنے بھائی کے مقابلہ پر ممتاز رہنا چاہتا ہے ابن الدیبع کہتے ہیں۔ میں اسے نہیں پہچانتا ملا علی قاری فرماتے ہیں ابوالیمن بن عساکر کی کتاب جزء تمثال العقل الشریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصہ بیان کر کے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جو اس بات کا خواہاں ہو کہ اپنے ساتھیوں میں ممتاز بن کر رہے۔

۹۲۔ حَدِیْثُ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً تَنْقُلُ بِالْاَمْوَاتِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَصْلَ لَہٗ وَقَدْ تَقَدَّمَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ مِثْلُہٗ۔

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مردوں کو بدلتے رہتے ہیں سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور اس سے پہلے عبد الملک سے بھی ایک ایسی روایت گذر چکی۔

۹۳۔ حَدِیْثُ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا مَا بَیْنَ شُفْرَیْ عَیْنَیْہِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِائَۃِ عَامٍ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ اَصْلٌ۔

اللہ کا ایک فرشتہ اس کی آنکھوں کے سامنے پانسو سال کی مسافت کی حد پر رہتا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔

۹۴۔ حَدِيثُ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ أُلْهِمْتُمْ فِيهِ الْعَمَلَ وَسَيَأْتِي قَوْمٌ يُلْهَمُونَ الْجَدَلَ ذَكَرَهُ فِي الْإِحْيَاءِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ أَجِدْهُ۔

تم ایسے زمانے میں ہو کہ تمہیں عمل کا الہام کیا جاتا ہے اور ایک قوم ایسی آئے گی۔ جسے جنگ و جدل کا الہام ہوا کرے گا غزالیؒ نے اسے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔

۹۵۔ حَدِيثُ إِنَّ مِنْ أَقَلِّ مَا أُوتِيتُمُ الْيَقِينَ وَعَزِيمَةَ الصَّبْرِ وَمَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْهُمَا لَمْ يُبَالِ مَا فَاتَهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ كَذَا فِي الْإِحْيَاءِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ أَقِفْ لَهُ عَلَى أَصْلٍ وَرَوَى ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ مِنْ حَدِيثِ مُعَاذٍ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ شَيْئًا أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ قُلْتُ وَهُوَ مُسْتَفَادٌ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا وَأَمَّا عَزِيمَةُ الصَّبْرِ فِي الْعَمَلِ فَكَذَا قَلِيلٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَّا الَّذِينَ

تم تھوڑا بہت جو کچھ دیئے گئے ہو۔ وہ یقین اور صبر ہے اور جسے ان چیزوں میں سے کچھ حصہ مل جائے۔ تو اس سے اگر رات کا قیام اور دن کے روزے فوت ہو جائیں۔ تو کچھ حرج نہیں۔ یہ حدیث احیاء میں ہے عراقی کہتے ہیں۔ میں اس کی اصلیت سے واقف نہیں۔ عبد البر نے معاذ سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یقین سے کم کوئی شے نازل نہیں فرمائی۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک خدا تعالیٰ کے قول سے اخذ کیا گیا ہے اور تم بہت تھوڑا علم دیئے گئے ہو اور عمل میں صبر بھی کم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم جو لوگ

| | |
|---|---|
| اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ | ایمان لائے اور نیک کام کرتے اور ایسے |
| قَلِیْلٌ مَّا ھُمْ ۔ | لوگ کم ہیں ۔ |
| ۹۶۔ حَدِیْثُ اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ | گناہوں میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں |
| ذُنُوْبًا لَا یُکَفِّرُھَا اِلَّا الْوُقُوْفُ | کوئی نیکی نہیں مٹا سکتی سوائے عرفہ میں قیام کے |
| بِعَرَفَۃَ ذَکَرَہٗ فِی الْاِحْیَاءِ وَقَالَ | غزالی نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ فرماتے |
| اَسْنَدَہٗ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلٰی | ہیں اسے جعفر بن محمد باقر نے رسول اللہ صلی اللہ |
| رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ | علیہ وسلم سے بالسند روایت کیا ہے۔ عراقیؒ |
| قَالَ الْعِرَاقِیُّ لَمْ اَجِدْ لَہٗ اَصْلًا | کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ۔ |
| ۹۷۔ حَدِیْثُ اِنَّ مِنَ الْعِصْمَۃِ | عصمت میں سے یہ بھی ہے |
| اَنْ لَّا یَقْدِرَ مِنْ کَلَامِ الصُّوْفِیَّۃِ | کہ قدرت نہ ہو۔ یہ صوفیا کے ان کلمات |
| وَھِیَ مِنْ جُمْلَۃِ مَا اَعْجَبَ الشَّافِعِیَّ | میں سے ہے۔ کہ جن سے امام شافعیؒ |
| مِنْ کَلِمَاتِھِمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ | نے تعجب کیا تھا۔ عبداللہؒ بن محمد |
| اَحْمَدَ فِیْ زَوَائِدِ الزُّھْدِ عَنْ | بن حنبل زوائد الزہد میں فرماتے |
| عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ کَانَ | ہیں۔ کہ عوف بن عبداللہ کہا کرتے |
| یَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْعِصْمَۃِ اَنْ | تھے۔ کہ عصمت میں سے یہ بھی ہے |
| تَطْلُبَ الشَّیْءَ مِنَ الدُّنْیَا فَلَا | کہ تو دنیا طلب کرے۔ اور پھر اسے نہ پا سکے |
| تَجِدَہٗ ذَکَرَہُ السُّیُوْطِیُّ ۔ | سیوطی نے اس کا ذکر کیا ہے ۔ |
| ۹۸۔ حَدِیْثُ اِنَّ الْمُسَافِرَ | مسافر اور اس کا مال ہلاکت پر ہوتا |
| وَمَالَہٗ عَلٰی قَلَتٍ بِفَتْحِ الْقَافِ | ہے۔ امام نوویؒ تہذیب میں فرماتے |

واللام وبالمثناة الفوقیۃ
ای ھلاک قال النووی فی
تھذیبہ لیس ھذا خبرا عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانما ھو من کلام بعض السلف
فقیل انہ عن علی کرم اللہ
وجھہ وذکر ابن السکیت و
الجوھری انہ عن بعض الاعراب
انتھی وقد ورد لو علم الناس
رحمۃ اللہ بالمسافر لاصبح
الناس وھم علی سفر انہ
المسافر ورحلہ علی قلتۃ الا
ما وقی اللہ رواہ الدیلمی عن
ابی ھریرۃ مرفوعا بلا سند و
کذا ابن الاثیر فی النھایۃ
وھو ضعیف والدیلمی بسند
عن ابی ھریرۃ یرفعہ لو علم
الناس ما للمسافر لاصبحوا
وھم علی ظھور سفر ان اللہ

ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں۔ بلکہ بعض سلف کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول ہے۔ ابن السکیت اور جوہری کا خیال ہے۔ کہ یہ بعض اعراب کا کلام ہے۔ اور یہ بھی وارد ہے۔ کہ لوگ اگر اللہ کی رحمت کو جو مسافروں پر نازل ہوتی ہے جان لیں تو ہر ایک سفر میں ہو۔ حالانکہ مسافر اور اس کی سواری ہلاکت پر ہوتی ہے۔ ہاں جسے خدا چاہے بچالے۔ دیلمی رح نے اسے ابو ہریرہ رض سے مرفوعاً بلا سند نقل کیا ہے۔ اور اسی طرح ابن الاثیر رح نے نہایہ میں حالانکہ یہ روایت ضعیف ہے دیلمی رح نے ابو ہریرہ رض سے مرفوعاً سند کے ساتھ یہ بھی روایت کیا ہے۔ اگر لوگ اس بات کو جان لیں۔ کہ مسافر کے لئے کیا اجر ہے تو سب کے سب سفر میں مبتلا ہو جائیں اللہ تعالےٰ مسافر کے ساتھ بہت رحیم

بِالْمُسَافِرِ كَرَحِيْمٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا فَفِي الْجُمْلَةِ ثَابِتٌ غَيْرُ مَوْضُوْعٍ ۔

ہے۔ یہ بھی ضعیف ہے فی الجملہ یہ بات ثابت ہے۔ کہ یہ روایت موضوع نہیں۔

۹۹ ۔ حَدِيْثُ اِنَّ مِنْ تَمَامِ اِيْمَانِ الْعَبْدِ اَنْ يَّسْتَثْنِيَ فِيْ كُلِّ حَدِيْثِهٖ مُنْكَرٌ ۔

بندے کے کامل مومن ہونے کی دلیل یہ ہے۔ کہ وہ ہر بات میں استثناء سے کام لے یہ حدیث منکر ہے۔

۱۰۰ ۔ حَدِيْثُ اِنَّ الْمَيِّتَ يَرَى النَّاسَ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعَةَ اَيَّامٍ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ مَنَاقِبِ اَحْمَدَ سُئِلَ عَنْهُ اَحْمَدُ فَقَالَ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ قَالَ السَّخَاوِيُّ وَ يُنْظَرُ مَعْنَاهُ قَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ مَتْنِهٖ كَلَامٌ مُظْلِمٌ وَ وَاضِعُهٗ مُجْرِمٌ قَبَّحَ اللّٰهُ مَنْ وَضَعَهٗ وَلَا بَرَّدَ مَضْجَعَهٗ ۔

مردہ اپنے گھر میں لوگوں کو سات دن تک دیکھتا ہے۔ امام بیہقی مناقب احمد میں فرماتے ہیں۔ امام احمد سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں سخاوی کہتے ہیں۔ اس کے معنی کو دیکھ لیا جائے۔ نووی اپنے متن میں فرماتے ہیں۔ یہ ایک اندھیر کلام ہے۔ اس کا گھڑنے والا مجرم ہے جس نے اس کو وضع کیا ہے اللہ اس کی صورت بگاڑے۔ اور اس کی قبر میں ٹھنڈک نہ ہو۔

۱۰۱ ۔ حَدِيْثُ اِنَّ نِسْبَةَ الْفَائِدَةِ اِلٰى مُفِيْدِهَا مِنَ الصِّدْقِ فِي الْعِلْمِ وَ شُكْرِهٖ وَاِنَّ السُّكُوْتَ عَنْ ذٰلِكَ مِنَ الْكِذْبِ فِي الْعِلْمِ

فائدہ کی فائدہ پہنچانے والے کی جانب نسبت یہ ہے کہ وہ علم میں سچ بولے اور اس کا شکر کرے۔ اور اس سے خاموش رہنا علم میں جھوٹ اور

وَكُفْرِهٖ مِنْ كَلَامِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ جَمَاعَةَ مِنْ مَنْسَكِهِ الْكَبِيرِ قُلْتُ وَمِنَ الْفَائِدَةِ فِي الْاِسْنَادِ اِلٰى صَاحِبِ الْفَائِدَةِ مِنْ زِيَادَةِ الْعَائِدَةِ مَا قِيلَ عِلْمَانِ خَيْرٌ مِنْ عِلْمٍ وَاحِدٍ مَعَ مَا فِي الْاِضَافَةِ بَرَاءَةٌ مِنَ الْمَخَافَةِ۔

اس کی ناشکری ہے۔ ابن الجماعہ نے منسک الکبیر سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ سفیان ثوری کا قول ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ فائدہ کی صاحب فائدہ کی نسبت ایسی ہی جیسے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دو علم ایک علم سے بہتر ہیں۔

۱۰۲ - حَدِيثُ اِنَّ الْوَرْدَ خُلِقَ مِنْ عَرَقِ النَّبِيِّ اَوْ مِنْ عَرَقِ الْبُرَاقِ قَالَ النَّوَوِيُّ لَا يَصِحُّ وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ مَوْضُوعٌ وَسَبَقَهُ لِذٰلِكَ ابْنُ عَسَاكِرَ ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَهُ طُرُقٌ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ وَكِتَابِ الرَّيْحَانِ لِابْنِ فَارِسٍ۔

گلاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا براق کے عرق سے پیدا کیا گیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ان سے پہلے اس حدیث پر وضع کا حکم ابن عساکر رح نے لگایا ہے۔ جیسا کہ سخاوی رح نے اس کا ذکر کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں۔ کہ مسند اور ابن فارس کی کتاب الریحان میں کئی سندیں ہیں۔

۱۰۳ - حَدِيثُ اِنْ كَانَ الْكَلَامُ مِنْ فِضَّةٍ فَالصَّمْتُ مِنْ ذَهَبٍ هُوَ مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ اَوْ لُقْمَانَ

اگر بولنا چاندی ہے۔ تو خاموش رہنا سونا ہے۔ یہ سلیمان علیہ السلام کا قول ہے۔ یا لقمان کی اپنے بیٹے

| | |
|---|---|
| لِأَنَّهُ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ | کے لئے نصیحت ہے۔ جیسا کہ ابن الدیبع رحمہ |
| قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَهٰذَا مَحْمُولٌ | کا خیال ہے خطابی کہتے ہیں۔ یہاں امور کے |
| عَلٰى مَا لَيْسَ فِيْهِ فَائِدَةٌ شَرْعِيَّةٌ | لئے ہے جن میں کوئی فائدہ شرعیہ نہ ہو۔ |
| وَإِلَّا فَقَدْ يَكُوْنُ النُّطْقُ فِيْ | ورنہ بولنا واجب اور بعض مقامات پر |
| بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَاجِبًا وَفِيْ | مستحب ہوگا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں جو |
| بَعْضِهَا مَنْدُوْبًا أَقُوْلُ فَيُحْمَلُ | شخص خاموش رہا۔ اس نے نجات پائی،، اسے |
| حَدِيْثُ مَنْ صَمَتَ نَجَا عَلَى | اول پر محمول کیا جائے گا۔ جیسا کہ اس کی |
| الْأَوَّلِ كَمَا يُشِيْرُ إِلَيْهِ حَدِيْثُ | جانب دوسری حدیث،، جو شخص اللہ اور |
| مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ | آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نیک بات |
| الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ | کہے یا خاموش رہے،، اشارہ کرتی ہے۔ اس |
| وَفِيْهِ تَنْبِيْهٌ نَبِيْهٌ عَلٰى أَنَّ | حدیث میں اس بات کی طرف تنبیہ ہے کہ اچھا |
| كَلَامَ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ | کلام شر پر خاموش رہنے سے بہتر ہے کیونکہ |
| عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّ نَفْعَ الْأَوَّلِ مُتَعَدٍّ | کلام کا نفع جاری رہنے والا ہے۔ اور |
| وَالثَّانِيْ قَاصِرٌ كَمَا فِي النَّهْيِ عَنِ | سکوت اس سے خالی ہے۔ جیسا |
| الْمُنْكَرِ۔ | کہ نہی عن المنکر۔ |
| ۱۳۱۔ حَدِيْثُ إِنْ لَمْ يَكُنِ | اگر علماء اللہ کے ولی نہیں تو پھر اللہ کا کوئی |
| الْعُلَمَاءُ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ | بھی ولی نہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اور امام |
| وَلِيٌّ قَالَهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ | شافعی رحمہ کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے |
| وَقَدْ قِيْلَ مَنْ أَطْلَقَ لِسَانَهُ | کہ جس نے اپنی زبان کو علماء کی عیب |

فِی الْعُلَمَاءِ بِالثَّلْبِ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ بِمَوْتِ الْقَلْبِ وَالثَّلْبُ الْعَیْبُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ غِیْبَۃُ الْعُلَمَاءِ کَبِیْرَۃٌ وَقِیْلَ لَحْمُ الْعُلَمَاءِ سَمٌّ قَاطِعٌ۔

جو ئی میں لگایا۔ تو اللہ تعالٰے اس کے دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں علمار کی غیبت کبیرہ گناہ ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ علمار کا گوشت (یعنی غیبت) سم قاتل ہے۔

۱۰۵۔ حَدِیْثُ اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ اَوْمِنْ جَانِبِ الْیَمَنِ قَالَ الْعِرَاقِیُّ لَمْ اَجِدْ لَہٗ اَصْلًا۔

میں رحمت یمن کی جانب سے پاتا ہوں۔ عراقی رحمہ اللہ تعالٰے کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

۱۰۶۔ حَدِیْثُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ تَقَدَّمَ فِیْ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا خَلَقَ الْعَقْلَ الْحَدِیْثَ رَوَاہُ اِبْنُ دَاوٗدَ الْمُحَبَّرِ قَالَ السَّخَاوِیُّ وَلَیْسَ اِبْنُ الْمُحَبَّرِ کَذَّابًا وَقَدْ قَالَ شَیْخُنَا یَعْنِی الْعَسْقَلَانِیَّ وَالْوَارِدُ فِیْ اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللّٰہُ حَدِیْثُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ وَھُوَ اَثْبَتُ مِنْ حَدِیْثِ الْعَقْلِ۔

سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا یہ بات پہلے اس حدیث کے تحت گذر چکی کہ اللہ تعالٰی نے جب عقل کو پیدا فرمایا الخ اس حدیث کو ابن داؤد المحبر نے روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں ابن المحبر کذاب نہیں، ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر العسقلانی فرمایا کرتے تھے کہ اس موضوع پر کہ اللہ تعالٰی نے اولاً کیا شئے پیدا فرمائی ایک حدیث ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے قلم کو پیدا فرمایا یہ حدیث عقل سے زیادہ ثابت ہے۔

۱۰۷۔ حَدِیْثُ اِیَّاکُمْ وَخَضْرَاءَ

کوڑے کی سبزی سے بچو۔ اسے دارقطنی نے

الدِّمَنَ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ وَالْعَسْكَرِيُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَاقِدِيِّ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ لَا يَصِحُّ مِنْ وَجْهٍ ذَكَرَهُ اِبْنُ الدَّيْبَعِ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قُلْتُ فَلَا يَكُوْنُ مَوْضُوْعًا سَوَاءٌ يَكُوْنُ مَوْقُوْفًا اَوْ مَرْفُوْعًا وَذَكَرَهُ صَاحِبُ تُحْفَةِ الْعُرُوْسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَفْظُهُ اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ فَاِنَّهَا تَلِدُ مِثْلَ اَصْلِهَا وَعَلَيْكُمْ بِبَنَاتِ الْاَعْرَاقِ فَاِنَّهَا تَلِدُ مِثْلَ اَبِيْهَا وَعَمِّهَا وَاَخِيْهَا ثُمَّ الدِّمَنُ بِفَتْحٍ وَكَسْرٍ جَمْعُ دِمْنَةٍ بِكَسْرِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْبَعْرُ شُبِّهَتِ الْمَرْاَةُ الْحَسْنَاءُ الْفَاسِدَةُ بِالنَّبَاتِ يَنْبُتُ عَلَى الْبَعْرِ فِي الْمَوْضِعِ الْخَبِيْثِ فَاِنَّ ظَاهِرَهُ حَسَنٌ وَبَاطِنَهُ

افراد میں اور ابن عساکر نے واقدی سے روایت کیا ہے۔ امام دارقطنی رح فرماتے ہیں۔ یہ کسی طریقہ سے صحیح نہیں۔ جیساکہ ابن الدیبع نے ذکر کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ اسے دیلمی نے ابوسعید سے بھی روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک۔ یہ موضوع نہیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ یہ موقوف ہو یا مرفوع صاحب تحفۃ العروس نے حضرت عمر رضؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ کوڑے کی سرسبزی سے بچو۔ کیونکہ وہ اپنی اصل کے مطابق بچے دیتی ہے۔ اور اچھے نسب والی لڑکیوں سے نکاح کیا کرو۔ کیونکہ وہ اپنے باپ، چچا اور بھائی جیسی اولاد جنتی ہے۔ دمن دمنہ کی جمع ہے اور دمنہ مینگنی کو بولتے ہیں۔ حسین عورت کو بیکار گھاس سے جو کوڑا کرکٹ پر اگتا ہے۔ تشبیہ دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کا ظاہر عمدہ اور باطن خراب ہے۔ اعراق عرق کی

فَارِسِیٌّ وَالْاَعْرَاقُ جَمْعُ عِرْقٍ وَالْمُرَادُ بِهِ الْاَصْلُ۔

جمع ہے۔ اس سے مراد اصل اور نسب ہے۔

۱۰۸۔ حَدِیْثُ اِیَّاكَ وَالسَّجْعَ یَا ابْنَ رَوَاحَةَ كَذَا فِي الْاِحْیَاءِ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ لَمْ اَجِدْهُ هٰكَذَا وَفِي كِتَابِ الرِّيَاضَةِ لِابْنِ السُّنِّيِّ وَاَبِي نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اَنَّهَا قَالَتْ لِلسَّائِبِ اِيَّاكَ وَالسَّجْعَ فَاِنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابَهُ كَانُوْا لَا يَسْجَعُوْنَ وَلِابْنِ حِبَّانَ وَاجْتَنِبِ السَّجْعَ وَفِي الْبُخَارِيِّ نَحْوُهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالسَّجْعُ الْمَذْمُوْمُ هُوَ الْمُتَكَلَّفُ الصَّادِرُ مِنْ نَحْوِ الْكَهَانَةِ وَاَمَّا السَّجْعُ الْوَارِدُ مِنَ الْمَوْزُوْنِ الطَّبِيْعِ فَلَا مَنْعَ لَهُ بَلْ وَرَدَ فِي الشَّرْعِ نَحْوُ اللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ

اے ابن رواحہ قافیہ بندی سے بچ۔

یہ حدیث احیاء العلوم میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔ ابن السنی نے کتاب الریاضہ اور ابن نعیم نے حلیہ میں حضرت عائشہ رض سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ انہوں نے سائب سے فرمایا اے سائب قافیہ بندی سے احتراز کیا کرو۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ قافیہ بندی نہیں کرتے تھے۔ ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں قافیہ بندی سے بچ۔ بخاری میں ابن عباس رض سے بھی اسی قسم کا قول مروی ہے اور وہ سجع بندی مذموم ہے۔ جو تکلفاً صادر ہو۔ جیسے کہانت اور وہ سجع بندی جو موزونی طبع کی بنا پر وارد ہو وہ منع نہیں۔ بلکہ شریعت میں سجع بند عبارات موجود ہیں جیسے۔

قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ ٭

اللّٰھم اعوذ بک من علم لا ینفع ۔ وقلب لا یخشع ۔ ولنفس لا تشبع ۔ ودعاء لا یسمع اور اسی قسم کی دیگر روایات ٭

۱۰۹۔ حَدِیْثُ اَیُّ شَیْءٍ لَا یَخْفٰی قَالَ مَا یَکُوْنُ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ لَا اَعْرِفُ لَہٗ اَصْلًا قَالَ وَنَحْوَہٗ ٭

ایسی کون سی شے ہے جو مخفی نہیں رہتی چاہے کچھ بھی ہو ۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں میں اس کی اصل کو نہیں جانتا ۔ اور اسی قسم کا حسب ذیل روایات بھی ہے ٭

۱۱۰۔ حَدِیْثُ مَنْ اَخْفٰی سَرِیْرَۃً صَالِحَۃً اَوْ سَیِّئَۃً اَلْبَسَہُ اللّٰہُ مِنْھَا رِدَاءً بَیْنَ النَّاسِ یُعْرَفُ بِہٖ وَلَوْ دَخَلَ الْمُؤْمِنُ کَرَّۃً حَائِطٍ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اَصْبَحَ النَّاسُ یَتَحَدَّثُوْنَ بِہٖ قُلْتُ وَیُقَوِّیْ مَعْنَاہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ وَقَدْ فُسِّرَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی اَیْ مَا فِی الْبَاطِنِ وَقِیْلَ مَا لَا یَکُوْنُ فَاِنَّہٗ عَالِمٌ بِالْمَوْجُوْدَاتِ وَالْمَعْدُوْمَاتِ

جس نے اپنا راز چھپایا وہ اچھا ہو یا برا اللہ تعالیٰ اسے ایک چادر پہنا دیتا ہے جس سے وہ لوگوں میں پہچان لیا جاتا ہے ۔ اگرچہ مومن کسی کمرہ میں داخل ہو کر نیک عمل کرے لیکن لوگ صبح کو اسی کی بات کرتے ہوں گے ۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی تائید میں قرآن کی یہ آیت بھی ہے کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو ۔ اللہ اسے ظاہر کرنے والا ہے اور اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں فرمائی ہے کہ وہ ظاہر اور مخفی باتوں کو جانتا ہے ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کوئی ایسی شئے نہیں جو عالم میں موجود ہو یا معدوم ہو ۔ کوئی سی شئے ہو ۔ جس کا وجود ہو یا نہ ہو ۔ چاہے وہ کسی طرح کیوں نہ ہو

| | |
|---|---|
| وَاَنَّہٗ اَیُّ شَیْئٍ یَکُوْنُ وَاَیُّ شَیْئٍ | وہ اسے جانتا ہے جبھی تو اس نے شے معدوم کو حکم |
| لَا یَکُوْنُ وَلَوْ کَانَ کَیْفَ یَکُوْنُ | دیا تھا۔ کہ ہو جا (یعنی وجود میں آجا) پس وہ ہو گئی |
| وَاَنَّہٗ اِذَا قَالَ لِلشَّیْئِ کُنْ فَیَکُوْنُ ؕ | (یعنی وجود میں آ گئی) ؕ |
| ۱۱۱۔ حَدِیْثُ اَلْاِیْمَانُ عَقْدٌ | ایمان قلب سے یقین، زبان سے |
| بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ | اقرار اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے |
| بِالْاَرْکَانِ قَالَ السَّخَاوِیُّ رَوَاہُ | سخاوی کہتے ہیں اسے ابن ماجہ نے عبد السلام |
| اِبْنُ مَاجَۃَ بِسَنَدِہٖ مِنْ طَرِیْقِ | بن صالح کے واسطے سے حضرت علیؓ سے |
| عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ اِلٰی | مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن جوزیؒ نے |
| عَلِیٍّ رَفَعَہٗ بِھٰذَا وَحَکَمَ عَلَیْہِ | اس حدیث پر وضع کا حکم لگایا ہے سیوطی |
| اِبْنُ الْجَوْزِیِّ بِالْوَضْعِ وَلٰکِنْ | کہتے ہیں اسے ابن الجوزی نے موضوعات |
| قَالَ السُّیُوْطِیُّ اَوْرَدَہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ | میں نقل کیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں |
| فِی الْمَوْضُوْعَاتِ وَلَمْ یُصِبْ | ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ فیروز آبادی |
| قُلْتُ قَالَ الْفَیْرُوْزَ آبَادِیُّ فِیْ | نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں تحریر |
| کِتَابِہِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ اَلْحَدِیْثُ | کیا ہے۔ کہ حدیث مشہور الایمان قول |
| الْمَشْھُوْرُ اَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ وَ | و عمل کا نام ہے۔ کم اور زیادہ ہوتا رہتا |
| عَمَلٌ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَالْاِیْمَانُ | ہے۔ یا کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔ اس قسم کی |
| لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ کُلُّہٗ غَیْرُ | کوئی روایت بھی صحیح نہیں۔ زرکشی نے اپنی ابتدا |
| صَحِیْحٍ وَذَکَرَ الزَّرْکَشِیُّ فِیْ اَوَّلِ | کتاب میں بخاریؒ سے نقل کیا ہے کہ ان سے |
| کِتَابِہٖ عَنِ الْبُخَارِیِّ اَنَّہٗ | اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا۔ |

سُئِلَ عَنْ حَدِیْثِ الْاِیْمَانِ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ فَکَتَبَ مَنْ حَدَّثَ بِهٰذَا اسْتَوْجَبَ الضَّرْبَ الشَّدِیْدَ وَالْحَبْسَ الطَّوِیْلَ ۔

کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ تو انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ جو شخص اس حدیث کو بیان کرے۔ وہ ضرب شدید اور لمبی قید کا مستحق ہے

فائدہ ۔ اس حدیث کا راوی عبد السلام بن صالح ابوصلت الہروی ہے جس کے بارے میں عقیلی فرماتے ہیں وہ کذاب ہے ابن الجوزی اپنی موضوعات میں فرماتے ہیں۔ ابو الصلت عبد السلام بن صالح متہم ہے۔ اس کی حدیث حجت نہیں ہو سکتی۔ ذہبی نے میزان میں دار قطنی سے نقل کیا ہے۔ کہ وہ رافضی ہے خبیث ہے اور حدیث بالا کی وضع کے ساتھ متہم ہے۔ ایسے ہی حافظ ابن حجر نے تہذیب میں دار قطنی سے روایت کیا ہے۔ دمیری نے اپنے دیباچہ میں اور ابن رجب زبیری نے اپنی شرح ابن ماجہ میں اسے موضوع قرار دیا ہے۔ سندھی اپنی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس کے ضعف پر تمام محدثین متفق ہیں۔ موضوعات ابن ماجہ میں سے یہ اول روایت ہے جس پر محدثین نے وضع کا حکم لگایا ہے ۔

# حَرْفُ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ!

۱۱۲ - حَدِیْثُ الْبَاذِنْجَانِ لِمَا اُکِلَ لَهٗ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ لَمْ اَقِفْ

بینگن کھانے کے لئے ہے۔ یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں بعض

عَلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ اِنَّهُ
مِنْ وَضْعِ الزَّنَادِقَةِ وَقَالَ
الزَّرْكَشِيُّ وَقَدْ لَهَجَ بِهِ الْعَوَامُّ
حَتّٰى سَمِعْتُ قَائِلًا مِنْهُمْ يَقُوْلُ
هُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَاءِ
زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا
خَطَأٌ قَبِيْحٌ وَكُلُّ مَا يُرْوٰى فِيْهِ
بَاطِلٌ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَلَمْ اَقِفْ
لَهُ عَلٰى اِسْنَادٍ اِلَّا فِيْ تَارِيْخِ
بَلْخٍ وَهُوَ مَوْضُوْعٌ وَفِي الْفَتَاوٰى
الْحَدِيْثِيَّةِ اَنَّ هٰذَا الْقَائِلَ
مُخْطِئٌ اَشَدَّ الْخَطَاءِ فَاِنَّ حَدِيْثَ
الْبَاذِنْجَانِ كَذِبٌ بَاطِلٌ
مَوْضُوْعٌ بِاِجْمَاعِ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ
نَبَّهَ عَلٰى ذٰلِكَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي
الْمَوْضُوْعَاتِ وَالذَّهَبِيُّ فِي
الْمِيْزَانِ وَغَيْرُهُمَا وَحَدِيْثُ
مَاءِ زَمْزَمَ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ فَقِيْلَ
صَحِيْحٌ وَقِيْلَ حَسَنٌ وَقِيْلَ ضَعِيْفٌ

حفاظ کا قول ہے ۔کہ یہ زنادقہ کی وضع
کردہ ہے ۔زرکشی کہتے ہیں سارے عوام
بہت بیان کرتے ہیں ۔حتی کہ میں نے
ایک شخص کو کہتے سنا ۔کہ یہ حدیث ماء
زمزم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے ۔کہ زمزم
کا پانی پینے کے لئے ہے ۔یہ بہت بڑی
غلطی ہے ۔اور اس کے بارے میں جتنی
روایات ہیں سب باطل ہیں ۔سیوطی کہتے ہیں
مجھے اس روایت کی سند سوائے تاریخ بلخ
کے کہیں نظر نہیں ۔اور وہ سند موضوع ہے
فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ اس کا بیان کرنے والا
بہت بڑا خطا کار ہے ۔کیونکہ حدیث ۔ ذبجان
جھوٹ ہے باطل ہے ۔اور باتفاق محدثین
موضوع ہے ۔جیسا کہ ابن الجوزی نے
موضوعات اور امام ذہبی رحمہ اللہ
تعالے نے میزان میں تحریر کیا ہے
اور زمزم والی روایت مختلف
فیہ ہے ۔بعض صحیح ۔بعض حسن
اور بعض ضعیف کہتے ہیں اور کسی محدث

وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّهُ مَوْضُوْعٌ ۔

نے بھی اسے موضوع قرار نہیں دیا۔

۱۱۳۔ حَدِيْثُ بَاعِدُوْا بَيْنَ أَنْفَاسِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ غَيْرُ رِوَايَتٍ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ ابْنُ الْحَاجِّ فِي مَدْخَلِ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَذَكَرَهُ ابْنُ جَمَاعَةَ فِي مَنْسَكِهِ فِي طَوَافِ النِّسَاءِ وَلَفْظُهُ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاعِدُوْا بَيْنَ النَّاسِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ۔

عورتوں اور مردوں کے سانسوں میں دوری کردو۔ یہ روایت ثابت نہیں۔ ابن الحاج نے مدخل میں صلوٰۃ العیدین میں اور ابن جماعہ رح نے منسک میں طواف النساء میں اسے روایت کیا ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ حضورؐ سے یہ بھی روایت کیا جاتا ہے۔ لوگوں میں یعنی مردوں اور عورتوں میں دور رکھو۔

۱۱۴۔ حَدِيْثُ الْبَاقِلَاءِ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ حَدِيْثُ الْبَاقِلَاءِ وَالْعَدَسِ بَاطِلَةٌ ۔

باقلا والی روایت کی بھی کوئی اصل نہیں جیسا کہ ابن الدبیع نے ذکر کیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں باقلا اور مسور کی دال کی حدیثیں باطل ہیں۔

۱۱۵۔ حَدِيْثُ بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ هُوَ مَوْضُوْعٌ وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لٰكِنْ لَا يَتَبَيَّنُ لِي أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

صدقہ میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ بلائیں اس پر نہیں چل سکتیں۔ ابن الجوزی رح کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں۔ مجھ پر اس کی کیفیت ظاہر نہ ہو سکی۔ سیوطی رح کہتے ہیں اسے طبرانی رح نے اوسط میں

حَدِیْثِ عَلِیٍّ وَاَبُوالشَّیْخِ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ ۔

حضرت علی رضؓ سے اور ابوالشیخ رحؒ نے انس سے روایت کیا ہے ۔

۱۱۶ - حَدِیْثُ بُخَلَاءُ اُمَّتِیْ الْخَیَّاطُوْنَ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْهِ قَالَ ابْنُ الدَّیْبِعِ بَلْ لَا اَصْلَ لَهُ فَاِنَّ حَدِیْثَ عَمَلُ الْاَبْرَارِ مِنَ الرِّجَالِ الْخِیَاطَةُ وَعَمَلُ الْاَبْرَارِ مِنَ النِّسَاءِ الْغَزْلُ الَّذِیْ رَوَاهُ تَمَّامٌ فِیْ فَوَائِدِهٖ وَغَیْرُهٗ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ یَرُدُّهٗ حَدِیْثُ اَلْبَخِیْلُ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَوْ کَانَ رَاهِبًا لَا اَصْلَ لَهُ وَلٰکِنْ لَفْظُ اَلْبَخِیْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَوْ کَانَ عَابِدًا وَالسَّخِیُّ لَا یَدْخُلُ النَّارَ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا ۔

میری امت کے بخیل درزی ہیں سخاوی کہتے ہیں۔ میں اس حدیث کا واقف نہیں ابن الدیبع کہتے ہیں بلکہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ حدیث ہے۔ کہ نیک مردوں کا عمل سلائی اور نیک عورتوں کا عمل کا تنا ہے۔ اسے تمام نے فوائد میں سہل بن سعد سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث پہلی روایت کی تردید کرتی ہے۔ اور یہ حدیث کہ بخیل اللہ کا دشمن ہے چاہے راہب کیوں نہ ہو۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی یہ روایت کہ بخیل جنت میں داخل نہ ہو گا۔ چاہے عابد کیوں نہ ہو۔ اور سخی دوزخ میں داخل نہ ہو گا چاہے فاسق کیوں نہ ہو ۔

۱۱۷ حَدِیْثُ اَلْبَرْدُ عَدُوُّ الدِّیْنِ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ بَلْ هُوَ مِنْ کَلَامِ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ

سردی دین کی دشمن ہے یہ حدیث نہیں بلکہ سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالےٰ الدمشقی امام الکبیر

الدمشقی الامام الکبیر۔

۱۱۸- حدیث البرّ ابرّ باھلہ من کلام العامۃ ولعلہ ماخوذ من تقدیم علی البحر فی قولہ تعالیٰ ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر ومن قولہ سبحانہ وتعالیٰ الم نجعل الارض کفاتا احیاء وامواتا ای ضامۃ کضم الام اولادھا کما یشیر الیہا قولہ تعالیٰ منہا خلقناکم۔

کا کلام ہے۔

خشکی اپنے رہنے والوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرتی ہے یہ عوام کا کلام ہے اور شاید اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے ماخوذ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے خشکی کو سمندر پر مقدم فرمایا ہے وہ وہ ذات ہے جو تمہیں خشکی اور دریا میں چلاتا ہے،، اور اللہ تعالیٰ کا قول ،، کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کے لئے گود کی طرح نہیں بنا دیا، جیسے ماں اپنی اولاد کو لپٹا تی ہے۔ اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی اشارہ کرتا ہے ،، ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا ہے ،،

۱۱۹- حدیث البرکۃ فی البنات قال السخاوی عن ابن عباس ان رجلا دعا علی بناتہ بالموت فقال علیہ السلام لا تدع فان البرکۃ فی البنات وفی مسندہ من اتہم بالوضع وھو لا ینافی من ان موت البنات من

برکت لڑکیوں میں ہے سخاوی کہتے ہیں ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی لڑکیوں کے لئے بد دعا کی آپ نے فرمایا بد دعا نہ کرو کیونکہ برکت لڑکیوں میں ہے اس کا راوی وضع کے ساتھ متہم ہے۔ اور یہ اس بات کے منافی نہیں ہے کہ لڑکیوں کی موت عزت میں سے ہے۔ کیونکہ حالات مقامات کے تفاوت سے مختلف ہوتے رہتے

المنکرمات فان المحالات تختلف بتفاوت المقامات فقد روی الطبرانی فی الکبیر والاوسط وغیرهما عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی علیه السلام لما عزی بابنته رقیة قال الحمد لله دفن البنات من المکرمات وفی روایة البزار موت البنات وهو غریب ولابن ابی الدنیا عن ابن عباس رضی الله عنهما انه ماتت له ابنة فاتاه الناس یعزونه فقال لهم عورة سترها الله ومؤنة کفاها الله واجر ساقه الله واجترء المتأخرون ان یزیدوا فیها حرفا فما قدروا کذا فی المقاصد واقول ویمکن ان یقال ان الرابع امر قضاه

ہیں۔ کیونکہ طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی بیٹی رقیہ کی تعزیت کی تو فرمایا سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے لڑکیوں کو عزت سے دفن کر دیا۔ بزار کی روایت میں ہے۔ کہ لڑکیوں کی موت مکرمات میں سے ہے اور یہ غریب ہے۔ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ ان کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا۔ لوگ ان کے پاس تعزیت کے لئے آئے تو انہوں نے فرمایا۔ یہ ایک عورت تھی جس کا اللہ نے پردہ ڈھانپ لیا ایک امانت تھی جسے اللہ نے پورا کیا اور ایک اجر تھا جسے اللہ نے جاری رکھا۔ متاخرین نے اس میں کچھ زیادتی کرنی چاہی۔ لیکن اس پر قادر نہ ہو سکے۔ جیسا کہ مقاصد میں ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ممکن ہے کہ چوتھا کلمہ یہ کہا جائے ایک حکم تھا۔ جسے اللہ نے پورا کیا۔ اور اللہ کے سوا

اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

کسی میں طاقت نہیں ۔

۱۲۰۔ حَدِیْثُ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ صِغَرِ الْقُرْصِ وَطُوْلِ الرِّشَاءِ وَصِغَرِ الْجَدْوَلِ وَالْمُرَادُ بِالْجَدْوَلِ نَھْرُ الْمَاءِ ذَکَرَہٗ السَّخَاوِیُّ فِی الْمَقَاصِدِ فِیْ حَدِیْثِ صَغِّرُوا الْخُبْزَ وَقَالَ اِنَّہٗ بَاطِلٌ وَکَاَنَّہٗ تَبِعَ النَّسَائِیَّ فِیْمَا نُقِلَ عَنْہُ اَنَّہٗ کِذْبٌ قُلْتُ وَاِلَّا فَحَدِیْثُ الْبَرَکَۃِ قَدْ ذَکَرَہُ السُّیُوْطِیُّ فِیْ جَامِعِ الصَّغِیْرِ عَنْ اَبِی الشَّیْخِ فِی الثَّوَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَالسِّلَفِیُّ فِی الطُّیُوْرِیَّاتِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَمَّا حَدِیْثُ صَغِّرُوْا کَسَیَاتِیْ عَلَیْہِ الْکَلَامُ فِیْ مَحَلِّہٖ ۔

برکت چھوٹی روٹی، لمبی رسی اور چھوٹی گول میں ہے۔ اور جدول سے مراد پانی کی نہر ہے۔ سخاوی رحمہ اللہ نے اس روایت کو مقاصد میں اس حدیث کے تحت تحریر کیا ہے۔ کہ روٹی چھوٹی بنایا کرو۔ سخاوی رحمہ کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ اور انہوں نے اس معاملہ میں امام نسائی رح کی اتباع کی ہے۔ کیونکہ وہ اس حدیث کو کذب قرار دیتے ہیں۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ اسے سیوطی رح نے جامع الصغیر میں ابو الشیخ کے ذریعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور سلفی رح نے طیوریات میں ابن عمر رض سے اور حدیث صغروا اپنے موقع پر آئے گی۔

۱۲۱۔ حَدِیْثُ بَرَکَۃُ الشِّرْکِ لَا تَفُوْرُ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ کَمَا

شرکت کی مقدار جاری نہیں ہوتی

یہ حدیث نہیں ہے۔ جیسا کہ ابن الربیع

قَالَ ابْنُ الدَّيْبَعِ ۔

کا خیال ہے ۔

۱۲۲۔ حَدِيثُ الْبَشَاشَةُ خَيْرٌ مِنَ الْقِرَى اَيِ الضِّيَافَةِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا اَعْرِفُهُ ۔

خوشی مہمان داری سے بہتر ہے سخاوی رح فرماتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا ۔

۱۲۳۔ حَدِيثُ بَشِّرِ الْقَاتِلَ بِالْقَتْلِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا اَصْلَ لَهُ ۔

قاتل کو قتل کی بشارت دے دو۔ سخاوی رح فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ۔

۱۲۴۔ حَدِيثُ الْبِطِّيخِ وَفَضَائِلِهِ صَنَّفَ فِيهِ اَبُو عُمَرَ النَّوْقَانِيُّ جُزْءًا وَاَحَادِيثُهُ بَاطِلَةٌ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ وَكَذَا قَالَ الزَّرْكَشِيُّ قُلْتُ اَمَّا فَضَائِلُهُ فَكَذٰلِكَ وَاَمَّا مَا وَرَدَ فِيهِ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكَلَهُ فَثَابِتٌ لَا سِيَّمَا مَعَ الرُّطَبِ كَمَا فِي شَمَائِلِ التِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهِ ۔

خربوزہ اور اس کے فضائل ابو عمر والنوقانی نے اس بارے میں ایک جزو تصنیف کیا ہے ابن الدیبع اور زرکشی کہتے ہیں اس کی سب حدیثیں باطل ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کے فضائل تو باطل ہیں۔ اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ کھایا۔ اور وہ بھی کھجوروں کے ساتھ یہ ثابت ہے۔ اور شمائل الترمذی رح میں موجود ہے ۔

۱۲۵۔ حَدِيثُ الْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ فِي مَبْنَاهُ وَهُوَ عَنْ عَمْرِو

سخت سیری ذہانت کو دور کر دیتی ہے۔ اس کی لفظاً کوئی اصل نہیں صحابہ میں عمرو بن العاص رح وغیرہ سے اور

بن العاص وغيرهم من الصحابة
فمن بعدهم بمعناه •

تابعین سے اس کے معنی مروی
ہیں •

١٢٦ - حديث بني الدين
على النظافة ذكره في الاحياء
وقال مخرجه لم اجده ذكره
ابن الديبع قلت لفظه لم
اجد هكذا وفي الضعفاء
لابن حبان من حديث عائشة
تنظفوا فان الاسلام نظيف
وللطبراني بسند ضعيف
جدا من حديث ابن مسعود
النظافة تدعو الى الايمان
انتهى قال السيوطي واقرب
منه ما اخرجه الترمذي
من حديث سعد بن ابي وقاص
مرفوعا ان الله نظيف يحب
النظافة فنظفوا افنيتكم
انتهى وروى الترمذي من
حديث سعد بن ابي وقاص

دین صفائی پر بنایا گیا ہے۔ غزالیؒ نے
اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے
میں اس کا مخرج نہیں جانتا۔ ابن الدیبعؒ نے
اس کا ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ان
الفاظ کے ساتھ میں نے اس حدیث کو کہیں
نہیں پایا۔ ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں
حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے
صفائی اختیار کرو، کیونکہ اسلام بھی پاکیزہ ہے
طبرانی میں عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً انتہائی
کمزور سند کے ساتھ مروی ہے۔ پاکیزگی ایمان
کی جانب بلاتی ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اس میں سب سے
عمدہ وہ روایت ہے جو ترمذی میں سعدؓ بن ابی
وقاص سے مرفوعاً مروی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے
پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ تو تم اپنے مکانوں کو پاکیزہ
رکھا کرو۔ نیز ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے
روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ پاکی کو پسند کرتا
ہے صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے مہربان ہے

| | |
|---|---|
| اِنَّ اللهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ | مہربانی کو پسند کرتا ہے سخی ہے سخاوت کو |
| نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ | پسند کرتا ہے تم بھی صاف رکھا کرو۔ سعدؒ |
| يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ | کہتے ہیں میرا خیال ہے اپنے گھروں کو اور |
| فَنَظِّفُوْا قَالَ اَرَاهُ اَفْنِيَتَكُمْ وَ | اور ایک روایت میں ہے اپنے خیموں کو |
| فِيْ رِوَايَةٍ اَخْبِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا | صاف رکھا کرو۔ اور یہود کی مشابہت نہ |
| بِالْيَهُوْدِ وَذَكَرَ الْقُرْطُبِيُّ فِيْ شَرْحِ | کرو۔ قرطبی نے اپنی شرح اسمار الحسنیٰ میں لکھا |
| اَسْمَاءِ الْحُسْنٰى اَنَّهُ رَوَاهُ الْبَزَّارُ | ہے۔ اسے بزارؒ نے اپنی مسند میں روایت |
| فِيْ مُسْنَدِهٖ وَاَخْرَجَ الرَّافِعِيُّ بِسَنَدِهٖ | کیا ہے رافعیؒ نے سنداً ابوہریرہؓ سے روایت کیا |
| عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ | ہر شے میں جہاں تک تم میں طاقت ہو صفائی |
| تَنَظَّفُوْا بِكُلِّ مَا اسْتَطَعْتُمْ | رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کو |
| فَاِنَّ اللهَ بَنَى الْاِسْلَامَ عَلَى | صفائی پر بنایا ہے۔ اور جنت میں |
| النَّظَافَةِ وَلَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ | بجز صاف آدمی کے کوئی داخل نہ |
| اِلَّا نَظِيْفٌ ۔ | ہوگا۔ |
| ۱۲۷ ۔ حَدِيْثُ اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ | بلا، قول کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ابن الجوزیؒ |
| بِالْقَوْلِ اَوْرَدَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ | نے اس حدیث کو ابوالدرداءؓ اور ابنؓ |
| فِي الْمَوْضُوْعَاتِ مِنْ حَدِيْثِ | مسعود سے روایت کرکے موضوعات میں |
| اَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ | شامل کیا ہے۔ ربیع کہتے ہیں اسے خطیبؒ |
| الرَّبِيْعُ وَهُوَ عِنْدَ الْخَطِيْبِ فِيْ | نے اپنی تاریخ میں ابن مسعودؓ سے ان الفاظ |
| تَارِيْخِهٖ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِلَفْظِ | کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بلا، بولنے کے |

البلاء موکل بالمنطق فلو ان رجلا عیّر رجلا برضاع کلبة لرضعها قال السخاوی وهو ضعیف قلت ولفظ الزرکشی بالمنطق وقال رواه ابن لال فی مکارم الاخلاق من حدیث ابن عباس والدیلمی من حدیث ابی الدرداء قال السیوطی رواه الدیلمی ایضا من حدیث ابن مسعود مرفوعا واحمد فی الزهد عنه موقوفا وابن السمعانی فی تاریخه من حدیث علی مرفوعا

ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے کو یہ عیب لگائے کہ اس نے کتیا کا دودھ پیا ہے۔ تو وہ خود بھی اسے پیئے گا۔ سخاوی رح کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ زرکشی کی روایت میں بولنے کا لفظ ہے۔ ابن لال رح نے مکارم الاخلاق میں ابن عباس رض سے اور دیلمی نے ابوالدرداء سے روایت کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں اس روایت کو دیلمی نے ابن مسعود رض سے مرفوعاً امام احمد رح نے زہد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔ اور ابن سمعانی رح نے علی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۲۸۔ حدیث بیت المقدس طست من ذهب مملوّ عقارب لیس بحدیث بل هو مما ینسب الی التوراة۔

بیت المقدس سونے کا ایک طشت ہے جو سختیوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ان امور میں سے ہے۔ جو تورات کی جانب منسوب ہیں۔

## حرف التاء المثناة من فوق

۱۲۹۔ حدیث تحیة البیت

گھر کا سلام طواف ہے۔ سخاوی رح

الطواف قال السخاوي لم أره بهذا اللفظ قلت المراد بالبيت هو الكعبة وهو البيت الحرام ومعناه صحيح كما في الصحيح عن عائشة أول شيء بدأ به النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة أنه توضأ ثم طاف الحديث وذلك لأن كل من يدخل المسجد الحرام يسن له أن يبدأ بالطواف فرضا أو نفلا ولا يأتي بصلوة تحية المسجد إلا إذا لم يكن في نيته أن يطوف لعذر أو لغيره وليس معناه أن تحية المسجد ساقطة عن هذا المسجد كما توهم بعض الأغنياء من مفهوم هذه العبارة الصادرة عن الفقهاء وغيرهم.

کہتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نہیں پایا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ بیت سے کعبہ یعنی بیت الحرام ہے۔ اور مفہوم اس کا صحیح ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے وضو فرمایا۔ اور پھر طواف کیا۔ الحدیث۔ اور اسی باعث جو شخص بھی مسجد حرام میں داخل ہو۔ اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ پہلے طواف کرے چاہے وہ فرض ہو یا نفل۔ اور وہاں تحیۃ المسجد نہیں پڑھے گا۔ ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر اس کا ارادہ طواف کا نہ ہو اور یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ تحیۃ المسجد اس سے ساقط ہو جائے گی۔ جیسا کہ بعض اغرار نے خیال کیا ہے۔ فقہا و غیرہ کی اس عبارت سے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔

| | |
|---|---|
| ۱۳۰ - حَدِیثُ تَخَتَّمُوا بِالزَّبَرْجَدِ فَاِنَّهُ یُسْرٌ لَا عُسْرَ فِیهِ قَالَ العَسْقَلَانِیُّ مَوْضُوعٌ وَاَمَّا التَّخَتُّمُ بِالْیَاقُوتِ یَنْفِی الفَقْرَ یُرِیدُ اَنَّهُ اِذَا ذَهَبَ مَالُهُ بَاعَهُ فَوَجَدَ فِیهِ غِنًی وَالاَشْبَهُ اِنْ صَحَّ الحَدِیثُ اَنْ یَکُونَ لِخَاصِیَّةٍ فِیهِ کَمَا ذَکَرَهُ السُّیُوطِیُّ فِی مُخْتَصَرِ النِّهَایَةِ ۔ | زبرجد کی انگوٹھی پہنا کرو۔ کیونکہ وہ آسانی پیدا کرتی ہے۔ اور اس میں کوئی تکلیف نہیں امام عسقلانی رح فرماتے ہیں۔ یہ روایت موضوع ہے۔ اور یہ حدیث کہ یاقوت فقر کو دور کرتا ہے مقصد اس سے یہ ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ رہے تو اسے بیچ کر غنی ہو سکتا ہے اور بہتر یہ ہے۔ کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو۔ تو یہ یاقوت کی خاصیت ہو گی۔ جیسا کہ سیوطی نے مختصر النہایہ میں ذکر کیا ہے۔ |
| ۱۳۱ - حَدِیثُ تَخَتَّمُوا بِالزَّبَرْجَدِ فَاِنَّهُ یَنْفِی الفَقْرَ اَوْرَدَهُ الدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَا یَصِحُّ اَیْضًا کَمَا ذَکَرَهُ اِبْنُ الدَّیْبَعِ ۔ | زبرجد کی انگوٹھی پہنو۔ کیونکہ وہ فقر کو دور کرتا ہے۔ دیلمی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ جیسا کہ ابن الدیبع کا قول ہے۔ |
| ۱۳۲ - حَدِیثُ تَخَتَّمُوا بِالعَقِیقِ لَهُ طُرُقٌ کُلُّهَا وَاهِیَةٌ کَمَا قَالَ اِبْنُ الدَّیْبَعِ لٰکِنْ رَوَاهُ الدَّیْلَمِیُّ مِنْ حَدِیثِ اَنَسٍ وَعُمَرَ وَعَلِیٍّ وَعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ | عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو۔ ابن الدیبع کہتے ہیں۔ اس کی تمام سندات واہیات ہیں۔ دیلمی رح نے اسے انس رض۔ عمر رض۔ علی رض اور اور عائشہ رض سے متعدد سندات کے ساتھ روایت کیا ہے جس سے معلوم ہوتا |

بِاَسَانِيْدَ مُتَعَدِّدَةٍ فَيَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْحَدِيْثَ لَهٗ اَصْلٌ وَ فِي الْيَوَاقِيْتِ لِلْمُطَرِّزِيِّ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ الْحَرْبِيَّ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ صَحِيْحٌ قَالَ وَيُرْوٰى اَيْضًا بِالْيَاءِ التَّحْتِيَّةِ اَيْ اُسْكُنُوْا بِالْعَقِيْقِ وَاَقِيْمُوْا بِهٖ ذَكَرَهُ الزَّرْكَشِيُّ وَ قَالَ السُّيُوْطِيُّ عِنْدَ ابْنِ عَدِيٍّ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِيْقِ فَاِنَّهٗ مُبَارَكٌ ٭

ہے کہ اس کی کچھ اصل نہیں یواقیت مطرزی میں ہے کہ ابراہیم رحمہ حربی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا صحیح ہے، اور یہ حدیث یاء سے بھی روایت کی جاتی ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ عقیق کے ساتھ سکون حاصل کرو۔ اور اسے قائم رکھو۔ سیوطی رح کہتے ہیں، ابن عدی رح نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے، عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو، کیونکہ وہ مبارک ہے ٭

۱۳۳ - حَدِيْثُ تَارِكُ الْوَرْدِ مَلْعُوْنٌ وَصَاحِبُ الْوَرْدِ مَلْعُوْنٌ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ

گلاب کو ترک کرنے والا اور گلاب والا دونوں ملعون ہیں اور اگر یہ واؤ کے زیر کے ساتھ ہے تو معنی یہ ہونگے کہ ورد کرنے والا اور ورد چھوڑنے والا دونوں ملعون ہیں یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں

۱۳۴ - حَدِيْثُ تَرْكُ الْعَادَةِ عَدَاوَةٌ لَا اَصْلَ لَهٗ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ ٭

عادت کو ترک کرنا دشمنی ہے ابن الدیبع رحمہ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ٭

۱۳۵ - حَدِيْثُ تَرْكُ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ اِيْ مَظِنَّةٌ لِلْهَرَمِ

رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کی طرف لے جاتا ہے قتیبی رح کہتے ہیں یہ کلمہ عام

| | |
|---|---|
| قَالَ الْقُتَیْبِیُّ هٰذِهٖ الْکَلِمَۃُ جَارِیَۃٌ عَلٰی اَلْسِنَۃِ النَّاسِ وَ لَسْتُ اَدْرِیْ اَرَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ ابْتَدَاَھَا اَمْ کَانَتْ تُقَالُ قَبْلَہٗ کَذَا فِی النِّھَایَۃِ وَکَاَنَّہٗ غَفْلَۃٌ عَنْ حَدِیْثِ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِکَفٍّ مِّنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْکَ الْعَشَاءِ مَھْرَمَۃٌ اَخْرَجَہٗ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا مُنْکَرٌ اِنْتَھٰی فَفِی الْجُمْلَۃِ لَہٗ اَصْلٌ کَمَا لَا یَخْفٰی۔ | آدمیوں کی زبان پر جاری ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس کی ابتدا فرمائی یا پہلے ہی سے بولا جاتا تھا۔ اور یہ اس حدیث سے غفلت کی بنا پر کہا گیا ہے۔ رات کو کھانا ضرور کھاؤ۔ چاہے ردی کھجور کی ایک مٹھی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپا پیدا کرتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی میں ہے۔ اور امام ترمذی نے اسے منکر کہا ہے۔ فی الجملہ یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل موجود ہے۔ |

**فائدہ۔** پہلی حدیث ترمذی کی اس روایت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث صرف منکر نہیں۔ بلکہ انہیں اس حدیث پر تین اعتراضات ہیں۔ اول یہ کہ یہ منکر ہے۔ ثانیاً یہ مجہول ہے کیونکہ عبد الملک بن علاق مجہول ہے۔ اور روایت منکر اور مجہول قابل قبول نہیں ہوتی۔ ثالثاً یہ روایت ضعیف بھی ہے۔ کیونکہ عنبسہ بن عبد الرحمان القرشی ضعیف ہے۔ تو گویا ایک حدیث میں بیک وقت یہ تین عیوب موجود ہوں۔ لیکن یہ روایت ابن ماجہ میں جابر بن عبد اللہ سے بھی مروی ہے جس کے رواۃ سوائے ابراہیم بن عبد السلام بن باباہ المخزومی کے سب ثقہ ہیں۔ اور عبد السلام ضعیف ہے نتیجۃً روایت کو ہم ضعیف تو کہہ سکتے ہیں لیکن

موضوع ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

١٣٦- حَدِيثُ تَسْلِيمِ الْغَزَالَةِ اشْتَهَرَ عَلَى الْأَلْسِنَةِ وَفِي الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ وَمَنْ نَسَبَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَذَبَ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ وَذَكَرَ الْقَسْطَلَانِيُّ مَقُولَ ابْنِ كَثِيرٍ ثُمَّ قَالَ لَكِنَّهُ وَرَدَ فِي الْجُمْلَةِ فِي عِدَّةِ أَحَادِيثَ يَتَقَوَّى بَعْضُهَا بِبَعْضٍ أَوْرَدَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَذَكَرَهُ ابْنُ السُّبْكِيِّ أَنَّ تَسْلِيمَ الْغَزَالَةِ رَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْفَهَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ قُلْتُ وَكَذَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَشَيْخُهُ ابْنُ عَدِيٍّ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّمِيرِيُّ فِي حَيٰوةِ الْحَيَوَانِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

ہرنی کو سالم رکھنا۔ یہ روایت بھی لوگوں میں مشہور ہے۔ مدائح النبویۃ میں ہے کہ ابن کثیر کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور جس نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کیا۔ اس نے جھوٹ بولا۔ جیسا کہ ابن الدیبع رح کا خیال ہے۔ عسقلانی رح نے ابن کثیر رح کا قول نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے۔ جو ایک دوسرے کی تقویت کرتا ہے۔ ان تمام روایات کو حافظ عسقلانی رح نے جمع فرمایا ہے۔ ابن سبکی کہتے ہیں۔ اس حدیث کو حافظ ابو نعیم اصفہانی اور بیہقی رح نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ دمیری نے اپنی حیوۃ الحیوان میں تحریر کیا ہے۔ کہ اس حدیث کو دارقطنی رح حاکم رح اور ابن عدی رح نے روایت کیا ہے۔

۱۳۷ - حَدِيثُ تُعَادُ الصَّلوٰةُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ يَعْنِي مِنَ الدَّمِ قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ خُطْبَةِ مُسْلِمٍ اَنَّهُ حَدِيثٌ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ ٭

ایک درہم (خون) کی مقدار سے نماز کا اعادہ کیا جائے ۔ امام نووی رح شرح خطبۃ المسلم رح میں فرماتے ہیں ۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے ۔ یہ حدیث باطل ہے بلکہ محدثین کے نزدیک اس کی کوئی اصل نہیں ٭

۱۳۸ - حَدِيثُ يَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰى سَبْعِينَ فِرْقَةٍ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا فِرْقَةً وَاحِدَةً قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ الزَّنَادِقَةُ وَهُمُ الْقَدَرِيَّةُ قَالَ فِي اللَّآلِي بِهٰذَا اللَّفْظِ وَ اِلَّا فَحَدِيثُ يَفْتَرِقُ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً اَخْرَجَهُ اَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِي صَحِيحِهِمَا وَقَالَ الْحَاكِمُ اَنَّهُ حَدِيثٌ كَبِيرٌ فِي

میری امت ستر فرقوں میں بٹ جائے گی ۔ سب کے سب سوائے ایک فرقے کے جنتی ہوں گے ۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا ۔ آپ نے فرمایا زندیق اور قدریہ سیوطی نے لآلی میں انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے ۔ ورنہ یہ حدیث موجود ہے ۔ کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی ۔ یہ حدیث ابوداؤد رح اور ترمذی رح میں موجود ہے ۔ نیز ترمذی رح نے اسے حسن صحیح کہا ہے ۔ اور اسے ابن ماجہ ۔ ابن حبان رح اور حاکم نے اپنی صحیحین میں روایت کیا

الاصول قال الزركشي ورواه
البيهقي وصححوه من حديث
ابي هريرة وغيره قلت رواه
الاربعة عن ابي هريرة رضي
الله عنه ولفظه افترقت
اليهود على احدى وسبعين
فرقة وتفرقت النصارى
على اثنين وسبعين فرقة
وتفترق امتي على ثلاث و
سبعين فرقة كما في الجامع
الصغير للسيوطي وفي رواية
للترمذي عن ابن عمر بلفظه
ان بني اسرائيل تفرقت
على اثنين وسبعين ملة
وتفرق امتي على ثلاث و
سبعين ملة كلهم في النار
الا ملة واحدة قالوا من هي
يارسول الله قال ما انا عليه
واصحابي وفي رواية احمد و

ہے۔ حاکم رح کہتے ہیں۔ یہ اصول میں
بہت بڑی حدیث ہے۔ زرکشی رح کہتے
ہیں۔ اسے بیہقی رح نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ وغیرہ سے روایت کر کے صحیح قرار
دیا ہے۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ اس
حدیث کو اربعہ نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت
کیا ہے۔ کہ یہود کے اکہتر فرقے ہوئے
نصاریٰ کے بہتر اور میری امت تہتر
فرقوں پر منقسم ہو گی۔ جیسا کہ سیوطی رح نے
جامع الصغیر میں نقل کیا ہے۔ ترمذی رح
کی ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ کہ بنو اسرائیل
بہتر فرقوں پر منقسم ہوئے۔ اور میری امت
تہتر فرقوں پر منقسم ہو گی۔ سوائے ایک
فرقہ کے سب کے سب دوزخ میں ہوں گے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا
فرقہ ہو گا۔ آپ نے فرمایا جس پر میں اور میرے
صحابہ ہیں۔ احمد رح اور ابوداؤد رح کی ایک

أَبِي دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَالْحَدِيثُ فِي الْمِشْكٰوةِ وَشَرْحِهِ الْمِرْقَاةِ ۔

روایت میں امیر معاویہؓ سے یہ الفاظ ہیں کہ بہتر دوزخ میں اور ایک جنت میں ہوگا۔ اور وہ جماعت ہوگی۔ یہ حدیث مشکوۃ میں ہے اور اس کی شرح مرقاۃ میں ہے ۔

۱۳۹ - حَدِيثُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا مِنْ قَوْلِ عُمَرَ قِيلَ مَعْنَاهُ قَبْلَ أَنْ تَزَوَّجُوا فَتَصِيرُوا أَرْبَابَ بُيُوتٍ وَخَدَمٍ وَلِهٰذَا قِيلَ ضَاعَ الْعِلْمُ فِي أَفْخَاذِ النِّسَاءِ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ مَنْ أَسْرَعَ الرِّيَاسَةَ أَضَرَّ بِكَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ يُسْرِعْ كُتِبَ ثُمَّ كُتِبَ فَهٰذَا الْمَعْنَى أَعَمُّ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ ۔

بوڑھے ہونے سے قبل فقیہ بن جاؤ۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شادی سے قبل کیونکہ اس کے بعد تم گھر والے اور خادموں والے بن جاؤ گے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔ ثوری رح کہا کرتے تھے۔ جس نے ریاست میں جلدی کی اس نے علم کے بڑے حصے کو نقصان پہنچایا۔ اور جس نے جلدی نہیں کی۔ اس کے لئے اتنا اتنا ہے۔ اور یہ معنی بہت عام ہے ۔

۱۴۰ - حَدِيثُ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ ذَكَرَهُ الْفَاكِهَانِيُّ بِلَفْظِ فِكْرُ سَاعَةٍ وَقَالَ إِنَّهُ مِنْ كَلَامِ السَّرِيِّ السَّقَطِيِّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض

ایک ساعت سوچنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ فاکہانی نے لفظ فکر کے ساتھ اسے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سری سقطی کا کلام ہے۔ ابن عباس رض اور ابوالدرداء فرمایا کرتے تھے۔ ایک ساعت کی فکر رات کے قیام سے بہتر ہے۔ ان روایات کو خطابی نے نقل کیا

دَ ابُوا لدَّرْدَاءِ فِکْرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً ۔

ہے سیوطی نے جامع میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے ایک ساعت کی فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے

۱۴۱۔ حَدِیْثُ اَلتَّکَبُّرُ عَلَی الْمُتَکَبِّرِ صَدَقَۃٌ قَالَ الرَّازِیُّ هُوَ کَلَامٌ مَشْهُوْرٌ قُلْتُ لٰکِنْ مَعْنَاہُ مَأْثُوْرٌ ۔

متکبر کے سامنے تکبر کرنا بھی صدقہ ہے۔ رازی رح کہتے ہیں۔ یہ مشہور کلام ہے۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں اس کے معنی منقول ہیں ۔

۱۴۲۔ حَدِیْثُ اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَصْلَ لَہٗ فِی الْمَرْفُوْعِ مَعَ وُقُوْعِہٖ فِی الرَّافِعِیِّ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ کَلَامِ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ حَکَاہُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ جَامِعِہٖ عَنْہُ فَقَالَ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَالتَّسْلِیْمُ جَزْمٌ وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ قَوْلَہٗ اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَالْقِرَاءَۃُ جَزْمٌ وَاَخْرَجَ مِنْ وَجْہٍ اٰخَرَ عَنْہُ قَالَ کَانُوْا یَجْزِمُوْنَ

تکبیر یقینی ہے۔ سخاوی رح کہتے ہیں۔ اگرچہ رافعی رح نے اسے روایت کیا ہے۔ لیکن مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ ابراہیم رح نخعی کا قول ہے جیسا کہ ترمذی رح نے اسے اپنی جامع میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رح فرماتے ہیں ابراہیم نخعی سے مروی ہے تکبیر کہنا بھی ضروری ہے۔ اور سلام پھیرنا بھی ضروری سیوطی کہتے ہیں۔ سعید رح بن منصور نے اپنی سنن میں ابراہیم نخعی رح سے روایت کیا ہے۔ کہ تکبیر بھی ضروری اور قرأت بھی ضروری۔ سعید رح بن منصور نے دوسرے طریقوں سے روایت

التكبير والمراد عدم التمطيط والترديد اقول والاظهر انه اراد بالجزم الوقف دون الوصل بما بعده بناء على انه كلام تام ولكن الحكم في القراءة فان المستحب فيها هو الوقف على الفواصل ٭

کیا ہے۔ کہ صحابہ تکبیر کو ضروری سمجھتے تھے۔ اور اس سے مراد نہ کھینچنا ہے۔ ملا علی ؒ قاری فرماتے ہیں۔ اس سے مراد وقف ہے۔ یعنی اللہ اکبر کو ما بعد سے وصل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ کلام تام ہے یہی حکم قرات کا ہوگا۔ کہ آیات پر وقف مستحب ہے ٭

۱۴۳ - حديث التكلف حرام قال ابن الديبع لا اعلم بهذا اللفظ بل في صحيح البخاري عن عمر قال نهينا عن التكلف قلت والحاصل ان معناه ثابت ويؤيده ما اخرجه ابن عساكر في تاريخه عن الزبير بن العوام بلفظ اللهم اني وصالحي امتي براء من التكلف واخرجه ايضا بلفظ انا وامتي براء من التكلف عن الزبير بن ابي هالة وهو

تکلف حرام ہے۔ ابن الدیبع ؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ میں اس حدیث کو نہیں جانتا ہاں صحیح بخاری ؒ میں حضرت عمر ؓ سے یہ الفاظ مروی ہیں ہمیں تکلف سے منع کیا گیا تھا حاصل کلام یہ ہے۔ کہ اس کا مفہوم ثابت اور اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں زبیر ؓ بن العوام سے روایت کیا ہے: اے اللہ میں اور میری امت کے نیک لوگ تکلف سے بری ہیں۔ نیز ابن عساکر نے اسے زبیر بن ابی ہالہ یعنی ابن خدیجہ ؓ زوجۂ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ کے

أَبِيْ خَدِيْجَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَدْ يُقْتَبَسُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ •

ساتھ روایت کیا ہے :میں اور میری امت تکلف سے بری ہے ۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے قول سے بھی ثابت ہے «اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں"۔

۱۴۴۔ حَدِيْثُ تَمْكُثُ إِحْدٰكُنَّ شَطْرَ عُمْرِهَا لَا تُصَلِّيْ وَلَفْظُ الزَّرْكَشِيِّ شَطْرَ دَهْرِهَا قَالَ ابْنُ مَنْدَهْ لَا يَثْبُتُ وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ لَا يُعْرَفُ وَقَالَ النَّوَوِيُّ بَاطِلٌ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ طَلَبْتُهٗ فَلَمْ أَجِدْ لَهٗ إِسْنَادًا وَالْحَاصِلُ أَنَّهٗ لَا أَصْلَ لَهٗ بِهٰذَا اللَّفْظِ مِنْ حَيْثُ مَبْنَاهُ وَإِلَّا فَيَقْرُبُ مِنْ مَعْنَاهُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ مَرْفُوْعًا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا •

تم میں سے ہر ایک عورت اپنی عمر کے ایک حصہ تک نماز سے رکی رہتی ہے زرکشی کے الفاظ ہیں زمانہ کے ایک حصہ تک ابن مندہ کہتے ہیں یہ روایت ثابت نہیں ابن الجوزی کہتے ہیں یہ پہچانی نہیں جاتی ۔ نووی رحمہ کہتے ہیں ۔ یہ روایت باطل ہے بیہقیؒ کہتے ہیں مجھے تلاش کے بعد اس کی سند دستیاب نہ ہوئی ۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ثابت نہیں لیکن بلحاظ مفہوم یہ اس حدیث کے قریب ہے جسے شیخین نے ابو سعیدؓ خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۔ کہ جب عورت کو حیض آتا ہے ۔ تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے ۔ اور نہ روزے رکھتی ہے ۔ یہ اس کے دین کی کمی ہے۔

۱۷۵۔ حَدِیْثُ تَنَاسَلُوْا اُبَاهِیْ بِکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جَاءَ مَعْنَاهُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ فِیْ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیْ وَ الْبَیْهَقِیْ وَغَیْرِهِمْ مِنْ حَدِیْثِ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ مَرْفُوْعًا تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ وَلِاَحْمَدَ وَالْبَیْهَقِیْ عَنْ اَنَسٍ کَذٰلِكَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ۔

نسل پیدا کیا کرو۔ میں تم لوگوں کے ذریعہ قیامت کے دن فخر کروں گا۔ اس مفہوم کی روایتیں صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں۔ ابوداؤدؒ نسائیؒ اور بیہقیؒ وغیرہ میں معقلؓ بن یسار سے مرفوعاً مروی ہے۔ اولاد دینے والی عورتوں سے شادی کیا کرو۔ میں تمہارے ذریعہ دیگر امتوں پر کثرت حاصل کروں گا۔ احمدؒ اور بیہقیؒ نے انسؓ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور ابن حبانؒ اور حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۷۶۔ حَدِیْثُ التَّوَکُّؤُ عَلَی الْعَصَا مِنْ سُنَّةِ الْاَنْبِیَاءِ کَلَامٌ صَحِیْحٌ وَلَیْسَ لَهٗ اَصْلٌ صَرِیْحٌ وَاِنَّمَا یُسْتَفَادُ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی وَمِنْ فِعْلِ نَبِیِّنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ بَعْضِ الْاَحْیَانِ کَمَا بَیَّنْتُهٗ فِیْ رِسَالَةٍ وَاَمَّا حَدِیْثُ مَنْ بَلَغَ الْاَرْبَعِیْنَ وَ

عصا پر ٹیک لگانا انبیاء کی سنت ہے۔ کلام تو صحیح ہے۔ لیکن اس کے لئے کوئی واضح اصل موجود نہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے، اور بعض اوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عصا لینا ثابت ہوتا ہے۔ میں نے اسے ایک رسالہ میں بیان کیا ہے اور یہ حدیث

لَمْ يُمْسِكِ الْعَصَا فَقَدْ عَصٰى فَلَيْسَ لَهٗ اَصْلٌ •

جو چالیس کو پہنچ جائے اور عصا نہ لے اس کی کوئی اصل نہیں ؛

۱۴۷ ۔ حَدِيْثُ التَّهْنِئَةِ بِالشُّهُوْرِ وَالْاَعْيَادِ مِمَّا اعْتَادَهُ النَّاسُ فِيْ بَعْضِ الْبِلَادِ لَمْ يَرِدْ فِيْهِ شَيْءٌ صَرِيْحٌ فِيْ هٰذَا الْمَبْنٰى وَلٰكِنَّهٗ صَحِيْحٌ فِي الْمَعْنٰى فَقَدْ لَقِيَ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ فَقَالَ نَعَمْ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ وَاَسْنَدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِ الْاَشْبَهُ فِيْهِ الْوَقْفُ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ اٰدَمَ لَمَّا حَجَّ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ بَرَّ حَجُّكَ قَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ فَقِيَامُ طَلْحَةَ لِكَعْبٍ وَتَهْنِئَتُهٗ

مجامع یا عیدیں جس میں لوگ بعض شہروں میں جمع ہوں، مبارک باد دینا، ان الفاظ کے ساتھ کوئی صریح حدیث موجود نہیں۔ لیکن معنیٰ اس کے صحیح ہیں کیونکہ خالدؒ بن معدان عید کے روز واثلہؓ بن الاسقع سے ملے۔ تو فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے۔ واثلہ نے جواب دیا ہاں اللہ تعالیٰ ہم سے بھی اور آپ سے بھی قبول فرمائے اور انہوں نے اسے حضورؐ کی جانب منسوب کیا۔ لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ یہ موقوف ہے۔ اور یہ ثابت ہے کہ آدم علیہ السلام نے جب بیت اللہ الحرام کا حج فرمایا۔ تو فرشتوں نے کہا آپ کا حج نیک ہے۔ لیکن ہم نے آپ سے قبل حج کیا ہے۔ اور صحیحین میں ہے کہ طلحہ نے کھڑے ہو کر کعب کو ان کی توبہ قبول ہونے کی مبارک باد پیش کی۔ پڑوسی

بِتَوْبَتِهٖ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَيُرْوٰى فِيْ حُقُوْقِ الْجَارِ مِنَ الْمَرْفُوْعِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ هَنَّاهُ اَوْ مُصِيْبَةٌ عَزَّاهُ اِلٰى غَيْرِ مَا هُوَ فِيْ مَبْنَاهُ وَمَعْنَاهُ۔

کے حقوق میں مرفوعاً مروی ہے اگر اسے بھلائی حاصل ہو۔ تو مبارک باد دو۔ اور اگر اسے مصیبت پہنچے۔ تو تعزیت کرو۔

# حَرْفُ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ

۱۲۸۔ حَدِيْثُ اَلثِّقَةُ بِكُلِّ اَحَدٍ عَجْزٌ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا اَعْرِفُهٗ بِهٰذَا اللَّفْظِ قُلْتُ وَمَعْنَاهُ صَحِيْحٌ اِذْ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّثِقَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ وَمَنْ تَعَزَّزَ بِالْعَبِيْدِ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَفِي الْمَثَلِ لَاذَ بِجُرْمُلَةٍ وَهُوَ نَبْتٌ ضَعِيْفٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَيُقَوِّيْهِ حَدِيْثُ الْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ۔

ہر ایک پر بھروسہ کرنا عاجزی ہے سخاوی کہتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ غیر اللہ پر بھروسہ کرے۔ کیونکہ اللہ پر جو بھروسہ کرتا ہے۔ اللہ اسے کافی ہے اور جو بندوں پر بھروسا کرتا ہے۔ اللہ اسے ذلیل کرتا ہے اور مثال ہے کہ اس نے حرملہ کے ساتھ پناہ حاصل کی۔ اور حرملہ ایک کمزور گھاس ہے اور اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں اور اس کی تائید حدیث الحزم سوء الظن بھی کرتی ہے۔

۱۲۹۔ حَدِيْثُ ثَلٰثٌ لَا يُرْكَنُ

تین چیزوں پر بھروسہ نہیں کیا

إِلَيْهِمَا الدُّنْيَا وَالسُّلْطَانُ وَالْمَرْأَةُ كَلَامٌ صَحِيحٌ فِي مَعْنَاهُ وَلَيْسَ بِحَدِيثٍ فِي مَبْنَاهُ۔

جا سکتا۔ دنیا۔ بادشاہ اور عورت کلام معنوی لحاظ سے صحیح ہے لیکن الفاظ یہ حدیث نہیں۔

# حَرْفُ الْجِيْمِ

۱۵۰۔ حَدِيثُ الْجَارِ إِلَى أَرْبَعِينَ الْمَعْرُوفُ مَا رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْجَارِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ دَارًا إِمَامَهُ وَأَرْبَعُونَ خَلْفَهُ وَأَرْبَعُونَ عَنْ يَمِينِهِ وَأَرْبَعُونَ فِي شِمَالِهِ وَكَذَا جَاءَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

پڑوس چالیس تک ہے۔ اس میں مشہور حسنؒ بصری کا قول ہے۔ جو بخاریؒ نے ادب المفرد میں روایت کیا ہے ان سے پڑوس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا چالیس گھر آگے چالیس پیچھے۔ چالیس دائیں اور چالیس بائیں۔ اسی قسم کا قول اوزاعیؒ سے بھی مروی ہے۔

۱۵۱۔ حَدِيثُ جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا قَالَ السَّخَاوِيُّ يُرْوَى مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَهُوَ بَاطِلٌ مِنَ الْوَجْهَيْنِ وَقَوْلُ ابْنِ عَدِيٍّ ثُمَّ الْبَيْهَقِيِّ

جو چیز انسان کو اچھی معلوم ہو اس کی محبت اور جو بری معلوم ہو اس کے بغض پر دل کی فطرت بنائی گئی ہے سخاویؒ کہتے ہیں یہ مرفوعاً اور موقوفاً ہر دو طرح سے مروی ہے لیکن ہر دو طرح باطل ہے۔ ابن عدیؒ اور بیہقی کہتے ہیں۔ یہ موقوف ہے اور اعمش سے

أَنَّ الْمَوْقُوْفَ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْأَعْمَشِ يَحْتَاجُ إِلَى تَأْوِيْلِ فَإِنَّهُمَا أَوْرَدَاهُ كَذٰلِكَ بِسَنَدِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَالْوَضْعِ بِسِيَاقِ أَجَلِّ الْأَعْمَشِ عَنْ مِثْلِهِ قَالَ وَرُبَّمَا يُسْتَأْنَسُ بِمَا يُرْوَى اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الْفَاجِرَ عِنْدِي نِعْمَةً يَرْعَاهُ بِهَا قَلْبِي وَحَدِيْثُ الْهَدِيَّةِ تَذْهَبُ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ۔

مشہور ہے۔ اور تاویل کی محتاج ہے کیونکہ ابن عدی اور بیہقی نے اسے ایسے لوگوں سے روایت کیا ہے۔ جو کذب و وضع کے ساتھ متہم ہیں۔ باوجودیکہ یہ روایت اعمش جیسے شخص سے ہے۔ اور بعض اوقات یہ بھی روایت کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے لئے فاجر کے پاس نعمت نہ بنا دینا۔ کہ اس سے میرا قلب کی نگرانی کرے۔ اور ہدیہ والی حدیث جس میں آتا ہے کہ وہ بینائی اور شنوائی کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ بھی ضعیف ہے۔

١٥٢ ـ حَدِيْثُ اَلْجَزَاءُ مِنْ جِنْسِ الْعَمَلِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَيُشِيْرُ إِلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا وَكَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ۔

جزاء عمل کی جنس سے ہے سخاوی کہتے ہیں ہیں ان الفاظ سے واقف نہیں۔ لیکن اللہ تعالے کا قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ اگر تم سختی کرو۔ تو اتنی کرو جتنی تم پر کی گئی ہے۔ برائی کا بدلہ اتنی برائی کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور جیسا کرے گا۔ ویسا بھرے گا۔

١٥٣ ـ حَدِيْثُ جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ قَالَ الْبَزَّارُ لَيْسَ لَهُ

اپنی مسجدوں کو بچوں سے بچاؤ۔ بزار کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن سخاوی

| | |
|---|---|
| أَصْلٌ وَتَعَقَّبَهُ السَّخَاوِيُّ بِأَنَّهُ | سنے ان پر اعتراض کیا ہے۔ کہ ابن ماجہ نے |
| أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ مُطَوَّلاً وَ | اس حدیث کو مطولاً روایت کیا ہے |
| سَنَدُهُ ضَعِيفٌ قَالَ السُّيُوطِيُّ | اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے۔ |
| حَدِيثُ جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ | سیوطی کہتے ہیں۔ کہ یہ حدیث کہ اپنی |
| مَجَانِينَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ رَوَاهُ | مسجدوں کو بچوں اور مجنونوں سے بچاؤ |
| ابْنُ مَاجَةَ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ | اسے ابن ماجہ نے واثلہ بن الاسقع سے اور |
| الْأَسْقَعِ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَبِي | طبرانی نے ابو الدرداءؓ اور ابو امامہؓ سے |
| الدَّرْدَاءِ وَأَبِي أُمَامَةَ۔ | روایت کیا ہے۔ |
| ۱۵۴۔ حَدِيثُ جُهْدُ الْمُقِلِّ | مجبور کی کوشش اس کے آنسو ہیں۔ |
| دُمُوعُهُ قَالَ ابْنُ الدَّيْبَعِ | ابن الدیبع کہتے ہیں۔ یہ اس حدیث کے |
| هُوَ مَعْنَى حَدِيثُ أَفْضَلُ | معنی ہیں۔ جس میں آتا ہے۔ مجبور کی جانب |
| الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ دُمُوعُهُ | سے افضل صدقہ اس کے آنسو ہیں۔ یہ روایت |
| الَّذِي أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ | ابو داؤد وغیرہ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کی |
| عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا قُلْتُ | ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک |
| وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمَعْنَيَيْنِ أَنَّ | دونوں معنی میں فرق یہ ہے۔ کہ مجبور بجز آنسوؤں |
| الْأَوَّلَ يُشِيرُ إِلَى أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ | کے کسی شئے کا مالک نہیں ہوتا اپنے فقر و فاقہ |
| شَيْئًا غَيْرَ دُمُوعِهِ مُبَالَغَةً | کی زیادتی کی بنا پر۔ اور دوسری حدیث کا منشاء |
| فِي فَقْرِهِ وَفَاقَتِهِ وَالْحَدِيثُ | یہ ہے۔ کہ جب انسان فقیر ہو۔ اور کچھ تھوڑا |
| يُرَادُ بِهِ أَنَّهُ إِذَا كَانَ فَقِيرًا | سا مال جو اس کے پاس ہے وہ بھی اللہ |

| | |
|---|---|
| وَاَعْطٰى شَيْئًا قَلِيْلًا مِمَّا عِنْدَهٗ فَهُوَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ كَمَا وَرَدَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ ۔ | تعالےٰ کی راہ میں دے۔ تو یہ افضل صدقہ ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ کہ ایک درہم ایک لاکھ سے بڑھ گیا ۔ |
| ۱۵۵۔ حَدِيْثُ جَوْرُ التُّرْكِ وَلَا عَدْلُ الْعَرَبِ كَلَامٌ سَاقِطٌ لَا حَدِيْثٌ ذَكَرَهٗ اِبْنُ الدَّيْبَعِ وَاَقُوْلُ هُوَ كُفْرٌ بِظَاهِرِهٖ حَيْثُ فَضَّلَ ظُلْمَ جَمَاعَةٍ عَلٰى عَدْلِ جَمَاعَةٍ مَعَ اَنَّ اَهْلَ الْعَدْلِ اَحْسَنُ اَجْنَاسِ النَّاسِ وَاَهْلَ الْجَوْرِ اَضَلُّهُمْ الْاَجْنَاسِ ۔ | ترکوں کا ظلم اور نہ عرب کا انصاف کلام ساقط ہے۔ نہ کہ حدیث۔ ابن الدیبع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ بظاہر کفر ہے کیونکہ ایک جماعت کے ظلم کو دوسری جماعت کے عدل پر فضیلت دی گئی ہے باوجود اس بات کے کہ اہل عدل لوگوں میں سب سے بہتر اور ظالم سب سے بدتر ہیں ۔ |
| ۵۶۔ حَدِيْثُ اَلْجُوْعُ كَافِرٌ لَا يَرْحَمُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِيْ حَالَتِهٖ وَقَاتِلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَيْ دَافِعُهٗ عَنْ مُسْلِمٍ مُضْطَرٍّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمَعْنَاهُ صَحِيْحٌ وَاَمَّا مَبْنَاهُ فَكَمَا قَالَ اِبْنُ الدَّيْبَعِ | بھوک کافر ہے۔ اپنے ساتھی پر بھی رحم نہیں کرتی کسی حال میں بھی اور اسے قتل کرنے والا۔ یعنی مسلم سے بھوک کو دفع کرنے والا جنتی ہے معنی تو اس کے صحیح ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ بازاروں میں ضرور |

| | |
|---|---|
| أَنَّهُ كَلَامٌ يَدُوْرُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَيْسَ بِحَدِيْثٍ. | رائج ہیں۔ لیکن یہ حدیث نہیں۔ |
| ۱۵۷۔ حَدِيْثُ الْجِيْزَةِ رَوْضَةٌ وَمِصْرُ خَزَائِنُ اللهِ فِي أَرْضِهِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ كَذِبٌ مَوْضُوْعٌ وَفِي النِّهَايَةِ أَنَّ الْجِيْزَةَ بِكَسْرِ الْجِيْمِ وَسُكُوْنِ الْيَاءِ قَرْيَةٌ تُبَالَةَ مِصْرَ عَلَى النِّيْلِ. | جیزہ ایک باغ ہے۔ اور مصر اللہ کی زمین میں اس کا خزانہ ہے۔ امام عسقلانی رح فرماتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے اور موضوع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جیزہ دریائے نیل کے کنارے پر مصر میں ایک گاؤں ہے۔ |

# حَرْفُ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ

| | |
|---|---|
| ۱۵۸۔ حَدِيْثُ حَاكُوا الْبَاعَةَ فَإِنَّهُ لَا ذِمَّةَ لَهُمْ ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّيْبَعِ بِتَشْدِيْدِ الْكَافِ مِنْ غَيْرِ (؟) وَلَفْظُ السُّيُوْطِيِّ حَاكُوْا بِالْكَافِ وَقَالَ لَا أَصْلَ لَهُ وَفِي مُسْنَدِ أَبِي يَعْلَى مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرْفُوْعًا الْمَغْبُوْنُ لَا مَأْجُوْرٌ وَلَا مَحْمُوْدٌ وَأَخْرَجَهُ أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ | بیع کو بیان کر دیا کرو۔ کیونکہ یہ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ اس روایت کا ابن الدیبع نے ذکر کیا ہے سیوطی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ مسند ابی یعلیٰ میں حسین رض بن علی رض سے مرفوعاً مروی ہے مغبون وہ ہے جس میں نہ ظلم ہو اور نہ قابل تعریف ہو۔ ابو القاسم رح البغوی نے کامل بن طلحہ کے واسطے سے ابو ہشام القناد سے روایت کی ہے۔ کہ میں بصرہ سے |

مِنْ طَرِيْقِ كَامِلِ بْنِ طَلْحَةَ
عَنْ اَبِيْ هِشَامِ الْقَنَّادِ قَالَ
كُنْتُ اَحْمِلُ الْمَتَاعَ مِنَ الْبَصْرَةِ
اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ
طَالِبٍ فَكَانَ يُمَاكِسُنِيْ فِيْهِ
فَلَعَلِّيْ لَا اَقُوْمُ عِنْدَهُ حَتّٰى
يَهَبَ عَامَّتَهُ قُلْتُ يَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَجِئْتُكَ بِالْمَتَاعِ
مِنَ الْبَصْرَةِ تُمَاكِسُنِيْ فِيْهِ
فَلَعَلِّيْ لَا اَقُوْمُ حَتّٰى تَهَبَ
عَامَّتَهُ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ
يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ الْمَغْبُوْنُ لَا مَاجُوْرٌ
وَلَا مَحْمُوْدٌ قَالَ الْبَغَوِيُّ الْوَهْمُ
مِنْ كَامِلٍ وَرَوٰى غَيْرُهُ عَنْ
اَبِيْ هِشَامٍ قَالَ كُنْتُ اَحْمِلُ
الْمَتَاعَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَرَدَ بِسَنَدٍ
ضَعِيْفٍ بِلَفْظِ مَاكِسُوا الْبَاعَةَ

حسین رضہ بن علی رضہ کے پاس سامان لے جایا
کرتا تھا۔ تو وہ مجھے اس میں کم کردیا کرتے
تھے۔ میں جب تک ان کے پاس ٹھہرتا
وہ اکثر اس میں سے ہبہ کردیتے ہیں میں نے
عرض کیا اے ابن رسول میں آپ کے
پاس بصرہ سے سامان لے کرآتا ہوں اول
تو آپ میرے پاس کچھ چھوڑ دیتے
ہیں۔ اور پھر میرے جانے سے قبل اکثر
ہبہ کردیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا مجھ
سے میرے والد نے مرفوعاً یہ حدیث
بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا غبن وہ
ہے جس میں نہ ظلم ہو اور نہ وہ قابل
تحسین ہو۔ بغوی رح کہتے ہیں۔ اس میں
کامل کی جانب سے وہم ہوا ہے۔ اس
کے علاوہ ابوہشام سے اسے اوروں نے
بھی روایت کیا ہے۔ ابوہشام رضہ کہتے ہیں
میں حسین بن علی رضہ کے پاس سامان لے کر
جایا کرتا تھا۔ العسقلانی رح کہتے ہیں یہ روایت
سند ضعیف کے ساتھ ان الفاظ سے بھی مروی

| | |
|---|---|
| فَاِنَّہٗ لَا خَلَاقَ لَھُمْ قَالَ وَوَرَدَ | ہے، جو کچھ انہوں نے بیع سے کمایا اس میں ان کا |
| بِسَنَدٍ قَوِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ | کچھ حصہ نہیں۔ سند قوی کے ساتھ سفیان ثوریؒ |
| اَنَّہٗ قَالَ کَانَ یُقَالُ مَا کَسَبُوْا | سے مروی ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جو کچھ انہوں نے |
| الْبَاعَۃَ فَاِنَّہٗ لَا خَلَاقَ لَھُمْ ۔ | بیع سے کمایا اس میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ |
| ۱۵۹۔ حَدِیْثُ حُبِّبَ اِلَیَّ | تمہاری دنیا کی مجھے تین چیزیں محبوب |
| مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَ | ہیں خوشبو، عورت اور میری آنکھوں کی |
| النِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ | ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ زرکشی کہتے |
| فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ الزَّرْکَشِیُّ رَوَاہُ | ہیں اسے نسائی اور حاکم نے بغیر لفظ ثلاث |
| النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ مِنْ حَدِیْثِ | (تین) کے انسؓ سے روایت کیا ہے۔ سخاویؒ |
| اَنَسٍ بِدُوْنِ لَفْظِ ثَلَاثٍ وَ | کہتے ہیں میں اس لفظ ثلاث سے واقف |
| قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلٰی | نہیں۔ سوائے اس کے کہ غزالی نے احیاء |
| لَفْظِ ثَلَاثٍ اِلَّا فِیْ مَوْضِعَیْنِ | میں دو جگہ پر نقل کیا ہے۔ کشاف کی تفسیر |
| مِنَ الْاِحْیَاءِ وَفِیْ تَفْسِیْرِ اٰلِ | آل عمران میں ہے، کہ میں نے اس حدیث کے |
| عِمْرَانَ مِنَ الْکَشَّافِ وَمَا رَاَیْتُھَا | مختلف طریقوں کو دیکھا لیکن تفتیش کے |
| فِیْ شَیْءٍ مِنْ طُرُقِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ | باوجود یہ الفاظ ثلاث نظر نہ آئے صاحب |
| بَعْدَ مَزِیْدِ التَّفْتِیْشِ قَالَ | کشاف کہتے ہیں کہ اس کی زیادت معنی کے |
| وَزِیَادَتُہٗ مُخْتَلِفَۃٌ لِلْمَعْنٰی فَاِنَّ | لحاظ سے مختلف ہو جائے گی۔ کیونکہ نماز |
| الصَّلٰوۃَ لَیْسَتْ مِنَ الدُّنْیَا | امور دنیا میں شامل نہیں۔ میرے نزدیک |
| قُلْتُ وَصِحَّتُہٗ مِنْ جِھَۃِ الْمَبْنٰی | یہ حدیث بلحاظ الفاظ بھی صحیح ہے۔ کیونکہ |

| | |
|---|---|
| نَقَدْ قَالَ السُّيُوطِيُّ فِي تَخْرِيجِ | سیوطی تخریج احادیث الشفا میں فرماتے |
| اَحَادِيثِ الشِّفَاءِ لٰكِنْ عِنْدَ | ہیں۔ امام احمد نے حضرت عائشہؓ سے |
| اَحْمَدَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ | روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و |
| كَانَ يُعْجِبُ نَبِيَّ اللّٰهِ مِنَ الدُّنْيَا | سلم کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں۔ خوشبو |
| ثَلَاثَةُ اَشْيَاءِ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ | عورت اور کھانا۔ اس میں دو یعنی خوشبو اور |
| وَالطَّعَامُ فَاَصَابَ اِثْنَتَيْنِ وَ | عورت پہلی روایت کے مطابق ہوئی تھیں۔ |
| لَمْ يُصِبْ وَاحِدَةً اَصَابَ | صرف ایک یعنی کھانا پہلی روایت کی مطابقت |
| النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ يُصِبِ | میں نہیں۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اس کی سند صحیح |
| الطَّعَامَ قَالَ اِسْنَادُهُ صَحِيحٌ | ہے بجز اس کے کہ امام احمد نے ایک |
| اِلَّا اَنَّ فِيهِ رَجُلًا لَمْ يُسَمَّ | راوی کا نام نہیں لیا۔ ملا علیؒ قاری فرماتے |
| قُلْتُ فَيَصِيرُ اِسْنَادُهُ حَسَنًا | ہیں۔ اس طرح اس کی اسناد حسن ہوئی۔ اور |
| وَاَمَّا صِحَّتُهُ مِنْ جِهَةِ الْمَعْنَى | رہا معنوی لحاظ سے۔ تو کیونکہ آنکھوں کی |
| فَلِوُقُوعِ قُرَّةِ عَيْنِهِ فِي الدُّنْيَا | ٹھنڈک دنیا میں واقع ہو رہی ہے تو اس |
| جُعِلَ كَاَنَّهُ مِنْهَا وَيُؤَيِّدُهُ مَا | لحاظ سے وہ دنیا میں شامل ہوئی۔ اور اس کی |
| جَاءَ فِي رِوَايَةِ الطِّيبِ وَالنِّسَاءُ | وہ روایت تائید کرتی ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ |
| وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ وَ | مجھے خوشبو۔ عورت محبوب ہے اور میری آنکھوں |
| هَلِ الْمُرَادُ بِالصَّلٰوةِ الْعِبَادَةُ | کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ صلوٰۃ سے |
| الْمَوْضُوعَةُ لِسَائِرِ الْاَنَامِ اَوْ مُرَادٌ | وہ عبادت مراد ہو۔ جو تمام مخلوق کے لئے وضع کی |
| الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔ | گئی ہے یا نبی اکرم صلعم پر درود ہو۔ |

١٦٠ - حَدِيْثُ حُبُّكَ الشَّيْءَ
يُعْمِي وَيُصِمُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ
قَدْ بَالَغَ الصَّغَانِيُّ فِيْهِ وَ
حَكَمَ بِالْوَضْعِ عَلَيْهِ قَالَ
السَّخَاوِيُّ وَيَكْفِيْنَا سُكُوْتُ
اَبِيْ دَاوُدَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بِمَوْضُوْعٍ
وَلَا شَدِيْدِ الضُّعْفِ فَهُوَ
حَسَنٌ قُلْتُ وَذَكَرَ الزَّرْكَشِيُّ
عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ الْوَقْفُ
اَشْبَهُ وَرُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا يَثْبُتُ وَ
سَكَتَ عَلَيْهِ السُّيُوْطِيُّ مَعَ
اَنَّهُ ذَكَرَهُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ
وَقَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ
فِيْ تَارِيْخِهِ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَبِي
الدَّرْدَاءِ وَالْخَرَائِطِيُّ فِي اعْتِلَالِ
الْقُلُوْبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ اُنَيْسٍ انْتَهٰى فَالْحَدِيْثُ

کسی شے کی محبت اندھا اور گونگا کر
دیتی ہے۔ اسے ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے
صغانیؒ نے بہت مبالغہ سے کام لیا اور اس
پر وضع کا حکم لگا دیا۔ امام سخاویؒ فرماتے
ہیں۔ ہمارے لئے ابوداؤدؒ کی خاموشی
کافی ہے۔ اس لحاظ سے نہ تو یہ موضوع
ہے۔ اور نہ شدید ضعیف ہے۔ ملا علیؒ
قاری فرماتے ہیں۔ زرکشیؒ نے اسے ابوالدرداءؓ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں
وقف زیادہ صحیح ہے۔ اور یہ امیر معاویہؓ
سے بھی روایت کی گئی ہے۔ اگرچہ ان سے
ثابت نہیں۔ سیوطیؒ نے اسے جامع الصغیر
میں روایت کر کے سکوت کیا ہے۔ اور
اور سیوطیؒ کہتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو احمدؒ
بخاریؒ (تاریخ) ابوداؤدؒ نے ابوالدرداءؓ
سے خرائطی نے اعتلال القلوب میں ابوہریرہؓ
سے اور ابن عساکرؒ نے عبداللہ بن انیس
سے روایت کیا ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ حدیث
صحیح لذاتہ ہوئی۔ یا صحیح لغیرہ کیونکہ کثرت

إنما صحح لذاته أو لغيره فيرتقي عن درجة الحسن لذاته بكثرة رواته وقوة صفاته ۔

رواۃ اور قوت صفات کی بنا پر اس کا درجہ حسن لذاتہ سے بڑھ چکا ہے ۔

١٦١ - حديث الحبيب لا يعذب حبيبه قال السخاوي ما علمته في المرفوع وقوله تعالى وقالت اليهود والنصارى نحن أبناء الله وأحباؤه قل فلم يعذبكم بذنوبكم يشير إليه أي إلى صحة معناه وإن لم يثبت مبناه ۔

کسی حبیب کے محبوب کو عذاب نہیں دیا جائے گا ۔ سخاوی کہتے ہیں میں اس روایت کو مرفوعاً نہیں جانتا ۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول "اور یہود و عیسائی کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں ۔ آپ فرما دیجیے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کے عوض کیوں سزا دیتا ہے" ، یہ آیت صحت معنی کی جانب اشارہ کرتی ہے ۔ اگرچہ صحت لفظ ثابت نہیں ہوتی ۔

١٦٢ - حديث حب الدنيا رأس كل خطيئة قال بعضهم موضوع ومنهم ابن تيمية حيث جزم بأنه من قول جندب البجلي وقد رواه البيهقي في الشعب بإسناد حسن إلى الحسن البصري رفعه مرسلاً قال السيوطي و

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے ۔ بعض محدثین کا خیال ہے کہ یہ موضوع ہے ۔ امام ابن تیمیہؒ اسے جندبؓ البجلی کا قول قرار دیتے ہیں بیہقی رح نے اپنی شعب الایمان میں اسے حسنؒ بصری سے مرفوعاً و مرسلاً روایت کیا ہے ۔ سیوطی رح نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے ۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ العسقلانی فرماتے ہیں ۔ کہ حسن بصری تک سند حسن

قَدْ عَدَّ الحَدِيثَ فِي المَوْضُوعَاتِ وَتَعَقَّبَهُ شَيْخُ الاِسْلَامِ ابْنُ الحَجَرِ بِاَنَّ المَدِيْنِيَّ اَثْنٰى عَلٰى مَرَاسِيْلِ الحَسَنِ وَالاِسْنَادُ حَسَنٌ اِلَيْهِ وَقَدْ اَوْرَدَهُ الدَّيْلَمِيُّ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي مُسْنَدِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ اِسْنَادًا وَهُوَ فِي تَارِيْخِ ابْنِ عَسَاكِرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الصَّدَفِيِّ التَّابِعِيِّ بِلَفْظِ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ الخَطَايَا انْتَهٰى وَهُوَ عِنْدَ اَبِي نُعَيْمٍ فِي تَرْجَمَةِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ مِنَ الحِلْيَةِ مِنْ قَوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعِنْدَ اَبِي الدُّنْيَا فِي مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ لَهُ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ اَقُوْلُ القَائِلُ بِاَنَّهُ مَوْضُوْعٌ لَمْ يُصَرِّحْ بِاِسْنَادِهٖ وَالاَسَانِيْدُ مُخْتَلِفَةٌ وَالمُرْسَلُ

ہے۔ اور علیؒ ابن المدینی نے مرسلات حسنؒ کی تعریف کی ہے۔ امام ذہبیؒ نے حسنؒ کو مدلس قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان کی روایات حجت نہیں ہو سکتیں۔ دیلمی نے اپنی مسند میں اس حدیث کو حضرت علی رضؓ سے بھی روایت کیا ہے۔ لیکن وہ اس کی کوئی سند نہیں لائے۔ تاریخ ابن عساکر میں یہ حدیث سعد بن مسعود الصدفی التابعی سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ ابو نعیمؒ نے اپنی حلیہ میں سفیان ثوری کے ذکر میں یہ حضرت عیسیٰؑ کا قول بیان کیا ہے۔ ابو الدنیاؒ نے اپنی مکائد الشیطان میں اسے مالکؒ بن دینارؒ کا قول بیان کیا ہے۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں جن لوگوں نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس کے اسناد کی تصریح نہیں کی۔ اور اسانید مختلف ہیں اور جمہور کے نزدیک جب کہ ان کی اسناد صحیح حجت ہیں لیکن محدثین مرسل کو

حُجَّةٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ اِذَا صَحَّ اِسْنَادُهٗ وَلِهٰذَا قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ مُرْسَلَاتُ الْحَسَنِ اِذَا رَوَاهَا عَنْهُ الثِّقَاتُ صِحَاحٌ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ ضُعْفٌ فَالْاِعْتِمَادُ عَلٰى عِمَادِ الْاِسْنَادِ۔

قبول نہیں کرتے ، اسی لئے ابن المدینیؒ کہتے ہیں حسنؒ کی مرسلات جب ان سے ثقہ لوگ روایت کریں صحیح ہیں دارقطنی مراسیل حسن کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس میں ضعف پایا جاتا ہے ۔ لیکن اعتماد سندوں پر ہوگا۔

**فائدہ** ۔ مرسلات کے بارے میں اختلاف ہے ۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک مرسلات قابل قبول ہیں ۔ اکثر محدثین کے نزدیک کوئی مرسل قابل قبول نہیں ۔ بلکہ اس راوی کی مرسلات میں بھی وہ تامل کرتے ہیں جو صرف ثقہ سے روایت کرتا ہو ۔ اور احتیاط اسی میں ہے ۔ اور بعض محدثین کے نزدیک اس ثقہ کی روایات قابل قبول ہیں جو ثقہ سے روایت کرتا ہو ۔ جیسے ابرہیم نخعیؒ مجاہدؒ ۔ عطاؒ اور امام مالکؒ کی بلاغات ۔ اکثر محدثین کے نزدیک قابل قبول ہیں ۔ لیکن اگر راوی مدلس ہو ۔ تو اس کی مرفوع روایت بھی حجت نہیں ۔ کہا کہ مرسل اور حسن بصریؒ کو امام ذہبیؒ اور امام طحاویؒ مدلس قرار دیتے ہیں ۔ اور حسن بصریؒ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جن پر قدری ہونے کا الزام لگا یا گیا ۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حسن کی مرفوعات میں محدثین کا اختلاف ہے ، کہا کہ ان کی مرسل ۔

۱۶۳ ۔ حَدِيْثُ حُبُّ الْوَطَنِ

وطن کی محبت بھی ایمان میں داخل ہے

مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ وَقَالَ السَّيِّدُ مُعِيْنُ الدِّيْنِ الصَّفَوِيُّ لَيْسَ بِثَابِتٍ وَقِيْلَ اَنَّهٗ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ صَحِيْحٌ قَالَ الْمَنُوْفِيُّ مَا ادَّعَاهُ مِنْ صِحَّةِ مَعْنَاهُ عَجِيْبٌ اِذْ لَا مُلَازَمَةَ بَيْنَ حُبِّ الْوَطَنِ وَبَيْنَ الْاِيْمَانِ وَيَرُدُّهٗ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ دَلَّ عَلٰى حُبِّهِمْ وَطَنَهُمْ مَعَ عَدَمِ تَلَبُّسِهِمْ بِالْاِيْمَانِ اِذْ ضَمِيْرُ عَلَيْهِمْ لِلْمُنَافِقِيْنَ كَ تَعَقَّبَهٗ بَعْضُهُمْ بِاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ كَلَامِهٖ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْوَطَنَ اِلَّا الْمُؤْمِنُ وَاِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ حُبَّ الْوَطَنِ لَا يُنَافِي الْاِيْمَانَ اِنْتَهٰى وَلَا يَخْفٰى اَنَّ مَعْنَى الْحَدِيْثِ

زرکشی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوا سید معین الدین صفوی کہتے ہیں یہ ثابت نہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بعض سلف کا کلام ہے سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں لیکن معنی اس کے صحیح ہیں منوفی فرماتے ہیں سخاوی نے جو اس کی صحت معنی کا دعویٰ کیا ہے وہ بھی عجیب ہے کیونکہ حب وطن اور ایمان کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول اس کی تردید کرتا ہے اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ باہم ایک دوسرے کو قتل کر دو یہ آیت یہ ثابت کرتی ہے کہ انہیں اپنے وطنوں سے محبت تھی۔ باوجودیکہ ان کا ایمان سے ذرہ برابر تعلق نہ تھا کیونکہ ضمیر منافقین کی طرف راجع ہے بعض اصحاب نے اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ حدیث میں یہ تو موجود نہیں کہ وطن سے بجز مومن کے کوئی محبت نہیں کرتا۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ وطن کی محبت ایمان کے منافی نہیں ہے (تو پھر وطن کی محبت ایمان کا جزو نہیں ہو سکتی۔ اور اس شکل میں حدیث پھر تاویل کی محتاج ہو گی۔ اور یہ بات مخفی نہیں ہے

| | |
|---|---|
| حُبُّ الْوَطَنِ مِنْ عَلَامَةِ الْاِيْمَانِ | کہ حدیث کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ حب وطن ایمان |
| وَهِيَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا اِذَا كَانَ الْحُبُّ | کی علامت ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ حب |
| مُخْتَصًّا بِالْمُؤْمِنِ فَاِذَا اُوْجِدَ فِيْهِ | وطن مومن کے ساتھ مخصوص ہو، کیونکہ وہ مومن میں |
| وَفِيْ غَيْرِهٖ لَا يَصْلُحُ اَنْ يَكُوْنَ | بھی پائی جاسکتی ہے اور ایک کافر میں بھی۔ تو |
| عَلَامَةً لِقَبُوْلِهٖ وَمَعْنَاهُ صَحِيْحٌ | جب یہ عام ہوئی تو قبولیت کی علامت نہیں |
| نَظَرًا اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى حِكَايَةً | بن سکتی۔ اس کے معنی اس لحاظ سے صحیح ہونگے |
| عَنِ الْمُؤْمِنِ وَمَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ | کہ خدا تعالیٰ نے مومنین کا واقعہ بیان کیا ہے |
| فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا | وہم کیوں نہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں جب کہ |
| مِنْ دِيَارِنَا فَصَحَّتْ مُعَارَضَتُهٗ | ہمیں ہمارے گھروں سے نکال دیا گیا،، تو یہ |
| لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا | آیت پہلی آیت کے معارض ہوئی۔ ولو انا کتبنا |
| عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اَلَا ظَهَرَ | علیہم ان اقتلوا۔ ان دونوں آیتوں میں کوئی |
| فِيْ مَعْنَى الْحَدِيْثِ اِنْ صَحَّ | معارضت نہیں۔ اس لئے آیت ثانیہ سے بھی |
| مَبْنَاهُ اَنْ يُحْمَلَ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ | حب وطن ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ مقصود ہے |
| مِنَ الْوَطَنِ الْجَنَّةُ فَاِنَّهَا الْمَسْكَنُ | کہ جہاد فی سبیل اللہ سے جو شئے مانع تھی اب اس کا |
| الْاَوَّلُ لِاَبِيْنَا اٰدَمَ عَلٰى خِلَافٍ | وجود بھی باقی نہ رہا۔ تو اب ہمیں جہاد سے بھی کوئی |
| فِيْهِ اَنَّهٗ خُلِقَ فِيْهِ اَوْ دَخَلَ | چیز نہیں روک سکتی۔ بہتر یہ ہے کہ اگر یہ الفاظ الفاظ |
| بَعْدَ مَا تَكَمَّلَ وَاَتَمَّ اَوِ الْمُرَادُ | حدیث بھی ثابت ہوں تو اس کے معنی یہ کئے جائیں |
| بِهٖ مَكَّةُ فَاِنَّهَا اُمُّ الْقُرٰى وَقِبْلَةُ | کہ وطن سے مراد جنت ہے۔ کیونکہ وہ مسکن اول ہے |
| الْعَالَمِ اَوِ الرُّجُوْعُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى | کہ آدم اس میں پیدا کئے گئے یا بعد پیدائش داخل کئے گئے |

عَلٰی طَرِیْقَۃِ الصُّوْفِیِّیْنَ فَاِنَّہٗ الْمَبْدَأُ وَالْمَعَادُ یُشِیْرُ اِلَیْہِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی اَوِ الْمُرَادُ الْوَطَنُ الْمُتَعَارَفُ لٰکِنْ بِشَرْطِ اَنْ یَّکُوْنَ سَبَبُ حُبِّہٖ صِلَۃَ اَرْحَامِہٖ وَاِحْسَانِہٖ اِلٰی اَھْلِ بَلَدِہٖ مِنْ فُقَرَائِہٖ وَ اَیْتَامِہٖ ثُمَّ التَّحْقِیْقُ اَنَّہٗ لَا یَلْزَمُ مِنْ کَوْنِ الشَّیْءِ عَلَامَۃً لَّہٗ اِخْتِصَاصُہٗ بِہٖ مُطْلَقًا بَلْ یَکْفِیْ غَالِبًا اَلَا تَرَی الْحَدِیْثَ حُسْنُ الْعَھْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَ حُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِیْمَانِ مَعَ اَنَّھُمَا یُوْجَدَانِ فِیْ اَھْلِ الْکُفْرَانِ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ ٭

ہو سکتا ہے اس سے مراد مکہ ہو۔ کیونکہ اسے ام القریٰ کہا گیا ہے۔ اور وہ تمام عالم کا قبلہ ہے یا صوفیاء کے طریقہ پر رجوع الی اللہ ہو۔ کیونکہ وہی ابتداء وانتہا رہے اور اسی کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے ”کہ تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہوگی“ اور اگر مراد اس سے وطن متعارف لی جائے۔ تب بھی وہ ایک شرط کے ساتھ صحیح ہو گی۔ کہ وہ محبت صلہ رحمی، فقراء اور یتامیٰ پر احسان کا سبب ہو۔ اور تحقیقاً یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ کسی شئے کی علامت ہونا۔ یہ خصوصیت نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر کو کافی ہوتا ہے کیا تم ان احادیث کو نہیں دیکھتے۔ جن میں آتا ہے اچھا عہد ایمان کی علامت ہے۔ اور عرب کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ باوجودیکہ یہ اہل کفر میں بھی پائی جاتی ہیں ٭

**فائدہ** :- میرے خیال میں وطن سے مراد بھی عرب ہے اور عرب سے اس لحاظ سے محبت کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسماعیل ؑ کا وطن اور مرکز اسلام ہے۔ اس کی محبت ایمان میں داخل ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ صحابہ کرام جن کی اکثریت عرب سے تعلق رکھتی تھی۔ اگر ہم تک اسلام کو نہ پہنچاتے تو آج ہم اس نعمت عظمیٰ سے محروم

ہوتے۔ تو گویا ہمارا اصل وطن بلحاظ اخوت ایمانی عرب ہوا۔ اور یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کی تفسیر ہیں۔

۱۶۴۔ حَدِیْثُ حُبُّ الْهِرَّةِ مَوْضُوْعٌ كَمَا قَالَهُ الصَّغَانِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَدْ بَسَطْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ الْكَلَامِ فِيْ رِسَالَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ لِتَحْقِيْقِ الْمَرَامِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّ فِيْ تَقْرِيْرِهِ مِنْ خِصَالِ أَهْلِ الْإِيْمَانِ وَهُوَ لَا يُنَافِيْ مَا اتَّصَفَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْكُفْرَانِ كَسَائِرِ مَكَارِمِ الْإِحْسَانِ وَلَا يُقَدَّرُ مِنْ عَلَامَةِ الْإِيْمَانِ كَمَا تَوَهَّمَ السَّعْدُ وَالسَّيِّدُ وَأَغْرَبَ الثَّانِيْ حَيْثُ جَعَلَ إِضَافَتَهُ مِنْ بَابِ إِضَافَةِ الْمَصْدَرِ إِلَى مَفْعُوْلِهِ۔

بلی کی محبت والی روایت بھی موضوع ہے۔ جیسا کہ صغانی رح وغیرہ کا خیال ہے۔ میں نے ایک رسالہ میں مستقل طور پر اس پر کچھ تبصرہ کیا ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے۔ کہ یہ اہل ایمان کی عادت میں داخل ہے اور یہ اس امر کے منافی نہیں ہے۔ جس سے بعض اہل کفر متصف کئے گئے ہیں۔ اور عمدہ عادات کی طرح اور یہ ایمان کی علامت نہیں بن سکتی جیسا کہ سعد رح اور سید رح کو وہم ہوا ہے اور سید رح نے مصدر کی اضافت مفعول کی جانب کر کے اسے غریب قرار دیا ہے۔

۱۶۵۔ حَدِيْثُ حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنْ أُمَّتِيْ قَالَ الصَّغَانِيُّ وَضْعُهُ ظَاهِرٌ وَفَسَّرَهُ بِتَخْلِيْلِ الْأَصَابِعِ

میری امت کے خلال کرنے والوں کو مبارک بادی ہو صغانی کہتے ہیں اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ اور انہوں نے اس کی تفسیر

| | |
|---|---|
| فِي الْوُضُوْءِ اَوْ تَخْلِيلِ مَا بَعْدَ الطَّعَامِ قُلْتُ اَمَّا مَبْنَاهُ فَوَضْعُهُ ظَاهِرٌ وَاَمَّا مَعْنَاهُ فَثُبُوتُهُ ظَاهِرٌ بَاهِرٌ لِوُرُوْدِ الْاَحَادِيْثِ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ وَالْاَصَابِعِ حَتّٰى عُدَّ مِنَ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ فَيُنْظَرُ فِي رِجَالِ اِسْنَادِهٖ لِيُحْكَمَ عَلَيْهِ بِالتَّحْقِيْقِ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ۔ | انگلیوں میں خلال اور کھانے کے بعد دانتوں میں خلال سے کی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بلحاظ الفاظ اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے اور بلحاظ معنی اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ متعدد احادیث داڑھی اور انگلیوں کے خلال کے بارے میں موجود ہیں حتیٰ کہ انہیں سنت موکدہ میں شمار کیا گیا ہے، اس کے رواۃ کی جانب نظر کر لی جائے تاکہ بالتحقیق حکم لگایا جا سکے۔ |
| ۱۶۶۔ حَدِيْثُ اَلْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ تَسَاهَلَ الصَّغَانِيُّ حَيْثُ اَدْرَجَهٗ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ وَقَدْ اَوْرَدَهٗ اَحْمَدُ بْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ مَرْفُوْعًا وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔ | حج ہر ضعیف کا جہاد ہے۔ صغانی کو غلطی ہوئی کہ انہوں نے اسے موضوعات میں شمار کیا۔ حالانکہ ابن ماجہ رح نے اس حدیث کو ابو جعفر رح محمد بن علی بن الحسین کے ذریعہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔ |

**فائدہ**۔ ابو جعفر محمد بن علی کی یہ روایت مرسل ہے۔ کیونکہ انہیں ام سلمہ سے سماع حاصل نہیں۔ ان سے اسے روایت کرنے والا قاسم بن الفضل الحدانی ہے۔ اس کے بارے میں میں نہیں جانتا کہ وہ کس درجہ کا راوی ہے۔

باقی رواۃ ثقہ ہیں ۔ بلحاظ معنی اس کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت بھی کرتی ہے ۔ جس میں حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتوں پر جہاد ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ ہاں ۔ لیکن اس جہاد میں قتال نہیں ، اور وہ حج اور عمرہ ہے ۔

۱۶۷۔ حَدِیْثُ الْحِجَامَۃِ فِیْ نُقْرَۃِ الرَّأْسِ تُوْرِثُ النِّسْیَانَ فَتَجَنَّبُوْا ذٰلِکَ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ مِنْ طَرِیْقِ عُمَرَ بْنِ وَاصِلٍ قَالَ حَکٰی مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا وَابْنُ وَاصِلٍ اتَّہَمَہُ الْخَطِیْبُ بِالْوَضْعِ لَاسِیَّمَا وَھُوَ حِکَایَۃٌ وَ قَدِ احْتَجَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ یَافُوْخِہٖ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِہٖ ۔

سر میں پچھنے لگوانا بھول پیدا کرتا ہے ، اس سے بچو ۔ دیلمی رح نے اسے بواسطہ عمر بن واصل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے ۔ خطیب رح بغدادی نے عمر بن واصل پر وضع کی تہمت لگائی ہے اور یہ موجود ہے ۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درد کی بنا پر اپنے سر کے اگلے حصہ میں پچھنے لگوائے ۔

۱۶۸۔ حَدِیْثُ الْحُجُوْنِ وَ الْبَقِیْعِ یُؤْخَذَانِ بِاَطْرَافِہِمَا وَیُنْشَرَانِ فِی الْجَنَّۃِ وَھُمَا مَقْبَرَتَانِ بِمَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ اَوْرَدَہُ الزَّمَخْشَرِیُّ فِی الْکَشَّافِ

حجون اور بقیع کے کونے پکڑ کر لے جایا جائے گا ۔ اور ان لوگوں کو جنت میں اٹھایا جائے گا ۔ حجون اور بقیع مکہ اور مدینہ میں قبرستان ہے ۔ اس حدیث کو زمخشری رح نے کشاف میں نقل کیا ہے ۔ زیلعی نے اپنی تاریخ میں اس

وَبَيَّضَ لَهُ الزَّيْلَعِيُّ فِي تَخْرِيْجِه وَتَبِعَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَسَكَتَ عَنْهُ السُّيُوْطِيُّ ۔

کی سرخی قائم کی ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اس معاملہ میں زیلعی کی متابعت کی ہے اور سیوطی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔

**فائدہ** ۔ اس کی تردید ترمذی رح کی وہ روایت کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے میرے لئے زمین پھاڑی جائے گی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے لئے۔ پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا۔ وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ حتی کہ میں مکہ اور مدینہ کے مابین ان سے مل جاؤں گا۔ امام ترمذی رح نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

۱۶۹۔ حَدِيْثُ حَذْفِ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ لَا يَصِحُّ مَرْفُوْعًا وَلَا مَوْقُوْفًا قُلْتُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ فِي صَحِيْحَيْهِمَا عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَرَفَعَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ثُمَّ قِيْلَ مَعْنَاهُ اِسْرَاعُ الْاِمَامِ بِهِ لِئَلَّا يَسْبِقَهُ الْمَامُوْمُ

سلام حذف کرنا سنت ہے۔ ابن القطان رح کہتے ہیں۔ نہ یہ مرفوعاً صحیح ہے اور نہ موقوفاً۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد رح، ترمذی رح، ابن خزیمہ رح اور حاکم رح نے اپنی صحیحین میں ابوسلمہ رض کے ذریعہ ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے۔ حاکم رح نے اسے مرفوعاً نقل کرکے صحیح قرار دیا ہے اور ترمذی نے اسے مرفوعاً نقل کرکے کہا ہے۔ کہ یہ حسن صحیح ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ امام سلام میں جلدی کرے کہیں مقتدی اس سے

وَاَغْرَبَ بَعْضُ الْمَالِکِیَّۃِ بِقَوْلِہٖ هُوَ اَنْ لَا یَکُوْنَ فِیْہِ قَوْلُہٗ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ ۔ سبقت نہ کر جائے ، اور بعض مالکیہ کا قول اس معاملہ میں بہت ہی غریب ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں ورحمۃ اللہ نہ کہا جائے ۔

۱۷۰۔ حَدِیْثُ الْحَدِیْثِ فِی الْمَسْجِدِ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ الْبَہِیْمَۃُ الْحَشِیْشَ لَمْ یُوْجَدْ کَذَا فِی الْمُخْتَصَرِ ۔ مسجد میں بات چیت کرنا نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے چوپائے گھاس کو ۔ یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی ۔ جیسا کہ مختصر میں ہے ۔

۱۷۱۔ حَدِیْثُ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْ کَلَامِ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخَزَّازِ ۔ نیکوں کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہیں ۔ یہ ابو سعید رح خزاز کا کلام ہے ۔

۱۷۲۔ حَدِیْثُ حَسِّنُوْا نَوَافِلَکُمْ تَکْمُلُ بِهَا فَرَائِضُکُمْ لَا اَصْلَ لَہٗ بِهٰذَا الْمَبْنٰی وَاِنْ کَانَ یَصِحُّ فِی الْمَعْنٰی ۔ اپنے نفلوں کو اچھی طرح پڑھا کرو ۔ اس سے تمہارے فرائض کی تکمیل ہو جائے گی ۔ ان الفاظ کے ساتھ کوئی اصل نہیں ۔ اگرچہ یہ مضمون بلحاظ معنی صحیح ہے ۔

۱۷۳۔ حَدِیْثُ الْحَسَنُ مَرْحُوْمٌ مِنْ کَلَامِ اَبِیْ حَازِمِ التَّابِعِیِّ ۔ حسن مرحوم ہے ۔ یہ ابو حازم رحمہ اللہ تعالےٰ تابعی کا کلام ہے ۔

۱۷۴۔ حَدِیْثُ الْحَسُوْدُ لَا یَسُوْدُ مِنْ کَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ کَمَا حاسد سردار نہیں ہوتا ۔ رسالہ تشیری میں ہے ۔ کہ یہ بعض سلف کا

فِی رِسَالَۃِ الْقُشَیْرِیِّ ۔ | کلام ہے ۔

۱۷۵ ۔ حَدِیْثُ حُضُوْرِ مَجْلِسِ عَالِمٍ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ اَلْفِ رَکْعَۃٍ کَذَا فِی الْاِحْیَاءِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ الْعِرَاقِیُّ ذَکَرَہُ الْجَوْزِیُّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ وَلَمْ اَجِدْہُ مِنْ طَرِیْقِ اَبِیْ ذَرٍّ ۔

عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔ اس حدیث کو غزالی نے احیاء میں ابوذرؓ سے نقل کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ جوزیؒ نے ایک روایت حضرت عمرؓ سے نقل کر کے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں میں نے ابوذرؓ کی یہ حدیث کہیں نہیں دیکھی ۔

۱۷۶ ۔ حَدِیْثُ الْحِفْظِ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ لَیْسَ بِثَابِتٍ کَذَا لٰکِنْ رَوَاہُ الْخَطِیْبُ فِیْ جَامِعِہٖ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا حِفْظُ الْغُلَامِ الصَّغِیْرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ وَحِفْظُ الرَّجُلِ بَعْدَ مَا کَبُرَ کَالْکِتَابَۃِ عَلَی الْمَاءِ ۔

بچپن میں حفظ کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے۔ یہ اس طرح ثابت نہیں ہے۔ لیکن خطیبؒ نے اپنی جامع میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے (چھوٹے بچے کا یاد کر لینا پتھر پر نقش کی طرح ہے۔ اور بڑے ہو جانے کے بعد یاد کرنا۔ ایسا ہے۔ جیسے پانی پر لکھنا ۔

۱۷۷ ۔ حَدِیْثُ حُکْمِیْ عَلَی الْوَاحِدِ کَحُکْمِیْ عَلَی الْجَمَاعَۃِ لَا اَصْلَ لَہٗ کَمَا قَالَ الْعِرَاقِیُّ

میرا حکم ایک پر بھی ایسا ہے جیسا کہ جماعت پر۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ عراقیؒ کا قول ہے۔ نیز مزنیؒ اور ذہبیؒ نے

وَاَنْكَرَهُ الْمِزِّيُّ وَالذَّهَبِيُّ اَيْضًا وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَا يُعْرَفُ ۔

بھی اس کا انکار کیا ہے۔ زرکشی رح کہتے ہیں یہ حدیث معلوم نہیں۔

۱۷۸۔ حَدِيْثُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رِدَاءُ الرَّحْمٰنِ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ اَصْلٌ ۔

الحمد للہ۔ اللہ کی چادر ہے اس کی بھی کوئی اصل نہیں پائی جاتی۔

۱۷۹۔ حَدِيْثُ حَمْلِ عَلِيٍّ بَابَ خَيْبَرَ اَوْرَدَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ فِي السِّيَرِ وَاَنْكَرَهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ وَقَالَ السَّخَاوِيُّ لَهٗ طُرُقٌ كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنْ طُرُقٍ عَنْ جَابِرٍ بِلَفْظِ اَنَّ عَلِيًّا لَمَّا انْتَهٰى اِلَى الْحِصْنِ اجْتَبَذَ اَحَدَ اَبْوَابِهٖ بِالْاَرْضِ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ سِتُّوْنَ رَجُلًا فَاجْتَهَدُوْا وَهُمْ اَنْ اَعَادُوا الْبَابَ وَاَخْرَجَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ فِيْ سِيْرَتِهٖ عَنْ اَبِيْ نَافِعٍ وَاَنَّ سَبْعَةً لَمْ يَقْلِبُوْهُ

علی رض نے خیبر کے دروازے کو اٹھا لیا اسے محمد بن اسحاق نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے اور بعض علماء نے اس کا انکار کیا ہے سخاوی رح کہتے ہیں۔ اس کے تمام طریقے واہیات ہیں۔ زرکشی رح کہتے ہیں حاکم رح نے جابر سے مختلف طریقوں سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ حضرت علی رض نے اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے کو زمین سے اکھاڑ لیا بعد میں ساٹھ اشخاص نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے۔ کہ سات آدمی اسے ہٹا نہ سکے۔

۱۸۰۔ حَدِيْثُ حِيْنَ تَلْتَقِيْ

جب تو ملے گا۔ تو جان لے گا۔ یہ

تَدَارِیْ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ وَمَعْنَاهُ صَحِیْحٌ وَیُشِیْرُ اِلَیْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا۔

حدیث نہیں ہے اور معنی اس کے صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول اس جانب اشارہ کرتا ہے، عنقریب جب تم عذاب کو دیکھو گے، تو یہ بات جان لو گے، کہ کون راہ سے گمراہ تھا۔

# حَرْفُ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ

۱۸۱۔ حَدِیْثُ خَابَ قَوْمٌ لَا سَفِیْهَ لَهٗ هُوَ قَوْلُ مَکْحُوْلٍ بِلَفْظِ ذَلَّ مَنْ لَا سَفِیْهَ لَهٗ کَمَا رَوَاهُ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِی الْحِکَمِ لَهٗ۔

وہ قوم خراب ہوئی جس میں کوئی بیوقوف نہ ہو۔ یہ مکحول شامیؒ کا قول ہے۔ اور ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ وہ قوم ذلیل ہوئی جس میں کوئی بے وقوف نہ ہو۔ اسے ابن ابی الدنیاؒ نے اپنی حکم میں روایت کیا ہے۔

۱۸۲۔ حَدِیْثُ خَازِنٌ الْقُوْتِ مَمْقُوْتٌ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ لٰکِنْ مَعْنَاهُ صَحِیْحٌ لِحَدِیْثِ الْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ۔

امانت دار خزانچی کو رزق دیا جاتا ہے یہ حدیث نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح اس حدیث کی بنا پر کہ چھپا کر لینے والا ملعون ہے۔

۱۸۳۔ حَدِیْثُ خَالِفُوا الْیَهُوْدَ فَلَا تَعْتَمُّوْا فَاِنَّ تَعْمِیْمَ الْعَمَائِمِ مِنْ زِیِّ الْیَهُوْدِ لَا اَصْلَ لَهٗ عَلٰی مَا ذَکَرَهُ السُّیُوْطِیُّ۔

یہود کی مخالفت کرو، عمامہ نہ باندھو کیونکہ عمامہ باندھنا یہود کی عادت ہے اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ سیوطیؒ نے ذکر کیا ہے۔

۱۸۴- حَدِيثُ خُذُوا شَطْرَ دِينِكُمْ عَنِ الْحُمَيْرَاءِ وَهِيَ عَائِشَةُ وَتَصْغِيرُ الْحَمْرَاءِ بِمَعْنَى الْبَيْضَاءِ عَلَى مَا فِي النِّهَايَةِ وَالشَّطْرُ النِّصْفُ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا أَعْرِفُ لَهُ إِسْنَادًا وَلَا رَأَيْتُهُ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ إِلَّا فِي النِّهَايَةِ لِابْنِ الْأَثِيرِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَخْرَجَهُ وَذَكَرَ الْحَافِظُ عِمَادُ الدِّينِ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الْمِزِّيَّ وَالذَّهَبِيَّ فَلَمْ يَعْرِفَاهُ وَذَكَرَهُ فِي الْفِرْدَوْسِ بِغَيْرِ إِسْنَادٍ وَبِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ وَلَفْظُهُ خُذُوا ثُلُثَ دِينِكُمْ مِنْ بَيْتِ الْحُمَيْرَاءِ وَبَيَّضَ لَهُ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ وَلَمْ يُخَرِّجْ لَهُ إِسْنَادًا وَكَذَا ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ قَالَ السُّيُوطِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ

اپنے دین کا آدھا حصہ حمیرا سے حاصل کرو اور وہ عائشہ رضہ ہے۔ اور حمیرا حمراء کی تصغیر ہے جو سپید کے معنی میں آتا ہے۔ جیسا کہ نہایہ میں ہے۔ عسقلانی رح کہتے ہیں نہ میں اس کی سند پہچانتا ہوں۔ اور نہ میں نے اسے کسی حدیث کی کتاب میں دیکھا ہے، ہاں ابن اثیر نے اپنی نہایہ میں اس کا ذکر ضرور کیا ہے اور انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ذکر کیا ہے۔ کہ انہوں نے مزنی اور ذہبی سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ لیکن انہوں نے بھی اسے نہ پہچانا۔ صاحب فردوس نے اسے بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ اور اس کے الفاظ بھی اس سے مختلف ہیں، "اپنے دین کا تہائی حصہ حمیرا کے گھر سے حاصل کرو"، اور صاحب مسند فردوس میں اس کی سرخی لگائی ہے لیکن کوئی سند بیان نہیں کی۔ ایسے ہی سخاوی رح نے کہا ہے۔ سیوطی رح کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ حافظ عماد الدین رح ابن کثیر تخریج

| | |
|---|---|
| وَقَالَ الحَافِظُ عِمَادُ الدِّیْنِ بْنُ | احادیث مختصر ابن الحاجب میں فرماتے ہیں |
| کَثِیْرٍ فِیْ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ مُخْتَصَرِ | یہ حدیث بہت غریب ہے بلکہ منکر ہے۔ میں |
| ابْنِ حَاجِبٍ غَرِیْبٌ جِدًّا بَلْ | نے اس حدیث کے بارے میں شیخ مزی سے |
| هُوَ حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ سَأَلْتُ عَنْهُ | سوال کیا۔ لیکن وہ اسے نہ پہچان سکے۔ اور |
| شَیْخُنَا الحَافِظَ المِزِّیَّ فَلَمْ یَعْرِفْهُ | فرمایا۔ میں آج تک اس کی سند پر واقف |
| وَقَالَ لَمْ اَقِفْ لَهٗ عَلٰی سَنَدٍ | نہیں ہو سکا۔ امام ذہبی رح فرماتے ہیں۔ یہ |
| اِلَی الْاٰنَ وَقَالَ شَیْخُنَا الذَّهَبِیُّ | حدیث واہیات روایات میں سے ہے۔ |
| هُوَ مِنْ اَحَادِیْثِ الْوَاهِیَةِ الَّتِیْ | جس کی سند نہیں پہچانی جاتی۔ لیکن فردوس |
| لَا یُعْرَفُ لَهٗ اِسْنَادٌ انْتَهٰی لٰکِنْ | میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت |
| فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ | ہے۔ اپنے دین کا تہائی حصہ عائشہ رض کے |
| اَنَسٍ خُذُوْا ثُلُثَ دِیْنِکُمْ مِنْ | گھر سے حاصل کرو۔ اور اس کی کوئی سند |
| بَیْتِ عَائِشَةَ وَلَمْ یَذْکُرْ لَهٗ | ذکر نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس |
| اِسْنَادًا قُلْتُ لٰکِنْ مَعْنَاهُ صَحِیْحٌ | کے معنیٰ صحیح۔ کیونکہ عائشہ رض کے پاس |
| فَاِنَّ عِنْدَهَا مِنْ شَطْرِ الدِّیْنِ | دین کا آدھا حصہ باعتبار استناد موجود |
| اِسْتِنَادًا یَقْتَضِیْ اِعْتِمَادًا وَقَدِ | تھا۔ اسی وجہ سے یہ حدیث مشہور ہے |
| اشْتَهَرَ اَیْضًا حَدِیْثُ کَلِّمِیْنِیْ | اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے بات |
| یَا حُمَیْرَاءُ لٰکِنْ لَیْسَ لَهٗ اَصْلٌ | کر۔ لیکن اس کی بھی علماء کے پاس کوئی |
| عِنْدَ الْعُلَمَاءِ ۔ | اصل نہیں ؛ |
| ۱۸۵۔ حَدِیْثُ خَصْمِیْ حَاکِمِیْ | میرا دشمن میرا حاکم ہے۔ یہ کلام ہے |

كَلَامٌ لَا حَدِيْثٌ ۔

۱۸۶۔ حَدِيْثُ الْخُمُوْلِ نِعْمَةٌ وَكُلٌّ يَّابَاهَا مِنْ كَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ نَعَمْ ثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ مَرْفُوْعًا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَكَذَا حَدِيْثُ الْخُمُوْلِ رَاحَةٌ وَالشُّهْرَةُ اٰفَةٌ مِنْ كَلَامِ الْمَشَائِخِ

۱۸۷۔ حَدِيْثُ خِيَارُ نِسَاءِ اُمَّتِيْ اَحْسَنُهُنَّ وُجُوْهًا وَاَرْخَصُهُنَّ مُهُوْرًا قَالَ السَّخَاوِيُّ ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ مَرْفُوْعًا بِلَا اِسْنَادٍ ۔

۱۸۸۔ حَدِيْثُ خَيْرُ تِجَارَتِكُمُ الْبَزُّ وَخَيْرُ صِنَاعَتِكُمُ الْخَرَزُ قَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ اَقِفْ لَهٗ عَلٰى اِسْنَادٍ وَذَكَرَهُ صَاحِبُ الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ ۔

۱۸۹۔ حَدِيْثُ خَيْرُ الْبِرِّ عَاجِلُهٗ لَا يَصِحُّ مَبْنَاهُ وَقَدْ وَرَدَ

حدیث نہیں ۔

ہر اس شئے کو جسے برا سمجھے چھپانا نعمت ہے بعض سلف کا کلام ہے۔ ہاں سعید رض سے یہ مرفوعاً ثابت ہے۔ اللہ تعالے اخفی اور صاف بندے کو پسند کرتا ہے اس حدیث کا سخاوی رح نے ذکر کیا ہے۔ ایسے ہی یہ حدیث خفا رحمت ہے اور شہرت آفت ہے یہ بعض مشائخ کا کلام ہے۔

میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں۔ جو حسین بھی ہوں۔ اور جن کے مہر بھی کم ہوں سخاوی کہتے ہیں۔ اسے دیلمی رح نے مرفوعا بلا سند نقل کیا ہے۔

تمہاری بہترین تجارت ریشم ہے اور تمہاری بہتر صنعت نگینہ ہے۔ عراقی رح کہتے ہیں میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ ہاں صاحب فردوس نے اسے حضرت علی رض سے بلا سند روایت کیا ہے۔

بہترین نیکی اسے جلدی کرنا ہے۔ لفظوں کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔ حضرت عباس رض

عَنِ الْعَبَّاسِ فِیْ مَعْنَاهُ لَا يَتِمُّ الْمَعْرُوْفُ اِلَّا بِتَعْجِيْلِهِ فَاِنَّهُ اِذَا عَجَّلَهُ هَنَّاهُ وَهُوَ مَعْنٰی مَا اُشْتُهِرَ مِنْ اَنَّ الْاِنْتِظَارَ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ اَیْ لِاَنَّهُ يُؤَدِّیْ اِلَی الْفَوْتِ ۔

سے اس معنیٰ کی روایت مروی ہے نیکی بغیر جلدی کے مکمل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسے جلدی کرنا چاہیئے۔ اور یہ معنیٰ مشہور ہیں کہ انتظار موت سے زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ وہ اس شیئے کے فوت ہونے کے تک لے جاتا ہے۔

۱۹۔ حَدِیْثُ خَیْرُ الْاَسْمَاءِ مَا عُبِدَ وَمَا حُمِدَ قَالَ السُّیُوْطِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْهِ وَفِیْ مُعْجَمِ الطَّبْرَانِیْ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ زُهَیْرِ الثَّقَفِیْ اِذَا سَمَّیْتُمْ فَعَبِّدُوْا وَاَخْرَجَ اَیْضًا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ مَا تُعُبِّدَ لَهُ وَسَنَدُهُ ضَعِیْفٌ وَرَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ بِسَنَدِهِ مَرْفُوْعًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا عَذَّبْتُ اَحَدًا تَسَمّٰی بِاِسْمِكَ فِی النَّارِ ۔

بہترین نام وہ ہیں جن میں عبودیت یا حمد پائی جائے سیوطیؒ کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں معجم طبرانیؒ میں ابو زہیرؓ ثقفی سے مروی ہے۔ جب تم نام رکھو تو عبودیت کے ساتھ رکھو۔ نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ بہترین نام اللہ کے نزدیک وہ ہے جس میں اس کی عبودیت ہو۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور ابو نعیمؒ نے بالسند مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قسم ہے میری عزت اور جلال کی میں اس شخص کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا جو تیرے نام سے اپنا نام رکھیں۔

۱۹۱- حدیث خیر خیر حین یسمع الغراب ونحوہ لیس بحدیث بل ھو نوع من الطیرة ذکرہ ابن الدیبع قلت بل ھو من الفال لا من التشاؤم لا فی الحال ولا فی المآل۔

خیر ہے خیر ہے جب کوا سنتا ہے۔ یہ حدیث نہیں. بلکہ فال کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ ابن الدیبع رحمہ نے ذکر کیا ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ ایک نیک فال ہے۔ فال بد نہیں۔ نہ اس کا حال سے تعلق ہے اور نہ مال سے۔

۱۹۲- حدیث خیر السودان ثلاثة لقمان وبلال ومھجع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری فی صحیحہ عن واثلة بن الاسقع بہ مرفوعا کذا ذکرہ ابن الدیبع لکن قول البخاری سھو قلم اما من الناسخ او من المصنف فان الحدیث لیس من البخاری والذی فی المقاصد انما ھو ما رواہ الحاکم ثم قال المنوفی ما ذکرہ من ان مھجعا مولی رسول اللہ

سوڈان کے بہترین آدمی ہیں۔ لقمان بلال رض۔ اور مہجع رض مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بخاری رح نے اپنی صحیح میں واثلہ بن الاسقع سے اسے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ ابن الدیبع رح نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن الدیبع رض کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ یہ حدیث یا تو ناسخ کی ہے یا مصنف کی۔ کیونکہ یہ حدیث بخاری رح کی نہیں ہے اور حاکم رح نے بھی اسے مقاصد میں ذکر کیا ہے۔ منوفی رح اسے ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ کہ یہ غلطی ہے۔ کہ مہجع رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ وہ حضرت عمر رض کے

عَلَيْهِ السَّلَامُ سَهْوٌ فَاِنَّهٗ مَوْلٰى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ
قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ
اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ وَهُوَ بَيْنَ
الصَّفَّيْنِ فَقَتَلَهٗ وَهُوَ مِنْ
اَهْلِ الْيَمَنِ وَفِي الْمَقَاصِدِ فِيْ
حَدِيْثٍ رَفَعَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُرٰى بَيَاضُ الْاَسْوَدِ
فِي الْجَنَّةِ مِنْ مَسِيْرَةِ اَلْفِ عَامٍ
قَالَ الْمَنُوْفِيْ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بَيَاضُ الْاَسْوَدِ اَيْ
الَّذِيْ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَمِنْهُ
يُعْلَمُ اَنَّ مُؤْمِنِي السُّوْدَانِ
لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا بَيْضَاءَ
وَبِهٖ صَرَّحَ الْعَسْقَلَانِيْ فِيْ
شَرْحِ الْبُخَارِيِّ۔
۱۹۳۔ حَدِيْثُ الْخَيْرُ فِيَّ وَ
فِيْ اُمَّتِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ
الْعَسْقَلَانِيُّ لَا اَعْرِفُهٗ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ

غلام تھے۔ بدر کے مسلمانوں میں سے
سب سے پہلے وہی مقتول ہوئے وہ
دونوں صفوں کے درمیان کھڑے تھے
کہ ایک تیر آیا۔ اور اس نے انہیں
قتل کر دیا۔ اور وہ اہل یمن سے تعلق رکھتے
تھے۔ اور مقاصد میں ایک مرفوع حدیث
میں ہے۔ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ سیاہ (سوڈانی)
کی سپیدی جنت میں ایک ہزار سال
کی مسافت سے نظر آئے گی۔ منوفی رحمہ کہتے
ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ
ہے۔ کہ جو دنیا میں سیاہ ہو۔ اس سے معلوم
ہوا۔ کہ سوڈانی مومن جنت میں وہی داخل
ہوں گے۔ جو سفید ہوں گے عسقلانی رحمہ نے
شرح بخاری میں اسی کی تصریح
کی ہے۔

مجھ میں اور میری امت میں خیر
قیامت تک ہے۔ عسقلانی فرماتے ہیں
میں اسے نہیں پہچانتا۔ لیکن اس کے

| | |
|---|---|
| مَعْنَاہٗ قَالَ السَّخَاوِیُّ یَعْنِیْ فِیْ | معنیٰ صحیح ہیں۔ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ اس |
| حَدِیْثِ لَایَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ | حدیث کی بنا پر۔ میری امت میں سے |
| اُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ اِلٰی | ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم |
| اَنْ یَقُوْمَ السَّاعَۃُ ۔ | رہے گی ۔ |
| ۴۱۹۔ حَدِیْثُ خَیْرَۃُ اللّٰہِ | بندے کے لئے اللہ کی بھلائی بہتر ہے |
| لِلْعَبْدِ خَیْرٌ مِنْ خَیْرَتِہٖ لِنَفْسِہٖ | اپنے نفس کے لئے بھلائی سے۔ لفظاً اس کی کوئی |
| لَایُعْرَفُ لَہٗ اَصْلٌ فِیْ مَبْنَاہُ | اصل نہیں پائی جاتی چاہے اس کے معنے |
| وَاِنْ صَحَّ مَعْنَاہُ کَمَا یُسْتَفَادُ مِنْ | صحیح ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کے قول سے |
| قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا | اخذ کیا جاتا ہے۔ اور شاید تم کسی چیز کو برا |
| شَیْئًا وَھُوَ خَیْرٌ لَکُمْ وَعَسٰی | سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور |
| اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَھُوَ شَرٌّ لَکُمْ | جس شئے کو تم اچھا سمجھو وہ تمہارے |
| وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ | لئے بری ہو۔ اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ تم |
| وَمِنْ ھُنَا وَرَدَ الْاَمْرُ بِالْاِسْتِخَارَۃِ | نہیں جانتے۔ یہیں سے نماز اور دعا کے |
| صَلٰوۃً وَّدُعَاءً وَقَدْ وَرَدَ مَا | ذریعہ استخارہ اور مشورہ سے بات جوڑی ثابت |
| خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ | ہوئی۔ اور ایک دعا میں بھی ثابت ہے |
| مَنِ اسْتَشَارَ وَثَبَتَ فِی الدُّعَاءِ | اے اللہ میرے لئے خود پسند فرما۔ اور |
| اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ | میرے اختیار پہ نہ چھوڑ۔ اور یہ اصل عام |
| اِلٰی اخْتِیَارِیْ وَھٰذَا اَصْلُ | لوگوں کی زبان پہ مشہور ہے۔ کہ بھلائی |
| مَا اشْتَھَرَ عَلٰی اَلْسِنَۃِ الْعَامَّۃِ | وہ ہے جسے اللہ پسند کرے۔ بلکہ مشائخ کے |

| | |
|---|---|
| الْخَبَرِ فِيْ مَا اخْتَارَهُ اللّٰهُ بَلِ | نزدیک تحقیق یہی ہے۔ کہ بندے کے لئے اختیار |
| التَّحْقِيْقُ عِنْدَ الْمَشَائِخِ الْاَخْيَارِ | کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا |
| اَنْ لَيْسَ لِلْعَبْدِ حَقِيْقَةُ الْاِخْتِيَارِ | ہے۔ تیرا رب جو چاہے پیدا کرتا ہے اور |
| لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا | پسند فرماتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے کوئی |
| يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ | اختیار نہیں۔ سید ابو الحسن الشاذلی |
| الْخِيَرَةُ وَعَنِ السَّيِّدِ اَبِي الْحَسَنِ | سے مروی ہے۔ پسند نہ کر۔ اگر تیرے |
| الشَّاذِلِيِّ لَا تَخْتَرْ فَاِنْ كَانَ | لئے پسند کرنا ضروری ہو۔ تو تو اس |
| لَابُدَّ اَنْ تَخْتَارَ فَاخْتَرْ اَنْ لَا | بات کو پسند کر کہ کچھ بھی پسند نہ کر۔ کیونکہ |
| تَخْتَارَ فَاِنَّ رَبَّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ | اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا۔ اور پسند فرماتا |
| وَيَخْتَارُ۔ | ہے۔ |

# حَرْفُ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ!

| | |
|---|---|
| ۱۹۵- حَدِيْثُ دَارُ الظَّالِمِ | ظالم کا گھر خراب ہوتا ہے۔ چاہے ایک |
| خَرَابٌ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ قَالَ | مدت کے بعد ہو۔ سخاوی کہتے ہیں میں اس |
| السَّخَاوِيُّ لَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ وَ | سے واقف نہیں ہوں۔ لیکن اس کی شہادت |
| لٰكِنْ يَشْهَدُ لَهٗ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ | یہ آیت دیتی ہے۔ یہ ان کے گھر خراب ہیں |
| خَاوِيَةٌ بِمَا ظَلَمُوْا۔ | ان کے ظلم کی بنا پر۔ |
| ۱۹۶- حَدِيْثُ دَارُهُمْ مَادُمْتَ | ان کا گھر اس وقت تک ہے جب تک ان کے گھر میں |
| فِيْ دَارِهِمْ قَالَ السَّخَاوِيُّ مَا | ہیں۔ سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا |

| | |
|---|---|
| عِلْمَتُهٗ حَدِيْثًا ذٰلِكَ جَاءَ فِي | لیکن نوجہ کے بارے میں آیا ہے اس کا گھر اس وقت |
| الزَّوْجَةِ دَارِهَا تُعْتَقُ بِمَا أَخْرَجَهٗ | تک ہے جب تک وہ اس میں رہے۔ یہ حدیث ابن حبان |
| ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ عَنْ سَمُرَةَ۔ | نے اپنی صحیح میں سمرہ رض سے روایت کی ہے۔ |
| ۱۹۷۔ حَدِيْثُ دَارُوْا سُفَهَائَكُمْ | اپنے بیوقوفوں کی مدد کر۔ یہ عام لوگوں کی |
| هُوَ دَائِرٌ عَلٰى بَعْضِ الْأَلْسِنَةِ | زبان پر اس زیادتی کے ساتھ جاری ہے |
| بِزِيَادَةٍ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ وَقَدْ | کہ تہائی مال کے ساتھ۔ امام عسقلانی رح سے |
| سُئِلَ عَنِ الْعَسْقَلَانِيِّ فَلَمْ | اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا |
| يَتَكَلَّمْ عَلَيْهِ۔ | انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ |
| ۱۹۸۔ حَدِيْثُ دَاوِمِيْ قَرْعَ | جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے پر میری مدد کر۔ یہ آپ نے |
| بَابِ الْجَنَّةِ قَالَهٗ لِعَائِشَةَ قَالَتْ | عائشہ رض سے فرمایا۔ حضرت عائشہ رض نے عرض کیا کس چیز |
| بِمَاذَا قَالَ بِالْجُوْعِ ذَكَرَهٗ فِي الْإِحْيَاءِ | کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا بھوک کے ساتھ۔ غزالی رح نے اس کا |
| قَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ أَجِدْ لَهٗ أَصْلًا۔ | احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی |
| ۱۹۹۔ حَدِيْثُ دُخُوْلِهٖ عَلَيْهِ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جحفہ میں حمام |
| السَّلَامُ حَمَّامًا بِالْجُحْفَةِ ذَكَرَهٗ | میں داخل ہونا۔ ترمذی نے شرح منہاج |
| التِّرْمِذِيُّ فِي شَرْحِ الْمِنْهَاجِ فِي | میں گرم پانی پر کلام کرتے ہوئے ذکر کیا ہے |
| الْكَلَامِ عَلَى الْمَاءِ الْمُسَخَّنِ وَذَكَرَهٗ | نووی رح شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ |
| النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ الْمُهَذَّبِ أَنَّهٗ | بے انتہا ضعیف ہے۔ ابن حجر المکی شرح الشمائل |
| ضَعِيْفٌ جِدًّا فَقَوْلُ شَيْخِنَا | میں فرماتے ہیں۔ یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ |
| ابْنِ حَجَرٍ الْمَكِّيِّ فِي شَرْحِ الشَّمَائِلِ | علیہ وآلہ وسلم جحفہ میں حمام میں تشریف |

| | |
|---|---|
| خَبَرُ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَخَلَ حَمَّامَ الْجُحْفَۃِ مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْحُفَّاظِ وَاِنْ وَقَعَ فِیْ کَلَامِ التِّرْمِذِیِّ وَغَیْرِہٖ وَلَمْ یَعْرِفِ الْعَرَبُ الْحَمَّامَ بِبِلَادِھِمْ اِلَّا بَعْدَ مَوْتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْسَ فِیْ مَحَلِّہٖ وَکَیْفَ یَکُوْنُ مَوْضُوْعًا بِاتِّفَاقِ الْحُفَّاظِ مَعَ اِثْبَاتِ الْحَافِظِ التِّرْمِذِیِّ وَتَضْعِیْفِ النَّوَوِیِّ اِذْ لَا یَخْفٰی التَّفَاوُتُ بَیْنَ الضَّعِیْفِ وَالْمَوْضُوْعِ مَعَ اَنَّ الْاِثْبَاتَ مُقَدَّمٌ عَلَی النَّفْیِ فِی الْاَصْلِ الْمَصْنُوْعِ | لے گئے۔ باتفاق حفاظ موضوع ہے اگرچہ یہ حدیث ترمذی رح کے کلام وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ اور عرب اپنے شہروں میں حمام کو جانتے بھی نہ تھے۔ انہیں علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حمام کا علم ہوا۔ یہ کلام صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ باتفاق حفاظ موضوع نہیں۔ بلکہ حافظ ترمذی رح نے اسے ثابت کیا ہے۔ اور نووی رح نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ضعیف وموضوع میں زبردست فرق ہے۔ کیونکہ بلحاظ اصل اثبات نفی پر مقدم ہے۔ |
| ۲۰۰۔ حَدِیْثُ الدَّرَجَۃِ الرَّفِیْعَۃِ فِیْمَا یُقَالُ بَعْدَ الْاَذَانِ مِنَ الدُّعَاءِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَرَہٗ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الرِّوَایَاتِ۔ | بلند درجہ اس میں ہے۔ کہ اذان کے بعد دعا کہی جائے۔ سخاوی رح کہتے ہیں۔ میں نے اسے روایات میں کہیں نہیں پایا۔ |
| ۲۰۱۔ حَدِیْثُ الدَّمِ مِقْدَارُ الدِّرْھَمِ یُغْسَلُ وَیُعَادُ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ نُوْحٌ کَذَّابٌ کَذَا | خون جب درہم کے برابر ہو تو اسے دھویا بھی جائے گا اور نماز کا بھی اعادہ کیا جائے گا اس کا راوی نوح کذاب ہے۔ جیسا کہ لآلی |

فِي اللآلي۔ | میں ہے۔

۲۰۲۔ حَدِيثُ الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً لَا أَصْلَ لِمَبْنَاهُ لٰكِنْ يَصِحُّ مَعْنَاهُ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَ هُوَ لَا يُنَافِي مَا ثَبَتَ مِنْ أَنَّ عُمْرَ الدُّنْيَا سَبْعَةُ آلَافِ سَنَةٍ فَإِنَّ مَا مَضٰى فَكَأَنَّهٗ فِي سَاعَةٍ انْقَضٰى۔

دنیا ایک گھڑی کی ہے۔ اس میں اطاعت کرلو لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن یہ معنی اللہ تعالیٰ کے قول سے ثابت ہے گویا کہ وہ اس دن دیکھیں گے جس کا وہ وعدہ کئے گئے تھے۔ وہ دنیا میں دن کا ایک حصہ ٹھیرے ہیں اور یہ جو ثابت ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے یہ اس کے منافی نہیں ہے۔ یہ جتنا زمانہ گزرے گا۔ یہ محسوس ہوگا گویا کہ ایک ساعت میں ختم ہو گیا۔

۲۰۳۔ حَدِيثُ الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ مَعَ إِيْرَادِ الْغَزَالِيِّ لَهٗ فِي الْإِحْيَاءِ قُلْتُ مَعْنَاهُ صَحِيحٌ يُقْتَبَسُ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِي حَرْثِهٖ۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے سخاوی کہتے ہیں میں اس حدیث سے واقف نہیں۔ غزالی نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں معنوی لحاظ سے یہ بات ثابت ہے اور قرآن سے مستنبط ہوتی ہے "جو آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں زیادتی کر دیتے ہیں"

۲۰۴۔ حَدِيثُ الدِّيكُ الْأَبْيَضُ صَدِيقِي وَصَدِيقُ صَدِيقِي وَعَدُوُّ عَدُوِّي وَلَهٗ طُرُقٌ

سپید مرغ میرا دوست ہے۔ میرے دوست کا دوست ہے۔ اور میرے دشمن کا دشمن ہے اس کی مختلف سندات ہیں۔ ابن الجوزی

| | |
|---|---|
| ذَکَرَہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ | نے اس کا موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ |
| قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ لَمْ یَتَبَیَّنْ | امام عسقلانی رح فرماتے ہیں۔ مجھ پر اس متن کے |
| لِی الْحُکْمُ عَلٰی ھٰذَا الْمَتْنِ بِالْوَضْعِ | موضوع ہونے کا حکم ظاہر نہیں ہوا سخاوی |
| قَالَ السَّخَاوِیُّ لٰکِنْ فِیْ اَکْثَرِ | کہتے ہیں۔ اس کے اکثر الفاظ میں اوچھاپن |
| اَلْفَاظِہٖ رَکَاکَۃٌ لَا رَوْنَقَ لَھَا وَ | ہے۔ اور کوئی رونق نہیں پائی جاتی |
| قَدْ اَفْرَدَ الْحَافِظُ اَبُوْنُعَیْمٍ اَخْبَارَ | حافظ ابو نعیم رح نے مرغ کی احادیث ایک |
| الدِّیْکِ فِیْ جُزْءٍ قُلْتُ فَلَا یَکُوْنُ | جزو میں جمع کی ہیں۔ سیوطی رح کہتے ہیں اسے |
| مَوْضُوْعًا وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ اَخْرَجَہٗ | ابن ابی اسامہ رح اور ابو الشیخ نے حضرت |
| ابْنُ اَبِیْ اُسَامَۃَ وَاَبُو الشَّیْخِ مِنْ | انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن |
| حَدِیْثِ اَنَسٍ وَھُوَ مُنْکَرٌ ؎ | یہ منکر ہے ؎ |
| ۲۰۵۔ حَدِیْثُ الدَّیْنِ وَلَوْ | قرض چاہے ایک درہم کا کیوں نہ ہو۔ بھوکی |
| دِرْھَمٌ وَالْعَائِلَۃُ وَلَوْ بِنْتٌ وَ | چاہے لڑکی کیوں نہ ہو۔ سوال کرنے والا چاہے |
| السَّائِلُ وَلَوْ کَیْفَ الطَّرِیْقُ قَالَ | کیسا ہی ہو۔ سخاوی رح کہتے ہیں۔ میں مرفوعاً اسے |
| السَّخَاوِیُّ لَا اَسْتَحْضِرُہٗ فِی الْمَرْفُوْعِ | کہیں نہیں پاتا۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں |
| وَمَعْنَاہُ صَحِیْحٌ قُلْتُ وَالْمَشْھُوْرُ | مشہور یہ ہے۔ سوال کرنا ذلت ہے چاہے |
| اَلسُّؤَالُ ذُلٌّ وَلَوْ اَیْنَ الطَّرِیْقِ ۔ | مسافر کیوں نہ ہو ؎ |

# حَرْفُ الذَّالِ الْمُعْجَمَۃِ

| | |
|---|---|
| ۲۰۶۔ حَدِیْثُ ذَکَاۃُ الْاَرْضِ | زمین کی پاکی اس کا خشک ہو جانا ہے۔ ابن |

تيمية وقال ابن الربيع احتج به
الحنفية ولا اصل له في المرفوع
نعم ذكره ابن ابي شيبة مرفوعا
عن ابي جعفر الباقر قلت ونعم
السند الظاهر من الامام الباهر
المسمى بسلسلة الذهب فهي
كافية لصحة المذهب
مع ان المجتهد اذا استدل
بحديث على حكم من الاحكام
فلا يتصور ان يكون صحيحا
او حسنا عنده ثم لا يضره
دخول ضعف او وضع في
سنده وقال الزركشي لا اصل
له وانما هو قول محمد بن الحنفية
اخرجه ابن جرير في تهذيب
الآثار وقال السيوطي واخرجه
ابن ابي شيبة في المصنف عنه
واخرجه ايضا عن ابي جعفر و
عن ابي قلابة قولهما قلت

الربیع کہتے ہیں۔ یہ حنفیہ علماء کی دلیل ہے اور مرفوعاً
اس کی کوئی اصل نہیں۔ ہاں اسے ابن ابی شیبہ
نے مرفوعاً ابوجعفرؒ الباقر سے روایت کیا ہے
ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں سند کی عمدگی ظاہر ہے
جو امام باہر سے مروی ہے جسے سلسلۃ الذہب
کہا جاتا ہے اور یہ صحت مذہب کے لئے کافی ہے
حالانکہ مجتہد جب کسی حدیث سے کسی حکم پر استدلال
کرتا ہے تو وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ حدیث اس کے
نزدیک صحیح ہے یا حسن پھر اسے سند میں ضعف
یا وضع کا وجود بھی ضرر نہیں پہنچاتا۔ زرکشی کہتے
ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ محمد بن حنفیہؒ
کا قول ہے۔ ابن جریرؒ نے اسے تہذیب الآثار
میں روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں ابن ابی شیبہؒ
نے اپنی مصنف میں محمد بن حنفیہ۔ ابوجعفر اور
ابوقلابہ سے یہ ان کا قول نقل کیا ہے۔ ملا علیؒ
قاری فرماتے ہیں اس کا مرفوع ہونا گذر چکا ہے
اور یہ حضرت عائشہؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے
اس کی اصل ہدایہ میں مرفوعاً موجود ہے۔ اگرچہ
مجھے اس کا مخرج معلوم نہیں۔ یہ تو معلوم ہے

قد تقدم مرفوعه وقد روی
عن عائشة موقوفا واصله
في الهداية مرفوعا لكن قال
مخرجه لم اره فمن المعلوم ان
موقوف الصحابة حجة عندنا
وكذا الحديث المنقطع اذا صح
سنده ويقوي المذهب ما
في سنن ابي داود باب طهور
الارض اذا يبست واسند
عن عمر قال كنت ابيت في
المسجد في عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم وكنت فتى
شابا عزبا وكانت الكلاب
تبول وتقبل وتدبر في المسجد
ولم يرشون شيئا من ذلك
انتهى فلولا اعتبار انها تطهر
بالجفاف كان ذلك تبقية
لها بوصف النجاسة مع العلم
بانهم يقومون عليها في الصلوة

کہ موقوف صحابہ ہمارے نزدیک حجت
ہے۔ اور ایسے ہی حدیث منقطع جب
کہ اس کی سند صحیح ہو۔ اور ہمارے
مذہب کی تائید وہ حدیث کرتی ہے۔ جو
سنن ابی داؤد میں اس باب کے تحت
ہے۔ کہ جب زمین خشک ہو جائے تو پاک
ہو جاتی ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے
روایت کیا ہے۔ کہ میں حضورؐ کے زمانہ میں
مسجد میں سویا کرتا تھا۔ اور میں نوجوان تھا۔
اور مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے تھے۔ اور
پیشاب کرتے رہتے تھے۔ اور صحابہ اس پر پانی
بھی نہ ڈالتے تھے۔ اگر خشک ہونے سے
پاک ہونے کا اعتبار نہ ہوتا۔ تو انہیں اس
بات سے احتراز کرنا چاہیئے تھا جب کہ وہ جانتے
تھے کہ یہاں نجاست موجود ہے۔ اور اس کے
باوجود وہ مسجد میں نماز پڑھتے۔ مسجد چھوٹی تھی
اور نمازی زیادہ۔ نزاع کے معاملہ میں یہ
بمنزلہ اجماع ہوا۔ سخاوی کہتے ہیں ابو قلابہ
سے یہ الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں

اَلْبَتَّةَ لِصِغَرِ الْمَسْجِدِ وَكَثْرَةِ الْمُصَلِّيْنَ فَيَكُوْنُ هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْاِجْمَاعِ فِيْ مَقَامِ تَحْقِيْقِ النِّزَاعِ قَالَ السَّخَاوِيُّ وَرُوِيَ قَوْلُ اَبِيْ قِلَابَةَ بِلَفْظِ جُفُوْفِ الْاَرْضِ طُهُوْرُهَا وَيُعَارِضُهُ حَدِيْثُ اَنَسٍ فِي الْاَمْرِ بِصَبِّ الْمَاءِ عَلٰى بَوْلِ الْاَعْرَابِيِّ بَلْ وَرَدَ فِيْهِ الْحَفْرُ اِنْتَهٰى وَغَيْرُهُ اَنَّ الْمُرَادَ هُوَ اَنَّ الْجُفُوْفَ اِحْدٰى طُرُقِ التَّطْهِيْرِ لَا حَفْرُهَا فَيُنَافِيْ تَطْهِيْرَهَا بِالْمَاءِ وَصَبُّهُ لَا يُنَافِيْهِ ۔

کہ زمین کا خشک ہو جانا۔ اس کا پاک ہو جانا ہے۔ اور اس حدیث کے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معارض ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کے پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم دیا۔ بلکہ کھودنے کا بھی ذکر موجود ہے۔ اور اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ خشک ہونا بھی پاکی کا ایک طریقہ ہے۔ نہ کہ اس کا کھودنا اور یہ ہمارا قول پانی بہانے اور اس سے پاک کرنے کے منافی نہیں ۔

# حَرْفُ الرَّاءِ

۲۰۷۔ حَدِيْثُ رَاَيْتُ رَبِّيْ يَوْمَ النَّفْرِ عَلٰى جَمَلٍ اَوْرَقَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ اَمَامَ النَّاسِ مَوْضُوْعٌ لَا اَصْلَ لَهٗ كَمَا فِي الذَّيْلِ وَفِي اللَّآلِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ

کوچ کے روز میں نے اپنے خدا کو ایک زرد اونٹ پر سوار دیکھا۔ اور خدا صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھا۔ اور لوگوں کے آگے آگے چل رہا تھا۔ یہ موضوع ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ ذیل میں اس کا

رأيت ربي في صورة شاب له
وفرة وردي في صورة شاب
أمرد قال ابن صدقة عن أبي
زرعة حديث ابن عباس صحيح
لا ينكره إلا معتزلي وردي في
بعضها بفؤاده والحديث إن
حمل على المنام فلا إشكال
في المقام وإن حمل على اليقظة
فأجاب ابن الهمام بأن هذا
حجاب الصورة وكأنه أراد بهذا
الكلام أن تمام المرام متصور
بحمله على التجلي الصوري
فإنه من المحال الضروري
حمله على التجلي الحقيقي فلله
سبحانه وتعالى أنواع من التجليات
بحسب الذات والصفات و
لكن له القدرة الكاملة والقوة
الشاملة زيادة على الملائكة
وغيرهم في تشكل الصور و

ذکر ہے۔ لآلی میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی
ہے۔ کہ میں نے اپنے خدا کو ایک جوان کی صورت
میں دیکھا اس کے لمبے بال تھے۔ اور ایک
روایت میں ہے۔ ایسے جوان کی صورت میں
دیکھا جس کی نہ مونچھیں تھیں نہ ڈاڑھی۔ ابن
صدقہ ابو زرعہ سے روایت کرتے ہیں۔
ابن عباسؓ کی حدیث کا ایک معتزلی ہی انکار
کر سکتا ہے۔ اور بعض کتابوں میں اس کے
فواد کو بھی مروی ہیں۔ اور حدیث کا مقصد یہ
ہے اگر رویۃ سے مراد خواب کی روایت ہے
تو اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور اگر اس
دیکھنے سے مراد جاگتے ہوئے دیکھنا ہے۔ تو
ابن ہمام نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ یہ
حجاب صورت ہے۔ گویا کہ ان کے کلام کا منشا یہ
ہے۔ کہ اسے تجلی صورت پر مبنی قرار دیا جائے گا
نہ کہ تجلی حقیقی پر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے
ذات وصفات کے لحاظ سے مختلف قسم کی
تجلیات ہیں۔ اسی طرح اسے قدرت کاملہ
اور وہ قوت حاصل ہے جو فرشتوں وغیرہ سے

| | |
|---|---|
| الهيئات وهو منزه عن الجسم | تبدیلیٔ اشکال میں زیادہ ہے۔ حالانکہ وہ باعتبار |
| والصور والجهات بحسب الذات | جسم، صورت اور ذات سے منزہ ہے۔ اس |
| وبهذا ينحل كثير من الشبهات و | طرح پر بہت سے شبہات اور بہت سی مشکل |
| أحاديث والله سبحانه أعلم | احادیث صفات حل ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ |
| بحقائق المقامات ودقائق | خود مقامات کے حقائق سے زیادہ واقف ہے |
| المرامات وبهذا اندفع كلام | اور اس سے سبکی وغیرہ کا وہ اعتراض ختم ہو گیا |
| السبكي وغيره أن حديث رأيت | کہ میں نے اپنے خدا کو مرد جوان کی صورت |
| ربي في صورة الشاب أمرد | میں دیکھا۔ یہ حدیث عام صوفیوں کی |
| دائر على ألسنة عوام الصوفية | زبان پر مشہور ہے۔ اور یہ موضوع |
| وهو موضوع مفترى على | ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر |
| رسول الله صلى الله عليه و | جھوٹی تہمت لگا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے |
| سلم فإن مبنى الحديث على | ایسی حدیث وضع کی ہے جس کی سند سے |
| أن في سنده ما يدل على وضعه | اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ اور یہ بات |
| فمسلم وإلا فباب التأويل | مسلم ہے۔ ورنہ تاویل کا دروازہ تو بہت |
| واسع محتم. | کھلا ہوا ہے ؏ |

فائدہ۔ ملا علی قاری نے جو تاویل کی ہے وہ بلحاظ معنی ہے۔ اور سبکی وغیرہ نے جو اعتراض کیا ہے۔ وہ بلحاظ متن وسند ہے۔ اور جب اس کی صحت ثابت ہو جائے گی تو معنوی تاویل بھی صحیح ہو جائے گی۔ اصل اشکال معنوی نہیں۔ بلکہ اصل اختلاف صحت لفظی اور صحت سند کا ہے ؏

| | |
|---|---|
| ۲۰۸۔ حَدِیْثُ الرَّابِحُ فِی الْعُسْرِ | یہ ائی سے کمانے والا ٹوٹے میں ہے |
| خَاسِرٌ اَیْ مِنَ الْخَیْرِ کَلَامُ بَعْضِ | یعنی بھلائی ہے یہ بعض حکمار کا کلام ہے |
| الْحُکَمَاءِ وَقَدْ قَالَ تَعَالٰی وَالْعَصْرِ | اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قسم ہے زمانہ |
| اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ | کی کہ انسان ٹوٹے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان |
| اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ فَمَا | لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے۔ اور ان کی |
| رَبِحَتْ تِجَارَتُہُمْ وَلِلّٰہِ دَرُّ الشَّیْخِ | تجارت نے انہیں کچھ نفع نہ پہنچایا۔ شیخ بستی رح |
| الْبُسْتِیْ شِعْرٌ | نے کیا خوب کہا ہے ۔ |
| زِیَادَۃُ الْمَرْءِ فِیْ دُنْیَاہُ نُقْصَانٌ | دنیاوی معاملات میں آدمی کی زیادتی یہ سراسر نقصان ہے، |
| وَرِبْحُہٗ غَیْرُ مَحْضِ الْخَیْرِ خُسْرَانٌ | اور اس کے نفع میں کوئی بھلائی نہیں وہ سراپا ٹوٹے میں ہے، |
| ۲۰۹۔ حَدِیْثُ رَجَعْنَا مِنَ | ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی |
| الْجِہَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الْاَکْبَرِ | طرف لوٹ آئے۔ صحابہ نے عرض کیا |
| قَالُوْا وَمَا الْجِہَادُ الْاَکْبَرُ قَالَ جِہَادُ | یا رسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے۔ آپ نے |
| الْقَلْبِ قَالَ الْعَسْقَلَانِیْ فِیْ | فرمایا قلب سے جہاد۔ عسقلانی رح تسوید القوس |
| تَسْوِیْدِ الْقَوْسِ ہُوَ مَشْہُوْرٌ | میں فرماتے ہیں۔ یہ لوگوں کی زبان پر مشہور |
| عَلَی الْاَلْسِنَۃِ وَہُوَ مِنْ کَلَامِ | ہے۔ یہ ابراہیم بن عبلہ کا قول ہے۔ جو نسائی |
| اِبْرَاہِیْمَ بْنِ عَبْلَۃَ فِی الْکُنٰی | نے کنی میں نقل کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے |
| لِلنَّسَائِیْ قُلْتُ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ | ہیں۔ غزالی رح نے اس کا احیاء میں ذکر کیا ہے، |
| فِی الْاِحْیَاءِ وَنَسَبَہُ الْعِرَاقِیْ اِلَی | اور عراقی رح کہتے ہیں۔ اسے بیہقی رح نے |
| الْبَیْہَقِیْ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ وَ | جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا |

قَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ فِيْهِ ضُعْفٌ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ رَوَى الْخَطِيْبُ فِيْ تَارِيْخِهٖ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ غَزَاةٍ لَهُمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدِمْتُمْ خَيْرَ مَقْدَمٍ وَقَدِمْتُمْ مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ قَالُوْا وَمَا الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ قَالَ مُجَاهَدَةُ الْعَبْدِ هَوَاهُ ٭

ہے۔ اور بیہقی رح فرماتے ہیں۔ اس کی سند میں ضعف ہے۔ سیوطی رح کہتے ہیں خطیب رح نے اپنی تاریخ میں جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے تشریف لائے اور فرمایا تم بہتر کام کر کے آئے ہو۔ لیکن اب تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا۔ جہاد اکبر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بندے کا اپنی خواہش سے جہاد کرنا ٭

۲۱۰۔ حَدِيْثُ رَحِمَ اللّٰهُ اَخِي الْخَضِرَ لَوْ كَانَ حَيًّا لَزَارَنِيْ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا يَثْبُتُ مَرْفُوْعًا ٭

اللہ تعالیٰ میرے بھائی خضر پر رحم فرمائے اگر وہ زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ مرفوعاً ثابت نہیں ٭

۲۱۱۔ حَدِيْثُ رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ زَارَنِيْ وَزِمَامُ نَاقَتِهٖ بِيَدِهٖ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا اَصْلَ لَهٗ بِهٰذَا اللَّفْظِ ٭

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو میری زیارت اس حالت میں کرے کہ اس کی ناقہ کی زمام اس کے ہاتھ میں ہو۔ عسقلانی فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں ٭

۲۱۲۔ حَدِيْثُ رَدُّ دَانِقٍ عَلٰى اَهْلِهٖ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ

درہم کا رس کے گھر والوں پہ لوٹانا ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابن حجر رح کہتے

سَبْعِيْنَ سَنَةً قَالَ ابْنُ حَجَرٍ
مَا عَرَفْتُ اَصْلَهُ يَعْنِيْ اَصْلَ
مَبْنَاهُ وَاِلَّا فَهُوَ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ
مَعْنَاهُ فَاِنَّ رَدَّ الْحَقِّ اِلٰى اَهْلِهِ
فَرْضٌ وَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ
سَبْعِيْنَ سَنَةٍ نَفْلًا وَقَالَ
السَّخَاوِيُّ اِنَّمَا قَالَهُ يَحْيَى بْنُ
عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَامِرٍ
الْاَنْدَلُسِيُّ الْفَقِيْهُ الْمَالِكِيُّ
حِيْنَ اَتَمَّ عَلٰى اِرْتِحَالِهِ مِنَ
الْقَيْرَوَانِ لِقُرْطُبَةَ لِيَرُدَّ دَانِقًا
لِبَقَّالٍ عَلَيْهِ اِنْتَهٰى وَذَكَرَ ابْنُ
جَمَاعَةَ فِيْ مَنْسَكِهِ الْكَبِيْرِ مَا
نَصَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ رَدُّ دَانِقٍ مِنْ
حَرَامٍ يَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعِيْنَ
حَجَّةً اِنْتَهٰى وَالدَّانِقُ بِكَسْرِ النُّوْنِ
وَبِفَتْحِ سُدُسِ الدِّرْهَمِ۔

۲۱۳۔ حَدِيْثُ رَدُّ الشَّمْسِ عَلٰى

ہیں۔ میں اس کی اصل کو نہیں پہچانتا یعنی
الفاظ کو۔ ورنہ بلحاظ معنی یہ صحیح ہے،
کیونکہ حق کو اس کے مالک کے پاس لوٹانا
یہ فرض ہے۔ اور یہ ستر سال کی نفل
عبادت سے بہتر ہے (جب حدیث کی
کوئی اصل نہ ہوئی تو ستر سال کی قید
کیسے ثابت ہوگی) سخاوی کہتے ہیں
یہ قول یحیی بن عمر بن یوسف بن عامر
الاندلسی المالکی کا ہے۔ جب انہوں
نے قیروان سے قرطبہ کوچ کرنے کا
ارادہ کیا۔ تو ایک بقال کے ان کے
ذمہ کچھ درہم تھے۔ انہوں نے اسے
درہم دیتے وقت یہ بات کہی۔ ابن جماعہ
نے اپنی منسک کبیر میں ذکر کیا ہے۔ کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے
کہ حرام مال کو لوٹانا اللہ کے نزدیک
ستر حج کے برابر ہے۔ اور وانق درہم کے
چھٹے حصے کو بولتے ہیں۔

حضرت علیؓ پر سورج لوٹا دیا گیا۔ امام احمدؒ

عَلِيٍّ قَالَ أَحْمَدُ لَا أَصْلَ لَهُ وَتَبِعَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوعَاتِ وَلٰكِنْ قَدْ صَحَّحَهُ الطَّحَاوِيُّ وَصَاحِبُ الشِّفَاءِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَنْدَةَ وَابْنُ شَاهِيْنَ وَغَيْرُهُمَا كَالطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ الشَّمْسَ فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَتَفْصِيْلُهُ فِي سِيَرِنَا

فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور ابن الجوزی رح نے اسے اپنی موضوعات میں روایت کیا ہے۔ لیکن طحاوی رح اور صاحب الشفاء نے اسے صحیح قرار دیا ہے ابن مندہ رح۔ ابن شاہین رح نے اور طبرانی رح نے اوسط میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کو حکم دیا۔ وہ دن کی ایک ساعت پیچھے ہٹ گیا اور اس کی تفصیل سیر میں موجود ہے۔

۲۱۴- حَدِيْثُ رَسُوْلُ الْمَرْءِ دَالٌّ عَلٰى عَقْلِهِ قَوْلُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ كَمَا أَوْرَدَهُ الدَّكْسُوْرِيُّ فِي الْمُجَالَسَةِ ۔

آدمی کا قاصد اس کی عقل پر دلالت کرتا ہے۔ یہ یحیی رح بن خالد کا قول ہے جیسا کہ دکسوری رح نے اپنی مجالسہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۵- حَدِيْثُ رِيْقُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ لَيْسَ لَهُ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ أَيْمُ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا وَأَمَّا مَا يَدُوْرُ عَلٰى

مومن کا تھوک بھی شفا ہے۔ اس کے معنی صحیح ہیں۔ اور یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستنبط ہے۔ کہ قسم ہے خدا کی ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک سے بیماروں کو باجازت خداوندی شفا دیتی ہے۔ اور یہ جو لوگوں کی زبان

الْاَلْسِنَةِ مِنْ قَوْلِهِمْ سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ فَصَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ الْمَعْنٰى لِرِوَايَةِ الدَّارِقُطْنِيْ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا مِنَ التَّوَاضُعِ اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ سُؤْرِ اَخِيْهِ اَيِ الْمُؤْمِنِ ۔

پر مشہور ہے۔ کہ مومن کا جھوٹا بھی شفاء ہے۔ وہ اس حدیث کی بنا پر ہے۔ جو دار قطنی رحہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ تواضع میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ آدمی اپنے مومن بھائی کا جھوٹا پی لے ۔

# حَرْفُ الرَّاءِ!

۲۱۶ ۔ حَدِيْثُ الرَّحْمَةُ رَحْمَةٌ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ وَهُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ فِي الْمَعْنٰى بِالنَّظْرِ اِلَى الْوُقُوْفِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ طَرِيْقِ عَرَفَاتٍ وَحِلَقِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ وَالْعِلْمِ وَفِي الطَّوَافِ فِيْ سَاعَاتِ الْبَرَكَاتِ فَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ الرَّحْمَةُ زِيَادَةً فِي الرَّحْمَةِ ۔

تکلیف بھی رحمت ہے یہ حدیث نہیں ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کے معنی صحیح ہیں۔ کہ عرفات میں نماز کے لئے ٹھہرنا۔ ذکر و علم کی مجلسوں میں بیٹھنا۔ اور برکتوں کی ساعتوں میں طواف کرنا۔ اگرچہ یہ بظاہر زحمت ہے۔ لیکن رحمت کا سبب ہے ۔

۲۱۷ ۔ حَدِيْثُ زَامِرُ الْحَيِّ لَا يُطْرِبُ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِي الْغَالِبِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ

زندہ بانسری بجانے والا خوش نہیں ہوتا۔ یہ حدیث نہیں۔ اکثر اوقات یہ بات صحیح بھی ہوتی ہے۔ کہ گانے والے

المغني في قصبته من كثرة ما طرق في سمعه لا يبقى له تأثير في قلبه كضرب الطبال في حال نقره حيث لا يتغير عن أمره ومن هنا أن الأكابر من الصوفية لم يؤثر السماع كلهم في الظاهر وإن كان لا يخلو عن تأثير في الطوية فقد قيل للجنيد كيف تركت الوجد في النهاية بعدما ارتكبت في البداية فقرأ قوله تعالى وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب ولما رأى الصديق مؤمنا يبكي في أوائل أمره قال هكذا كنا فقست قلوبنا أي قويت واشتدت.

کی مختلف لے کے باعث سننے والے کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ طبلہ بجانے والا کہ وہ طبلہ بجاتے وقت اپنے حال سے متغیر نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر اکابر صوفیاء پر ظاہر میں سماع کا کوئی اثر نہیں ہوتا اگرچہ وہ تاثیر سے خالی نہیں ہوتا۔ جنید رح سے دریافت کیا گیا۔ کہ جب آپ شروع میں وجد کے مرتکب ہوتے تھے۔ تو آخر میں کیوں چھوڑ دیا۔ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ تو پہاڑوں کو جما ہوا دیکھے گا۔ حالانکہ وہ بادلوں کی طرح دوڑتے ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ایک شخص کو بات کے شروع پر روتے دیکھا تو فرمایا۔ ہم بھی ایسے ہی تھے اب ہمارے دل سخت ہو گئے۔

۲۱۸ - حديث زكوة الحلي عارية عن ابن عمر من قوله قال البيهقي وأما ما يروى عنه

زیور کی زکوٰۃ عاریت ہے۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ اور ان سے یہ جو مرفوعاً روایت کیا جاتا ہے۔

مَرْفُوعًا لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكوٰةٌ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ ۔

کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ۔

۲۱۹۔ حَدِيْثُ زَكوٰةُ الْجَاهِ اِغَاثَةُ اللَّهِفَاتِ لَمْ يُعْرَفْ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَوَرَدَ بِمَعْنَاهُ اَحَادِيْثُ مِنْهَا اَفْضَلُ صَدَقَةِ اللِّسَانِ اَلشَّفَاعَةُ تُفَكُّ بِهَا الْاَسِيْرُ وَتُحْقَنُ بِهَا الدِّمَاءُ وَتُجَرُّ بِهَا الْمَعْرُوْفُ وَالْاِحْسَانُ اِلٰى اَخِيْكَ وَتُدْفَعُ عَنْهُ الْكَرِيْهَةُ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

جاہ کی زکوۃ مظلوموں کی مدد کرنا ہے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نہیں پہچانی جاتی ہاں اس معنیٰ میں بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زبان کا افضل صدقہ سفارش بھی ہے۔ جس کے ذریعہ قیدی کو چھڑایا جائے۔ خون رد کئے جائیں۔ جس سے بھلائی اور سلوک اپنے بھائی کے ساتھ کیا جائے۔ اور اس سے برائی کو دور کیا جائے اسے طبرانی رح نے کبیر میں اور بیہقی رح نے شعب الایمان میں سمرہ بن جندب سے روایت کیا ہے ۔

۲۲۰۔ حَدِيْثُ الزَّيْدِيَّةِ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ اَرَهٗ وَلٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالطَّبْرَانِيِّ وَغَيْرِهِمَا مَرْفُوْعًا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ بِلَفْظِ الْقَدَرِيَّةِ قَالَ ابْنُ الرَّبِيْعِ بَلْ هُوَ حَدِيْثٌ مَوْضُوْعٌ لَا يَحِلُّ رِوَايَتُهٗ حَاشَا

زیدیہ فرقہ اس امت کا مجوس ہے سخاوی کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو نہیں دیکھا ہاں ابوداؤد رح اور طبرانی رح کی روایت میں ابن عمر سے قدریہ کے الفاظ مروی ہیں ابن الربیع کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ اس کی روایت بھی حلال نہیں۔ اور زیدیہ فرقہ اس غلط نسبت سے پاک ہے۔ ملا علی قاری رح فرماتے

الثنوية من هذه النسبة
الثنوية اقول لو كانوا على مذهب
القدرية فمعناه صحيح إذ هم
مشاركون لهم في القضية سواء
يكون بطريق الكلية او الجزئية
والرد لما اثبات الاثنينية فإن
المجوس يثبتون النور في
المرتبة الألوهية والظلمة
يثبتون الأصناف المخلوقية
فيعبدون الأنوار من الشمس
والقمر واصناف النار وغفلوا
ان الله خلق الظلمات والنور
وسائر ما يرى في عالم الظهور
ولم يروا ان الكل مخلوق كما
قال به اهل الحق من اهل
السنة والجماعة من ان الخير
والشر والنفع والضر كله
بخلق الله بل وكل صانع و
صنعة كما في حديث كثير

ہیں۔ اگر وہ قدریہ کے مذہب پر ہیں تو
اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ وہ فیصلہ میں
مشترک ہوں گے چاہے وہ بطریق کلی ہو
یا بطریق جزئی۔ اور رد کا اثبات علت ہوگا
کیونکہ مجوس نور کو مرتبہ الوہیت میں ثابت
کرتے ہیں۔ اور ظلمت کو اصناف مخلوق
ثابت کرتے ہیں۔ اس طرح وہ نور کی عبادت
کرتے چاہے وہ سورج کا نور ہو یا چاند کا یا آگ
میں سے کسی صنف کا۔ اور وہ اس بات سے
غافل ہیں کہ اللہ ہی نے نور و ظلمت اور تمام اشیاء
کو جو عالم میں نظر آتی ہیں پیدا فرمایا ہے۔
اور اس بات کا خیال نہیں کیا۔ کہ یہ تمام اشیا
مخلوق ہیں۔ اسی لئے اہل سنت والجماعت
میں سے اہل حق کا قول یہ ہے۔ کہ خیر و شر
اور نفع و ضرر تمام کی تمام اللہ کی مخلوق
ہیں۔ اور وہ ہر شئے کا صانع ہے۔ جیسا کہ
اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ
موجود ہے۔ اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا قول دلالت
کرتا ہے۔ اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا اور تمہارے

| | |
|---|---|
| اِلَيْهِ وَكَذَا اِبْدَالُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ تَعَالٰى | اعمال کو بھی جس نے یہ اعتقاد کیا کہ اس کے |
| وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ فَمَنِ | لئے کوئی فعل مستقل ہے اس نے اللہ کے |
| اعْتَقَدَ اَنَّ لَهُ فِعْلًا مُسْتَقِلًّا | ساتھ جبل مستقل کو بھی شریک ٹھہرایا۔ رہا |
| فَقَدْ اَشْرَكَ مَعَ اللّٰهِ جَهْلًا | قزوینی کا یہ قول کہ یہ حدیث دو قدری اس |
| مُسْتَقِلًّا وَاَمَّا قَوْلُ الْقَزْوِيْنِيِّ | امت کے مجوس ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں |
| حَدِيْثُ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ | تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اور اگر وہ مر جائیں |
| الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ | تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ یہ مصابیح کی احادیث |
| وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ | میں سے موضوع حدیث ہے۔ اور اسی |
| مَوْضُوْعٌ مِنْ حَدِيْثِ الْمَصَابِيْحِ | طرح یہ حدیث کہ میری امت میں سے |
| وَكَذَا صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ | دو جماعتیں ایسی ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ |
| لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْقَدَرِيَّةُ | نہیں قدریہ اور مرجبہ۔ یہ غلط ہے اور ان |
| وَالْمُرْجِئَةُ فَخَطَأٌ مِنْهُ وَقَدْ بَيَّنَّا | کا مخرج ہم نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں |
| مَخْرَجَهُمَا فِي الْمِرْقَاةِ شَرْحِ الْمِشْكٰوةِ | بیان کیا ہے۔ |

# حَرْفُ السِّيْنِ

| | |
|---|---|
| ۲۲۱۔ حَدِيْثُ سَبُّ اَصْحَابِيْ | میرے صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جن |
| ذَنْبٌ لَا يُغْفَرُ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ | کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے |
| هٰذَا كِذْبٌ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ | ہیں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر |
| الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ قَالَ | جھوٹ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے |

الله تعالیٰ ان الله لا یغفر ان یشرک
بہ ویغفر ما دون ذلک لمن
یشاء قلت وقد یوجہ معناہ
ان صح مبناہ بانہ ذنب عظیم
تعلق بہ حق الاصحاب بل و
حق سید الاصحاب مع ان ال
غالب فی السباب انہ یستحلہ
ویرجو بہ الثواب فیہ یکفر و
یستحق بہ العقاب وللصادق
ان یخبر عن بعض الذنوب
بانہ سبحانہ لا یغفرہ حیث
عظم شانہ فہو لا ینافی قولہ
تعالیٰ ویغفر ما دون ذلک لمن
یشاء وقد کتبت فی المسئلۃ
رسالۃ مستقلۃ ولا یبعد ان
یکون المعنی سب اصحابی ذنب
لا یغفر ای لا کسائر لحدیث
من سب اصحابی فاضربوہ و
من سبنی فاقتلوہ۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ شرک
کو تو معاف نہ کرے گا۔ اور اس کے علاوہ
جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا۔ ملا علی
قاری فرماتے ہیں اگر اس کے الفاظ صحیح ہوں تو
اس کی توجیہہ یہ کی جائے گی۔ یہ ایک ایسا گناہ
عظیم ہے۔ جس کا اصحاب کے حق سے تعلق ہے
بلکہ اصحاب کے سردار سے۔ کیونکہ ان کو
برا کہنا گویا اسے حلال سمجھنا اور اس سے
ثواب کی توقع کرنا ہے اور اس بنا پر اس
کی تکفیر کی جائے گی۔ اور وہ عذاب کا مستحق
ہوگا۔ اور یہ آیت خداوندی (کہ وہ جو
چاہے معاف کر سکتا ہے) کے منافی نہیں
ہے۔ میں نے اس موضوع پر ایک مستقل
رسالہ لکھا ہے۔ اور یہ بعید نہیں۔ کہ
اس کے معنی یہ ہوں۔ کہ میرے صحابہ کو گالی
دینا ایسا گناہ ہے۔ جس کی مغفرت نہیں
اس حدیث کی بنا پر کہ جو میرے صحابہ
کو برا کہے اسے مارو اور جو مجھے برا کہے
اسے قتل کر دو۔

**فائدہ**:- اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جس میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے میرے صحابہ کو ایذا پہنچائی۔ اس نے مجھے ایذا دی۔ اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی۔ تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے گا یہ ترمذی کی ایک طویل روایت ہے۔

۲۲۲- حَدِيْثُ سَبَابَةُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ أَطْوَلُ مِنَ الْوُسْطٰى غَلَطٌ مُبِيْنٌ قَالَ بِهِ دَائِمًا كَانَ فِيْ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ كَمَا ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ حَيْثُ قَالَ وَاشْتُهِرَ هٰذَا عَلَى الْأَلْسِنَةِ كَثِيْرًا وَسَلَفُ جُمْهُوْرِهِمْ لِكَمَالِ الدُّمَيْرِيِّ وَهِيَ خَطَأٌ نَشَأَ مِنْ اِعْتِمَادِ رِوَايَةٍ مُطْلَقَةٍ وَغَيْرُ الْكَبِدِ مِنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِذٰلِكَ بِنَاءً عَلٰى اِنَّ الْقِصَّةَ عَنْهُ ذِكْرُ وَصْفٍ اِخْتَصَّ بِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِهٖ وَذٰلِكَ الْحَدِيْثُ فِيْ مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ مُقَيَّدٌ بِالرِّجْلِ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ كُرْدَمٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی انگلی درمیانی انگلی سے بڑی تھی۔ جس شخص نے یہ روایت بیان کی اس نے غلطی کھائی۔ یہ بات آپ کے پیروں کی انگلیوں میں پائی جاتی تھی۔ عسقلانی فرماتے ہیں یہ لوگوں کی زبان پر بہت مشہور رہے اور سلف میں سے بھی کمال دمیری کو غلطی ہوئی۔ انہوں نے روایت کو اعتماد کے ساتھ مطلقاً بیان کیا۔ اور اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی انگلیاں مراد لیں اور اسے حضورؐ کی خصوصیت ٹھہرایا حالانکہ یہ حدیث مسند احمد بن حنبل میں پاؤں کی قید کے ساتھ موجود ہے۔ میمونہؓ بنت کردم فرماتی ہیں۔ میں اس بات کو نہیں بھولی کہ حضور کے قدم مبارک

| | |
|---|---|
| فَمَا نُسِبَتْ طُوْلُ اِصْبَعِ قَدَمِهِ | انگلیوں میں انگوٹھے کے قریب کی انگلی سب |
| السَّبَّابَةِ عَلٰی سَائِرِ اَصَابِعِهٖ وَ | سے بڑی تھی بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں |
| كَذَا هُوَ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ فِي الدَّلَائِلِ | اسی طرح روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ |
| قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَقَدْ سُئِلَ | سے قرطبیؒ کے اس قول کی تشریح پوچھی گئی |
| عَنْ قَوْلِ الْقُرْطُبِيِّ اَنَّ مُسَبِّحَةَ | کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی شہادت |
| النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَطْوَلُ مِنَ | درمیان کی انگلی سے بڑی تھی۔ تو انہوں |
| الْوُسْطٰی فَاَجَابَ بِمَا تَقَدَّمَ | نے اس کا یہی جواب دیا۔ ملا علی قاری |
| اَقُوْلُ وَلَعَلَّ الْبَاعِثَ عَلٰی غَلَطِ | فرماتے ہیں دمیری اور قرطبی وغیرہ کو یہ غلط |
| الدُّمَيْرِيِّ وَالْقُرْطُبِيِّ وَغَيْرِهِمَا | فہمی ہوئی کہ سبابہ فی الواقع ہاتھ کی انگلی کو |
| اَنَّ السَّبَّابَةَ حَقِيْقَةٌ فِي الْيَدِ وَ | بولتے ہیں۔ لیکن کبھی مجازاً پیر کی انگلی پر بھی |
| مَجَازٌ فِي الرِّجْلِ فَحَمَلُوْهَا عَلٰی | بولا جاتا ہے۔ انہوں نے اسے حقیقت پر محمول |
| حَقِيْقَتِهٖ مَعَ اَنَّهٗ لَا يُنَافِيْ كَوْنَ | کیا۔ باوجود اس بات کے کہ پیر کی انگلی |
| سَبَّابَتَيْ رِجْلَيْهِ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ | کا اور انگلیوں سے بڑا ہونا اس بات کے |
| اَطْوَلَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ | منافی نہ تھا۔ اور حقیقت امر کو اللہ تعالیٰ |
| بِحَقِيْقَةِ اَمْرِهٖ ۔ | ہی جانتا ہے۔ |
| ۲۲۳ - حَدِيْثُ السِّرِّ عِنْدَ | راز آزاد لوگوں کے پاس |
| الْاَحْرَارِ وَكَذَا قَوْلُهُمْ صُدُوْرُ | ہوتا ہے۔ ایسے ہی یہ بھی لوگوں |
| الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ كَلَامُ بَعْضِ | کا قول ہے۔ کہ آزاد آدمیوں |
| الْاَبْرَارِ وَلِبَعْضِ الْمَشَائِخِ الْكِبَارِ | کے سینے رازوں کی قبریں |

مَنْ أَطْلَعُوهُ عَلَى سِرٍّ فَنَمُّوا بِهِ ۔
لَمْ يَأْمَنُوهُ عَلَى الْأَسْرَارِ مَا عَاشَا

ہیں۔ یہ بعض نیک لوگوں کا کلام
ہے۔

۲۲۴۔ حَدِيثُ السَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ لَا يَثْبُتُ وَرَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ فِي الْأَمْثَالِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ خَالِدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ السُّيُوطِيُّ أَمَّا حَدِيثُ عُقْبَةَ فَطَوِيلٌ جِدًّا أَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وَقَدْ وَرَدَ هٰذَا اللَّفْظُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَوْقُوفًا أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ عَنْ عُمَرَ مَوْقُوفًا أَخْرَجَهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي سُنَنِهِ

نیک بخت وہ ہے۔ جو دوسرے سے نصیحت کرے۔ زرکشی رح کہتے ہیں ابن جوزی کا قول ہے۔ یہ ثابت نہیں۔ رامہرمزی رح نے اپنی امثال میں ابن خالد اور عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں۔ عقبہ کی حدیث بہت طویل ہے۔ اسے دیلمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اور ان الفاظ کے ساتھ یہ ابن مسعود سے موقوفاً مروی ہے جیسا کہ ابن ماجہ رح نے اسے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی رح نے اپنی مدخل میں حضرت عمر رض کا قول بیان کیا ہے۔ سعید بن منصور رح نے بھی اسے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

۲۲۵۔ حَدِيثُ السَّفَرُ يُسْفِرُ عَنْ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ لَيْسَ بِحَدِيثٍ بَلْ مِنْ بَابِ اِسْتِنْبَاطِ الْمَقَالِ وَالْمَعْنَى إِنَّ السَّفَرَ لِمَا فِيهِ مِنَ الْخَطَرِ وَالْحَذَرِ يَكْشِفُ عَنْ أَخْلَاقِ

سفر آدمی کے اخلاق ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ حدیث نہیں۔ بلکہ ایک مثال ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ جب سفر میں خطرات اور خوف پیش آتا ہے تو آدمی کے اخلاق جو مختلف وجوہات

الرِّجَالِ مَا کَمْ یَنْکَشِفُ فِی الْحَضَرِ مِنَ الْاَحْوَالِ ۔ کی بنا پر حضر میں چھپے ہوئے تھے ظاہر ہو جاتے ہیں ۔

۲۲۶ - حَدِیْثُ سُفَہَاءُ مَکَّۃَ حَشْوُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ وَقَالَ ابْنُ اَبِی الضَّیْفِ اِنَّمَا ھُوَ اَسِفَاءُ مَکَّۃَ اَیِ الْمَحْزُوْنُوْنَ فِیْہَا عَلٰی تَقْصِیْرِھِمْ اَقُوْلُ ثَبِّتِ الْعَرْشَ ثُمَّ انْقُشْ فَالْمَدَارُ عَلٰی صِحَّۃِ الْمَبْنٰی ثُمَّ یَتَفَرَّعُ عَلَیْہِ صِحَّۃُ الْمَعْنٰی نَعَلٰی تَقْدِیْرِ صِحَّۃِ لَفْظِہٖ یُمْکِنُ اَنْ یُّقَالَ اَنَّہٗ مُبَالَغَۃٌ فِیْ مَدْحِ اَھْلِ مَکَّۃَ وَسُکَّانِھَا تَعْظِیْمًا لِّلْکَعْبَۃِ وَشَانِھَا وَتَفْخِیْمًا لِلْحُرْمَۃِ جِیْرَانِھَا کَاَنَّہٗ اِذَا کَانَ سُفَہَاءُ مَکَّۃَ حَشْوُ الْجَنَّۃِ اَیْ وَسْطَھَا فَمَا بَالُ فُقَہَائِھَا فَلَا شَکَّ اَنَّھُمْ یَکُوْنُوْنَ فِیْ اَعْلَاھَا وَغَیْرُھُمْ فِیْ اَدْنَاھَا ۔

مکہ کے بیوقوف جنت کے پتے ہوں گے عسقلانی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ابن ابی الضیف کہتے ہیں ہو سکتا ہے یہ لفظ اسفار ہو ۔ یعنی مکہ کے وہ لوگ جو اپنے گناہوں پر غمگین ہوتے ہیں ۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں ۔ جب صحت لفظی ثابت ہو جائے گی ۔ تو اس پر معنی بھی متفرع ہو سکتے ہیں ۔ اگر صحت لفظی کو تسلیم کر لیا جائے ۔ تو یہ کہا جائے گا ۔ کہ یہ اہل مکہ کی تعریف میں مبالغہ ہے کیونکہ کعبہ معظم اور ذی شان ہے تو اس کے پڑوسیوں کی عزت بھی زیادہ ہوئی اور جب مکہ کے بیوقوف جنت کے پتے ہوئے ۔ تو اس کے فقہار کا تو کیا حال ہوگا ۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں اعلیٰ مقام میں ہوں گے ۔

۲۲۷- حَدِیْثُ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الْقُنُوْتِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ وَاِنْ وَقَعَ فِیْ کَلَامِ جَمْعٍ مِنَ الْفُقَہَاءِ کَمَا بَیَّنْتُہٗ فِی الْقَوْلِ الْبَدِیْعِ۔

قنوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا۔ اگرچہ یہ تمام فقہاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے اسے قول بدیع میں بیان کیا ہے۔

۲۲۸- حَدِیْثُ السَّلَامَۃُ فِی الْعُزْلَۃِ کَلَامٌ صَحِیْحٌ وَلَیْسَ بِحَدِیْثٍ صَرِیْحٍ۔

تنہائی میں سلامتی ہے۔ کلام تو صحیح ہے۔ لیکن یہ حدیث صریح نہیں۔

۲۲۹- حَدِیْثُ سَلِّمُوْا عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی یَہُوْدِ اُمَّتِیْ قِیْلَ وَمَنْ یَہُوْدُ اُمَّتِکَ قَالَ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ قَالَ السُّیُوْطِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ وَاَوْرَدَہٗ فِی الْفِرْدَوْسِ بِلَفْظِ وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی شَارِبِ الْخَمْرِ وَبَیَّضَ لَہٗ وَلَدُہٗ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ اِسْنَادًا۔

یہود و نصاریٰ کو سلام کرو لیکن میری امت کے یہود کو سلام نہ کرو۔ عرض کیا گیا آپ کی امت کے یہود کون ہیں۔ آپ نے فرمایا جو نماز چھوڑ دے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔ اگرچہ فردوس میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ شراب پینے والے کو سلام نہ کرو۔ اور ان کے لڑکے نے اپنے مسند میں اس کی سرخی بنائی ہے لیکن سند کوئی ذکر نہیں کی۔

۲۳۰- حَدِیْثُ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَیْرٌ مِنْ حَسْنَاءَ لَا تَلِدُ کَذَا فِی

بچے جننے والی کالی عورت حسین بانجھ سے بہتر ہے۔ یہ حدیث احیاء میں ہے عراقیؒ

الْاَحْيَاءِ قَالَ الْعِرَاقِيُّ اَخْرَجَهُ اِبْنُ حِبَّانَ فِي الضُّعَفَاءِ مِنْ رِوَايَةِ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَلَا يَصِحُّ قِيْلَ وَذَكَرَهُ فِي النِّهَايَةِ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَاَخْرَجَهُ الزُّهْرِيُّ حَدِيْثًا مَرْفُوْعًا وَاَخْرَجَهُ غَيْرُهُ عَنْ عُمَرَ مَوْقُوْفًا.

کہتے ہیں اسے ابن حبان رح نے ضعفاء میں بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ نقل کیا ہے لیکن یہ حدیث صحیح نہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ نہایہ میں بھی موجود ہے۔ زہری رح نے بھی اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور دیگر محدثین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً۔

۲۳۱۔ حَدِيْثُ السِّوَاكِ يَزِيْدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً قَالَ الصَّغَانِيُّ وَضْعُهُ ظَاهِرٌ.

مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے۔ صغانی رح کہتے ہیں۔ اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔

۲۳۲۔ حَدِيْثُ سَيِّدُ طَعَامِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللَّحْمُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَابْنُ الدُّنْيَا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوْعًا بِهٖ وَسَنَدُهُ ضَعِيْفٌ فِيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَسْلَمَةَ الْجَزَرِيِّ وَقَدْ قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ سُلَيْمَانَ اَنَّهُ يَرْوِيْ عَنْ مَسْلَمَةَ اَشْيَاءَ مَوْضُوْعَةً وَمَا اَدْرِيْ التَّخْلِيْطُ

دنیا اور آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ اسے ابن ماجہ اور ابن الدنیا نے ابوالدرداء رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس حدیث کو سلیمان بن عطاء مسلمہ الجزری سے سے روایت کرتا ہے۔ ابن حبان سلیمان کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمہ سے بہت سی موضوع احادیث روایت کرتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ غلطی سلیمان کی ہے۔ یا مسلمہ رض کی

مِنْہُ اٰدَمُ مِنْ مَسْلَمَۃَ وَقَالَ الْعُقَیْلِیُّ لَا یَصِحُّ فِیْہِ شَیْءٌ وَاَدْخَلَہٗ اِبْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ لٰکِنْ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ لَمْ یَتَبَیَّنْ لِیْ الْحُکْمُ عَلٰی ھٰذَا الْمَتْنِ بِالْوَضْعِ فَاِنَّ مَسْلَمَۃَ غَیْرُ مَجْرُوْحٍ وَابْنُ عَطَاءٍ ضَعِیْفٌ قَالَ السَّخَاوِیُّ وَلَہٗ شَوَاھِدُ مِنْھَا عَنْ عَلِیٍّؓ رَفَعَہٗ بِلَفْظِ سَیِّدُ طَعَامِ الدُّنْیَا اللَّحْمُ ثُمَّ الْاَرُزُّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الطِّبِّ النَّبَوِیِّ وَعَنْ صُھَیْبٍ بِلَفْظِ سَیِّدُ الطَّعَامِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اللَّحْمُ ثُمَّ الْاَرُزُّ اَخْرَجَہُ الدَّیْلَمِیُّ مِنْ جِھَۃِ الْحَاکِمِ۔

عقیلیؒ کہتے ہیں اس مضمون کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں داخل کیا ہے عسقلانی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا موضوع ہونا مجھ پر ظاہر نہ ہو سکا کیونکہ مسلمہ غیر مجروح ہے اور ابن عطار ضعیف ہے سخاوی کہتے ہیں۔ اس کے بہت سے شواہد حضرت علیؓ سے مرفوعاً مروی ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ دنیا کے کھانوں کا سردار گوشت، پھر چاول ہیں ۔ اسے ابو نعیمؒ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے۔ اور صہیبؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ دنیا اور آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں اسے دیلمیؒ نے حاکمؒ کی طرف سے روایت کیا ہے۔

۲۳۳۔ حَدِیْثُ سَیِّدُ الْعَرَبِ عَلِیٌّ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ حَدِیْثِ اِبْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ وَلَہٗ شَوَاھِدُ کُلُّھَا

عرب کے سردار علیؓ ہیں ۔ اسے حاکمؒ نے اپنی صحیح میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور علیؓ عرب کے سردار ہیں۔ اس کے بہت سے شواہد ہیں اور سب کے سب ضعیف

حنیفة بل حکم الذهبی الی الحکم علیها بالوضع قلت ولعله نظر المعنی مع قطع النظر الی صحة المبنی وقد ذکره الزرکشی و قال رواه ابو نعیم فی الحلیة من حدیث الحسن ابن علی وقال السیوطی رواه الحاکم فی مستدرکه عن عائشة وجابر وقال الذهبی فی مختصره انه موضوع و اخرجه ابن عساکر عن قیس بن ابی حازم مرسلا بلفظ انا سید ولد آدم وابو بکر سید کهول العرب وعلی سید شباب العرب انتهی وبهذا یزول الاشکال حیث لم یرد بالعرب جنسه فی جمیع الاحوال

ہیں۔ بلکہ امام ذہبی نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذہبی نے الفاظ کی بجائے معنی کی جانب نظر کی ہے۔ زرکشیؒ نے اس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے اسے ابو نعیمؒ نے حلیہ میں حسنؓ بن علیؓ سے روایت کیا ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں اسے حاکم نے مستدرک میں عائشہؓ اور جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ ذہبی اپنی مختصر میں کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ابن عساکرؒ نے قیس بن ابی حازم سے مرسلاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ ابو بکرؓ عرب کے بوڑھوں کے سردار اور علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ عرب کے جوانوں کے سردار اس طرح یہ اشکال بھی ختم ہو گیا جس میں عرب کی کوئی جنس کسی حال میں بیان نہیں کی گئی تھی۔

۲۴۳- حدیث سیروا علی سیر اضعفکم قال السخاوی لا اعرفه بهذا اللفظ لکن معناه

اپنے کمزوروں کی سیرت پر چلو سخاویؒ کہتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔ لیکن اس کے معنی اس حدیث میں

فِی قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَمَامُ النَّاسِ وَاقْعُدْ بِاَضْعَفِہِمْ۔ پائے جاتے ہیں۔ لوگوں کی امامت کرا اور ان کمزوروں کے ساتھ بیٹھ۔

۲۲۵۔ حَدِیْثُ سِیَاسَۃُ النَّاسِ اَشَدُّ مِنْ سِیَاسَۃِ الدَّوَابِّ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ تَہْذِیْبِ الْاَسْمَاءِ وَاللُّغَاتِ مِنْ حِکَمِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ۔ لوگوں کی سیاست چوپاؤں کی سیاست سے زیادہ سخت ہے۔ اس کو نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں امام شافعیؒ کا قول بیان کیا ہے۔

۲۳۵۔ حَدِیْثُ سَیُکْذَبُ عَلَیَّ قَالَ ابْنُ الْمُلَقِّنِ فِیْ تَخْرِیْجِ الْبَیْضَاوِیِّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ اَرَہٗ نَعَمْ فِیْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ۔ عنقریب مجھ پر جھوٹ بولا جائیگا ابن ملقن رحؒ تخریج بیضاوی میں فرماتے ہیں۔ اس طرح میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔ ہاں افراد مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آخیر زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے۔

۲۳۶۔ حَدِیْثُ سِیْنُ بِلَالٍ عِنْدَ اللّٰہِ شِیْنٌ قَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ لَیْسَ لَہٗ اَصْلٌ قَدْ تَقَدَّمَ۔ بلال رضؓ کا سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔ ابن کثیر رحؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا۔

## حَرْفُ الشِّیْنِ

۲۳۸۔ حَدِیْثُ شَاوِرُوْھُنَّ عورتوں سے مشورہ کرو۔ اور ان کی مخالفت

وَقَالَ الْمَنُوفِيُّ لَا يَثْبُتُ بِهٰذَا الْمَبْنٰى وَإِنْ كَانَ لَهٗ وَجْهٌ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَعْرِفْهُ مَرْفُوْعًا بَلْ يُرْوٰى فِي الْمَرْفُوْعِ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ لَا يَفْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ أَمْرًا حَتّٰى يَسْتَشِيْرَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَنْ يَسْتَشِيْرُ فَلْيَسْتَشِرْ اِمْرَأَةً ثُمَّ لِيُخَالِفْهَا فَإِنَّ فِيْ خِلَافِهَا الْبَرَكَةَ وَفِيْ سَنَدِهٖ ضَعْفٌ وَانْقِطَاعٌ وَرَوَى الدَّيْلَمِيُّ وَالْعَسْكَرِيُّ وَالْقَضَاعِيُّ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا طَاعَةُ النِّسَاءِ نَدَامَةٌ لٰكِنْ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ مَا حَدَّثَ بِهٖ عَنْ هِشَامٍ إِلَّا ضَعِيْفٌ وَأَدْخَلَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ لَيْسَ بِجَيِّدٍ انْتَهٰى كَلَامُ السَّخَاوِيِّ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ هُوَ بَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهٗ لٰكِنْ فِيْ مَعْنَاهُ حَدِيْثُ طَاعَةِ

کہ یہ ان الفاظ کے ساتھ ثابت نہیں، چاہے معنوی لحاظ سے اس کے لئے وجہ موجود ہو۔ سخاویؒ کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا بلکہ مرفوعاً حضرت انسؓ سے یہ روایت ہے تم میں سے کوئی بغیر مشورہ کے کام نہ کرے۔ اگر کوئی مشورہ کے لئے نہ ملے تو عورت سے مشورہ کرلے۔ اور پھر اس کی مخالفت کرے۔ کیونکہ اس کی مخالفت میں برکت ہے۔ اس کی سند میں ضعف بھی ہے اور انقطاع بھی۔ دیلمیؒ عسکریؒ اور قضاعیؒ نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ عورتوں کی اطاعت ندامت ہے ابن عدیؒ کہتے ہیں اسے ہشام سے روایت کرنے والا ضعیف ہے۔ ابن جوزیؒ نے اسے موضوعات میں داخل کیا ہے۔ اگرچہ یہ بہتر نہیں۔ یہاں تک یہ سخاویؒ کا کلام تھا۔ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن اس معنیٰ میں یہ حدیث موجود ہے۔ عورتوں کی اطاعت ندامت ہے۔ اسے ابن عدیؒ۔ ابن لال اور

النساء ندامة أخرجه ابن عدي
وابن لال والديلمي عن عائشة
وأخرج ابن عدي من حديث
ام سعد بنت زيد بن ثابت
عن أبيها مرفوعا طاعة المرأة
ندامة وأخرج الطبراني والحاكم
وصححه من حديث أبي بكرة
مرفوعا هلكت الرجال حين
أطاعت النساء وأخرج العسكري
في الأمثال عن عمر رض قال
خالفوا النساء فإن في خلافهن
البركة وأخرج عن معاوية
قال عودوا النساء لا فإنها
ضعيفة إن أطعتها أهلكتك
وقال بعض الشعراء ؎
ترك خلافهن من الخلاف
۲۳۹ حديث شبيه الشيء
منجذب إليه هو كقولهم
الجنس إلى الجنس يميل و

دیلمی رح نے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا
ہے۔ اور ابن عدی رح نے ام سعد بنت زید رض
بن ثابت عن ابیہا سے مرفوعاً روایت کیا
ہے عورت کی اطاعت شرمندگی ہے۔
طبرانی رح اور حاکم رح نے ابو بکرہ رض سے مرفوعاً روایت
کیا ہے۔ جب مردوں نے عورتوں کی
اطاعت کی ہلاک ہوئے۔ عسکری رح نے
امثال میں حضرت عمر رض سے روایت کیا
ہے۔ عورتوں کی مخالفت کرو۔ کیونکہ اس
میں برکت ہے۔ اور امیر معاویہ رض سے
روایت کیا ہے عورتوں کی عیادت کیا کرو
اس لئے نہیں کہ وہ ضعیف ہیں۔ بلکہ اگر تو
ان کی اتباع کرے گا۔ تو تجھے
ہلاک کر دیں گی۔ بعض شعراء کہتے
ہیں ؏۔
ان کے خلاف کو چھوڑنا بھی اختلاف ہے
کسی شے کی شبیہ اس کی جانب
کھینچتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے۔ جیسے لوگوں
کا قول ہے جنس جنس کی جانب مائل ہوتی

قَوْلُهُمُ الْجِنْسِيَّةُ عِلَّةُ الضَّمِّ وَقَوْلُهُمُ الصُّحْبَةُ مَعَ غَيْرِ الْجِنْسِ عَذَابٌ شَدِيدٌ كَمَا فَسَّرَ بِهِ قَوْلَهُ تَعَالَى لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَيْ لَأَجْعَلَنَّهُ مَعَ غَيْرِهِ فِي قَفَصٍ وَالْكُلُّ مُسْتَفَادٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ وَقَدْ ذُكِرَ فِي سَبَبِ وُرُودِهِ أَنَّهُ رَأَى امْرَأَةً عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ مَنْ هِيَ فَقَالَتْ مُضْحِكَةُ مَكَّةَ فَقَالَ أَيْنَ نَزَلَتْ فَقَالَتْ عِنْدَ مُضْحِكَةِ الْمَدِينَةِ وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ إِيمَاءٌ إِلَى ذَلِكَ ۔

ہے اور لوگوں کا قول کہ جنسیت ملاپ کی وجہ ہے۔ غیر جنس کے ساتھ بیٹھنا بھی ایک سخت عذاب ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قول کی تفسیر فرمائی ہے۔ میں اسے سخت عذاب دوں گا یعنی اسے غیر جنس کے ساتھ پنجرے میں بند کر دوں گا۔ اور یہ کلیہ اس حدیث سے بھی مستفاد ہے۔ روحیں ترتیب دی ہوئی لشکر ہیں اس کے ذکر کا سبب یہ ہے۔ آپ نے ایک عورت کو عائشہ رض کے پاس دیکھا تو دریافت فرمایا کون ہے حضرت عائشہ نے جواب دیا مکہ کی ہنسانے والی۔ آپ نے فرمایا یہ کہاں ٹھہری حضرت عائشہ رض نے جواب دیا مدینہ کی ہنسانے والی کے اس اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہر شخص اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتا ہے سے اسی جانب اشارہ ہے۔

۲۴۰۔ حَدِيثُ شِرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ أَوْرَدَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوعَاتِ فَأَخْطَأَ كَمَا ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ فَقَدْ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ بُسْرٍ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ

تمہارے بد معاش تمہارے مجرد میں ہا سے ابن الجوزی رح نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ اور انہوں نے غلطی کھائی ہے سیوطی رح کہتے ہیں۔ اسے احمد اور طبرانی رح نے عطیہ بن بسر۔ ابن عدی رح نے ابو ہریرہ رض اور

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَاَبُوْ یَعْلٰی عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ السَّخَاوِیُّ اَخْرَجَهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَالطَّبْرَانِیُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا ۔

ابویعلی رحمہ نے جابر رض سے روایت کیا ہے سخاوی رح کہتے ہیں۔ اسے ابویعلی رح اور طبرانی رحمہ نے ابوہریرہ رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۲۴۱۔ حَدِیْثُ شِرَارُکُمْ مُعَلِّمُوْا صِبْیَانِکُمْ اَقَلُّهُمْ رَحْمَةً عَلَى الْیَتِیْمِ وَاَغْلَظُهُمْ عَلَى الْمِسْکِیْنِ مَوْضُوْعٌ کَمَا ذَکَرَهُ اللَّآلِیْ ۔

تمہارے بدمعاش تمہارے بچوں کے استاد ہیں۔ جو یتیم پر رحم کم کرتے۔ اور مسکین پر سختی کرتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ لآلی میں ہے۔

۲۴۲۔ حَدِیْثُ شَرُّ الْحَیٰوةِ وَلَا الْمَمَاتِ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ بَلْ هُوَ مِنْ کَلَامِ بَعْضِ الْحُکَمَاءِ الْقُدَمَاءِ قَالَهُ الْعَسْقَلَانِیُّ وَهُوَ غَیْرُ صَحِیْحٍ مِنْ حَیْثُ الْمَعْنٰی فَاِنَّ مَنْ یَغْلِبُ خَیْرَهُ شَرَّهُ فَالْمَوْتُ خَیْرٌ لَهُ کَمَا یُسْتَفَادُ مِنْ قَوْلِهِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ وَوَیْلٌ لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ وَهُوَ مُسْتَفَادٌ

زندگی کی شرارت اور نہ موت کی یہ حدیث نہیں بلکہ بعض قدیم حکماء کا کلام ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رح فرماتے ہیں۔ اور بلحاظ معنی بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر اس کی برائیاں بھلائی پر غالب آگئی ہیں تو موت بہتر ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے خوشی ہے اس کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔ اور تباہی اس کے لئے جس کی عمر لمبی اور اعمال برے ہوں اور یہ اللہ تعالے کے قول سے بھی ثابت ہوتا ہے

أيضًا من قوله سبحانه وتعالى ولا يحسبن الذين كفروا أنما نملي لهم خير لأنفسهم إنما نملي لهم ليزدادوا إثمًا.

اور کافر یہ خیال نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے ہم تو اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں. تاکہ یہ گناہوں میں زیادتی کرتے رہیں۔

۲۴۳ - حديث الشفقة على خلق الله تعظيم لأمر الله قال السخاوي لا أعرفه بهذا اللفظ قلت وهو من كلام بعض المشايخ حيث قال مدار الأمر على شيئين التعظيم لأمر الله والشفقة على خلق الله.

مخلوق پر مہربانی کرنا حکم خداوندی کی تعظیم ہے۔ سخاوی رح کہتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اسے نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں یہ بعض مشائخ کا کلام ہے۔ جیسا کہ ان کا قول ہے کہ حکم کا دارومدار دو چیزوں پر ہے اللہ کے حکم کی عظمت کرنا۔ اور اللہ کی مخلوق پر مہربانی کرنا۔

۲۴۴ - حديث الشكر في الوجه مذمة ليس بحديث ويناسبه حديث قطعت عنق أخيك خطابًا لمن مدح صاحبه في حضوره.

منہ پر شکر کرنا مذمت ہے یہ حدیث نہیں ہے، اور یہ مناسب ہے اس حدیث کے "تو نے اپنی گردن کاٹ دی یہ خطاب ہے اس کے لئے جس نے اپنے بھائی کی تعریف اس کے منہ پر کی"

۲۴۵ - حديث شهادة البقاع للمصلي يروى عن أبي الدرداء وغيره من الصحابة والتابعين

زمین کی شہادت نمازی کے لئے۔ یہ ابو الدرداء رض وغیرہ صحابہ اور تابعین سے مروی ہے اور قرآن بھی اس کی شہادت دیتا

وَيَشْهَدُ لَهُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا۔

ہے۔ جس روز زمین ان کے حال بیان کرے گی۔ گویا کہ تیرے رب نے زمین کے پاس وحی کی ہے۔

۲۴۶ - حَدِيثُ شَهَادَةُ الْمَرْءِ عَلَى نَفْسِهِ بِشَهَادَتَيْنِ لَيْسَ بِحَدِيثٍ وَلَكِنَّهُ صَحِيحُ الْمَعْنَى بِالنَّظَرِ إِلَى الْإِقْرَارِ وَأَمَّا قَوْلُهُمْ شَهَادَةُ الْمَرْءِ عَلَى نَفْسِهِ بِسَبْعِينَ فَكَأَنَّ لَا أَصْلَ لَهُ وَيَصِحُّ مَعْنَاهُ عَلَى الْمُبَالَغَةِ۔

آدمی کی اپنی جان پر شہادت دینا دو شہادتیں ہیں۔ یہ بھی حدیث نہیں ہے۔ اس کے معنی اس لحاظ سے صحیح ہیں۔ کہ ایک شہادت نظر اور ایک شہادت اقرار۔ اور لوگوں کا قول ہے۔ کہ آدمی کی اپنی جان پر شہادت ستر شہادتیں ہیں۔ اس کی بھی اصل نہیں اور معنی بلحاظ مبالغہ صحیح ہوں گے۔

۲۴۷ - حَدِيثُ شَهَادَةُ الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضِهِمْ جَائِزَةٌ وَلَا يَجُوزُ شَهَادَةُ الْعُلَمَاءِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِأَنَّهُمْ حُسَّدٌ لَيْسَ مِنَ الْحَدِيثِ وَإِسْنَادُهُ فَاسِدٌ مِنْ وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ عَلَى مَا فِي اللَّآلِي وَعَلَى تَقْدِيرِ صِحَّتِهِ فَالْعُلَمَاءُ يُرَادُ بِهِمْ عُلَمَاءُ الدُّنْيَا التَّارِكُونَ طَرِيقَ الْعُقْبَى

مسلمانوں کی ایک دوسرے پر شہادت جائز ہے۔ لیکن علماء کی ایک دوسرے پر شہادت جائز نہیں۔ کیونکہ وہ حاسد ہیں۔ یہ بھی حدیث نہیں ہے۔ اور اس کی سند مختلف وجوہ سے فاسد ہے۔ جیسا کہ لآلی میں موجود ہے۔ اور اگر اس کی صحت تسلیم کرلی جائے تو اس سے مراد علماء دنیا (علماء سوء) لئے جائیں گے جو آخرت کی راہ کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ علت مذکورہ جو حدیث

| | |
|---|---|
| كَمَا يُشِيرُ إِلَيْهِ الْعِلَّةُ الْمَذْكُورَةُ | میں پائی جاتی ہے۔ اس جانب اشارہ |
| فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ الْحَسَدَ | کرتی ہے۔ کیونکہ حسد حرام ہے۔ اور |
| حَرَامٌ وَأَمَّا الْغِبْطَةُ فَمَرَامٌ۔ | غبطہ بہتر ہے۔ |
| ۲۴۸۔ حَدِيثُ الشُّهْرَةِ فِي قِصَرِ الثِّيَابِ | کپڑوں کے محل میں شہرت حاصل کرنا |
| لَا يَصِحُّ حَدِيثًا لِأَنَّ قِصَرَ الثِّيَابِ مِنْ | یہ حدیث صحیح نہیں. کیونکہ کپڑوں کا محل اسباب |
| جُمْلَةِ أَسْبَابِ الشُّهْرَةِ إِذَا كَانَ عَلَى | شہرت میں سے ہے جبکہ وہ قصداً ہو نہ کہ اتباع |
| قَصْدِهَا دُونَ إِرَادَةِ مُتَابَعَةِ السُّنَّةِ۔ | سنت کی عرض سے نہ ہو۔ |
| ۲۴۹۔ حَدِيثُ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ | انسانی شیطان. جناتی شیطانوں پر |
| يَغْلِبُ شَيَاطِينَ الْجِنِّ مِنْ كَلَامِ | غالب ہو جاتے ہیں۔ یہ ابن دینار رح کا قول |
| ابْنِ دِينَارٍ وَلَعَلَّهُ اقْتَبَسَ مِنْ | ہے۔ اور شاید انہوں نے اللہ تعالیٰ |
| قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا | کے اس قول سے اخذ کیا ہے۔ اسی |
| لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ | طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانی اور |
| وَالْجِنِّ حَيْثُ قَدَّمَ شَيَاطِينَ | جناتی شیطانوں کو دشمن بنایا ہے۔ انسانی |
| الْإِنْسِ عَلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ | شیطان جناتی شیطانوں پر اسی طرح |
| وَلِأَنَّ شَيْطَانَ الْجِنِّ يَذْهَبُ | مقدم ہوئے۔ کہ جناتی شیطان تو |
| وَسْوَسَتُهُ بِالتَّعَوُّذِ بِخِلَافِ | وسوسہ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن |
| شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَلِأَنَّ قُوَّةَ | انسانی شیطان صحبت اور اتحاد |
| تَأْثِيرِ الصُّحْبَةِ إِنَّمَا هِيَ فِي اتِّحَادِ | جنس کی بنا پر قوت کے مالک |
| الْجِنْسِ۔ | ہوتے ہیں۔ |

۲۵۰- حَدِيْثُ شَيْبٌ فِيْ عَيْبٍ لَا يَصِحُّ مَبْنَاهُ وَاِنَّمَا جَاءَ مَعْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ مَنْ لَمْ يَرْعَوْا عِنْدَ الشَّيْبِ وَيَسْتَحِيْ مِنَ الْعَيْبِ وَلَمْ يَخْشَ اللّٰهَ فِي الْغَيْبِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ حَاجَةٌ ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ بِلَا سَنَدٍ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا وَحُكِيَ عَنِ ابْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ رَاٰى وَجْهَهٗ فِي الْمِرْاٰةِ فَقَالَ ظَهَرَ الشَّيْبُ وَلَمْ يَذْهَبِ الْعَيْبُ وَلَا اَدْرِيْ مَا فِي الْغَيْبِ۔

بڑھاپا اور عیب۔ یہ لفظاً صحیح نہیں ہے ہاں اس کے معنی ایک حدیث میں موجود ہیں۔ جو بڑھاپے کے وقت نہ ڈرے عیب سے نہ شرمائے۔ اور غیب میں اللہ سے نہ ڈرے۔ تو اس میں اللہ کے لئے کوئی حاجت نہیں۔ یہ حدیث دیلمیؒ نے جابرؓ سے مرفوعاً بلا سند روایت کی ہے ابن یزیدؒ سے روایت کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا۔ تو بولے بڑھاپا ظاہر ہو گیا۔ اور عیب نہیں گیا۔ میں نہیں جانتا غیب میں کیا ہے۔

۲۵۱- حَدِيْثُ الشَّيْخُ فِيْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ اُمَّتِهٖ فِي الْمَقَاصِدِ جَزَمَ شَيْخُنَا وَغَيْرُهٗ بِاَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ وَرُبَّمَا اَوْرَدَ بِلَفْظِ الشَّيْخُ فِيْ جَمَاعَتِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ قَوْمِهٖ يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ عِلْمِهٖ وَيَتَاَدَّبُوْنَ مِنْ اَدَبِهٖ وَكُلُّهٗ بَاطِلٌ اِنْتَهٰى

شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی اپنی امت میں۔ یہ حدیث مقاصد میں۔ ہمارے شیخ وغیرہ اسے یقینی طور پر موضوع سمجھتے تھے یہ بعض پہلے لوگوں کا کلام ہے۔ بعض جگہ یہ بھی آیا ہے۔ کہ شیخ اپنی جماعت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ نبی اپنی قوم میں۔ کہ اس سے لوگ علم حاصل کرتے اور ادب سیکھتے ہیں۔ یہ سب کی سب باطل ہیں۔

| | |
|---|---|
| وَمِمَّنْ جَزَمَ بِوَضْعِهِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ | امام ابن تیمیہؒ اسے موضوع قرار دیتے |
| لَكِنْ أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي | ہیں۔ لیکن ابن حبانؒ نے اپنی ضعفا میں ابو |
| الضُّعَفَاءِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ | رافعؓ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے سیوطیؒ |
| بِهِ مَرْفُوعًا وَقَالَ السُّيُوطِيُّ | کہتے ہیں دارمیؒ نے اسے بالسند ذکر کیا |
| أَسْنَدَهُ الدَّارِمِيُّ وَذَكَرَهُ أَيْضًا | ہے اور جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے |
| فِي جَامِعِهِ الصَّغِيرِ بِلَفْظِ الشَّيْخُ | ساتھ موجود ہے کہ شیخ اپنے گھر میں ایسا ہی ہے |
| فِي أَهْلِهِ كَالنَّبِيِّ فِي أُمَّتِهِ رَوَاهُ | جیسا کہ نبی اپنی امت میں، خلیلیؒ نے |
| الْخَلِيلِيُّ فِي مَشْيَخَتِهِ وَابْنُ النَّجَّارِ | مشیخت میں اور ابو النجارؒ نے بھی اسے |
| عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَلَفْظُهُ الشَّيْخُ فِي | ابو رافعؓ سے روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ |
| بَيْتِهِ كَالنَّبِيِّ فِي قَوْمِهِ رَوَاهُ ابْنُ | یہ ہیں کہ شیخ اپنے گھر میں ایسا ہی ہے الخ |
| حِبَّانَ فِي الضُّعَفَاءِ وَالشِّيرَازِيُّ | ابن حبانؒ نے اسے ضعفا میں اور شیرازیؒ نے |
| فِي الْأَلْقَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ انْتَهَى | القاب میں ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور |
| وَيُقَوِّيهِ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى | باعتبار معنی اس کی یہ حدیث تائید |
| حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْمَبْنَى الْعُلَمَاءُ | کرتی ہے کہ علماء انبیاء کے وارث |
| وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَيُقَوِّيهِ قَوْلُهُ | ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول اس کی |
| تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ | تائید کرتا ہے۔ اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم |
| إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. | نہیں جانتے۔ |

# حرف الصّاد

| | |
|---|---|
| ۲۵۲۔ حَدِيثُ صَاحِبُ | صاحب حاجت اندھا ہوتا ہے سخاویؒ |

الحاجة اعمى قال السخاوي لا اعرفه | کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔ ملا علی
في المرفوع قلت كذا قولهم الغريب | قاری فرماتے ہیں اسی طرح ان کا قول مسافر اندھے
كالاعمى لا يصح من جهة المبنى۔ | کی طرح ہے یہ معنوی لحاظ سے صحیح نہیں۔

۲۵۳- حديث صاحب الشيء | چیز کا مالک اس کے اٹھانے کا زیادہ
احق بحمله الا ان يكون ضعيفا | حق دار ہے۔ مگر یہ کہ ضعیف ہو، اسے اٹھانے
يعجز عنه فيعينه اخوه المسلم | سے عاجز ہو، تو اس کا مسلم بھائی اس کی
ضعيف وبالغ ابن الجوزي | اعانت کرے۔ یہ ضعیف ہے۔ ابن الجوزیؒ نے
فذكره في الموضوعات واخطأ | مبالغہ سے کام لیا ہے۔ اور اسے موضوعات
فقد رواه ابو يعلى من حديث | میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے غلطی کی کیونکہ
ابي هريرة به مرفوعا والطبراني | ابو یعلیٰؒ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً، طبرانیؒ نے
في الاوسط والدارقطني في | اوسط میں۔ دارقطنیؒ نے افراد میں عقیلیؒ نے
الافراد والعقيلي في الضعفاء | ضعفاء میں۔ اور قاضی عیاض نے شفاء میں
وعياض بدون عزو في الشفاء | اسے روایت کیا ہے۔

۲۵۴- حديث الصبر كنز | صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ
من كنوز الجنة كذا في الاحياء | ہے۔ یہ احیاء میں ہے۔ عراقیؒ کہتے ہیں غریب ہے
وقال العراقي غريب لم يوجد | کہیں نہیں پائی جاتی۔

۲۵۵- حديث صرير الاقلام | قلموں کی آواز احادیث لکھنے کے
عند الاحاديث يعدل عند | وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس تکبیر
الله التكبير الذي يكبر في | کے برابر ہے جو عسقلان اور عبادان

| | |
|---|---|
| دِبَاطِلٌ عَسْقَلَانَ وَعُبَادَانِ وَ | کی چھاؤنی میں کہی گئی ہیں اور جس نے |
| مَنْ كَتَبَ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا اُعْطِيَ | چالیس حدیثیں لکھیں اس کو ان شہداء کا |
| ثَوَابَ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا | ثواب ملا جو عبادان اور عسقلان میں |
| بِعُبَادَانَ وَعَسْقَلَانَ خَبَرٌ | شہید ہوئے۔ یہ خبر باطل ہے جیسا |
| بَاطِلٌ كَمَا فِي الْمِيْزَانِ ۔ | کہ میزان میں ہے: |
| ۲۵۶۔ حَدِيْثُ صَدَقَ رَسُوْلُ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |
| اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ | نے سچ فرمایا۔ یہ عام آدمیوں کا کلام |
| كَلَامٌ كَثِيْرٌ مِنَ الْعَامَّةِ عَقِيْبَ | ہے۔ جیسے وہ صبح کی اذان پر الصلوٰۃ |
| قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِي الصُّبْحِ اَلصَّلٰوةُ | خیر من النوم کے بعد کہتے ہیں۔ اس کی کوئی |
| خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَلَيْسَ لَهٗ اَصْلٌ | اصل نہیں اسی طرح بعض لوگ اس جملہ |
| وَكَذَا قَوْلُهُمْ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ | کے وقت بولتے ہیں۔ صدقت وبررت |
| اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ صَدَقْتَ | وبالحق نطقت۔ اسے شافعیہ نے مستحب |
| وَبَرِرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ | قرار دیا ہے۔ دمیری کہتے ہیں ابن الرفعہ کا |
| اِسْتَحَبَّهُ الشَّافِعِيَّةُ قَالَ الدُّمَيْرِيُّ | کا دعویٰ ہے۔ اس میں حدیث موجود |
| وَادَّعٰى ابْنُ الرِّفْعَةِ اَنَّ خَبَرًا | ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ کس نے |
| وَرَدَ فِيْهِ وَلَا يُعْرَفُ مَنْ قَالَهٗ | اسے روایت کیا ہے۔ بررت پہلی |
| وَبَرِرْتَ بِكَسْرِ الرَّاءِ الْاُوْلٰى وَ | راء کا کسرہ اور دوسری کے سکون کے |
| سُكُوْنِ الثَّانِيَةِ ۔ | ساتھ ہے۔ |
| ۲۵۷۔ حَدِيْثُ صَدَقَةٌ | تھوڑا سا صدقہ بھی بہت سی |

الْقَبِيلِ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ الْمُبْرَمَ وَ فِي لَفْظٍ صَدَقَةُ الْيَسَارِ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ وَمَعْنَاهُ صَحِيْحٌ ۔

بلاؤں کو دور کر دیتا ہے اور ایک روایت میں یسر کا لفظ ہے ۔ یہ حدیث نہیں ہے معنی اس کے صحیح ہیں ۔

۲۵۸۔ حَدِيْثُ صَغِّرُوا الْخُبْزَ وَأَكْثِرُوا عَدَدَهُ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ إِسْنَادُهُ وَاهٍ وَقَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوعَاتِ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ حَدِيْثُ الْأَمْرِ بِتَصْغِيْرِ اللُّقْمَةِ وَتَدْقِيْقِ الْمُضْغَةِ قَالَ النَّوَوِيُّ لَا يَصِحُّ ۔

روٹی چھوٹی پکایا کرو اور عدد میں زیادتی کیا کرو ۔ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی ۔ اس کی سند بیکار ہے ۔ ابن الجوزی رحمہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے ۔ زرکشی رح کہتے ہیں چھوٹا لقمہ بنانے اور اسے چبانے کی حدیث کے بارے میں امام نووی رح فرماتے ہیں ۔ صحیح نہیں ہے ۔

۲۵۹۔ حَدِيْثُ صَلٰوةٍ بِخَاتَمٍ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ بِغَيْرِ خَاتَمٍ مَوْضُوْعٌ كَمَا قَالَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَكَذَا صَلٰوةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَجُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ جُمُعَةً وَالصَّلٰوةُ فِي الْعِمَامَةِ بِعَشَرَةِ آلَافِ حَسَنَةٍ قَالَ الْمَنُوْفِيُّ فَذَلِكَ كُلُّهُ بَاطِلٌ وَقَالَ السَّخَاوِيُّ حَدِيْثُ

انگوٹھی کے ساتھ نماز پڑھنا بغیر انگوٹھی کی ستر نمازوں کے برابر ہے ۔ حافظ ابن حجر رح فرماتے ہیں ۔ یہ موضوع ہے ۔ اسی طرح یہ حدیث عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ باندھ کر جمعہ پڑھنا ستر جمعوں کے برابر ہے ۔ اور عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی دس ہزار نیکیاں ہیں ۔ منوفی رح کہتے ہیں یہ سب کی

صلوٰۃ بخاتم تعدل سبعین بغیر خاتم هو موضوع کما قال شیخنا عن شیخه وکذا ما أورده الدیلمی من حدیث ابن عمر مرفوعا صلوٰۃ بعمامة تعدل بخمس وعشرین جمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة ومن حدیث انس مرفوعا الصلوٰۃ فی العمامة بعشرة آلاف حسنة قلت روی ابن عمر نقله السیوطی عن ابن عساکر فی جامع الصغیر مع التزامه بانه لم یذکر فیه الموضوع۔

سب باطل ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایک روایت یہ بھی ہے کہ عمامہ میں نماز پڑھنے سے دس ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی یہ روایت موجود ہے جیسا کہ سیوطی رحمہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جامع الصغیر میں ابن عساکر رحمہ اللہ تعالےٰ سے نقل کیا ہے۔ اور باوجود التزام کے انہوں نے اس کے موضوع ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

۲۶۰۔ حدیث الصلوٰۃ خلف العالم بأربعة آلاف وأربعمائة وأربعین صلوٰۃ باطل کذا فی المختصر وکذا قول صاحب الهدایة بقوله علیه الصلوٰۃ والسلام من

عالم کے پیچھے نماز پڑھنے سے چار ہزار چار سو چالیس نمازوں کا اجر ملتا ہے یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مختصر میں ہے اسی طرح ہدایہ کی یہ حدیث مرفوع ہے کہ جس نے نیک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی

| | |
|---|---|
| صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ مُحَمَّدٍ ثُمَّ صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ غَیْرُ مَعْرُوْفٍ كَمَا قَالَ مُخَرِّجُهٗ وَقَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْهِ بِهٰذَا اللَّفْظِ ذُوْنَ لٰكِنْ مَعْنَاهُ صَحِیْحٌ لِمَا رَوَاهُ الدَّیْلَمِیُّ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ قَدِّمُوْا خِیَارَكُمْ تُزَكُّوْا اَعْمَالَكُمْ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ رَفَعَهٗ اِنْ سَرَّكُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُكُمْ فَلْیَؤُمَّكُمْ خِیَارُكُمْ ۔ | یہ بھی غیر معروف ہے۔ جیساکہ اس کی تخریج کرنے والے نے کہا سخاوی رح کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس سے واقف نہیں، ملا علی رح قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ جیساکہ دیلمی رح نے جابر رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے اپنے بہتر لوگوں کو آگے کیا کرو، تاکہ تمہارے اعمال پاکیزہ ہوں، اور طبرانی رح نے سند ضعیف کے ساتھ مرثد بن ابی مرثد الغنوی سے مرفوعاً روایت کیا ہے، اگر تمہیں یہ بات اچھی معلوم ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں۔ تو اپنے بہترین لوگوں کو امام بنایا کرو۔ |
| ۲۶۱۔ حَدِیْثُ صَلٰوةِ الْمُدِلِّ لَا تَصْعَدُ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَسَمِّ الْوَجَلِ ۔ | تبانے والے کی نماز سر سے اوپر نہیں چڑھتی۔ یہ بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔ |
| ۲۶۲۔ حَدِیْثُ صَلٰوةِ النَّهَارِ عَجْمَاءُ اَیْ لَا تُهَالَا یُسْمَعُ فِیْهَا قِرَاءَةٌ عَلٰی مَا فِی النِّهَایَةِ قَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ شَرْحِ الْمُهَذَّبِ اَنَّهٗ | دن کی نماز گونگی ہے۔ کیونکہ اس میں قرات سننے میں نہیں آتی۔ جیساکہ نہایہ میں ہے۔ نووی رح شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی |

| | |
|---|---|
| الملل لا اصل له وکذا قال | اصل نہیں۔ اسی طرح دارقطنی رح فرماتے |
| الدارقطنی لم یرو عن النبی | ہیں۔ یہ حدیث رسول نہیں۔ بلکہ بعض |
| علیه السلام وانما هو من قول | فقہا کا قول ہے۔ زرکشی رح کہتے ہیں دارقطنی |
| بعض الفقهاء قال الزرکشی | اور نووی رح کا قول ہے یہ باطل ہے اس |
| قال الدارقطنی والنووی | کی کوئی اصل نہیں اور یہ فضائل قرآن |
| باطل لا اصل له وهو فی | میں ابوعبیدہ رح بن عبداللہ رض بن مسعود کا |
| فضائل القرآن من کلام ابی | کا قول ہے سیوطی رح کہتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ |
| عبیدة بن عبد الله بن مسعود | نے اپنی مصنف میں اسے ابوعبیدہ سے |
| قال السیوطی واخرجه عنه ابن | اور اسی طرح حسن سے روایت کیا ہے |
| ابی شیبة فی المصنف واخرجه | ان کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ کہ رات کی |
| ایضا من الحسن وبقیته عنهما | نمازوں کو تیرے کان سنتے ہیں۔ سعید رح |
| وصلوة اللیل یسمع اذنیك | بن منصور نے حماد بن ابی سلیمان سے بغیر |
| سعید بن منصور عن حماد بن | اس زیادت کے روایت کیا ہے۔ اسی |
| ابی سلیمان بدون هذه الزیادة | طرح عبدالرزاق رح نے مجاہد رح سے |
| وکذا اخرج عبد الرزاق عن | اور عبدالرزاق رح نے حسن رح سے ان الفاظ کے |
| مجاهد واخرجه عن الحسن | ساتھ روایت کیا ہے۔ دن کی نماز گونگی |
| قال صلوة النهار عجماء لا یرفع | ہے۔ اس میں آواز سوائے جمعہ اور صبح کے |
| فیهما الصوت الا الصبح والجمعة۔ | بلند نہیں ہوتی۔ |
| ۲۶۳۔ حدیث صلوة بسواك | مسواک کرکے نماز پڑھنا بغیر مسواک |

خَيْرٌ مِنْ سَبْعِينَ صَلٰوةٍ بِغَيْرِ سِوَاكٍ وَفِي لَفْظٍ بِلَا سِوَاكٍ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي التَّمْهِيدِ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ اَنَّهُ حَدِيثٌ بَاطِلٌ قَالَ السَّخَاوِيُّ هُوَ بِالنِّسْبَةِ لِمَا وَقَعَ لَهُ مِنْ طُرُقِهِ وَقَالَ السُّيُوطِيُّ رَوَاهُ الْحَارِثُ فِي مُسْنَدِهِ وَاَبُو يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ عَنْ عَائِشَةَ وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ انْتَهٰى وَقَالَ ابْنُ قَيِّمِ الْجَوْزِيَّةِ رَوَاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ۔

کی ستر نمازوں سے بہتر ہیں۔ ابن عبدالبرؒ نے اپنی تمہید میں یحییٰ بن معینؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ یہ حدیث باطل ہے سخاویؒ کہتے ہیں یہ انہوں نے اس نسبت سے فرمایا جو ان کے پاس سندات پہنچی تھیں سیوطیؒ کہتے ہیں حارثؒ نے اپنی مسند میں، ابو یعلیٰؒ اور حاکمؒ نے عائشہؓ سے اور دیلمیؒ نے ابوہریرہؓ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ابن قیم الجوزی فرماتے ہیں اسے امام احمدؒ، ابن خزیمہؒ اور حاکمؒ نے اپنی صحیحین میں اور بزارؒ نے اپنی مسند میں اسے روایت کیا ہے۔

۲۶۴ - حَدِيثُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي بَعْضِ فَتَاوَاهُ اِنَّهُ كِذْبٌ مُخْتَلَفٌ فِيهِ وَلَعَلَّهُ يَعْنِي بِهِ اِضَافَتَهُ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِلَّا فَقَدْ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيبِ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے۔ عسقلانیؒ اپنے بعض فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے اور مختلف فیہ ہے۔ شاید ان کی مراد یہ ہے کہ حضورؐ کی جانب اس کی نسبت مختلف فیہ ہے۔ ورنہ اصبہانی نے اپنی ترغیب میں ابوبکر صدیقؓ

أَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيقِ مَوْقُوفًا وَكَذَا
رَوَاهُ التَّيْمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ۔

۲۶۵۔ حَدِيثُ الصَّلٰوةُ عَلَى
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تُرَدُّ هُوَ
مِنْ كَلَامِ أَبِي سُلَيْمَانَ الدَّارَانِي
عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ فِي حِصْنِهِ
وَلَفْظُهُ إِذَا سَأَلْتَ اللهَ حَاجَةً
فَابْدَأْهُ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ
ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَإِنَّ
اللهَ سُبْحَانَهُ بِكَرَمِهِ يَقْبَلُ
الصَّلٰوتَيْنِ وَهُوَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ
يَدَعَ مَا بَيْنَهُمَا وَذَكَرَهُ فِي الْإِحْيَاءِ
مَرْفُوعًا قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ
عَلَيْهِ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
مَوْقُوفًا إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ حَاجَةً
فَابْدَءُوا بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَإِنَّ اللهَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ
يُسْأَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيَ إِحْدَاهُمَا

سے موقوفاً روایت کیا ہے اسی طرح تیمی ؒ
اور ابن عساکر نے بھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا
رد نہ کیا جائے گا۔ یہ ابو سلیمان ؒ الدارانی کا قول
ہے جیسا کہ جزری نے اپنی حصن میں ذکر کیا
ہے۔ اور ان کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ جب تو
اللہ سے کسی حاجت کا سوال کرے تو پہلے
درود سے ابتدا کر پھر جو تیرا جی چاہے
دعا مانگ۔ پھر درود ہی پر ختم کر۔ کیونکہ اللہ
سبحانہ وتعالیٰ اپنے کرم سے دونوں درودوں
کو قبول فرمائے گا۔ اور یہ اس سے بعید
ہے۔ کہ وہ درمیان کو چھوڑ دے۔ غزالی ؒ نے
اسے احیاء میں حدیث سخاوی ؒ کہتے ہیں
میں اس سے واقف نہیں۔ اور یہ ابو الدرداء
رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ کہ جب
تم اللہ سے سوال کرو۔ تو پہلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو
کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریم ہے
کہ وہ ایک حاجت کو پوری کرے اور

وَتَرُدُّ الْاُخْرٰی۔ دوسری کو لوٹا دے۔

۲۶۶۔ حَدِیْثُ الصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ فِیْ مُشْکِلِ الْوَسِیْطِ اَنَّہٗ غَیْرُ مَعْرُوْفٍ وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِی التَّنْقِیْحِ اَنَّہٗ مُنْکَرٌ بَاطِلٌ لٰکِنْ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیٍّ کَمَا ذَکَرَہُ السُّیُوْطِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ ضَعِیْفٌ عَنْ عُمَرَ مَرْفُوْعًا۔

نماز دین کا ستون ہے۔ ابن الصلاح مشکل الوسیط میں فرماتے ہیں یہ معروف نہیں۔ نووی تنقیح میں فرماتے ہیں یہ منکر ہے باطل ہے لیکن دیلمی نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطیؒ کہتے ہیں۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن وہ ضعیف ہے۔

# حَرْفُ الضَّادِ

۲۶۷۔ حَدِیْثُ ضَاعَ الْعِلْمُ فِیْ اَفْخَاذِ النِّسَاءِ وَفِیْ لَفْظٍ بَیْنَ اَفْخَاذِ النِّسَاءِ ھُوَ مَعْنَاہُ مِنْ کَلَامِ بِشْرِ الْحَافِیْ قَالَ لَا یُفْلِحُ مَنْ اَلِفَ اَفْخَاذَ النِّسَاءِ۔

علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہوگیا۔ یہ بشر الحافی کا قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ وہ شخص کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جس نے عورتوں کی رانوں میں تصنیف وتالیف کی۔

۲۶۸۔ حَدِیْثُ الضَّبِّ وَشَھَادَتِہٖ لَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قِیْلَ اَنَّہٗ مَوْضُوْعٌ وَقَالَ الْمِزِّیُّ لَا یَصِحُّ

گوہ اور اس کا حضور کے لئے شہادت دینا یہ موضوع ہے۔ مزیؒ کہتے ہیں نہ اس کی سند صحیح ہے نہ متن

إِسْنَادًا وَلَا مَتْنًا لٰكِنْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَذَكَرَهُ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ فَغَايَتُهُ الضُّعْفُ لَا الْوَضْعُ ۔

لیکن بیہقی رح نے اسے سند ضعیف کے ساتھ اور قاضی عیاض رح نے اسے شفا میں روایت کیا ہے۔ نتیجہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ۔

٢٦٩۔ حَدِيْثُ الضَّامِنُ غَارِمٌ لَا يَصِحُّ مَبْنَاهُ وَجَاءَ فِيْ مَعْنَاهُ عِنْدَ اَحْمَدَ وَاَصْحَابِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَهُوَ مُقْتَبَسٌ مِنْ قَوْلِهِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَاَنَا بِهِ زَعِيْمٌ اَيْ كَفِيْلٌ وَزَعِيْمٌ ۔

ضامن تاوان بھی بھرتا ہے۔ یہ لفظاً صحیح نہیں۔ ہاں اس کے معنی ہیں امام احمد رح اور اصحاب سنن نے ابوامامہ رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کفایت کرنے والا تاوان بھی بھرتا ہے۔ اور ابن حبان رح نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور قرآن سے بھی مستنبط ہے۔ لمن جاء به حمل بعیر وانا به زعیم ۔

٢٧٠۔ حَدِيْثُ الضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ وَهُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ ۔

ضرورتیں ممنوعات کو مباح کرتی ہیں۔ یہ حدیث نہیں۔ کلام صحیح ہے۔

٢٧١۔ حَدِيْثُ ضَعِيْفَانِ يَغْلِبَانِ قَوِيًّا لَيْسَ بِحَدِيْثٍ ۔

دو ضعیف ایک قوی پر غالب آجاتے ہیں۔ یہ بھی حدیث نہیں ۔

٢٧٢۔ حَدِيْثُ الضِّيَافَةُ عَلٰى اَهْلِ الْوَبَرِ لَيْسَتْ عَلٰى اَهْلِ

اہل دیہات کے ذمہ جو ضیافت ہے وہ اہل شہر کے ذمہ نہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں

| | |
|---|---|
| المُدُ رِکَا اَصْلَ لَہٗ نَقَلَ قَالَ عِیَاضٌ فِیْ اَوَّلِ شَرْحِ مُسْلِمٍ لَمَّا تَکَلَّمَ عَلٰی حَدِیْثٍ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ اَنَّہٗ مَوْضُوْعٌ عِنْدَ اَھْلِ الْمَعْرِفَۃِ وَقَبِلَہُ النَّوَوِیُّ۔ | قاضی عیاض رحؒ شرح مسلم کے اول میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے رحجو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے،، فرماتے ہیں یہ دیہات والی حدیث اہل المعرفت کے نزدیک موضوع ہے، اگرچہ نووی نے اسے قبول کیا ہے۔ |

# حَرْفُ الطَّاءِ الْمُهْمَلَۃِ!

| | |
|---|---|
| ۲۷۳۔ حَدِیْثُ طَابَ حَمَّامُکُمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ نِ الْمُتَوَلِّیْ ھٰذِہِ التَّحِیَّۃُ لَا اَصْلَ لَہٗ وَقَالَ النَّوَوِیُّ ھٰذَا الْمَحَلُّ لَمْ یَصِحَّ فِیْہِ شَیْءٌ اِنْتَہٰی وَرَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ بِلَا سَنَدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَقَدْ تَقَدَّمَ عَنِ ابْنِ حَجَرِ الْمَکِّیِّ اِنَّ الْعَرَبَ مَا یَعْرِفُ الْحَمَّامَ اِلَّا بَعْدَ مَوْتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ | تمہارے حمام عمدہ ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا۔ ابو سعیدؒ المتولی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ نووی کہتے ہیں اس محل میں کوئی شئے صحیح نہیں ہے سلے دیلمیؒ نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً بلا سند نقل کیا ہے ابن حجر المکی کا یہ قول گذر چکا کہ عرب حمام کو حضور کے زمانہ میں جانتے بھی نہ تھے نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد علم ہوا۔ |
| ۲۷۴۔ حَدِیْثُ طَاعَۃُ النِّسَاءِ | عورتوں کی اطاعت ندامت ہے |

تقدمه معنی فی شاوروهن وذکر صاحب تحفة العروس عن الحسن البصری انه قال ما اطاع رجل امراة فیما تهواه الا کبه الله فی النار قیل هو محمول علی طاعتها فیما تهوی من السیئات لا فی ما تهوی من المباحات فانها تجر الی المنکرات۔

یہ پہلے گذر چکی۔ صاحب تحفۃ العروس نے حسن البصری سے روایت کیا ہے وہ فرمایا کرتے تھے جس عورت کی خواہشات میں اتباع کی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈالے گا۔ یہ محمول اس طاعت پر ہے جو برائیوں کی جانب لے جاتی ہے۔ اس میں اتباع جائز ہے۔ جو مباح میں ہو۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ مباح میں بھی اتباع جائز نہیں۔ کیونکہ وہ منکر کی جانب لے جاتی ہے۔

۲۷۵۔ حدیث طعام البخیل داء وطعام السخی شفاء قال العسقلانی وهو حدیث منکر وقال الذهبی کذب وقال ابن عدی انه باطل عن مالک۔

بخیل کا کھانا بیماری اور سخی کا کھانا شفاء ہے۔ عسقلانی رح فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔ اور ذہبی رح کہتے ہیں جھوٹ ہے ابن عدی رح کہتے ہیں یہ مالک رح سے مروی ہے اور باطل ہے۔

۲۷۶۔ حدیث الطلاق یمین الفساق وقع فی عدة من کتب المالکیة قال السخاوی لم اقف علیه مرفوعا واظنه مدرجا قلت ویؤیده معنی حدیث ما حلف بالطلاق مؤمن

طلاق فساق کی قسم ہے یہ مالکیہ کی متعدد کتابوں میں پائی جاتی ہے سخاوی کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ اور میں اسے مدرج خیال کرتا ہوں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے مومن طلاق کی قسم نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم سوائے

| | |
|---|---|
| وَلَا يُسْتَحْلَفُ بِهَا إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ بِهِ مَرْفُوعًا۔ | منافق کے کوئی نہیں لیتا ابن عساکر نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ |

# حَرْفُ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ!

| | |
|---|---|
| ۲۷۷۔ حَدِيثُ الظَّالِمُ عَدْلُ اللهِ فِي الْأَرْضِ يَنْتَقِمُ بِهِ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ يَنْتَقِمُ مِنْهُ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَمْ أَجِدْهُ وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا أَسْتَحْضِرُهُ لَكِنْ قَالَ السُّيُوطِيُّ وَفِي مَعْنَاهُ مَا أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ رَفَعَهُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنْتَقِمُ مِمَّنْ أَبْغَضُ بِمَنْ أَبْغَضُ ثُمَّ أُصَيِّرُ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ وَسَاقَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ بِلَا إِسْنَادٍ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ تَمَامٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ مَا أَنْتَقَمَ اللهُ مِنْ | ظالم زمین میں اللہ کا انصاف ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ لوگوں سے انتقام لیتا ہے پھر اس سے انتقام لیتا ہے، زرکشی کہتے ہیں میں اسے کہیں نہیں پاتا حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ میرے لئے مستحضر نہیں لیکن سیوطی کہتے ہیں، اس معنی میں وہ حدیث ہے۔ جو طبرانی نے اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس شخص سے انتقام لیتا ہوں جو بغض رکھنے والے سے بغض رکھتا ہو۔ پھر دونوں کو دوزخ میں پہنچا دیتا ہوں اور دیلمی نے اسے فردوس میں جابر سے مرفوعاً بلا سند روایت کیا ہے ابن عساکر رح نے علی بن تمام سے روایت کیا ہے یہ کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم سے انتقام نہیں لیتا مگر ان کی قرارت کے باعث۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے |

| | |
|---|---|
| تُوَلِّي بَعْضَهُمْ وَأَخْرَجَ عَبْدُاللّٰهِ | زوائد الزہد میں مالک بن دینا ر سے روایت |
| بْنُ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِ الزُّهْدِ | کیا ہے میں نے زبور پڑھی تو اس میں یہ |
| عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَرَأْتُ | لکھا ہوا تھا میں منافق کا منافق کے ذریعہ |
| الزَّبُورَ إِنِّي أَنْتَقِمُ مِنَ الْمُنَافِقِ | انتقام لیتا ہوں پھر تمام منافقین سے انتقام |
| بِالْمُنَافِقِ ثُمَّ أَنْتَقِمُ مِنَ | لیتا ہوں، مالک بن دینار کہتے ہیں اس کی نظیر |
| الْمُنَافِقِينَ جَمِيعًا قَالَ وَنَظِيرُ | کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔ ایسے ہی ہم |
| ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ | بعض ظالموں کو بعض کا ان کے اعمال کی بنا پر سر |
| كَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِينَ | پرست بنا دیتے ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں |
| بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ قُلْتُ | اس کی تائید خدا کا یہ عام کلیہ بھی کرتا ہے۔ اگر |
| وَيُؤَيِّدُهُ عُمُومُ قَوْلِهِ تَعَالٰى | اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ دفعہ |
| وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ | نہ کرتا رہتا۔ تو زمین میں فساد پھیل جاتا اور |
| بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَ | عنقریب اس کے معنی اس حدیث میں |
| سَيَأْتِي فِي مَعْنَاهُ حَدِيثُ كَمَا | بھی آئیں گے۔ جیسے تم ہو گے ویسے ہی ہم تم |
| تَكُونُوا تُوَلَّى عَلَيْكُمْ ۔ | پر والی بنائیں گے ۔ |
| ۲۷۸۔ حَدِيثُ ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ | مومن کی پشت قبلہ ہے۔ سخاوی کہتے |
| قِبْلَةٌ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَعْرِفُهُ | ہیں میں اسے نہیں جانتا اور معنی اس لحاظ |
| وَمَعْنَاهُ صَحِيحٌ بِالنَّظَرِ بِالْاِكْتِفَاءِ | سے صحیح ہیں کہ وہ سترہ کے لئے کافی ہے |
| بِهِ فِي السُّتْرَةِ وَأَخْرَجَ الْعَسْكَرِيُّ | اور عسکری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً |
| عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ | روایت کیا ہے۔ مومن کی پشت محفوظ ہے |

حتّٰی اَلَا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی حدود میں۔

# حَرْفُ الْعَیْنِ الْمُهْمَلَةِ

۲۷۹۔ حَدِیْثُ الْعَارُ خَیْرٌ مِنَ النَّارِ قَالَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ حِیْنَ اَصْلَحَ مَعَ الْمُعَاوِیَةِ فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ یَا عَارَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ الْعَارُ خَیْرٌ مِنَ النَّارِ وَاَمَّا قَوْلُ بَعْضِ الْعَامَّةِ اَلنَّارُ بَدْنُ النَّارِ وَلَا الْعَارُ فَهُوَ مِنْ کَلَامِ الْکُفَّارِ اِلَّا اَنْ یُرَادَ بِهَا نَارُ الدُّنْیَا عَلَی الْمُبَالَغَةِ وَاِلَّا فَقَدْ وَرَدَ فُضُوْحُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ مِنْ فُضُوْحِ الْاٰخِرَةِ کَمَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنْ اَخِیْهِ الْفَضْلِ بِهٖ مَرْفُوْعًا بَلْ وَهُوَ فِی التَّنْزِیْلِ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی۔

ذلت دوزخ سے بہتر ہے۔ یہ حسنؓ بن علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے جب انہوں نے امیر معاویہ رضؓ سے صلح طلب کی تھی۔ تو ان کے ساتھی بولے اے مسلمانوں کو ذلیل کرنے والے انہوں نے فرمایا ذلت دوزخ سے بہتر ہے۔ اور عام لوگوں کا جو یہ قول ہے آگ کے بدلے آگ نہ کہ ذلت تو یہ کفار کا کلام ہے اور انہوں نے اس سے مراد بطور مبالغہ دنیا کی آگ لی ہے۔ ورنہ یہ وارد ہے کہ دنیا کی رسوائی کم ہے جیسا کہ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اخیہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ بلکہ یہ مضمون قرآن میں بھی موجود ہے۔ اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

۲۸۰۔ حَدِیْثُ الْعَارِیَةُ مَرْدُوْدَةٌ ذَكَرَهُ الرَّافِعِیُّ فَقَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ فِی تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِهٖ لَمْ اَرَهُ بِاللَّفْظِ الَّذِیْ ذَكَرَهُ الْمُصَنِّفُ وَاِنَّمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَصْحَابُ السُّنَنِ بِلَفْظِ الْعَارِیَةِ مُؤَدَّاةٌ۔

عاریت مردود ہے۔ اسے رافعی رح نے ذکر کیا ہے امام عسقلانی رح تخریج الاحادیث میں فرماتے ہیں میں نے ان الفاظ کے ساتھ جس کا ذکر مصنف نے کیا ہے اس حدیث کو کہیں نہیں پایا۔ اسے احمد رح اور اصحاب سنن نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ عاریت ادا کی ہوئی۔

۲۸۱۔ حَدِیْثُ عَالِمُ قُرَیْشٍ یَمْلَأُ الْاَرْضَ عِلْمًا قَالَ الصَّغَانِیُّ مَوْضُوْعٌ وَتَعَقَّبَهُ الْعِرَاقِیُّ بِاَنَّهٗ لَیْسَ بِمَوْضُوْعٍ وَلٰكِنَّهٗ لَا یَخْلُوْ عَنْ ضُعْفٍ فَقَدْ اَوْرَدَهُ الطَّیَالِسِیُّ فِیْ مُسْنَدِهٖ وَفِیْ سَنَدِهٖ مَجْهُوْلٌ وَلَهٗ شَوَاهِدُ۔

قریش کا عالم زمین کو علم سے بھر دے گا صغانی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ عراقی رح نے ان پر اعتراض کیا ہے۔ اور کہا ہے یہ موضوع نہیں۔ لیکن ہاں ضعف سے خالی نہیں۔ اسے طیالسی رح نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند میں راوی مجہول ہے۔ اور اس کے دوسرے شواہد بھی موجود ہیں۔

۲۸۲۔ حَدِیْثُ الْعَدَاوَةُ فِی الْقَرَابَةِ وَالْحَسَدُ فِی الْجِیْرَانِ وَالْمَنْفَعَةُ فِی الْاِخْوَانِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَقِفْ عَلَیْهِ حَدِیْثًا بَلْ هُوَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ لِلْبَیْهَقِیِّ مِنْ قَوْلِ بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ۔

اہل قرابت میں عداوت۔ پڑوسیوں میں حسد۔ اور بھائیوں میں منفعت۔ سخاوی رح کہتے ہیں۔ میں اس سے بلحاظ حدیث واقف نہیں بلکہ بیہقی کی شعب الایمان میں بشر بن حارث کا قول ہے۔

| | |
|---|---|
| ۲۸۳- حَدِيثُ لَعَدُوُّ الْعَاقِلِ وَلَا الصَّدِيقُ الْجَاهِلُ رَوَاهُ وَكِيعٌ فِي الْغُرَرِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لَأَنْ يَكُونَ لِي عَدُوٌّ صَالِحٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي صَدِيقٌ فَاسِدٌ ۔ | عاقل دشمن نہ کہ جاہل دوست (عاقل دشمن بہتر ہے نہ کہ جاہل دوست) اسے وکیع بن جراح نے غرر میں سفیان سے روایت ہے سفیان کہتے ہیں، ابو حازمؒ کہا کرتے تھے۔ اگر میرے لئے نیک دشمن ہو تو وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے لئے کوئی فاسد دوست ہو۔ |
| ۲۸۴- حَدِيثُ عَدَاوَةُ الْعَاقِلِ وَلَا صُحْبَةُ الْمَجْنُونِ لَيْسَ بِحَدِيثٍ | عاقل کی دشمنی مجنون کی صحبت سے بہتر ہے یہ حدیث نہیں ہے۔ |
| ۲۸۵- حَدِيثُ عَدُوُّ الْمُؤْمِنِ مَنْ يَعْمَلُ بِعَمَلِهِ لَيْسَ بِحَدِيثٍ وَإِنَّمَا رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مَكَّةَ وَفِيهَا رَجُلٌ مِنْ آلِ الْمُنْكَدِرِ يُفْتِي فَقَعَدَ سُفْيَانُ يُفْتِي فَقَالَ الْمُنْكَدِرِيُّ مَنْ هٰذَا الَّذِي قَدِمَ بَلَدَنَا يُفْتِي فَكَتَبَ إِلَيْهِ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ عَدُوِّي | مومن کا دشمن وہ ہے، جو اس کے عمل پر عمل کرے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔ ابو نعیمؒ نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مکہ گئے۔ وہاں منکدرؒ کی اولاد میں سے ایک شخص فتویٰ دیا کرتا تھا۔ سفیانؒ فتوے دینے بیٹھے، منکدریؒ نے کہا یہ کون شخص ہے۔ جو ہمارے شہر میں آکر فتویٰ دے رہا ہے۔ سفیانؒ نے اسے جواباً لکھا مجھ سے محمد بن دینارؒ نے ابن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ تورات میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ میرا دشمن وہ |

اَلَّذِیْ یَعْمَلُ بِعَمَلِیْ فَکَفَّ عَنْہُ الْمُنْکَدِرِیُّ ۔ ہے جو میرے عمل کے ساتھ عمل کرے منکدری اس سے رک گیا۔

۲۸۶۔ حَدِیْثُ عُذْرِہٖ اَشَدُّ مِنْ ذَنْبِہٖ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ ۔ اس کا عذر گناہ سے زیادہ سخت ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔

۲۸۷۔ حَدِیْثُ الْعَرَبُ سَادَاتُ الْعَجَمِ لَیْسَ لَہٗ اَصْلٌ وَمَعْنَاہُ صَحِیْحٌ ۔ عرب عجم کے سردار ہیں۔ لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں اور معنی اس کے صحیح ہیں۔

۲۸۸۔ حَدِیْثُ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ فَوَجَدْتُ مِنْھَا الْمَقْبُوْلَ وَالْمَرْدُوْدَ اِلَّا الصَّلٰوۃُ عَلَیَّ لَمْ اَقِفْ لَہٗ عَلٰی سَنَدٍ قَالَ السُّیُوْطِیُّ لٰکِنْ مَعْنَاہُ کَمَا سَبَقَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیْ ۔ مجھ پر میری اُمت کے عمل پیش کئے گئے۔ تو میں نے ان میں مقبول بھی پائے اور مردود بھی۔ مگر مجھ پر درود مقبول ہی مقبول تھا۔ میں اس کی سند سے واقف نہیں سیوطیؒ کہتے ہیں لیکن اس کے معنی پہلے ابو الدرداءؓ اور ابو سلیمانؒ الدارانی کی روایت میں گذر چکے۔

۲۸۹۔ حَدِیْثُ الْعِزُّ مَغْلُوْمٌ وَطَالِبُ الْعِزِّ مَغْمُوْمٌ رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا وَلَا یَصِحُّ مَبْنَاہُ وَاِنْ صَحَّ مَعْنَاہُ ۔ عزت بری ہے اور طالب عزت مغموم ہے۔ یہ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کی جاتی ہے۔ یہ لفظاً صحیح نہیں۔ اگرچہ اس کے معنی صحیح ہوں۔

۲۹۰۔ حَدِیْثُ عَسْقَلَانَ عسقلان ان دو دلہنوں میں سے

أَحَدُ الْعَرُوْسَيْنِ يُبْعَثُ مِنْهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ۔

ایک دلہن ہے۔ جو قیامت کے دن اٹھائی جائے گی اسے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۲۹۱۔ حَدِيْثُ عَظِّمُوْا مِقْدَارَكُمْ بِالتَّغَافُلِ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ۔

اپنی مقدار کو مقابلہ میں بڑا کرو۔ یہ حدیث نہیں ہے۔

۲۹۲۔ حَدِيْثُ عُقُوْلُهُنَّ فِيْ فُرُوْجِهِنَّ يَعْنِي النِّسَاءَ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَصْلَ لَهٗ۔

عورتوں کی عقلیں ان کی فروجوں میں ہوتی ہیں سخاویؒ کہتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں تبی نے غور کیا ہے کہ احمق کی عقل کے خصیوں میں ہے اور اسکے وضع کو بدل کر عقل عورتوں کے واسطے پیش کیا گیا ہو

۲۹۳۔ حَدِيْثُ عَلَامَةُ الْإِذْنِ التَّيْسِيْرُ وَفِيْ لَفْظٍ عَلَامَةُ الْإِجَازَةِ تَيْسِيْرُ الْأُمُوْرِ لَا أَصْلَ لَهٗ

اجازت کی علامت آسانی کرنا ہے اور ایک روایت میں ہے اجازت کی علامت امور کا آسان کرنا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

۲۹۴۔ حَدِيْثُ عُلَمَاءُ أُمَّتِيْ كَأَنْبِيَاءِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَالَ الدَّمِيْرِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ لَا أَصْلَ لَهٗ وَكَذَا قَالَ الزَّرْكَشِيُّ وَسَكَتَ عَنْهُ السُّيُوْطِيُّ وَأَمَّا حَدِيْثُ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ فَرَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔

میری امت کے علماء بنو اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں دمیریؒ اور عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہی زرکشیؒ کا خیال ہے۔ سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔ اور یہ حدیث کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اسے اربعہ نے ابو الدرداءؓ سے روایت کیا ہے۔

۲۹۵۔ حَدِيثُ الْعِلْمُ يُسْعَى إِلَيْهِ هُوَ مَعْنَى قَوْلِ مَالِكٍ لِلْمَهْدِيِّ حِيْنَ دَعَاهُ لِيَسْمَعَ وَلَدُهُ مِنْهُ وَقِيْلَ لِهَارُوْنَ حِيْنَ الْتَمَسَ مِنْهُ خَلْوَةً لِلْقِرَاءَةِ الْعِلْمُ أَوْلَى أَنْ يُوَقَّرَ وَيُؤْتَى وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِ الْبُخَارِيِّ الْعِلْمُ يُؤْتَى وَلَا يَأْتِي وَفِي أَمْثَالِ الْعَرَبِ فِي بَيْتِهِ يُؤْتَى الْحَكَمُ وَسَيَأْتِي فِي حَرْفِ الْفَاءِ.

علم کی طرف دوڑا جاتا ہے یہ امام مالک کا قول ہے جو انہوں نے مہدی سے فرمایا تھا جب مہدی نے انہیں اس لئے طلب کیا کہ وہ آئیں تو ان سے اس کے لڑکے ہادی، ہارون الرشید نے احادیث سنیں اور ہارون سے بھی انہوں نے یہی فرمایا تھا جب ہارون نے ان سے علم کی قرأت کے لئے خلوت طلب کی تھی۔ علم اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی عزت کی جائے اور اس کے پاس آیا جائے" اور بخاری کا اس قول کا علم کے پاس آیا جاتا ہے علم نہیں آتا، بھی یہی مقصد ہے اور امثال عرب میں ہے کہ جس کے گھر میں حکمت لائی جاتی ہے یہ عنقریب حرف فاء میں آئے گا۔

۲۹۶۔ حَدِيثُ الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْأَدْيَانِ وَعِلْمُ الْأَبْدَانِ مَوْضُوعٌ كَمَا فِي الْخُلَاصَةِ وَفِي الَّذِيْ رُوِيَ مُسَلْسَلًا عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُذَيْفَةَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ عِلْمِ الْبَاطِنِ مَا هُوَ فَقَالَ سَأَلْتُ جِبْرِيْلَ عَنْهُ فَقَالَ عَنِ اللّٰهِ هُوَ سِرٌّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ أَحِبَّائِيْ وَأَوْلِيَائِيْ وَأَصْفِيَائِيْ

علم دو ہیں۔ ایک دین کا علم، ایک بدن کا علم، خلاصہ میں ہے یہ موضوع ہے۔ اور یہ بھی مسلسل حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا گیا ہے میں نے دریافت کیا، علم باطن کیا ہے آپ نے فرمایا میں نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا تھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا، یہ میرے اور میرے دوستوں، اولیاء اور نیک لوگوں کے درمیان ایک راز ہے جو میں ان کے دل میں ودیعت کرتا ہوں جس

| | |
|---|---|
| اَوْدِعَہٗ فِیْ قُلُوْبِھِمْ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ ھُوَ مَوْضُوْعٌ وَ الْحَسَنُ مَا لَقِیَ حُذَیْفَۃَ ۔ | پر نہ تو کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہو اور نہ کوئی نبی مرسل۔ امام عسقلانی رحؒ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ اور حسن بصریؒ نے حذیفہؓ سے ملاقات نہیں کی۔ |
| ۲۹۷۔ حَدِیْثُ عَلَی الْخَیْرِ سَقَطْتَ جَاءَ عَنْ جَمَاعَۃٍ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْھُمْ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ۔ | بھلائی پر ساقط کر دیا جاتا ہے یہ اہل علم میں سے ایک جماعت سے مروی ہے۔ جس میں ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما ہیں۔ |
| ۲۹۸۔ حَدِیْثُ عَلٰی کُلِّ خَیْرٍ مَانِعٌ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ وَ مَعْنَاہُ صَحِیْحٌ ۔ | ہر بھلائی پر ایک مانع ہوتا ہے یہ بھی حدیث نہیں۔ اور اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔ |
| ۲۹۹۔ حَدِیْثُ عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَصْلَ لَہٗ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَوَرَدَ مَعْنَاہُ اَحَادِیْثُ لَا تَخْلُوْ عَنْ ضُعْفٍ ۔ وَقَالَ الزَّرْکَشِیُّ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِلَفْظِ اِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ وَاخْتَلَفَتِ الْاَھْوَاءُ فَعَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْبَادِیَۃِ وَالنِّسَاءِ وَ | بوڑھیوں کے دین کو لازم پکڑلو سخاویؒ کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور اس معنیٰ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جو ضعف سے خالی نہیں۔ زرکشیؒ کہتے ہیں اسے دیلمیؒ نے ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے جب آخر زمانہ ہوگا اور خواہشیں مختلف ہو جائیں گی تو تم گاؤں والے اور عورتوں کے دین |

سَنَدُهُ وَاهٍ بَلْ قَالَ الصِّغَانِيُّ مَوْضُوعٌ۔

کو لازم پکڑ لینا۔ اس کی سند بالکل واہیات ہے۔ بلکہ صغانی کہتے ہیں موضوع ہے۔

۳۰۰۔ حَدِيثُ الْعِنَبِ دُوْ دُوْ يَعْنِي ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ وَالتَّمْرُ يَكْ يَكْ يَعْنِي وَاحِدَةً وَاحِدَةً لَا أَصْلَ لَهُ۔

انگور دو دو اور کھجور ایک ایک اس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ حدیث ایسی قسم کی معلوم ہوتی ہے جیسے مرزا قادیانی کے پاس کٹی کٹی زبانوں میں وحی آیا کرتی تھی۔

۳۰۔ حَدِيثُ عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا أَصْلَ لَهُ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ فِي تَخْرِيجِ الْإِحْيَاءِ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ فِي الْمَرْفُوعِ وَإِنَّمَا هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَكِنْ قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ فِي عُلُومِ الْحَدِيثِ رُوِّينَا عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ نُجَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا جَعْفَرَ بْنَ حَمْدَانَ وَكَانَا عَبْدَيْنِ صَالِحَيْنِ فَقَالَ لَهُ بِأَيِّ نِيَّةٍ أَكْتُبُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّ عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ امام عسقلانی رح فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ عراقی رح تخریج الاحیاء میں فرماتے ہیں۔ کہ اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ یہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔ ابن الصلاح علوم الحدیث میں فرماتے ہیں۔ اسمعیل رح بن جنید سے روایت کیا گیا ہے۔ کہ وہ ابو جعفر رح احمد بن عبدان کے پاس گئے۔ یہ دونوں صلحاء میں سے تھے۔ اسمعیل رح نے احمد رح سے دریافت کیا میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ صلحاء کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| نُزُولُ الرَّحْمَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ | انہوں نے جواب دیا، ہاں، احمد رحمہ نے |
| فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ | فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلحاء |
| سَلَّمَ رَئِيْسُ الصَّالِحِيْنَ وَ لَمْ | کے سردار ہیں۔ اس نکتہ پر عراقی رحمہ نے |
| يَتَنَبَّهْ عَلٰى ذٰلِكَ الْعِرَاقِيُّ نُكْتَة | متنبہ نہیں کیا، جیسا کہ بعض نے ذکر کیا |
| عَلَيْهِ كَمَا ذَكَرَهٗ بَعْضُهُمْ لٰكِنِ | ہے۔ لیکن اگر یہ لفظ ہو، کہ تم روایت |
| اللَّفْظُ إِنْ كَانَ تَرْوُوْنَ لِلرِّوَايَةِ | کرو، تو اس سے یہ بات معلوم ہو گی، کہ |
| مِنَ الرِّوَايَةِ فَيَدُلُّ فِي الْجُمْلَةِ | یہ حدیث ہے۔ اور اس کی کچھ نہ کچھ |
| عَلٰى أَنَّهٗ حَدِيْثٌ وَلَهٗ أَصْلٌ وَإِنْ | اصل ہے۔ اور اگر لفظ تردون ہو، یعنی تم |
| كَانَ تَرَوْنَ مِنَ الرُّؤْيَةِ مَجْهُوْلًا | دیکھو، تو اس میں اس بات کی کوئی دلالت |
| أَوْ مَعْلُوْمًا فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ إِذْ | نہ ہو گی۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہوں گے |
| مَعْنَاهُ يَعْتَقِدُوْنَ أَوْ يَظُنُّوْنَ ۔ | اگر تم خیال کرو۔ |
| ۲۰۳۔ حَدِيْثُ عَنِ اللَّوْحِ | لوح سے روایت ہے کہ میں نے اللہ سے |
| سَمِعْتُ اللّٰهَ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ | عرش کے اوپر سے سنا وہ چیز کے وجود کے |
| يَقُوْلُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ ، | بارے میں فرماتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی تھی اللہ |
| فَلَا يَبْلُغُ الْكَافُ وَالنُّوْنُ إِلَّا | تعالیٰ کا فا اور نون پر بھی نہ پہنچتا تھا، کہ وہ |
| يَكُوْنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَوْضُوْعٌ ۔ | ہو جاتی تھی۔ یہ موضوع ہے۔ |
| ۲۰۴۔ حَدِيْثُ الْعَيْنِ الرَّمْدَةِ | دکھتی آنکھ کو چھوا نہ جائے۔ اسے |
| لَا تُمَسُّ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الطِّبِّ | ابو نعیم رحمہ نے طب میں ابو سعید رضی اللہ |
| عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ كُلُّ مِثْلِ أَصْحَابِ | عنہ سے روایت کیا ہے، کہ اصحاب محمد |

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلُ الْعَيْنِ وَدَوَاءُ الْعَيْنِ تَرْكُ مَسِّهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال آنکھوں کی طرح ہے، اور آنکھ کی دوا اسے نہ چھونا ہے اور یہ ضعیف ہے۔

# حَرْفُ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ!

۳۰۴۔ حَدِيثُ الْغُرَبَاءِ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَهُوَ غَرِيبٌ فِي قَوْمِهِ يُرْوَى عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا وَهُوَ بَاطِلٌ وَيَرُدُّهُ مَا وَرَدَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَكَذَا إِرْسَالُ مُوسَى وَعِيسَى وَسَائِرِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَذَا نَبِيُّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَإِنَّمَا حَصَلَتْ لَهُ الْغُرْبَةُ فِي الْجُمْلَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ.

غرباء انبیاء کے وارث ہیں، عربی میں غریب مسافر کے معنی میں آتا ہے، اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا۔ جو اپنی قوم میں غریب نہ ہو۔ یہ حضرت انس رضؓ سے مرفوعاً مروی ہے، یہ حدیث باطل ہے۔ اور خود قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔ ہم نے نوح ؑ کو اس کی قوم کے پاس بھیجا، ہم نے عاد کی جانب ہود کو بھیجا۔ ثمود کی جانب ان کے بھائی صالح کو۔ اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے رجم کردیتے۔ اسی طرح موسیٰ ؑ، عیسیٰ ؑ اور دیگر انبیاء بنی اسرائیل اور اسی طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ آپ کے لئے غربت بعد ہجرت حاصل ہوئی۔

۳۰۵- حَدِيْثُ غَمْزِ الْقَدَمِ وَنَحْوِهٖ اَوْرَدَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَغْمِزُ قَدَمَهٗ فَذَكَرَ حَدِيْثًا وَفِي الْاِحْيَاءِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ مَنْزِلًا فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَامَ عَلٰى بَطْنِهٖ وَعَبْدٌ اَسْوَدُ يَغْمِزُ ظَهْرَهُ الْحَدِيْثُ قَالَ الْعِرَاقِيُّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ ۔

قدم پر چوکا مارنا اور اسی قسم کی روایتیں دارقطنی رح نے افراد میں ابن عباس رض سے روایت کیا ہے۔ کہ میں ابی رض بن کعب کے پاس ان کے قدم میں چوکے مار رہا تھا۔ پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی احیاء میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر اپنے بعض سفروں میں ٹھہرے تو آپ پیٹ کے بل سو گئے۔ اور ایک سیاہ غلام آپ کی کمر دبا رہا تھا۔ عراقی رح کہتے ہیں اسے طبرانی رح نے اوسط میں حضرت عمر رض سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۰۶- حَدِيْثُ الْغِنَاءِ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ قَالَ النَّوَوِيُّ لَا يَصِحُّ وَقَالَ السُّيُوطِيُّ اَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

گانا دل میں نفاق کو ایسے ہی اگاتا ہے۔ جیسے پانی ترکاری کو۔ نووی رح فرماتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ سیوطی رح کہتے ہیں اسے دیلمی رح نے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ اور ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے۔

۳۰۷- حَدِيْثُ الْغِنَاءِ رُقْيَةُ

گانا زنا کا منتر ہے۔ امام نووی رح

الزِّنَاءِ قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ
مُسْلِمٍ هُوَ مِنْ أَمْثَالِهِمُ الْمَشْهُورَةِ
انْتَهَى وَعَزَاهُ الْغَزَالِيُّ لِلْفُضَيْلِ
بْنِ عِيَاضٍ ۔

شرح مسلم میں فرماتے ہیں، یہ مشہور
مثالوں میں سے ہے اور امام غزالی
نے اسے فضیل بن عیاض کا قول قرار
دیا ہے۔

# حَرْفُ الْفَاءِ

۳۰۸ - حَدِيثُ الْفَاتِحَةِ لِمَا قُرِئَتْ
لَهُ عَزَاهُ الزَّرْكَشِيُّ لِلْبَيْهَقِيِّ فِي
الشُّعَبِ وَتَعَقَّبَهُ السُّيُوطِيُّ بِأَنَّهُ
لَا وُجُودَ لَهُ فِي الشُّعَبِ وَإِنَّمَا
الْمَوْجُودُ فِيهِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ
شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ أَخْرَجَهُ مِنْ
حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ وَفِي كِتَابِ الثَّوَابِ
لِأَبِي الشَّيْخِ ابْنِ حِبَّانَ عَنْ عَطَاءٍ
قَالَ إِذَا أَرَدْتَ حَاجَةً فَاقْرَأْ
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ حَتَّى تَخْتِمَهَا
تُقْضَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى وَهٰذَا
أَصْلٌ لِمَا تَعَارَفَ النَّاسُ عَلَيْهِ

فاتحہ جس کے لئے پڑھی جائے، زرکشی
نے اسے بیہقی رح کی جانب منسوب کیا ہے
کہ انہوں نے اسے شعب الایمان میں ذکر
کیا ہے، سیوطی رح نے اس پر اعتراض کیا ہے
کہ اس کا شعب الایمان میں وجود نہیں
شعب میں تو یہ حدیث ہے، کہ سورت فاتحہ
ہر بیماری کی دوا ہے۔ اسے امام بیہقی رح نے
جابر رض بن عبد اللہ رض سے روایت کیا ہے
ابو الشیخ ابن حبان کی کتاب الثواب
میں عطاء سے مروی ہے، وہ فرماتے
ہیں، جب تو کسی کام کا ارادہ کرے
تو سورۃ فاتحہ پہلے مکمل پڑھ ان شاء اللہ
تیرا کام پورا ہو جائے گا۔ یہ وہ اصل ہے

| | |
|---|---|
| مِنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ وَحُصُوْلِ الْمُهِمَّاتِ ۔ | جس کے باعث لوگ ہر کام کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں ۔ |
| ۳۰۹ ۔ حَدِيْثُ فَازَ بِاللَّذَّةِ الْجَسُوْرُ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَعْرِفُهُ | دلیر لذت سے کامیاب ہوا سخاویؒ کہتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا ۔ |
| ۳۱۰ ۔ حَدِيْثُ فَازَ الْمُخِفُّوْنَ وَفِيْ لَفْظٍ نَجَا الْمُخِفُّوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقَلُوْنَ وَهُوَ مَعْنَى الْحَدِيْثِ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَفَعَهُ أَمَامَكُمْ عَقَبَةٌ كَئُوْدَةٌ لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ فَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ | ہلکے آدمی کامیاب ہوئے اور ایک روایت میں ہے ہلکوں نے نجات پائی اور بھاری ہلاک ہوئے اور یہ معنی ہیں اس حدیث کے جو ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً مروی ہے تمہارے آگے ایک گہری گھاٹی ہے جسے بوجھ والے پار نہ کر سکیں گے میں اس بات کا ارادہ رکھتا ہوں کہ اس گھاٹی کے لئے ہلکا ہو جاؤں، حاکم کہتے ہیں یہ صحیح الاسناد ہے ۔ |
| ۳۱۱ ۔ حَدِيْثُ الْفَالُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ لَمْ يَرِدْ بِهٰذَا اللَّفْظِ لٰكِنْ فِيْ سُنَنِ أَبِيْ دَاوٗدَ أَخَذْنَا فَأْلَكَ مِنْ فِيْكَ وَلَهُ شَوَاهِدُ عِنْدَ الْبَزَّارِ ۔ | فال بولنے کے ساتھ لگی ہوئی ہے، ان الفاظ کے ساتھ یہ موجود نہیں۔ ہاں سنن ابو داؤدؒ میں یہ روایت ہے کہ ہم نے تیری فال تجھ سے پہلے لی ہے اور بزارؒ میں اس کے شواہد موجود ہیں ۔ |
| ۳۱۲ ۔ حَدِيْثُ فَدَى اللّٰهُ إِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَبْشِ قَالَ السَّخَاوِيُّ هُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ وَ | اللہ تعالےٰ نے اسمٰعیل کے بدلے قربانی کے لئے مینڈھا دیا سخاویؒ کہتے ہیں۔ یہ کلام صحیح ہے، اور قرآن میں بھی ہے۔ اور ہم نے |

فِی التَّنْزِیْلِ وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ قُلْتُ اِلَّا اَنَّ الشَّیْخَ مُخْتَلَفٌ فِیْہِ اَنَّہٗ اِسْمٰعِیْلُ اَوْ اِسْحٰقُ وَقَدْ تَوَقَّفَ فِیْہِ السُّیُوْطِیُّ

اسے فدیہ میں ایک بڑی ذبح عطا فرمائی ملا علی قاری فرماتے ہیں اس بات میں اختلاف ہے۔ کہ ذبیح کون تھا۔ اسمٰعیلؑ یا اسحٰقؑ۔ سیوطی رح نے اس بات پر توقف کیا ہے۔

فائدہ۔ سیوطی رح یا ملا علی رح قاری کو توقف ہوگا۔ لیکن علماء اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے۔ کہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔ اور قرآن کی ترتیب بھی یہی ثابت کرتی ہے۔

۳۱۳۔ حَدِیْثُ الْفِرَارِ مِمَّا لَا یُطَاقُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ لَا اَصْلَ لَہٗ فِیْ مَبْنَاہُ بَلْ بَاطِلٌ بِاعْتِبَارِ مَعْنَاہُ فَاِنَّ مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرَّ فَقَدْ کَفَرَ کَمَا صَرَّحَ بِہٖ فِی الشِّفَاءِ وَاَمَّا قَوْلُ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ فَہُوَ حِکَایَۃٌ عَمَّا وَقَعَ لَہٗ قَبْلَ النُّبُوَّۃِ وَاَمَّا ہِجْرَۃُ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنْ دَارِ الْکُفَّارِ مَا کَانَ بِطَرِیْقِ الْفِرَارِ بَلْ اُمِرَ بِاَنْ یَدْخُلَ الْغَا

اس شئے سے بھاگنا جس کی طاقت نہ ہو یہ انبیاء کی سنت ہے۔ لفظاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور معنیً بھی یہ باطل ہے کیونکہ جس نے یہ اعتقاد کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ فرار اختیار کی وہ کافر ہے اور جیسا کہ قاضی عیاض نے اس کی تشریح کی ہے۔ رہا موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول میں تم سے بھاگا جب مجھے تم سے خوف معلوم ہوا۔ ایک واقعہ کی جانب اشارہ ہے جو نبوت سے قبل پیش آیا تھا۔ اور رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے ہجرت فرمانا فرار کے طور پر نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک حکم تھا کہ آپ غار میں داخل ہوں

| | |
|---|---|
| کُبْرَی الْخَلْقِ مُعْجِزَاتِہٖ فِیْ ذٰلِکَ الْمَحَلِّ مِنَ الْفِرَارِ مَعَ اَنَّ الْفِرَارَ لَا یُقَالُ اِلَّا بَعْدَ الْمُقَابَلَۃِ مَعَ الْعَدُوِّ وَالْمُقَابَلَۃِ فِی الْمُقَابَلَۃِ ۔ | اور لوگ آپ کے اس فرار کے معجزات دیکھیں ۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ فرار مقابلہ کے بعد اور مقابلہ میں شکست کے بعد ہوا ۔ |
| ۳۱۴۔ حَدِیْثُ فَضْلِ شَھْرِ رَجَبَ عَلَی الشُّھُوْرِ کَفَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ وَفَضْلُ شَھْرِ شَعْبَانَ عَلَی الشُّھُوْرِ کَفَضْلِیْ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَفَضْلُ شَھْرِ رَمَضَانَ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْعِبَادِ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ مَوْضُوْعٌ ۔ | ماہ رجب کی دوسروں مہینوں میں فضیلت ایسی ہے جیسے قرآن کی تمام کلاموں پر، اور شعبان کو دوسروں مہینوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تمام انبیاء کرام پر، اور رمضان کو دوسرے مہینوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو خدا کو تمام بندوں پر۔ عسقلانی فرماتے ہیں یہ موضوع ہے ۔ |
| ۳۱۵۔ حَدِیْثُ الْفَقْرُ فَخْرِیْ وَبِہٖ اَفْتَخِرُ قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ ھُوَ بَاطِلٌ مَوْضُوْعٌ وَقَالَ ابْنُ تَیْمِیَۃَ ھُوَ کِذْبٌ ۔ | فقر میرا فخر ہے، اور میں اسی کے ساتھ فخر کرتا ہوں۔ امام عسقلانی فرماتے ہیں یہ باطل ہے موضوع ہے۔ امام ابن تیمیہ رح فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے ۔ |
| ۳۱۶۔ حَدِیْثُ فَمٌ سَاکِتٌ رَبٌّ کَافٍ وَنَحْوَہٗ اَللّٰہُ وَلِیُّ مَنْ سَکَتَ قَالَ ابْنُ الرَّبِیْعِ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ وَمَعْنَاہُ صَحِیْحٌ یَعْنِیْ مَاْخُوْذٌ | منہ خاموش ہے تو رب کافی ہے اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ اللہ اس کا دوست ہے، جو خاموش رہے۔ ابن الربیع کہتے ہیں یہ حدیث نہیں اور معنی اس کے صحیح ہیں اور اس حدیث سے ماخوذ ہیں، جو خاموش |

| | |
|---|---|
| مِنْ حَدِیْثِ مَنْ صَمَتَ نَجَا وَ | رہا اس نے نجات پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا |
| مَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ لٰکِنْ | اللہ اسے کافی ہے۔ مگر کلام اول کی ترکیب بظاہر کفر |
| ظَاہِرُ التَّرْکِیْبِ الْاَوَّلِ کُفْرٌ اِلَّا اَنْ | ہے۔ ہاں اگر عاطف مقدر مان لیا جائے تو کفر |
| یُقَدَّرَ الْعَاطِفُ ۔ | سے بچاؤ ہوگا۔ |
| ۳۱۷۔ حَدِیْثُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ | اخیر زمانہ میں روم کی چادر شام |
| یُنْتَقَلُ بُرْدُ الرُّوْمِ اِلَی الشَّامِ وَ | اور شام کی چادر مصر جایا کرے گی۔ |
| بُرْدُ الشَّامِ اِلٰی مِصْرَ قَالَ الْعَسْقَلَانِیْ | امام عسقلانی رح فرماتے ہیں اس کی کوئی |
| لَا اَصْلَ لَہٗ ۔ | اصل نہیں۔ |
| ۳۱۸۔ حَدِیْثُ فِیْ بَیْتِہٖ یُؤْتَی | اس کے گھر میں حکمتیں دی جاتی ہیں۔ |
| الْحِکَمُ مِنَ الْاَمْثَالِ الْمَشْہُوْرَۃِ لَا | مشہور مثال ہے نہ کہ حدیث جیسا کہ ابن الربیع |
| الْاَحَادِیْثُ الْمَاْثُوْرَۃُ ذَکَرَہُ ابْنُ | فرماتے ہیں۔ زرکشی رح کہتے ہیں سعید بن منصور |
| الرَّبِیْعِ قَالَ الزَّرْکَشِیُّ اَخْرَجَ | نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ |
| سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ | اور ابی بن کعبؓ کے مابین کچھ اختلاف تھا۔ |
| قَالَ کَانَ بَیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ | انہوں نے فیصلہ کے لئے زید بن ثابتؓ کو |
| رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَبَیْنَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ | متعین کیا۔ اور دونوں ان کے گھر پہنچے جب |
| تَدَارُؤٌ فِیْ شَیْئٍ فَجَعَلَا بَیْنَہُمَا | ان کے پاس گئے تو عمرؓ بولے۔ ہم تمہارے |
| زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاَتَیَاہُ فِیْ مَنْزِلِہٖ | پاس اس لئے آئے۔ کہ تم ہمارے درمیان فیصلہ |
| فَلَمَّا دَخَلَا عَلَیْہِ قَالَ لَہٗ عُمَرُ | کردو۔ انہوں نے فرمایا۔ اس کے گھر میں حکم |
| اَتَیْنَاکَ لِتَحْکُمَ بَیْنَنَا فَقَالَ فِیْ | دیئے جاتے ہیں پھر دونوں ان کے سامنے |

بُیُتِہٖ یُؤْتٰی الْحَکَمُ ثُمَّ جَلَسَا بَیْنَ یَدَیْہِ نَقَضٰی بَیْنَہُمَا وَفِی الْمَثَلِ ھٰذَا قِصَّۃٌ غَرِیْبَۃٌ فِیْ حَیٰوۃِ الْحَیَوَانِ لِلدَّمِیْرِیِّ۔

بیٹھ گئے زید نے دونوں کا فیصلہ کیا۔ اور اس مثال میں ایک عمدہ قصہ بھی ہے۔ جو دمیری رح نے اپنی حیوٰۃ الحیوان میں نقل کیا ہے۔

**فائدہ**:۔ روایت میں لفظ حکم ہے۔ جو حکمت کی جمع ہے۔ اور واقعہ حکموں کو ثابت کرتا ہے۔ اور حکم کی جمع احکام آتی ہے نہ کہ حکم۔ اب دو حال سے خالی نہیں یا تو واقعہ اس لفظ سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ اور زبردستی اس سے تعلق پیدا کیا گیا۔ یا بالفاظ دیگر نعوذ باللہ زید بن ثابت جیسے صحابی جو خود عرب تھے عربی سے ناواقف تھے۔

۲۱۹۔ حَدِیْثُ فِی الْحَرَکَاتِ الْبَرَکَاتُ مِنْ کَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ وَلَیْسَ بِحَدِیْثٍ ذَکَرَہُ ابْنُ الرَّبِیْعِ وَفِیْ رِسَالَۃِ الْقُشَیْرِیَّۃِ سَمِعْتُ الْاُسْتَاذَ اَبَا عَلِیٍّ یَقُوْلُ قَوْلُہُمْ فِی الْحَرَکَۃِ بَرَکَۃٌ حَرَکَاتُ الظَّوَاهِرِ تُوْجِبُ بَرَکَاتِ السَّرَائِرِ اَقُوْلُ وَفِی التَّنْزِیْلِ اِشَارَۃٌ اِلٰی ذٰلِكَ حَیْثُ قَالَ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا

حرکت میں برکت ہے۔ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ اور حدیث نہیں جیسا کہ ابن الربیع رح کا قول ہے رسالہ قشیریہ میں ہے۔ کہ میں نے استاد ابو علی رح سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے لوگوں کا قول ہے۔ حرکت میں برکت ہے۔ کیونکہ حرکات ظاہر اسرار میں برکات کا سبب بنتی ہیں۔ ملا علی رح قاری فرماتے ہیں قرآن میں بھی اس کی جانب اشارہ ہے۔ ہو الذی جعل لکم الارض ذلولا

| | |
|---|---|
| فِی مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِزْقِهٖ وَ | فامشوا فی مناکبہا وکلوا من رزقہ، |
| قَالَ وَاَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا | وان لیس للانسان الا ما سعی۔ فاسعوا |
| سَعٰی وَقَالَ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ | الی ذکر اللہ۔ وسارعوا الی مغفرۃ |
| وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ | من ربکم۔ واستبقوا الخیرات |
| وَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ فَهٰذَا کُلُّهٗ | یہ سب کی سب چیزیں |
| لِاِدْرَاکِ الْمَبَرَّاتِ وَالْبَرَکَاتِ | برکات الباقیات اور درجات |
| الْبَاقِیَاتِ الصَّالِحَاتِ وَالدَّرَجَاتِ | العالیات کے ادراک کے |
| الْعَالِیَاتِ ۔ | لئے ہیں ۔ |

# حَرْفُ الْقَافِ

| | |
|---|---|
| ۳۲۰۔ حَدِیْثُ قَالَ لِجِبْرِیْلَ | آپ نے جبرئیلؑ سے فرمایا کیا زوال شمس |
| هَلْ زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَا نَعَمْ | ہوگیا انہوں نے جواب دیا نہیں ہاں۔ نبی |
| قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَیْفَ قُلْتَ | کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ نہیں |
| لَا نَعَمْ فَقَالَ مِنْ حِیْنَ قُلْتُ | ہاں کیوں کہا۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے |
| لَا اِلٰی اَنْ قُلْتُ نَعَمْ سَارَتِ | جو کہا نہیں تو مقصد یہ تھا۔ کہ میں یہ کہتا ہوں ہاں |
| الشَّمْسُ مَسِیْرَۃَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ | سورج پانسو سال کی مسافت پر چلا گیا اس |
| لَمْ یُعْرَفْ لَهٗ اَصْلٌ ۔ | کی کوئی اصل نہیں ۔ |
| ۳۲۱۔ حَدِیْثُ قُدِّسَ الْعَدَسُ | مسور کی دال ستر انبیاء کی زبان سے |
| عَلٰی لِسَانِ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا اٰخِرُهُمْ | پاک ہوئی جس میں آخیر عیسیٰؑ تھے۔ زرکشی |

عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ الزَّرْکَشِیُّ بَاطِلٌ نَصَّ عَلَیْہِ جَمَاعَۃٌ مِنَ الْحُفَّاظِ کَابْنِ الْمُبَارَکِ وَاللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَمِنَ الْمُتَاخِّرِیْنَ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ وَقَالَ السَّخَاوِیُّ اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ مِنْ حَدِیْثِ وَاثِلَۃَ بِہٖ مَرْفُوْعًا وَاَسْنَدَہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْمَعْرِفَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلَا یَصِحُّ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ بَلْ ھُوَ بَاطِلٌ کَمَا قَالَہُ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ وَ ذَکَرَہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ

کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ حفاظ کی ایک جماعت نے اس پر اتفاق کیا ہے جیسا کہ ابن المبارک رح۔ لیث بن سعد رح۔ اور متاخرین میں سے علی رح بن المدینی۔ سخاوی رح کہتے ہیں۔ اسے طبرانی رح نے واثلہ رض بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم رح نے اپنی معرفت میں اس کی سند بیان کی ہے۔ اور کہا ہے اس مضمون کی روایت حضرت علی رض سے بھی مروی ہے۔ اور اس میں سے کوئی شے بھی صحیح نہیں۔ بلکہ سب کی سب باطل ہیں جیسا کہ علی بن المدینی فرماتے ہیں اور ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۳۲۲ حَدِیْثُ الْقُرْاٰنُ کَلَامُ اللّٰہِ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ فَمَنْ قَالَ بِغَیْرِ ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ قَالَ الصَّغَانِیُّ ھٰذَا مَوْضُوْعٌ وَقَالَ السَّخَاوِیُّ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ جَمِیْعِ طُرُقِہٖ بَاطِلٌ وَذَکَرَہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ

قرآن اللہ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے جو اس کے علاوہ کچھ اور کہے اس نے کفر کیا صغانی رح کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ سخاوی رح کہتے ہیں یہ حدیث تمام سندات کے ساتھ باطل ہے۔ ابن الجوزی رح نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۳۲۳ حَدِیْثُ قِرَاءَۃِ سُوْرَۃِ الْقَلَاقِلِ اَمَانٌ مِنَ الْفَقْرِ قَالَ

قلاقل کی سورتیں پڑھنا فقر سے امان دینا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل

السخاوي لا أصل له والقلاقل هي التي أوائلها قل وهي خمس أولها سورة الجن ولكن المشهورة هي أربعة الكافرون والإخلاص والمعوذتين۔

نہیں اور قلاقل سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی ابتدار میں لفظ قل ہے۔ اور وہ پانچ سورتیں ہیں۔ سورت جن۔ لیکن اس میں مشہور یہ چار ہیں۔ کافرون اور اخلاص اور معوذتین۔

۳۲۴۔ حديث قص الأظفار لم يثبت في كيفيته ولا تعيين يوم له عن النبي عليه السلام قال السخاوي وما يعزى من النظم لعلي بن أبي طالب و لشيخنا فباطل عنهما۔

ناخن کاٹنا۔ اس میں کوئی کیفیت اور دن کا تعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں نظم میں جو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ہمارے شیخ کی جانب منسوب ہے سب باطل ہے۔

۳۲۵۔ حديث قصة عثمان رضي الله عنه أنه لما خطب في أول جمعة ولي الخلافة و صعد المنبر فقال الحمد لله فارتج عليه فقال إن أبا بكر وعمر رضي الله عنهما كانا يعدان لهذا المقام مقالا و أنتم إلى إمام فعال أحوج منكم

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ کہ جب وہ خلیفہ بنائے گئے۔ اور انہوں نے پہلے جمعہ کو خطبہ دیا تو منبر پر چڑھے تو فرمایا الحمد للہ پھر منبر پر کانپنے لگے اور فرمایا ابوبکرؓ و عمرؓ اس مقام کے لئے تیار کئے گئے تھے (یعنی بولنے کے لئے) اور تم ایک امام کی طرف تھے پھر فرمایا میں تم میں سے بولنے والے امام کو لکاتا ہوں۔ عنقریب تمہارے سامنے خطیب آئے گا۔ اور میں اللہ

إلى إمام قوال وسيآتيكم الخطيب وأستغفر الله لي ولكم ونزل وصلى بهم قال ابن الهمام أثر ما لم تعرف في كتب الحديث بل في كتب الفقه .

سے اپنے لئے۔ اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں اور یہ کہہ کر نیچے اتر گئے۔ اور انہیں نماز پڑھائی ابن الہمام کہتے ہیں یہ روایت کتب فقہ میں تو ضرور پائی جاتی ہے۔ لیکن کتب حدیث میں اس کا کہیں ذکر نہیں ۔

۳۲۶ - حديث القلب بيت الرب قال السخاوي ليس له أصل في المرفوع وقال الزركشي لا أصل له وقال ابن تيمية هو موضوع وفي الذيل هو كما قال أقول لكن له معنى صحيح كما سيأتي في حديث ما وسعني أرضي .

دل خدا کا گھر ہے۔ اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں ہے جیسا کہ سخاوی رح فرماتے ہیں۔ زرکشی رح کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن تیمیہ رح فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ذیل میں ہے۔ کہ جو ابن تیمیہ رح کا قول ہے وہی میرا قول ہے۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں جیسا کہ حدیث ما وسعنی ارضی میں اس کی تشریح آئے گی ۔

۳۲۷ - حديث قلب المؤمن حلو يحب الحلاوة وذكره ابن الجوزي في الموضوعات لكن ثبت أنه عليه السلام كان يحب الحلواء والعسل ذكره ابن الربيع وفيه أن هذا

مومن کا دل میٹھا ہے میٹھاس کو پسند کرتا ہے ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے۔ کہ آپ حلوہ اور شہد کو پسند فرماتے تھے ابن الربیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس کے معنی تو صحیح ہیں۔

| | |
|---|---|
| صَحِيحٌ مَعْنَاهُ وَالْكَلَامُ فِي ثُبُوْتِ | کلام ثبوت الفاظ میں ہے سیوطیؒ کہتے ہیں |
| مَبْنَاهُ فَقَدْ قَالَ السِّيُوْطِيُّ رَوَاهُ | امام بیہقیؒ نے شعب میں اور دیلمیؒ نے ابو امامہؓ |
| الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ | سے روایت کیا ہے جس کی بنا پر ابن جوزیؒ |
| أَبِي أُمَامَةَ فَكَلَامُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ | کا یہ قول کہ یہ روایت موضوع ہے غلط قرار |
| مَوْضُوْعٌ مَدْفُوْعٌ وَرَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ | پاتا ہے۔ دیلمیؒ نے حضرت علیؓ سے مرفوعاً |
| أَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ رَفَعَهُ اَلْمُؤْمِنُ | روایت کیا ہے، مومن میٹھا ہے میٹھا اس کو |
| حَلُوٌّ يُحِبُّ الْحَلَاوَةَ وَمَنْ حَرَّمَهَا | پسند کرتا ہے۔ اور جس نے میٹھی چیز کو اپنے اوپر |
| عَلَى نَفْسِهِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ | حرام کیا اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی |
| وَرَسُوْلَهُ لَا تُحَرِّمُوْا شَيْئًا مِنْ | کی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور طیبات میں سے |
| نِعْمَةِ اللّٰهِ وَالطَّيِّبَاتِ عَلَى أَنْفُسِكُمْ | اپنے اوپر کوئی شے حرام نہ کرو۔ کھاؤ، پیو |
| وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَاشْكُرُوْا فَإِنْ | اور خدا کا شکر کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ |
| لَمْ تَفْعَلُوْا لَزِمَتْكُمْ عُقُوْبَةُ اللّٰهِ | عزوجل کا عذاب تمہیں پکڑ لے گا۔ اس کی سند |
| عَزَّوَجَلَّ وَسَنَدُهُ وَاهٍ ۔ | بالکل بیکار ہے ۔ |

**فائدہ۔** جہاں تک حلال کو اپنی ذات پر حرام کرنے کا تعلق ہے۔ تو وہ خود حرام ہے۔ اور اس قسم کو توڑنا پڑے گا۔ اور اس کا کفارہ دینا ہوگا۔ جیسا کہ سورت تحریم کا نزول اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ لیکن اپنی ذات پر حرام کیے بغیر یا بغیر نفرت کے کسی شے کو نہ کھانا۔ یہ ہرگز عقوبت کا باعث نہیں بن سکتا۔

| | |
|---|---|
| ۳۲۸۔ حَدِيْثُ قَلِيْلٌ مِنَ | تھوڑی سی توفیق بھی بہت سے علم |

التوفیق خیر من کثیر من العلم ذکر فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد لہ اصلا وقد ذکرہ صاحب الفردوس من حدیث ابی الدرداء وقال العقل بدل العلم ولم یخرجہ ولدہ فی مسندہ وتعقبہ بعض المتاخرین بان ما ذکرہ فی الفردوس رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء ورواہ الطبرانی عن ابن عمر بلفظ قلیل الفقہ خیر من کثیر من العبادۃ۔

سے بہتر ہے جسے غزالی نے احیاء میں بیان کیا ہے عراقی رح کہتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ صاحب فردوس نے اسے ابوالدرداء سے روایت کیا، اور انہوں نے علم کی جگہ عقل کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کے لڑکے نے اسے اپنی مسند میں ذکر نہیں کیا۔ بعض متاخرین نے فردوس کی اس روایت پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ابن عساکر رح نے ابوالدرداء رض سے اور طبرانی رح نے ابن عمر رض سے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ تھوڑا سا فقہ بھی بہت سی عبادت سے بہتر ہے۔

# حرف الکاف

۲۲۹۔ حدیث کانک بالدنیا ولم تکن وبالآخرۃ ولم تزل قال السیوطی لم اقف علیہ مرفوعا واخرجہ ابو نعیم عن عمر بن عبد العزیز۔

گویا کہ تو دنیا میں ہے، حالانکہ تو نہیں ہے اور آخرت میں تجھے زوال نہ ہوگا۔ سیوطی رح کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔ ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رح کا قول بیان کیا ہے۔

۲۳۰۔ حدیث کانک من

گویا کہ تو اہل بدر و حنین سے ہے یہ کلام

أَصْلًا بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَهُوَ كَلَامٌ يُقَالُ لِمَنْ يَتَأَدَّبُ وَلَيْسَ بِحَدِيْثٍ

٣٣١ - حَدِيْثُ كَانَ اللّٰهُ وَلَا شَيْءَ مَعَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ ثَابِتٌ وَلٰكِنِ الزِّيَادَةَ وَهُوَ قَوْلُهُمْ وَهُوَ الْآنَ عَلٰى مَا عَلَيْهِ كَانَ مِنْ كَلَامِ الصُّوْفِيَّةِ وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ مُفْتَرَيَاتِ الْوُجُوْدِيَّةِ الْقَائِلَةِ بِالْعَيْنِيَّةِ الْمُخَالِفَةِ لِلنَّصِّ بِالْمَعِيَّةِ فِي الْمَرْتَبَةِ الْمَوْجُوْدِيَّةِ وَقَدْ نَصَّ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَالْعَسْقَلَانِيُّ عَلٰى وَضْعِ الْجُمْلَةِ الزَّائِدَةِ وَإِنْ صَحَّتْ فَتَأْوِيْلُهَا أَنَّهُ تَعَالٰى مَا تَغَيَّرَ بِحَسَبِ ذَاتِ الْكَمَالِ وَصِفَاتِ الْجَلَالِ فَمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْقُدْرَةِ بَعْدَ خَلْقِ الْمَوْجُوْدَاتِ كَمَا يُشِيْرُ إِلَيْهِ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

ہے اور اس کے لئے بولا جاتا ہے جو صاحب ادب ہوتا ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

صرف اللہ تھا۔ اور اس کے ساتھ کوئی شئے نہ تھی۔ اور ایک روایت میں ہے اس سے پہلے کوئی چیز ثابت نہ تھی۔ لیکن یہ زیادت لوگوں کا قول ہے۔ اور یہ جملہ آج تک ویسے ہی بولا جاتا ہے جیسے تھا۔ اور یہ صوفیا کا کلام ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جو عینیت کے قائل ہیں۔ کہ انہوں نے وجود کے لئے اسے گھڑا ہو۔ ابن تیمیہ رح اور عسقلانی رح نے اس زیادتی کو موضوع قرار دیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو اس کی تاویل یہ ہو گی۔ کہ اللہ تعالے کو موجودات کے پیدا کرنے کے بعد جو قوت و قدرت حاصل ہے۔ وہ باعتبار کمال ذاتی اور بلحاظ کمال صفاتی اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ ہم نے زمین و آسمان اور اس کے مابین جتنی اشیاء ہیں انہیں چھ روز میں پیدا کیا اور ہمیں تھکن نے ذرا بھی نہ چھوا۔ یعنی تھکن

والارض وما بينهما في ستة
ايام وما مسنا من لغوب اى
نصب ولا تعب ولا كلال ولا
ملال او المعنى ان ما عداه
كسراب بقيعة يحسبه الظمان
ماء او كهباء نطيرة هواء فليس
للموجود الحادث بجنب الموجود
القديم حقيقة الموجود في
نظر العارف اذا المخلوقات ليس
لهم وجود مستقل ذاتا وصفة
ومن هنا قال قائلهم سوى
الله والله ما في الوجود وليس
في الدار غيره ديار وهو في مقام
الجمع ويشير اليه قوله سبحانه
كل شيء هالك الا وجهه وقوله
عليه السلام اصدق كلمة
قالها العرب قول لبيد ع
الا كل شيء ما خلا الله باطل
واما من وصل الى مقام جمع

تکلیف اور غم وغیرہ نے، اور معنی اس کے یہ
ہوں گے، کہ اسے ایسے ہی سمجھا جیسا کہ کسی میدان
کا ریتا ہو، کہ پیاسا اسے پانی سمجھتا ہے، یا
اس مٹی کی طرح جسے ہوا اڑا دے۔ تو پس
اس موجود کے لئے جو حادث ہو، ایک
موجود قدیم کے مقابلہ پر عارف کی نظر میں
حقیقت وجود حاصل نہیں، کیونکہ مخلوقات
کے لئے کوئی مستقل وجود نہیں۔ نہ ذاتی
اعتبار سے نہ صفاتی لحاظ سے۔ اسی باعث
کہنے والے نے کہا ہے، خدا کی قسم اللہ کے
سوا کوئی شے موجود نہیں۔ اور اس گھر میں
اس کے علاوہ کوئی رہنے والا نہیں اسی
کی جانب اللہ تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے
"کہ ہر شے اس کے علاوہ ہلاک ہونے والی
ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے
اس قول کی تصدیق کی جسے لبید بن عامرؓ نے
بیان کیا تھا۔ ع
خبردار اللہ کے علاوہ ہر شے باطل ہے اور جو اس
مقام جمع الجمع تک پہنچ گیا اسے یہ ظاہری کثرت

الجمع فلا تحجبه الكثرة عن الوحدة ولا الوحدة عن الكثرة كما يشير اليه قوله سبحانه وما رميت إذ رميت ولكن الله رمى ۔

وحدت سے پردہ میں نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ وحدت کثرت سے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول اس کی جانب اشارہ کرتا ہے (جب آپ نے کنکریاں ماریں تو آپ نے نہیں ماری تھیں بلکہ اللہ نے ماری تھیں۔

۳۲۲۔ حديث كان عليه السلام لا يجلس اليه احد وهو يصلي الا خفف صلوته وسأله عن حاجته فاذا فرغ عاد الى صلوته ذكره في الشفاء قال الجلال السيوطي في تخريج احاديثه قال العراقي في تخريج الاحياء لم اجد له اصلا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے ہوتے اور کوئی آپ کے پاس آکر بیٹھتا تو آپ نماز ہلکی فرما دیتے اور اس سے اس کی حاجت پوچھتے جب اس کی حاجت سے فارغ ہو جاتے تو اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے قاضی عیاض نے اسے شفا میں ذکر کیا ہے جلال الدین سیوطی تخریج الاحادیث میں فرماتے ہیں۔ عراقی نے تخریج الاحیاء میں تحریر کیا ہے میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔

۳۲۳۔ حديث الكريم اذا قدر عفا اخرجه البيهقي في الشعب عن ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعا قال وفي سنده متروك ويشبه ان يكون موضوعا ولكن مشهور بين الزهاد وغيرهم

شریف وہ ہے جب قادر ہو تو معاف کر دے بیہقی نے اسے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں راوی متروک ہے اور یہ موضوع ہونے کے زیادہ قریب ہے۔ اگرچہ یہ حدیث زہاد وغیرہ میں بہت مشہور ہے۔ لیکن میں کوئی حکم لگانے سے

| | |
|---|---|
| وَاَنَا بَرِیْءٌ مِنْ عُهْدَتِهٖ یَعْنِیْ لَا | بری ہوں۔ یعنی نہ تو میں اسے موضوع قرار دیتا ہوں |
| اَقُوْلُ بِوَضْعِهٖ وَلَا بِثُبُوْتِهٖ ۔ | اور نہ ثابت قرار دیتا ہوں۔ |
| ۳۳۴۔ حَدِیْثُ کَفٰی بِالْمَرْءِ | آدمی کی مدد کے لئے یہی کافی ہے، کہ |
| نُصْرَةً اَنْ یَرٰی عَدُوَّهٗ یَعْصِی | وہ اپنے دشمن کو اللہ کی نافرمانی کرتا دیکھے |
| اللّٰهَ قَالَ السُّیُوْطِیُّ هُوَ مِنْ کَلَامِ | سیوطیؒ کہتے ہیں، یہ جعفر الاحمر کا قول ہے |
| جَعْفَرِ الْاَحْمَرِ عَلٰی مَا رَوَاهُ | جیسا کہ خرائطیؒ نے مکارم الاخلاق میں |
| الْخَرَائِطِیُّ فِیْ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ۔ | بیان کیا ہے۔ |
| ۳۳۵۔ حَدِیْثُ الْکَرِیْمُ حَبِیْبُ | کریم اللہ تعالیٰ کا دوست ہے چاہے |
| اللّٰهِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا وَالْبَخِیْلُ | فاسق ہو، اور بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے چاہے |
| عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَوْ کَانَ رَاهِبًا لَا | راہب کیوں نہ ہو۔ اس کی کوئی اصل نہیں |
| اَصْلَ لَهٗ بَلِ الْفِقْرَةُ الْاُوْلٰی | اور فقرہ اولیٰ موضوع ہے اس لئے |
| مَوْضُوْعَةٌ لِمُعَارَضَتِهَا بِنَصِّ قَوْلِهٖ | کہ نص قرآنی کے خلاف ہے، "اللہ تعالیٰ |
| تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ | توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور اللہ |
| وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ وَالْفَاسِقُ | ظالموں سے محبت نہیں کرتا"، فاسق یا |
| اِمَّا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَوِ الْکَافِرِیْنَ۔ | ظالم ہوتا ہے یا کافر۔ |
| ۳۳۶۔ حَدِیْثُ کُفَّ مِنَ الشَّرِّ | برائی سے روک تجھ سے بھی |
| یُکَفُّ الشَّرُّ عَنْكَ لَا یُعْرَفُ لَهٗ | برائی روکی جائے گی۔ اس کی کوئی اصل |
| اَصْلٌ۔ | معلوم نہیں۔ |
| ۳۳۷۔ حَدِیْثُ الْکَلَامِ صِفَةُ | کلام متکلم کی صفت ہے۔ اس کی کوئی |

| | |
|---|---|
| الْمُتَكَلِّمِ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ وَمَعْنَاهُ | اصل نہیں۔ اور معنی اس کے صحیح ہیں |
| صَحِيحٌ مُوَافِقٌ لِقَوْلِهِمْ كُلُّ إِنَاءٍ | اور لوگوں کے قول کے مطابق ہیں۔ |
| يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ فَقَوْلُ ابْنِ | ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا |
| الرَّبِيعِ لَيْسَ عَلَى إِطْلَاقِهِ لَيْسَ | ہے۔ ابن الربیع رح کہتے ہیں نہ یہ اپنے اطلاق پر |
| فِي مَحَلِّهِ وَاسْتِحْقَاقِهِ . | ہے نہ اپنے محل ہیں " |
| ۲۳۸۔ حَدِيثُ الْكَلَامِ عَلَى | دستر خوان پر بات کرنا سخاوی رح کہتے ہیں اس |
| الْمَائِدَةِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَعْلَمُ | بارے میں نہ تو کوئی ممانعت اور نہ کوئی مثبت |
| فِيهِ شَيْئًا نَفْيًا وَلَا إِثْبَاتًا يَعْنِي | روایت جانتا ہوں۔ یعنی نہ وہ حدیث جانتا |
| مَا يَدُلُّ عَلَى نَفْيِ هٰذَا الْحَدِيثِ | ہوں جو اس کی نفی پر دلالت کرے اور نہ وہ حدیث |
| وَلَا عَلَى إِثْبَاتِهِ وَإِلَّا فَقَدْ ثَبَتَ | جانتا ہوں جو اس کے اثبات پر دلالت کرے |
| كَلَامُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَالَ أَكْلِهِ | ویسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کے دوران |
| فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَحَادِيثِ مِنْهَا | گفتگو کرنا اکثر احادیث سے ثابت ہے۔ مثلاً " |
| حَدِيثُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ | یہ حدیث " اللہ کا نام لے "، اور یہ حدیث " دائیں |
| مِمَّا يَلِيكَ . | ہاتھ سے کھاؤ۔ جو تمہارے قریب ہو " |
| ۲۳۹ حَدِيثُ كُلُّ أَحَدٍ | ہر شخص کا قول لیا جاتا اور رد کر دیا جاتا |
| يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُرَدُّ إِلَّا صَاحِبَ | ہے۔ مگر اس قبر والے کا۔ یہ امام مالک رح کا قول |
| هٰذَا الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَ | ہے۔ اور صاحب قبر سے مراد نبی کریم صلی |
| أَرَادَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذٰلِكَ | اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ آپ خطاء سے |
| لِكَوْنِهِ مَعْصُومًا مِنَ الْخَطَأِ لِأَنَّهُ | پاک ہیں۔ اور آپ اپنی جانب سے کچھ نہیں |

مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ وَكَذَا حُكْمُ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي الطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ بِلَفْظِ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُدَعُ وَأَوْرَدَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ لَا يُؤْخَذُ مِنْ عِلْمٍ وَيُتْرَكُ إِلَّا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ السُّيُوطِيُّ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِ الزُّهْدِ مِنْ طَرِيقِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُدَعُ غَيْرَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْتَهَىٰ وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الرِّوَايَةُ يُؤْخَذُ وَيُرَدُّ أَوْ نَأْخُذُ وَنَدَعُ۔

فرماتے۔ اسی طرح دیگر انبیاء۔ طبرانی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی قول لیا جاتا ہو، اور رد نہ کیا جاتا ہو، اور غزالی رحمہ اللہ نے احیاء میں اس کے معنی ذکر کئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جس سے علم کی بات لی جاتی ہے۔ اسے چھوڑا بھی جاتا ہے۔ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے زوائد الزہد میں عکرمہ کے ذریعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا قول لیا جاتا ہو۔ اور چھوڑا نہ جاتا ہو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ لیکن روایت اسی لائق ہوتی ہے۔ کہ لی بھی جائے اور چھوڑی بھی جائے، یا ہم روایت لیتے بھی ہیں۔ اور چھوڑتے بھی ہیں۔

۴۳۔ حَدِيثُ كُلُّ الْأَعْمَالِ فِيهَا الْمَقْبُولُ وَالْمَرْدُودُ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا مَقْبُولَةٌ غَيْرُ مَرْدُودَةٍ

تمام اعمال مقبول بھی ہوتے ہیں اور مردود بھی، سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے، کیونکہ وہ صرف مقبول ہوتا

مَرَّ الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِي حَرْفِ الصَّادِ مِنْ حَدِيْثِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ لَا تُرَدُّ وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ هُنَا أَنَّهُ ضَعِيْفٌ جِدًّا لِأَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ مِنَ الْمُخَرِّجِيْنَ أَحَدٌ وَلَا أَظْهَرَ لَهُ سَنَدًا مُعْتَمَدًا۔

ہے، مردود نہیں ہوتا۔ اس پر کلام حرف صاد میں الصلوۃ علی النبی لا ترد والی حدیث میں گذر چکا۔ امام عسقلانی رح فرماتے ہیں، یہ بے انتہا ضعیف ہے۔ کیونکہ کسی محدث نے اسے ذکر نہیں کیا۔ اور نہ اس کی کوئی معتمد سند نظر آئی۔

۳۴۱ - حَدِيْثُ كُلُّ إِنَاءٍ بِمَا فِيْهِ يَطْفَحُ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ وَمَعْنَاهُ يَفِيْضُ وَيَسِيْلُ وَفِي الْمَشْهُوْرِ كُلُّ إِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ۔

جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی بہتا ہے یہ حدیث نہیں ہے۔ اور یطفح کے معنی یسیل کے آئے۔ اور اس بارے میں مشہور قول ہے کہ جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی چھلکتا ہے۔

۳۴۲ - حَدِيْثُ كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَنْتَمُوْنَ إِلَى عَصَبَةِ أَبِيْهِمْ إِلَّا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّيْ أَنَا أَبُوْهُمْ وَعَصَبَتُهُمْ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْعِلَلِ الْمُتَنَاهِيَةِ لَا يَصِحُّ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ أَنَّهُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ وَلٰكِنْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَسَنَدُهُ ضَعِيْفٌ وَالْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ وَلَهُ شَاهِدٌ

تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی جانب منسوب ہوتے ہیں، سوائے فاطمہ رض کی اولاد کے کیونکہ میں ہی ان کا باپ اور قبیلہ ہوں۔ ابن الجوزی رح علل المتناسبہ میں لکھتے ہیں، کہ یہ صحیح نہیں۔ اور ان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسے طبرانی رح نے کبیر میں فاطمہ رض سے روایت کیا ہے اسی طرح ابو یعلی رح نے بھی۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے اور حدیث مرسل ہے اور طبرانی رح میں اس کا ایک شاہد بھی

عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ وَغَايَتُهُ اَنَّهُ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ لَا مَوْضُوْعٌ۔

موجود ہے مقصد یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، موضوع نہیں۔

**فائدہ**۔ اولاد فاطمہؓ جیسے حضور کی جانب منسوب ہوتی ہے ویسے ہی علی کی جانب بھی تو اس میں تخصیص باقی نہیں رہی۔ ہاں یہ خصوصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ضرور پائی جاتی ہے۔ اور وہاں باپ کی نسبت کا سوال بھی نہیں۔ اور رہا یہ امر کہ ماں اور باپ دونوں کی جانب نسبت ہونا تو ایسے تاریخ میں بہت سے لوگ ثابت ہیں کہ جن کی نسبت باپ کی بجائے ماں کی جانب تھی۔ جیسا کہ اسمٰعیل بن علیہ وغیرہ۔

۳۴۲۔ حَدِيْثُ كُلُّ اثْنَيْنِ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ ثَالِثٍ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَكَذَا قَوْلُ بَعْضِهِمُ الشَّيْءُ لَا يُثَنّٰى اِلَّا وَقَدْ يُثَلَّثُ لَا اَصْلَ لَهُ۔

ہر دوسرے کے لئے تیسرے کا وجود ضروری ہے یہ مشہور نہیں ایسے ہی بعض شعراء کا کلام ہے۔ ح۔ جب کوئی شے دو ہوتی ہے۔ تو تین ضرور ہو جاتی ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

۳۴۳۔ حَدِيْثُ كُلَّ عَامٍ تُرْذَلُوْنَ بِصِيْغَةِ الْمَجْهُوْلِ وَالْاَرْذَلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَرْدَئُهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ هُوَ مِنْ كَلَامِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَفِيْ مَعْنَاهُ الْحَدِيْثُ الصَّحِيْحُ فِي الْبُخَارِيِّ عَنْ اَنَسٍؓ

تم ہر سال کم کئے جاتے ہو۔ ہر شے میں ارذل اس کے کم ہونے کو بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "تم میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو ارذل عمر کی جانب لوٹائے جاتے ہیں"۔ یعنی بڑھاپے کی طرف۔ زرکشیؒ کہتے یہ حسن بصریؒ کا قول ہے۔ اور اس معنیٰ میں حدیث صحیح بخاری میں انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔ میری امت پر کوئی زمانہ ایسا نہ آئے گا۔ کہ اس کے بعد اس سے

| | |
|---|---|
| مَرْفُوْعًا لَا یَأْتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ زَمَانٌ | زیادہ شرارت ہو گی۔ طبرانی رحنے کبیر میں ابوالدرداؓ |
| اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہُ رَوٰی فِی | سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ کوئی سال ایسا |
| الْکَبِیْرِ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ | نہیں جس میں خیر کم نہ ہو۔ اور شرارت زیادہ |
| مَرْفُوْعًا مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا یَنْتَقِصُ | نہ ہو۔ طبرانی رحنے ابن عباس رضسے روایت کیا |
| الْخَیْرُ فِیْہِ وَیَزِیْدُ الشَّرُّ وَاَخْرَجَ | ہے۔ کہ کوئی سال ایسا نہیں کہ جس میں لوگ |
| الطَّبْرَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ | بدعت ایجاد نہ کرتے ہوں۔ اور سنت کو مردہ |
| اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا | نہ کرتے ہوں حتی کہ سنتیں مر جائیں گی۔ |
| وَیُحْدِثُ النَّاسُ بِدْعَۃً وَ | اور بدعتیں زندہ ہو جائیں گی۔ اور تمات |
| یُمِیْتُوْنَ سُنَّۃً حَتّٰی تُمَاتُ السُّنَنُ | لغت میں تموت کے معنی میں آتا ہے۔ سبعہ |
| وَتَحْیٰی الْبِدَعُ وَتُمَاتُ لُغَۃٌ فِیْ | میں بھی دونوں طریقہ پر پڑھا جاتا ہے۔ مت |
| تَمُوْتُ وَبِہِمَا قُرِئَ فِی السَّبْعَۃِ | ومتنا میم کے زیر اور پیش کے ساتھ۔ جامع |
| مُتُّمْ وَمِتُّ وَمِتْنَا بِکَسْرِ الْمِیْمِ | صغیر میں ہے کوئی سال ایسا نہیں کہ اس کے |
| وَضَمِّہَا وَفِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ مَا | بعد اس سے زیادہ شرارت نہ ہو۔ حتی کہ تم خدا |
| مِنْ عَامٍ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ | سے ملو۔ طبرانی نے انس رضسے مرفوعاً۔ احمدؒ۔ بخاریؒ |
| مِنْہُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ اَخْرَجَہٗ | اور نسائی رحنے انس رضسے مرفوعاً ان الفاظ کے |
| الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ | ساتھ روایت کیا ہے۔ تم پر کوئی سال اور کوئی |
| عَنْہُ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَحْمَدُ وَ | روز ایسا نہ آئے گا۔ کہ اس کے بعد اس سے |
| الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اَنَسٍ رضہ | زیادہ شر نہ ہو۔ حتی کہ تم خدا سے ملو گے۔ |
| مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ لَا یَأْتِیْ عَلَیْکُمْ | اسی طرح ابن مسعود رضسے بھی ان کا قول |

| | |
|---|---|
| عَامٍ وَلَا يَوْمٍ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ | روایت کیا گیا ہے ،میں کسی کام میں سے |
| شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ وَرُوِيَ | بھی کسی بھلے کام کی امید نہیں رکھتا اور نہ |
| نَحْوُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ | اس بات کی کہ ایک سال دوسرے سے |
| رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَلَا أَعْنِي | بہتر ہو ۔ لیکن تمہارے علماء اور فقہاء چلے جائیں گے |
| أَمْرًا خَيْرًا مِنْ أَمْرٍ وَلَا عَامًا خَيْرًا | پھر تم ان کا قائم مقام نہ پاؤگے ۔ اور ایک |
| مِنْ عَامٍ وَلٰكِنْ عُلَمَاؤُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ | قوم ایسی آئے گی جو اپنی رائے سے فتوی دیگی |
| يَذْهَبُونَ ثُمَّ لَا تَجِدُونَ مِنْهُمْ | اور ایک روایت میں ہے ۔ بارشوں کی کثرت |
| خَلَفًا وَيَجِيءُ قَوْمٌ يُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ | وقلت کیا ہے ، یعنی علماء کا چلا جانا ( یعنی اصل |
| وَفِي لَفْظٍ وَمَا ذَاكَ بِكَثْرَةِ الْأَمْطَارِ | میں قلت یہ ہے ۔ اور اسی طرح عبداللہ |
| وَقِلَّتِهَا وَلٰكِنْ بِذَهَابِ الْعُلَمَاءِ | بن عباس نے قرآن کی اس آیت «کیا یہ نہیں |
| وَبِمِثْلِهِ فَسَّرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ | دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم |
| عَنْهُمَا قَوْلَهُ تَعَالَى أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا | کرتے رہتے ہیں ،» یہ تفسیر کی ہے ، یہ کم کرنا زمین |
| نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا | کے علماء اور فقہاء کی موت ہے ۔ ابو جعفر رح کا |
| حَيْثُ قَالَ مَوْتُ عُلَمَائِهَا وَ | قول ہے ایک عالم کی موت شیطان کو ستر عابدوں |
| فُقَهَائِهَا وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مَوْتُ | کی موت سے زیادہ محبوب ہوتی ہے ۔ اس کی |
| عَالِمٍ أَحَبُّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ | تائید ایک حدیث بھی کرتی ہے ، ایک قبیلہ کا مرجانا |
| سَبْعِينَ عَابِدًا وَيُقَوِّيهِ لَمَوْتُ | ایک عالم کے مرجانے سے زیادہ آسان ہے ، اسے |
| قَبِيلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ | طبرانی رح اور ابن عبدالبر نے ابوالدرداء رضی سے |
| رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ | روایت کیا ہے ، اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی |

مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَوْ یُدَّ حَدِیْثُ فَقِیْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّ ذٰلِكَ بِمُقْتَضَی الْبُعْدِ عَنْ زَمَانِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ کَمِثْلِ النُّوْرِ فِیْ عَالَمِ الظُّهُوْرِ وَیُقَوِّیْهِ حَدِیْثُ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ۔

ہے۔ ایک فقیہ شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بعد کی بنا پر ہے۔ کیونکہ آپ تو عالم ظاہر میں نور کی مشعل تھے۔ اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے۔ سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر جو اس سے قریب ہو (یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ)۔

۳۴۵۔ حَدِیْثُ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اِلَّا بِدْعَةً فِیْ عِبَادَةٍ فِیْ سَنَدِهٖ کَذَّابٌ وَمُتَّهَمٌ۔

ہر بدعت گمراہی ہے سوائے عبادت میں بدعت کے۔ اس کی سند میں کذاب اور متہم ہے۔

۳۴۶۔ حَدِیْثُ کُلُّ مَمْنُوْعٍ حُلْوٌ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ وَیَدُلُّ عَلٰی صِحَّةِ مَعْنَاهُ مَا ابْتُلِیَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ۔

ہر ممنوع شئے میٹھی ہوتی ہے یہ حدیث نہیں، ہاں اس کی صحت معنی پر آدم علیہ السلام کا امتحان دلالت کرتا ہے "اس درخت کے قریب نہ جانا"

۳۴۷۔ حَدِیْثُ کُنْتُ نَبِیًّا وَاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ قَالَ

میں نبی تھا اور آدم پانی اور مٹی میں تھے سخاوی کہتے ہیں: میں اس حدیث سے ان الفاظ

السَّخَاوِيُّ لَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ بِهٰذَا
اللَّفْظِ فَضْلًا عَنْ زِيَادَةِ وَكُنْتُ
نَبِيًّا فَلَا اٰدَمَ وَلَا مَاءَ وَلَا طِيْنَ
وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِيْ بَعْضِ
اَجْوِبَتِهٖ اَنَّ الزِّيَادَةَ ضَعِيْفَةٌ
وَمَا قَبْلَهَا قَوِيٌّ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ
لَا اَصْلَ لَهٗ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَلٰكِنْ
فِي التِّرْمِذِيِّ مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا
قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ
وَفِيْ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَالْحَاكِمِ
عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اِنِّيْ
عِنْدَ اللّٰهِ لَمَكْتُوْبٌ خَاتَمُ
النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ
فِيْ طِيْنَتِهٖ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَزَادَ
الْعَوَامُّ وَلَا اٰدَمَ وَلَا مَاءَ وَلَا
طِيْنَ وَلَا اَصْلَ لَهٗ اَيْضًا يَعْنِيْ
بِحَسْبِ مَبْنَاهُ وَاِلَّا فَهُوَ صَحِيْحٌ
بِاعْتِبَارِ مَعْنَاهُ لِمَا تَقَدَّمَ وَمِنْهُ
كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ

کے ساتھ واقف نہیں، کجا کہ اس میں یہ زیادتی کہ
نہ آدم تھے نہ پانی اور نہ مٹی۔ عسقلانیؒ اپنے بعض
جوابوں میں فرماتے ہیں یہ زیادتی ضعیف ہے
اور روایت ماقبل قوی ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں
ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔
لیکن ترمذی میں یہ موجود ہے۔ کہ آپ سے کسی
نے دریافت کیا کہ آپ نبی کب ہوئے آپ
نے فرمایا جب آدم روح اور جسد کے درمیان
تھے (یعنی جب آدم کا مجسمہ تیار ہو چکا تھا۔ اور
ابھی روح نہ ڈالی گئی تھی) ابن حبان نے اپنی
صحیح میں اور حاکم نے عرباضؓ بن ساریہ سے روایت
کیا ہے کہ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا جا
چکا تھا جب کہ آدم اپنی مٹی میں پڑے ہوئے تھے
سیوطیؒ کہتے ہیں عوام نے اس میں یہ زیادتی کر ڈالی
کہ نہ آدم تھے۔ نہ پانی اور نہ مٹی۔ اس کی باعتبار
الفاظ کوئی اصل نہیں۔ ورنہ یہ باعتبار معنی صحیح
ہے جیسا کہ گذر چکا۔ اور اس حدیث کی بنا پر
میں خلقت میں اول النبیین تھا (یعنی سب سے پہلے
میرے لئے نبوت لکھی گئی اور بعثت کے لحاظ سے میں

وَاٰخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الدَّلَائِلِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَلَهٗ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ بِلَفْظِ كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ ۔

آخری نبی ہوں۔ اسے ابن ابی حاتمؒ نے دلائل النبوۃ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطیؒ کہتے ہیں اس کے لئے میسرہ کی روایت شاہد ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نبی تھا اور آدم جسد اور روح کے درمیان تھے۔ اسے امام احمدؒ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔ اور حاکمؒ نے اس کی تصحیح کی ہے۔

٣٤٨ - حَدِيْثُ كُنْتُ كَنْزًا لَا اُعْرَفُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَعَرَّفْتُهُمْ بِيْ فَعَرَفُوْنِيْ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يُعْرَفُ لَهٗ سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَلَا ضَعِيْفٌ وَتَبِعَهُ الزَّرْكَشِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ لٰكِنْ مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ مُسْتَفَادٌ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

میں ایک ایسا خزانہ تھا جو پہچانا نہ جاتا تھا میں نے یہ پسند کیا کہ پہچانا جاؤں، تو میں نے مخلوق پیدا کی۔ اور انہیں اپنے آپ کو پہچنوایا تو انہوں نے مجھے پہچان لیا۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں، یہ حضور کا کلام نہیں اور نہ اس کی کوئی سند صحیح ہے۔ اور نہ ضعیف۔ زرکشیؒ اور عسقلانی رحؒ نے بھی ان کی متابعت کی ہے لیکن معنی صحیح ہیں۔ اور خدا کے اس قول سے مستفاد ہیں، میں نے جنات اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ یعنی

| | |
|---|---|
| اَیْ لِیَعْرِفُوْنِیْ کَمَا فَسَّرَہُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا۔ | مجھے پہچان لیں۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر کی ہے۔ |
| ۳۴۹۔ حَدِیْثُ کُنْ ذَنْبًا وَلَا تَکُنْ رَأْسًا ھُوَ مِنْ کَلَامِ ابْنِ اَدْھَمَ وَزِیَادَۃُ فَاِنَّ الرَّأْسَ یَھْلِکُ وَالذَّنْبُ یَسْلَمُ وَیَقْرُبُ مِنْ مَعْنَاہُ قَوْلُ بَعْضِھِمْ کُنْ وَسَطًا وَامْشِ جَانِبًا۔ | دُم ہو جا لیکن سر نہ ہو۔ یہ ابن ادھم کا کلام ہے۔ اور یہ بھی زیادہ کیا ہے۔ کہ سر ہلاک ہوتا ہے۔ اور دُم محفوظ رہتی ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ قول اس معنی کے زیادہ قریب ہے۔ درمیانہ ہو جا اور ایک جانب چل۔ |
| ۳۵۰۔ حَدِیْثُ کُنْ مِنْ خِیَارِ النِّسَاءِ عَلٰی حَذَرٍ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ وَاِنَّمَا اَخْرَجَہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ فِیْ زَوَائِدِ الزُّھْدِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ اسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ شِرَارِ النِّسَاءِ وَکُنْ مِنْ خِیَارِھِنَّ عَلٰی حَذَرٍ فَاِنَّھُنَّ لَا یُسَارِعْنَ اِلٰی خَیْرٍ بَلْ ھُنَّ اِلَی الشَّرِّ اَسْرَعُ وَفِی التَّذْکِرَۃِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہُ قَالَ فِیْ اٰخِرِ کَلَامٍ لَہُ طَوِیْلٍ فِی النِّسَاءِ | بہترین عورتوں سے خوف پر ہو جا۔ یہ حدیث نہیں۔ اسے عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں اسمٰعیل بن عبید سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ تو بری عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگ اور اچھی عورتوں سے بھی بچتا رہ۔ کیونکہ بھلائی کی طرف نہیں جاتیں اور برائی کی جانب جلد دوڑتی ہیں تذکرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے وفات کے وقت عورتوں کے بارے میں لمبا کلام فرمایا۔ شریر عورتوں سے |

| | |
|---|---|
| اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شِرَارِهِنَّ وَكُوْنُوْا عَلٰى حَذَرٍ مِنْ خِيَارِهِنَّ | عورتوں سے اللہ کی پناہ مانگو اور بہتر عورتوں سے ڈرتے رہو۔ |

# حَرْفُ اللَّامِ!

| | |
|---|---|
| ۳۵۱۔ حَدِيْثُ لُبْسِ الْخِرْقَةِ لِلصُّوْفِيَّةِ وَكَوْنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ لَبِسَهَا مِنْ عَلِيٍّ قَالَ ابْنُ دِحْيَةَ وَابْنُ الصَّلَاحِ أَنَّهُ بَاطِلٌ وَكَذَا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ أَنَّهُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ طُرُقِهَا مَا يَثْبُتُ وَلَمْ يَرِدْ فِي خَبَرٍ صَحِيْحٍ وَلَا حَسَنٍ وَلَا ضَعِيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْبَسَ الْخِرْقَةَ عَلَى الصُّوْرَةِ الْمُتَعَارِفَةِ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ لِأَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَا أَمَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ بِفِعْلِ ذٰلِكَ وَكُلُّ مَا يُرْوٰى مِنْ ذٰلِكَ صَرِيْحًا فَبَاطِلٌ قَالَ ثُمَّ إِنَّ مِنَ الْكَذِبِ الْمُفْتَرِيْ قَوْلَ مَنْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا أَلْبَسَ | صوفیاء کا خرقہ پہنو۔ اور حسن بصریؒ نے اس خرقہ کو حضرت علیؓ سے پہنا۔ ابن دحیہؒ اور ابن الصلاح فرماتے ہیں یہ باطل ہے اور اسی طرح امام عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سندات میں کوئی بھی سند ایسی نہیں۔ جو ثابت ہو اور اس مضمون پر کوئی حدیث جو صحیح، حسن یا ضعیف ہو۔ موجود نہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کو خرقہ اس شکل میں پہنایا ہو جو صوفیاء میں متعارف ہے اور نہ کسی صحابی کو اس فعل کا حکم دیا۔ اور جو اس بارے میں روائتیں بیان کی جاتی ہیں۔ وہ سب باطل ہیں۔ پھر حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ کہ ان تہمت لگانے والوں کے جھوٹ میں یہ بات بھی موجود ہے کہ حضرت علیؓ نے یہ خرقہ حسن بصری کو پہنایا یا حسن بصری ائمہ حدیث میں |

الخرقة للحسن البصري فان ائمة الحديث لم يثبتوا للحسن من علي سماعا فضلا عن ان يلبسه الخرقة قال السخاوي و لم ينفرد بذلك شيخنا بل سبقه اليه جماعة حتى بسها والبسها كالدمياطي والذهبي وابن حبان والعلائي والعراقي وابن الملقن والبرهان الحلبي وغيرهم يعني تشبها بالقوم وتبركا بطريقتهم اذ ورد لبسهم لها مع الصحبة المتصلة الى كميل بن زياد وهو صحب عليا كرم الله وجهه اتفاقا و في بعض الطرق ايضا اتصالها باويس القرني وهو قال اجتمع بعمر وعلي رضي الله عنهما قلت وكذا النسبة التلقين المتعارف بين الصوفية لا

شمار ہوتے ہیں لیکن تمام محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ حسن بصری کو حضرت علیؓ سے سماع حاصل نہیں (یعنی حسن بصری نے حضرت علیؓ سے کوئی روایت نہیں سنی) کجا کہ حضرت علیؓ کا ان کو خرقہ پہنانا سخاوی کہتے ہیں، اس میں ہمارے شیخ ہی منفرد نہیں، بلکہ ایک جماعت نے اس پر عمل کیا ہے، کہ خود پہنا بھی ہے، اور دوسروں کو پہنایا بھی ہے، جیسے دمیاطیؒ، ذہبیؒ، ابن حبانؒ، علائیؒ، عراقیؒ، ابن الملقنؒ اور برہانؒ الحلبی وغیرہ ایک قوم کی مشابہت اور ان کے طریقہ کو متبرک سمجھتے ہوئے، کیونکہ انہیں جو صحبت متصلہ سے حصہ ملا ہے، کمیل بن زیادؒ کے واسطے سے اور وہ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے، اور بعض سندات میں خرقہ کا تعلق اویس قرنیؒ سے کیا جاتا ہے، کہ اویسؒ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ جمع ہوئے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ایسے ہی صوفیا میں جو تلقین کی نسبت پائی جاتی ہے اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی مصافحہ کی نسبت جیسے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

| | |
|---|---|
| أَصْلَ لَهُ وَكَذَا نِسْبَةُ الْمُصَافَحَةِ | تک پہنچاتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں |
| الْمُتَّصِلَةِ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ | اسی طرح خرقہ کی اویس رح کی جانب نسبت |
| لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ | کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اویس کے |
| الْأَعْلَامِ وَكَذَا نِسْبَةُ الْخِرْقَةِ | لئے اپنے خرقہ کی وصیت کی۔ اور حضرت |
| إِلَى أُوَيْسٍ وَأَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ | عمر رضی اللہ عنہ و حضرت علی رضی اللہ عنہ |
| أَوْصَى بِخِرْقَتِهِ لِأُوَيْسٍ وَأَنَّ | نے ان کے سپرد کیا۔ اور وہ اویس رح کے |
| عُمَرَ وَعَلِيًّا سَلَّمَاهَا إِلَيْهِ وَأَنَّهَا | ذریعہ ان صوفیا ر تک پہنچا۔ اور اسی طرح |
| وَصَلَتْ إِلَيْهِمْ مِنْهُ وَهَلُمَّ جَرًّا | چلتا رہا۔ اگرچہ اس کا بعض مشائخ نے |
| تَغَيَّرُ ثَابِتٍ وَلَوْ ذَكَرَهُ بَعْضُ | ذکر کیا ہے لیکن دار و مدار طریق صحبت |
| الْمَشَائِخِ فَالْمَدَارُ عَلَى طَرِيقِ | کتاب اللہ اور سنت رسول کی متابعت |
| الصُّحْبَةِ وَمُتَابَعَةِ الْكِتَابِ وَ | خواہشات سے احتراز اور ہدایت |
| السُّنَّةِ وَمُجَانَبَةِ الْهَوَى وَمُقَارَنَةِ | پر چلنے میں ہے۔ اور عاقبت اصحاب |
| الْهُدَى وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى ◆ | تقوی کے لئے ہے ◆ |
| ۲۵۲ - حَدِيثُ لِدُوا لِلْمَوْتِ | موت کے قریب ہو اور خراب کو بنا و |
| وَابْنُوا لِلْخَرَابِ قَالَ الْإِمَامُ | امام احمد رح کہتے ہیں یہ بازاروں میں چلتی ہے |
| أَحْمَدُ وَهُوَ مِمَّا يَدُورُ فِي الْأَسْوَاقِ | اس کی کوئی اصل نہیں، لیکن بیہقی رحمہ نے شعب |
| وَلَا أَصْلَ لَهُ وَلَكِنْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ | میں ابوہریرہ رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ |
| فِي الشُّعَبِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي | کہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے |
| هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا أَنَّ مَلَكًا بِبَابٍ | پر ایک فرشتہ ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ اور بیہقی رح |

مِنَ الْجَوَابِ السَّمَاءِ تَقُوْلُ ذٰلِكَ وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الزُّبَيْرِ مَرْفُوْعًا بِمَعْنَاهُ بِسَنَدٍ فِيْهِ ضَعِيْفَانِ وَمَجْهُوْلٌ وَعِنْدَ اَبِيْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ مَوْقُوْفًا وَمُنْقَطِعًا هٰذَا خُلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَزَادَ السُّيُوْطِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ قَالَ عِيْسٰى ذَكَرَهُ ۔

میں ابن الزبیر رضؓ سے بھی اس معنی کی ایک حدیث موجود ہے، لیکن اس کی سند میں دو راوی ضعیف اور ایک مجہول ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابو ذرؓ سے اس حدیث کو موقوفاً ومنقطعاً روایت کیا ہے۔ یہ تمام کا تمام سخاویؒ کا قول ہے، لیکن سیوطیؒ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ امام احمدؒ نے زہد میں عبد الواحدؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا۔

۳۵۲ ـ حَدِيْثُ لِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْعَرَبِيَّةُ وَالْفَارِسِيَّةُ الدَّرِيَّةُ اَوْرَدَهُ صَاحِبُ الْكَافِيْ وَعَنِ الدَّيْلَمِيِّ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَمْرًا فِيْهِ لِيْنٌ اَوْحَى اللّٰهُ بِهِ اِلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ بِالْفَارِسِيَّةِ الدَّرِيَّةِ وَكِلَاهُمَا مَوْضُوْعٌ فَاِنَّهُ مُعَارِضٌ بِمَا فِيْ حَدِيْثٍ صَحِيْحٍ مَرْفُوْعٍ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ فَاِنِّيْ عَرَبِيٌّ

اہل جنت کی زبان عربی اور عمدہ فارسی ہوگی اسے صاحب کافی نے نقل کیا ہے دیلمیؒ کی روایت ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی کام میں نرمی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ تو اپنے مقرب فرشتوں کے پاس عمدہ فارسی میں وحی فرماتے ہیں اور یہ دونوں موضوع ہیں۔ اور حدیث صحیح مرفوع کے مخالف بھی ہیں۔ کہ عرب سے تین باتوں کی بنا پر محبت کرو۔ اول یہ کہ میں بھی عربی ہوں اور اہل جنت کی زبان بھی عربی

وَكَلَامُ اللّٰهِ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ أَهْلِ
الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ وَقَدِ اعْتَنَى بِضَبْطِهِ
الْمَوْلَى ابْنُ كَمَالَ بَاشَا فِي حَاشِيَتِهِ
عَلَى التَّلْوِيحِ قَالَ الْأَصْفَهَانِيُّ
الدَّرِيَّةُ أَيْ بِفَتْحِ الدَّالِ وَكَسْرِ
الرَّاءِ الْمُخَفَّفَةِ لُغَةٌ مِّنْ الْمَدَائِنِ
وَبِهَا كَانَ يَتَكَلَّمُ مَنْ بِبَابِ الْمَلِكِ
فَهُوَ مَنْسُوبَةٌ إِلَى حَاضِرَةِ الْبَابِ
انْتَهَى ثُمَّ قَالَ الْمَوْلَى وَمَنْ
وَهِمَ أَنَّهَا مَنْسُوبَةٌ إِلَى الْبَابِ
نَفْسِهِ يَعْنِي بِاللُّغَةِ الْفَارِسِيَّةِ
فَإِنَّ الْبَابَ مَعْنَاهُ دَرٌ فَقَدْ
وَهِمَ انْتَهَى وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ لَوْ
صَحَّ الْحَدِيثُ بِلَفْظِهِ مِنْ دُوْنِ
ضَبْطِهِ كَانَ الْأَوْلَى أَنْ يُضْبَطَ
بِضَمِّ الدَّالِ وَتَشْدِيْدِ الرَّاءِ
لُغَتًا لِلُّغَةِ الْفَارِسِيَّةِ بِالْكَلِمَاتِ
الْمُشَبَّهَةِ بِاللُّؤْلُؤِ فِي اللَّطَافَةِ
اللَّفْظِيَّةِ وَالظَّرَافَةِ الْمَعْنَوِيَّةِ

ہو گی۔ مولی بن کمال پاشا نے اپنے
حاشیۃ التلویح میں لکھ کر اس سے
اعتنا کیا ہے۔ اصفہانی رحمہ اللہ کہتے
ہیں۔ دریہ دال کے زبر اور راء کے کسرہ
کے ساتھ ہے اور شہر کی زبانوں میں سے
ایک زبان ہے۔ اور یہ بادشاہ کے دروازے
کی جانب سے بولی جاتی ہے۔ اور اس سے
مراد حاضری لی جاتی تھی۔ مولی کہتے ہیں
جس نے اسے دروازہ کی جانب نسبت
کیا ہے۔ اسے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ فارسی
میں دروازے کو در بولتے ہیں۔ اور یہ
بات مخفی نہیں ہے۔ کہ اگر اس کے
الفاظ بلا صحت لفظ بھی صحیح تسلیم کر لئے جائیں
تو یہ ضمہ دال اور تشدید راء کے ساتھ
ہوگا۔ اور فارسی زبان کی تعریف
ہو گی۔ یعنی اس کے کلمات لفظی
لطافت اور معنوی ظرافت میں
موتی کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح
وہ بھی موضوع ہے۔ کہ جو بعض

وَكَذَا مَوْضُوْعٌ مَا ذَكَرَهُ بَعْضُ مَشَائِخِنَا مِنَ الْعَجَمِ اَنَّهُ وَرَدَ فِي الْكَلَامِ الْقُدْسِيِّ بِاللِّسَانِ الْفَارِسِيِّ چِه كُنَمْ اِيْن گُنَاه گَارَان كَه نَيَامُرْزَمْ يَعْنِي اَيُّ شَيْءٍ اَفْعَلُ بِهٰؤُلَاءِ الْمُذْنِبِيْنَ اِنْ لَّا اَغْفِرَ لَهُمْ۔

عجمی مشائخ نے ذکر کیا ہے کہ کلام قدسی فارسی زبان میں آیا رچہ کنم ایں گناہ گاراں کہ نیا مرزم رر میں ان گناہ گاروں کا کیا کروں۔ اگر ان کی مغفرت نہ کروں۔

۔۔۔

۴۳۵۔ قَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰى كَبِدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَحِيْحَةٍ قَدْ لَسَعَتْ فَلَا طَبِيْبَ لَهَا وَلَا رَاقِيَ اِلَّا الْحَبِيْبَ الَّتِيْ شُغِفْتُ بِهٖ فَاِنَّهٗ عِلَّتِيْ وَتِرْيَاقِيْ وَاِنَّهُمَا مِمَّا اُنْشِدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا اَصْلَ لَهٗ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ مِمَّا اُشْتُهِرَ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ اَنْشَدَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنَّهٗ تَوَاجَدَ حَتّٰى وَقَعَتِ الْبُرْدَةُ الشَّرِيْفَةُ

خواہشات کے سانپ نے میرا جگر ڈس لیا۔ اور ایک صحیح روایت میں ہے مجھے ڈس لیا گیا ہے نہ کوئی اس کا طبیب ہے نہ جھاڑنے والا سوائے اس دوست کے جس کے ساتھ مجھے شغف ہے۔ وہی میری بیماری اور میرا تریاق ہے اور یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی گئیں لیکن اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن تیمیہ کہتے ہیں مشہور یہ ہے۔ کہ ابو محذورہ رضنے یہ حضورؐ کے سامنے پڑھا تھا۔ حتیٰ کہ آپ کو وجد آ گیا۔ آپ کے مونڈھوں سے آپ کی چادر گر گئی۔ اسے اصحاب صفہ نے تقسیم کر لیا

عَنْ كَتِفَيْهِ فَتَقَاسَمَهَا أَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَجَعَلُوهَا رُقَعًا فِي ثِيَابِهِمْ كَذِبٌ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ وَمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَوْضُوعٌ وَقَالَ السُّيُوطِيُّ أَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ عَمَّارُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ الذَّهَبِيُّ كَأَنَّهُ وَاضِعُهُ وَقَالَ الدَّمِيرِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو طَاهِرٍ الْقُدْسِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَصَاحِبُ الْعَوَارِفِ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُنْشِدَ بِحَضْرَتِهِ الْبَيْتَانِ فَتَوَاجَدَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَوَاجَدَ أَصْحَابُهُ الْكِرَامُ وَقَدْ سَقَطَ رِدَاءُهُ عَنْ مَنْكِبِهِ فَلَمَّا فَرَغُوا أَوَى كُلٌّ أَحَدٍ إِلَى مَكَانِهِ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بِكَرِيمٍ مَنْ لَمْ يَهْتَزَّ عِنْدَ السَّمَاعِ ثُمَّ قَسَّمَ رِدَاءَهُ عَلَى مَنْ

اور اس کا ایک ایک ٹکڑا اپنے اپنے کپڑوں میں لگا یا سیہ باتفاق محدثین جھوٹ ہے۔ اور اس مضمون میں جتنی روایات بیان کی جاتی ہیں۔ سب موضوع ہیں۔ سیوطی رح کہتے ہیں اس روایت کو دیلمی رح نے انس رض سے روایت کیا ہے اور دیلمی رح کہتے ہیں کہ اسے روایت کرنے میں ابوبکر عمار بن اسحٰق منفرد ہیں۔ ذہبی رح کہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی نے اس کو وضع کیا ہے دمیری کہتے ہیں ابوطاہر القدسی نے انس رض سے اور صاحب عوارف نے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شعر پڑھے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وجد آگیا اور صحابہ کرام بھی وجد کرنے لگے۔ اور آپ کی چادر آپ کے مونڈھے سے گر گئی جب لوگوں کو سکون حاصل ہوا۔ تو اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شریف نہیں جو سماع کے وقت کانپ نہ جائے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کے ٹکڑے

حَضَرَ اَرْبَعمِائَةٍ قِطْعَةً فَهٰذَا حَدِيْثٌ مَوْضُوْعٌ كَانَ وَاضِعُهٗ عَمَّارُ بْنُ اِسْحٰقَ فَاِنَّ بَاقِي الْاِسْنَادِ ثِقَةٌ هٰكَذَا قَالَهُ الذَّهَبِيُّ وَغَيْرُهٗ وَهُوَ مِمَّا يُقْطَعُ بِكِذْبِهٖ۔

کرکے چار سو آدمیوں پر تقسیم کردیا یہ حدیث موضوع ہے اور اس کا گھڑنے والا عمار بن اسحٰق ہے۔ باقی سند معتبر ہے۔ کہ امام ذہبی رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی اس کا ایک کذب ہے۔

۳۵۵۔ حَدِيْثُ اللَّعِبُ بِالْحَمَامِ مَجْلَبَةٌ لِلْفَقْرِ هُوَ مَعْنٰى قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ مَنْ لَعِبَ بِالْحَمَامِ الطَّيَّارِ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَذُوْقَ اَلَمَ الْفَقْرِ وَفِي الْمَرْفُوْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَاَبُوْدَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

کبوتر بازی فقر پیدا کرتی ہے۔ یہ ابراہیمؒ نخعی کے قول کے معنی ہیں جو اڑنے والے کبوتر کے ساتھ کھیلے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا۔ جب تک فقر کا غم نہ اٹھائے گا اور مرفوع روایت میں ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے کبوتر پر نگاہ لگائے ہوئے تھا، آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے، جو شیطان پر نگاہ لگائے ہوئے ہے اسے بخاریؒ نے ادب المفرد میں، ابوداؤدؒ نے سنن میں اور بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔

۳۵۶۔ حَدِيْثُ لَعَنَ اللّٰهُ الدَّاخِلَ فِيْنَا بِغَيْرِ نَسَبٍ وَالْخَارِجَ مِنَّا بِغَيْرِ سَبَبٍ قَالَ

جو ہم میں بغیر نسب کے داخل ہو اللہ اس پر لعنت فرمائے اور جو بغیر سبب کے خارج ہو اس پر بھی۔ سخاوی فرماتے ہیں ہمارے شیخ حافظ

السَّخَاوِيُّ بَيَّضَ لَهُ شَيْخُنَا يَعْنِي
الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا
وَلَهُ شَوَاهِدُ ثَابِتَةٌ كَحَدِيثِ إِنَّ
مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ
الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ الْحَدِيثَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ
مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ
يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ
حَرَامٌ وَفِي الشِّفَاءِ مَا رَوَاهُ
مُصْعَبٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
إِنَّ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى بَيْتِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْنِي بِالْبَاطِلِ
يُضْرَبُ ضَرْبًا وَجِيعًا وَيُشْهَرُ
وَيُحْبَسُ حَبْسًا طَوِيلًا حَتَّى
يَظْهَرَ تَوْبَتُهُ لِأَنَّهُ اسْتِخْفَافٌ
بِحَقِّ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْتَهَى
وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْحَدِيثَ مَوْضُوعٌ
بِاللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ وَاللّٰهُ
سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ

ابن حجرؒ نے اس کی سرخی باندھی، لیکن اس کے
بارے میں کچھ ذکر نہیں کیا۔ اس کے لئے بہت
سے ثابت شواہد موجود ہیں، جیسا کہ یہ حدیث
کہ سب سے بڑا بہتان یہ ہے، کہ آدمی اپنی
نسبت غیر باپ کی طرف کرے، اسے
بخاریؒ نے روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت
میں ہے کہ جس نے غیر باپ کی طرف نسبت
کی اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں، تو
اس پر جنت حرام ہے۔ اور شفاء میں مصعبؒ نے
مالک بن انسؒ سے روایت کیا ہے، جو شخص اپنے
آپ کو غلط طور پر حضور کی گھر کی جانب نسبت
کرے، اسے خوب اچھی طرح مارا جائے، اسے
شہرت دی جائے۔ اور لمبی قید میں ڈالا
جائے۔ تاکہ اس کی توبہ ظاہر ہو۔ کیونکہ
اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق کو ہلکا کیا۔ حاصل کلام یہ ہے۔
کہ وہ حدیث جس لفظ کے ساتھ گذری ہے۔ وہ
موضوع ہے۔ اور اللہ سبحانہ بہتر
جانتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ۳۵۷- حَدِيْثُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَنِّيَ وَالْمُغَنّٰى لَهُ قَالَ النَّوَوِيُّ لَا يَصِحُّ ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَ الزَّرْكَشِيُّ وَسَكَتَ عَنْهُ السُّيُوطِيُّ۔ | اللہ تعالیٰ گانے والے پر اور جس کے لئے گایا جائے دونوں پر لعنت فرماتا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ زرکشیؒ اور سخاویؒ نے اس کا ذکر کیا ہے اور سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔ |
| ۳۵۸- حَدِيْثُ لَعَنَ اللّٰهُ الْفُرُوْجَ عَلَى السُّرُوْجِ لَا أَصْلَ لَهُ۔ | اللہ تعالیٰ ان فروج پر لعنت کرتا ہے جو چراغوں پر ہوں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ |
| ۳۵۹- حَدِيْثُ لَعَنَ اللّٰهُ الْكَاذِبَ وَلَوْ كَانَ مَازِحًا قَالَ السَّخَاوِيُّ مَا عَلِمْتُهُ فِي الْمَرْفُوْعِ قُلْتُ لٰكِنْ وَرَدَ إِنِّيْ أَمْزَحُ وَ لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا۔ | اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت فرماتا ہے چاہے مذاق میں ہو۔ سخاویؒ فرماتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں، لیکن یہ حدیث موجود ہے میں مذاق کرتا ہوں لیکن حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ |
| ۳۶۰- حَدِيْثُ لِكُلِّ بَلْوٰى عَوْنٌ لَا أَصْلَ لَهُ وَقَالَ ابْنُ الرَّبِيْعِ لٰكِنَّهُ صَحِيْحُ الْمَعْنٰى وَ لَعَلَّهُ أَرَادَ مَا وَرَدَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ | ہر بلوے کے لئے ایک مددگار ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن الربیع رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ اس کے معنیٰ صحیح ہیں۔ اور شاید یہ ارادہ کیا ہے۔ ہر بیماری کے لئے دوا ہے |
| ۳۶۱- حَدِيْثُ لِكُلِّ حُجْرَةٍ أُجْرَةٌ قَالَ ابْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ صَحِيْحٌ | ہر حجرہ کے لئے اجرت ہے۔ ابن الربیعؒ کہتے ہیں۔ اس کے معنی صحیح ہیں۔ گویا کہ مقصد |

| | |
|---|---|
| المعنٰی ایضاً وکانہ اراد لکل | یہ ہے، کہ ہر مکان کے لئے مزدوری ہے |
| بیت اجارۃ ولو من حجارۃ ۔ | اگرچہ وہ پتھر کی کیوں نہ ہو ؛ |
| ۲۶۲ - حدیث لکل زمان | ہر زمانہ کے لئے دولت اور آدمی |
| دولۃ ورجال ھو معنی قولہ | ہوتے ہیں یہی معنی ہیں اللہ تعالٰی کے اس |
| تعالٰی وتلک الایام نداولھا | قول کے ہم دنوں کو لوگوں کے درمیان بدلتے |
| بین الناس وقولھم شعر | رہتے ہیں۔ لوگوں کا قول ہے ؎ |
| فیوم علینا و یوم لنا | ایک روز ہم پر ہوتا ہے ایک ہمارے لئے |
| و یوم نساء و یوم نسر | اور ایک روز عورتوں کا ہوتا اور ایک روز گدھوں کا |
| واخرجہ ابن عدی عن ابی | اور نکالا ابن عدی رحمنے ابو طفیل سے |
| الطفیل موقوفا لکل مقام | موقوفاً۔ ہر بات کے لئے ایک جگہ ہوتی ہے اور |
| مقال ولکل زمان رجال ۔ | اور ہر زمانہ میں مرد خدا ہوتے ہیں ؛ |
| ۲۶۳ - حدیث لکل ساقطۃ | ہر گرنے والی شئے کے لئے پکڑنے والا ہے |
| لاقطۃ ھو من کلام بعض السلف | یہ بعض سلف کا کلام ہے ۔ اور اسی کے قریب |
| ویقرب منہ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ | ہے ، یہ شئے کہ کلمہ حکمت مومن کی کھوئی |
| المؤمن فحیث وجدھا فھو | ہوئی شئے ہے ۔ جہاں بھی وہ اسے پائے |
| احق بھا ۔ | وہ اس کا زیادہ حقدار ہے ۔ |
| ۲۶۴ - حدیث لکل شیئ | ہر شئے کے لئے آفت ہے ۔ اور |
| آفۃ وللعلم آفات من کلام | ہر علم کے لئے بہت سی آفتیں ہیں ۔ |
| الاعلام ۔ | علماء کا کلام ہے ؛ |

۳۶۵ - حَدِیْثُ لِکُلِّ مُجْتَهِدٍ نَصِیْبٌ فِیْ مَعْنَاهُ مَنْ جَدَّ وَجَدَ وَمَنْ لَجَّ وَلَجَ، وَکَذَا قَوْلُہٗ تَعَالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ٭

ہر کوشش کرنے والے کے لئے حصہ ہے۔ اسی معنیٰ میں یہ بھی موجود ہے۔ جو کوشش کرے گا پائے گا۔ جو غوطہ مارے گا پا لے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھے عمل کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا ٭

۳۶۶ - حَدِیْثُ لِلْبَیْتِ رَبٌّ یَحْمِیْهِ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِاَبْرَهَةَ اَمِیْرِ جَیْشِ الْفِیْلِ لَمَّا سَاَلَہٗ اَنْ یَرُدَّ مَالَہٗ فَقَالَ لَہٗ سَاَلْتَنِیْ مَالَكَ وَلَمْ تَسْاَلْنِی الرُّجُوْعَ عَنْ قَصْدِ الْبَیْتِ مَعَ اَنَّہٗ شَرَفُکُمْ ذَکَرَ السُّیُوْطِیُّ وَغَیْرُہٗ ٭

بیت اللہ کے لئے رب ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ قول عبد المطلب کا ہے جو انہوں نے ابرہہ امیر جیش الفیل سے کہا تھا۔ جب انہوں نے اس سے اپنے مال کے لوٹانے کا سوال کیا۔ اس نے کہا تو نے مجھ سے مال لوٹانے کا سوال کیا ہے۔ اور کعبہ سے واپس لوٹ جانے کا سوال نہیں باوجود اپنی شرافت کے۔ اس واقعہ کو سیوطی رح نے ذکر کیا ہے ٭

۳۶۷ - حَدِیْثُ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلیٰ فَرَسٍ ذَکَرَہٗ اِبْنُ الرَّبِیْعِ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ اَنَّہٗ قَالَ حَدِیْثَانِ یَدُوْرَانِ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا اَصْلَ لَهُمَا اَحَدُهُمَا قَوْلُہٗ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَ

سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ ابن الربیع رح نے امام احمد رح سے نقل کیا ہے۔ کہ دو حدیثیں ہیں۔ جو بازاروں میں بہت رائج ہیں لیکن ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ دوسری یہ حدیث تمہاری

اِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ وَالثَّانِيْ
يَوْمَ نَحْرِكُمْ يَوْمَ صَوْمِكُمْ اِنْتَهٰى
وَهُوَ غَرِيْبٌ مِنْهُ بَعْدَ مَا ذَكَرَ
عَنْ شَيْخِهِ السَّخَاوِيْ حَدِيْثُ
لِلسَّائِلِ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بِهٖ مَوْقُوْفًا
وَسَنَدُهٗ جَيِّدٌ كَمَا قَالَهُ الْعِرَاقِيُّ
وَتَبِعَهٗ غَيْرُهٗ وَسَكَتَ عَلَيْهِ
اَبُوْدَاوُدَ وَلٰكِنْ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ
اِنَّهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ اِنْتَهٰى وَقَالَ
السُّيُوْطِيُّ قَالَ الْعِرَاقِيُّ فِيْ
حَدِيْثِ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ
جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ لَا يَصِحُّ هٰذَا
الْكَلَامُ عَنْ اَحْمَدَ فَاِنَّهٗ اَخْرَجَهٗ
فِيْ مُسْنَدِهٖ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ رِجَالُهٗ
ثِقَاتٌ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَخْرَجَهٗ
اَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ عَنْ سَالِمِ
بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ عِيْسَى
بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ

قربانی کا دن تمہارے روزے کا دن ہے اور
یہ دوسری اس سے بھی زیادہ غریب ہے۔ اس
کے بعد انہوں نے شیخ سخاویؒ سے نقل کیا
ہے کہ یہ حدیث سائل کا حق ہے۔ اسے
احمدؒ اور ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے حسینؓ
بن علیؓ سے بھی موقوفاً روایت ہے۔ اور اس
کی سند عمدہ ہے جیسا کہ عراقیؒ کہتے ہیں۔
اور کچھ اور لوگوں نے بھی ان کی اتباع کی
ہے۔ اور ابوداؤدؒ نے اس پر سکوت اختیار
کیا ہے لیکن عبدالبر کہتے ہیں یہ قوی نہیں سیوطیؒ
کہتے ہیں عراقیؒ کا قول ہے کہ اس حدیث پر امام
احمد کا جو اعتراض نقل کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں
کیونکہ انہوں نے اپنی مسند میں عمدہ سند کے
ساتھ جس کے رواۃ معتبر ہیں اسے روایت کیا ہے
سیوطیؒ کہتے ہیں امام احمدؒ نے زہد میں سالمؒ
بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے کہ عیسیٰ
علیہ السلام نے فرمایا سائل کا حق ہے چاہے
وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور چاہے
گھوڑے کی گردن میں چاندی کا طوق پڑا

لِلسَّائِلِ حَقًّا وَاِنْ اَتَاكَ عَلٰى فَرَسٍ مُطَوَّقٍ بِالْفِضَّةِ وَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ مِنْ طَرِيْقِ اَبِيْ هُدْبَةَ عَنْ اَنَسٍ رض مَرْفُوْعًا اِنْ اَتَاكَ سَائِلٌ عَلٰى فَرَسٍ بَاسِطٍ كَفَّيْهِ فَقَدْ وَجَبَ الْحَقُّ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اِنْتَهٰى وَسَيَاْتِيْ يَوْمُ صَوْمِكُمْ ۔

ہو۔ اور بخاری رح نے اپنی تاریخ میں ابوہدبہ کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اگر تیرے پاس کوئی سائل گھوڑے پر سوار ہو کر ہاتھ پھیلاتا آئے تو اس کا حق واجب ہو چکا چاہے کھجور کی ایک گٹھلی کیوں نہ ہو۔ اور یوم صومکم والی حدیث عنقریب آئے گی۔

۳۶۸ ۔ حَدِيْثُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ الْكَلَامُ فِيْ اَنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ مِنْ حَرْفِ الْهَمْزَةِ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ هٰذَا مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقٍ قَالَ السُّيُوْطِيُّ تَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ الزَّرْكَشِيُّ اِبْنَ تَيْمِيَّةَ وَقَدْ وَجَدْتُ لَهٗ اَصْلًا صَالِحًا فَاَخْرَجَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ فِيْ زَوَائِدِ الْمُسْنَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ

اللہ نے جب عقل کو پیدا فرمایا۔ اس پر بحث حرف ہمزہ میں گذر چکی۔ زرکشی رح کہتے ہیں یہ باتفاق موضوع ہے سیوطی رح کہتے ہیں اس بات میں زرکشی کی متابعت ابن تیمیہ رح نے بھی فرمائی ہے۔ اور میں نے اس کی اچھی اصل پائی ہے۔ عبداللہ رح بن احمد رح نے زوائد للمسند میں روایت کیا ہے۔ حدثنا علی بن مسلم حدثنا سیار حدثنا جعفر حدثنا مالک بن دینار عن الحسن۔ حسن سے مرفوعاً روایت ہے۔ کہ جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا۔ تو اس سے کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ يَرْفَعُهُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ فَقَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَ هٰذَا مُرْسَلٌ جَيِّدُ الْاِسْنَادِ وَهُوَ فِيْ مُعْجَمِ الطَّبْرَانِيِّ فِي الْاَوْسَطِ مَوْصُوْلٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِاِسْنَادَيْنِ ضَعِيْفَيْنِ ،

وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اللہ تبارک وتعالےٰ نے فرمایا۔ میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی میں تیرے ہی ذریعہ لیتا ہوں۔ اور تیرے ہی ذریعہ دیتا ہوں یہ روایت مرسل ہے۔ اور عمدہ سند ہے اور یہ معجم طبرانی میں موصولاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دو ضعیف سندات کے ساتھ بھی مروی ہے ۰

۳۶۹ حَدِيْثُ لَمَّا غَسَّلْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِتَّصَلَتْ مِيَاهٌ مَحَاجِرَ عَيْنَيْهِ اَيْ اِنْتَقَعَتْ مِيَاهٌ حَلَقَتِهِ فَشَرِبْتُهُ فَوُرِّثْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ذَكَرَهُ عَلِيٌّ قَالَ النَّوَوِيُّ لَا يَصِحُّ قُلْتُ وَكَذَا مَا ذَكَرَهُ الشِّيْعَةُ مِنْ اَنَّهُ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ اِجْتَمَعَ فِيْ سُرَّتِهِ عَلَيْهِ

یعنی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا۔ تو پانی آپ کی آنکھوں کے گڑھوں پر بلند ہو گیا۔ میں نے اسے پی لیا۔ تو مجھے اولین اور آخرین کا علم دے دیا گیا اسے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ذکر کیا ہے۔ نووی کہتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں روافض کا قول ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے وہ پانی پیا جو آپ کی ناف میں جمع ہو گیا تھا اس نے پینے والے کو کوئی

السلام عند غسله فلم يقص شاربه ونحن ما نقص شواربنا اقتداء به وهذا الكلام باطل اصلا وفرعا ۔

قصہ بیان نہیں کیا۔ لیکن ہم اپنے پینے والوں کا اقتدائً قصہ بیان کرتے ہیں اور یہ کلام بلحاظ اصل اور بلحاظ فرع ہر طرح باطل ہے۔

٣٧٠۔ حديث لهدم الكعبة حجرا حجرا اهون من قتل المسلم قال السخاوي لم اقف عليه بهذا اللفظ ولكن في معناه ما عند الطبراني في الصغير عن انس رضي الله عنه رفعه من اذى مسلما بغير حق فكانما هدم بيت الله ۔

خانہ کعبہ کا ایک ایک پتھر گرانا مسلم کے قتل سے زیادہ آسان ہے سخاوی رح کہتے ہیں، میں ان الفاظ کے ساتھ اس سے واقف نہیں، لیکن اس کے معنی طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہیں جو مسلم کو بغیر حق کے اذیت پہنچائے گویا کہ اس نے بیت اللہ کو منہدم کیا۔

٣٧١۔ حديث لو حسن احدكم ظنه بحجر لنفعه الله به قال ابن تيمية انه موضوع وقال ابن القيم هو من كلام عباد الاصنام الذين يحسنون ظنهم بالاحجار وقال ابن حجر العسقلاني لا اصل له

اگر کسی شخص کا پتھر کے ساتھ بھی خیال اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ سے نفع دے گا۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ابن القیم رح الجوزی فرماتے ہیں، یہ بت پرستوں کا کلام ہے جو پتھروں کے ساتھ بھی حسن ظن رکھتے ہیں۔ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل

وَنَحْوَهُ مَنْ بَلَغَهُ شَيْءٌ عَنِ اللهِ فِيْهِ فَضِيْلَةٌ فَعَمِلَ بِهِ اِيْمَانًا بِهِ وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ اَعْطَاهُ اللهُ ذٰلِكَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ خَلَتْ وَقَدْ ذَكَرَ الْعِزُّ بْنُ جَمَاعَةَ فِيْ مَنْسَكِهِ الْكَبِيْرِ مِنْ غَيْرِ سَنَدٍ وَّلَا اِسْنَادٍ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ اللهِ تَعَالٰى فَضِيْلَةٌ فَاَخَذَ بِهَا اِيْمَانًا وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ اَعْطَاهُ اللهُ ذٰلِكَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ اِنْتَهٰى وَكَانَ مَحَلُّهُ حَرْفَ الْمِيْمِ بِحَسَبِ الْمَبْنٰى وَلٰكِنْ اُنْجِرَّ اِلَيْهِ الْمَعْنٰى كَمَا لَا يَخْفٰى وَسَيَاْتِيْ الْبَحْثُ عَنْهُ فِيْ حَرْفِ الْمِيْمِ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِيْفَاءِ

نہیں ۔ اگر کسی پتھر کے بارے میں اللہ تعالےٰ سے اسے کوئی فضیلت معلوم ہوئی ہو۔ پھر وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی غرض سے اس پر عمل کرے تو اللہ تعالےٰ وہ شئے اسے عطا فرمائیگا ورنہ ایسا نہیں ہے ۔ اور اس صفت کے ساتھ صرف حجر اسود مخصوص ہے)
ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں عز بن جماعہؒ نے اپنی منسک الکبیر میں بغیر سند کے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، جسے اللہ سے کوئی فضیلت پہنچے ۔ اور پھر وہ اسے ایمان اور ثواب کی غرض سے لازم پکڑے ۔ تو اللہ تعالےٰ اسے یہ شئے عطا فرما دیتا ہے ۔ اگرچہ ایسا نہ ہو ہم باعتبار الفاظ اس حدیث پر حرف میم میں بحث کریں گے

۲۷۳- حَدِيْثُ لَوِ اغْتَسَلَ اللُّوْطِيُّ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمْ يَجِئْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا جُنُبًا اَسْنَدَهُ الدَّيْلَمِيُّ

اگر لوطی سمندر کے پانی سے بھی غسل کرے تو وہ قیامت کے روز حالت جنابت ہی میں آئے گا ۔ دیلمیؒ نے اسے

مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا بِهٖ وَرُوِیَ بِغَیْرِ هٰذَا اللَّفْظِ قَالَ السَّخَاوِیُّ وَهُوَ وَکُلُّ مَا فِیْ مَعْنَاهُ بَاطِلٌ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ سے بھی یہ روایت کی گئی ہے۔ سخاوی کہتے ہیں وہ ہر معنی میں باطل ہے۔

۳۷۳۔ حَدِیْثُ لَوْ صَدَقَ السَّائِلُ مَا اَفْلَحَ مَنْ رَدَّهٗ رُوِیَ مِنْ طُرُقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَغَیْرِهَا مَرْفُوْعًا قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ اَسَانِیْدُهَا لَیْسَتْ بِالْقَوِیَّةِ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ لَا اَصْلَ لَهٗ وَقَالَ الْعُقَیْلِیُّ لَا یَصِحُّ فِیْ هٰذَا الْبَابِ شَیْءٌ ذَکَرَهُ السَّخَاوِیُّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا اَصْلَ لَهٗ ذَکَرَهُ الزَّرْکَشِیُّ لٰکِنْ وَرَدَ بِمَعْنَاهُ حَدِیْثٌ یَقْرُبُ فِیْ مَبْنَاهُ لَوْلَا اَنَّ الْمَسَاکِیْنَ یَکْذِبُوْنَ مَا اَفْلَحَ مَنْ رَدَّهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بِهٖ مَرْفُوْعًا ۔

اگر سائل سچ بولے، تو کبھی اپنے سوال میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہ مختلف طرق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ ابن عبد البرؒ کہتے ہیں اس کی سندات قوی نہیں۔ ابن المدینیؒ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ عقیلیؒ کہتے ہیں۔ اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ زرکشیؒ کہتے ہیں۔ امام احمدؒ کا قول ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں لیکن ایک حدیث اس کے معنی کے قریب قریب موجود ہے۔ اگر مساکین جھوٹ نہ بولا کرتے تو ان کو لوٹانے والے فلاح نہ پاتے اسے طبرانیؒ نے کبیر میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۷۴۔ حَدِیْثُ لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا قَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ تَهْذِیْبِهٖ هٰذَا الْحَدِیْثُ بَاطِلٌ وَجَسَارَةٌ عَلَی الْکَلَامِ بِالْمُغَیَّبَاتِ وَمُجَازَفَةٌ وَهُجُوْمٌ عَلٰی عَظِیْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِیْ تَمْهِیْدِهٖ مَا اَدْرِیْ مَا هٰذَا فَقَدْ وُلِدَ نُوْحٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ غَیْرُ نَبِیٍّ وَلَوْ لَمْ یَلِدِ النَّبِیُّ اِلَّا نَبِیًّا لَکَانَ کُلُّ اَحَدٍ نَبِیًّا لِاَنَّهُمْ مِنْ وُلْدِ نُوْحٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنْتَهٰی وَغَرَابَتُهٗ لَا یَخْفٰی اِذْ لَمْ یَکُنْ یَلْزَمُ کَوْنُ اَوْلَادِهِ الصُّلْبِیَّةِ اَنْبِیَاءَ لَا مُطْلَقُ ذُرِّیَّتِهٖ مَعَ اَنَّ الْکَلَامَ فِی الْخُصُوْصِ الْجُزْئِیَّةِ لَا فِی الْمُطْلَقِ الْکُلِّیَّةِ اِذْ لَا یَلْزَمُ مِنْ کَوْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَلَدِ نَبِیِّنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ نَبِیًّا اَنْ یَکُوْنَ وَلَدُ کُلِّ نَبِیٍّ نَبِیًّا وَاِذَا اَخْبَرَ

اگر ابراہیم بن محمدؐ زندہ ہوتے تو نبی ہوتے۔ نووی رحؒ اپنی تہذیب میں فرماتے ہیں۔ یہ حدیث باطل ہے۔ یہ مغیبات پر جسارت ہے۔ ابن عبد البر رحؒ اپنی تمہید میں فرماتے ہیں میں یہ بات نہیں جانتا۔ کہ نوح علیہ السلام کے گھر نبی پیدا ہوا ہو۔ اور اگر یہ اصول ہوتا تو ہر ایک نبی ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے اس کی غرابت مخفی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے۔ کہ اولاد صلبی نبی ہو نہ کہ ذریت۔ کلام تو خصوص جزئی میں ہے نہ کہ مطلق کلی میں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضؓ کے نبی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہر نبی کی اولاد نبی۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر بیان فرمائی۔ اور نقلاً یہ خبر آپ سے ثبوت کو پہنچ گئی۔ تو اس میں کوئی کلام ہی باقی نہ رہا۔ کیونکہ ابن ماجہ رحؒ وغیرہ نے

الصَّادِقُ وَثَبَتَ عَنْهُ النَّقْلُ
الْمُوَافِقُ فَلَا كَلَامَ فِيهِ مِمَّا يُنَافِيهِ
وَقَدْ أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ
مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لَهُ
مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ
لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ
لَأَعْتَقْتُ أَخْوَالَهُ مِنَ الْقِبْطِ
وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ إِلَّا أَنَّ فِي
مُسْنَدِهِ أَبَا شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ
عُثْمَانَ الْوَاسِطِيَّ وَهُوَ ضَعِيفٌ
لَكِنْ لَهُ طُرُقٌ ثَلَاثَةٌ يُقَوِّي
بَعْضُهَا بَعْضًا وَيُشِيرُ إِلَيْهِ
قَوْلُهُ تَعَالَى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ
رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
فَإِنَّهُ يُومِئُ إِلَيْهِ بِأَنَّهُ لَمْ يَعِشْ
لَهُ وَلَدٌ يَصِلُ إِلَى مَبْلَغِ الرِّجَالِ

ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ کہ
جب ابراہیم بن نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا انتقال ہوگیا۔ توآپ
نے فرمایا۔ ان کے لئے جنت میں دودھ
پلانے والی ہوگی۔ اور اگر وہ زندہ
رہتے تو نبی ہوتے۔ میں ان کے قبطی
ماموؤں کو آزاد کرتا ہوں۔ مگر اس کی
سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان
الواسطی ضعیف ہے۔ لیکن اس کی تین
سندیں ہیں۔ جو ایک دوسرے کی
تقویت کرتی ہیں۔ اور اس کی جانب
اللہ تعالےٰ کا قول بھی اشارہ کرتا ہے
محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ
نہیں۔ آپ تو اللہ کے رسول اور
خاتم النبیین ہیں۔ یہ آیت اس بات
کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ کہ آپ کی
کوئی اولاد بلوغ تک زندہ نہ رہے گی
کیونکہ یہ اس بات کو مقتضی ہے۔ کہ
آپ کی اولاد کو بھی وہی لقب حاصل

فَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ صُلْبِهٖ يَقْتَضِيْ
اَنْ يَّكُوْنَ لُبَّ قَلْبِهٖ كَمَا يُقَالُ
اَلْوَلَدُ سِرُّ اَبِيْهِ وَلَوْ عَاشَ وَبَلَغَ
اَرْبَعِيْنَ وَصَارَ نَبِيًّا لَزِمَ اَنْ لَّا
يَكُوْنَ نَبِيُّنَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
وَاَمَّا قَوْلُ ابْنِ حَجَرٍ الْمَكِّيِّ وَتَاْوِيْلُهٗ
اِنَّ الْقَضِيَّةَ الشَّرْطِيَّةَ لَا تَسْتَلْزِمُ
وُقُوْعَ الْمُقَدَّمِ وَاِنَّ اِنْكَارَ
النَّوَوِيِّ كَابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ لِذٰلِكَ
فَلِعَدَمِ ظُهُوْرِ هٰذَا التَّاْوِيْلِ بَلْ
هُوَ ظَاهِرٌ فَبَعِيْدٌ جِدًّا اَنْ لَّا يَفْهَمَ
الْاِمَامَانِ الْجَلِيْلَانِ مِثْلَ هٰذِهِ
الْمُقَدَّمَةِ وَاِنَّمَا الْكَلَامُ عَلٰى فَرْضِ
وُقُوْعِ الْمُقَدَّمِ فَافْهَمْ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
اَعْلَمُ ثُمَّ يَقْرُبُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
فِي الْمَعْنٰى حَدِيْثُ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ
نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ
قَدْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوْعًا قُلْتُ

ہو۔ کیونکہ اولاد باپ کی عادات پر ہوتی
ہے۔ تو اگر ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ
زندہ رہتے اور چالیس سال کی عمر کو
پہنچتے تو نبی ہوتے۔ تو یہ لازم آتا کہ
آپ خاتم النبیین نہ ہوں۔ رہا ابن حجر رح
مکی کا قول۔ اور ان کی تاویل کہ قضیہ شرطیہ
کے لئے۔ وقوع مقدم لازم نہیں۔ اور
نووی رح اور ابن عبد البر رح کے انکار
سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس قضیہ شرطیہ
سے واقف نہ ہوں یہ کلام تو فرض
وقوع مقدم پر ہے۔ اور معنوی لحاظ سے
اس حدیث کے ایک اور حدیث بھی
قریب ہے "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو
عمر رضؓ ہوتے"۔ اسے احمد رح نے اور حاکم رح
نے عقبہ رضؓ بن عامر سے مرفوعا روایت
کیا ہے۔ ملا علی رح قاری فرماتے ہیں
اگر ابراہیم رضؓ زندہ ہوتے اور نبی
ہوتے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی ہوتے
تو ہر دو آپ کے متبعین سے ہوتے

وَمَعَ هٰذَا لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ رض نَبِيًّا لَكَانَا مِنْ اَتْبَاعِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَعِيْسٰى وَالْخِضْرِ وَاِلْيَاسَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهٗ تَعَالٰى خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِذِ الْمَعْنٰى اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ وَيُقَوِّيْ حَدِيْثُ لَوْ كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ

جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ اور خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام تو یہ اللہ تعالےٰ کے قول خاتم النبیین کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ آئے گا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ کردے۔ اور آپ کی امت سے نہ ہو جیسا کہ اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

۳۷۵ - حَدِيْثُ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِي الْخِصْيَانِ خَيْرًا لَاَخْرَجَ مِنْ اَصْلَابِهِمْ ذُرِّيَّةً تُوَحِّدُ اللّٰهَ وَلٰكِنَّهٗ عَلِمَ اَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِمْ فَاَجَبَّهُمْ يُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا بِلَا سَنَدٍ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَ اَحَدٍ وَكُلُّ مَا وَرَدَ فِيْهِ مِنْ مَدْحٍ وَقَدْحٍ بَاطِلٌ وَمَا يُنْسَبُ لِلْعَسْقَلَانِيْ

اگر اللہ یہ جانتا کہ خصیوں میں کوئی بھلائی ہے تو ان کی پشت سے ذریت پیدا فرماتا جو اللہ کی توحید بیان کرتی۔ اللہ تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں یہ ابن عباس رض سے مرفوعاً بلا سند روایت کی جاتی ہے۔ اور کسی کے نزدیک بھی صحیح نہیں، اور اس مضمون میں جتنی بھی تعریف یا برائی کی احادیث وارد ہیں سب باطل ہیں، اور اس مضمون میں عسقلانی کی جانب

| | |
|---|---|
| فِیْهِمْ مُفْتَرًى بَلْ فِی مَنَاقِبِ | جو نسبت کی جاتی ہے وہ افتراء ہے بلکہ بیہقی رح |
| الشَّافِعِیِّ لِلْبَیْهَقِیِّ اَرْبَعٌ لَا یَعْبَأُ | کی مناقب شافعی رح میں ہے. چار شخصوں کی |
| اللّٰهُ بِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ زُهْدُ | اللہ تعالےٰ قیامت کے روز پروا نہ |
| خَصِیٍّ وَتُقٰی جُنْدِیٍّ وَاَمَانَةُ | فرمائے گا. خصی کا زہد سپاہی کا تقویٰ |
| امْرَأَةٍ وَعِبَادَةُ صَبِیٍّ وَهُوَ | عورت کی امانت اور بچے کی عبادت |
| مَحْمُوْلٌ عَلَی الْغَالِبِ ذَکَرَهٗ | یہ اکثر احوال پر موقوف ہے. جیسا کہ |
| السَّخَاوِیُّ ٭ | سخاوی رح نے ذکر کیا ہے ٭ |
| ۳۷۶ - حَدِیْثُ لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ | اگر پردہ ہٹا دیا جاتا تو میرے یقین |
| مَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا قَوْلُ عَامِرِ بْنِ | میں کوئی زیادتی نہ ہوتی. قشیری اپنے |
| عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ قَیْسٍ عَلٰی مَا | رسالہ میں لکھتے ہیں. یہ عامر رح بن عبداللہ |
| ذَکَرَهُ الْقُشَیْرِیُّ فِی رِسَالَتِهٖ وَ | بن قیس کا قول ہے. اور مشہور یہ ہے |
| الْمَشْهُوْرُ اَنَّهٗ مِنْ کَلَامِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ | کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا کلام ہے |
| وَجْهَهٗ وَقَدْ بَیَّنَّا مَعْنَاهُ فِی مَحَلِّهِ | اور اس کے معنی ہم نے اس کے محل |
| الْاَلْیَقِ بِهٖ ٭ | میں بیان کئے ہیں ٭ |
| ۳۷۷ - حَدِیْثُ لَوْ کَانَ الدُّنْیَا | اگر دنیا تانہ خون ہوتی. تو مسلمان کی روزی |
| دَمًا عَبِیْطًا اَیْ طَرِیًّا لَکَانَ قُوْتُ | ہوتی. اور حلال ہوتی. اور ایک روایت |
| الْمُؤْمِنِ حَلَالًا وَفِیْ لَفْظٍ لَکَانَ | میں ہے. مومن کا حصہ ہوتی اور حلال ہوتی |
| نَصِیْبُ الْمُؤْمِنِ حَلَالًا قَالَ | سخاوی رح کہتے ہیں. اس کی سند معلوم |
| السَّخَاوِیُّ لَا یُعْرَفُ لَهٗ اِسْنَادٌ وَ | نہیں. زرکشی رح کہتے ہیں اس کی کوئی |

قال الزركشي لا أصل له وسكت عنه السيوطي لكن معناه صحيح لأنه يصير مضطرا فيكون أكله حلالا ۔

نہیں، سیوطی رح نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ انسان مضطر ہو جاتا ہے اور وہ حلال ہو جاتی ہے ۔

۲۷۸۔ حديث لو كان الأرز رجلا لكان حليما قال ابن القيم في الهدي النبوي هو موضوع وتبعه العسقلاني فقال هو موضوع وإن كان يجري على الألسنة وكذا أحاديث الأرز موضوعة كلها قلت قد تقدم عن علي رفعه سيد طعام الدنيا اللحم ثم الأرز أخرجه أبو نعيم في الطب النبوي والديلمي

اگر چاول آدمی ہوتا تو بردبار ہوتا ابن قیم ہدی النبی میں فرماتے ہیں، یہ موضوع ہے اور عسقلانی رح نے بھی ان ہی کی اتباع کی ہے وہ فرماتے ہیں، یہ موضوع ہے اگرچہ لوگوں کی زبان پر جاری ہے، اسی طرح تمام چاول کی احادیث موضوع ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں حضرت علی رض سے مرفوعاً گذر چکا کہ تمام کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں، ابو نعیم رح نے طب نبوی میں اور دیلمی رح نے اسے روایت کیا ہے ۔

۲۷۹ حديث لو كان الخضر حيا لزارني قال الحافظ العسقلاني لم يثبت مرفوعا وقال الحافظ الخنيضري لا يعرف له إسناد وإنما هو من اختلاف بعض

اگر خضر زندہ ہوتے تو میری زیارت کرتے، عسقلانی رح فرماتے ہیں۔ یہ مرفوعاً ثابت نہیں، حافظ خنیضری رح فرماتے ہیں، اس کی سند معلوم نہیں، اور یہ بعض کذابین کے اختلاف کی بنا پر

الكن ابين لانتفى فقول الشيخ ابن عطاء في لطائف المنن لم يتعقبه اهل الحديث محمول على عدم وصول كلام الائمة اليه وقد علم كل اناس مشربهم ۔

ہے۔ شیخ ابن العطاء طائف المنن میں فرماتے ہیں۔ محدثین نے جو اس قول پر اعتراض نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں ائمہ کا کلام نہیں پہنچا۔ ورنہ اس کے مخرج کو جانتا ہے ۔

۳۸ - حديث لولاك لما خلقت الافلاك قال الصغاني انه موضوع كذا في الخلاصة لكن معناه صحيح فقد روى الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعا اتاني جبريل فقال يا محمد لولاك ما خلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار وفي رواية ابن عساكر لولاك ما خلقت الدنيا ۔

اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ صغانی رح کہتے ہیں یہ موضوع ہیں۔ لیکن اس کے معنٰی صحیح ہیں۔ کیونکہ دیلمی رح نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نہ ہوتے تو نہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ۔ اور ابن عساکر رح کی روایت میں ہے کہ میں دنیا پیدا نہ کرتا ۔

۳۹ - حديث لو منع الناس عن فت البعر لفتوه وقالوا ما نهينا عنه الا وفيه شئ ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجده قلت ولو خذ معناه من قوله

اگر لوگوں کو مینگنی مارنے سے منع کیا جاتا تو وہ ضرور مارتے۔ صحابہ کہتے ہیں ہمیں کسی شئے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس میں کچھ نہ کچھ عیب ضرور تھا۔ یہ روایت احیاء میں موجود ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ اس کا کہیں وجود نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنٰی اس

تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ وَقَوْلُ الشَّيْطَانِ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِيْنَ ۔

آیت سے ماخوذ ہیں "کہ اس درخت کے قریب نہ جانا" اور شیطان کا یہ قول "کہ اللہ نے تمہیں اس درخت سے اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتہ نہ بن جاؤ یا تم اس میں ہمیشہ نہ رہنے لگو"۔

۳۸۲۔ حَدِيْثُ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُهُ لَاعْتَدَلَا لَا أَصْلَ لَهُ فِي الْمَرْفُوْعِ وَإِنَّمَا يُؤْثَرُ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ كَذَا فِي الْمَقَاصِدِ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَا أَصْلَ لَهُ لٰكِنْ قَالَ السُّيُوْطِيُّ أَخْرَجَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِ الزُّهْدِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَهُ بِلَفْظِ كَانَا سَوَاءً وَتَحْقِيْقُ مَعْنَاهُ فِي بَابِ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ فِي شَرْحِ عَيْنِ الْعِلْمِ ۔

اگر مومن کا خوف اور اس کی امید کو وزن کیا جاوے۔ تو برابر ہوں گے۔ اس کی مرفوع حدیث میں کوئی اصل نہیں۔ اور مقاصد میں ہے کہ یہ بعض سلف کے کلام سے نقل کیا گیا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ سیوطی رح کہتے ہیں عبداللہ رح بن احمد رح نے اسے زوائد الزہد میں ثابت البنانی کا قول بیان کیا ہے۔ اس کے معنی کی تحقیق باب الخوف والرجاء شرح عین العلم میں ہے ۔

**فائدہ**۔ ایک روایت میں آتا ہے، کہ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ دراصل ہر دو کا مقصد یہ ہے کہ ایمان کی دو شقیں ہیں۔ ایک خوف خداوندی دوسرے خدا سے رحمت کی امید۔ اگر خوف ہے اور اس کی رحمت کی امید نہیں اور اگر امیدوار رحمت ہے۔ لیکن خوف نہیں تب بھی مومن نہیں۔ مومن کے دل

میں خوف ورجاء مساوی ہونے چاہئیں۔

۳۸۳۔ حَدِیْثُ لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِی الْحِلْیَةِ اشْتَرَوْهَا وَلَوْ بِوَزْنِهَا ذَهَبًا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ مِنْ حَدِیْثِ سَلَمَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ الْخَبَّازِیِّ بِسَنَدِهِ اِلٰی مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَرْفُوْعًا وَالْخَبَّازِیُّ کَذَّابٌ ذَکَرَهُ السَّخَاوِیُّ وَقَالَ الزَّرْکَشِیُّ رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ مِنْ حَدِیْثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهُوَ ضَعِیْفٌ وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ بَلْ هُوَ مَوْضُوْعٌ۔

اگر لوگ یہ جان لیں کہ عادات میں کیا خوبیاں ہیں تو اسے سونے سے وزن کر کے خریدیں۔ طبرانی رح نے کبیر میں سلمۃ بن سلیمان الخبازی کی سند سے معاذ بن جبل رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سخاوی رح کہتے ہیں۔ خبازی کذاب ہے۔ زرکشی رح کہتے ہیں۔ ابن عدی رح نے اسے معاذ بن جبل رض سے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ سیوطی رح کہتے ہیں بلکہ یہ موضوع ہے۔

۳۸۴۔ حَدِیْثُ اللِّوَاءِ یَحْمِلُهُ عَلِیٌّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ الْاَنْطَاکِیُّ فِی حَاشِیَةِ الشِّفَاءِ ذَکَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ۔

جھنڈے کو قیامت کے روز علی رض اٹھائیں گے۔ انطاکی حاشیۃ الشفاء میں لکھتے ہیں۔ ابن الجوزی رح نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۳۸۵۔ حَدِیْثُ لَیْسَ لِفَاسِقٍ غِیْبَةٌ وَقَالَ السَّخَاوِیُّ بَعْدَ اِیْرَادِ حَدِیْثٍ فِی مَعْنَاهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَقَدْ قَالَ الْعُقَیْلِیُّ اِنَّهٗ لَیْسَ لِهٰذَا

فاسق کے لئے غیبت نہیں۔ سخاوی رح اس معنی کی حدیث نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ عقیلی رح کہتے ہیں۔ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ قلانسی رح کہتے ہیں یہ منکر ہے

الحَدِيثِ اَصْلُ وَقَالَ الْعَلَائِيُّ اَنَّهُ مُنْكَرٌ انْتَهٰى وَقَالَ الْمَنُوفِيُّ وَحَسَّنَهُ الْهَرَوِيُّ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِنْ مُحَقِّقِي الْحُفَّاظِ بِاَنَّهُ مُنْكَرٌ مَوْضُوْعٌ لَا اَصْلَ لَهُ قُلْتُ وَالْحَدِيْثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ مَرْفُوْعًا بِهِ لٰكِنْ سَنَدُهُ ضَعِيْفٌ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِ الْحَاكِمِ اَنَّهُ غَيْرُ صَحِيْحٍ وَلَا مُعْتَمَدٍ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَفِي الشُّعَبِ اَيْضًا عَنْ اَنَسٍ رَفَعَهُ مَنْ اَلْقٰى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيْبَةَ لَهُ قَالَ السُّهَيْلِيُّ اَنَّهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ وَقَالَ قَدْ مَرَّ فِي اِسْنَادِهِ ضُعْفٌ انْتَهٰى فَيَحْصُلُ اَنَّهُ غَيْرُ مَوْضُوْعٍ بَلْ ضَعِيْفٌ لِذَاتِهِ اَوْ حَسَنٌ لِغَيْرِهِ بِنَاءً عَلٰى تَعَدُّدِ طُرُقِهِ ۔

منوفیؒ کہتے ہیں، اسے ہرویؒ نے حسن قرار دیا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں، کیونکہ حفاظ کی ایک جماعت نے اس بات کی تصریح کی ہے، کہ یہ منکر ہے، موضوع ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو طبرانیؒ وغیرہ نے معاویہؓ بن حیدہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، لیکن سند اس کی ضعیف ہے، اور حاکم کے قول کا بھی یہی مقصد ہے، کہ یہ صحیح نہیں اور نہ اعتماد کے قابل ہے۔ بیہقیؒ نے سنن اور شعب میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، کہ جو حیا کی چادر اتار دے اس کی غیبت نہیں، سہیلیؒ کہتے ہیں یہ قوی نہیں، اور یہ گذر چکا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ تو حاصل یہ نکلا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن لغیرہ ہے، کیونکہ اس سندات متعدد ہیں۔

۳۸۶ - حَدِيْثُ لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ

مومن کے لئے خدا سے ملنے کے

تاخذہ دون الغفلۃ بہ رواہ محمد بن نصر فی قیام اللیل لہ عن وھب بن منبہ من قولہ وفی المرفوع انما المستریح من غفر لہ ذکرہ السخاوی۔

علاوہ کوئی راحت نہیں۔ اسے محمد بن نصر نے قیام اللیل میں وہب رح بن منبہ سے ان کا قول نقل کیا ہے۔ اور مرفوعاً یہ مروی ہے کہ فائدہ میں وہ ہے جس کی مغفرت کردی جائے۔

۳۸۷۔ حدیث لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل یذکرہ الصوفیۃ کثیرا وھو فی رسالۃ القشیری لکن بلفظ لی وقت لا یسعنی فیہ غیر ربی قلت ویؤخذ منہ انہ اراد بالملک المقرب جبریل وبالنبی المرسل نفسہ الجلیل وفیہ ایماء الی مقام الاستغراق باللقاء المعبر عنہ بالسکر والمحو والفناء۔

میرے لئے اللہ کے ساتھ ایسا وقت ہے۔ جس میں نہ تو کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔ اس کا اکثر صوفیا تذکرہ کرتے ہیں۔ اور یہ رسالہ قشیری میں ان الفاظ کے ساتھ ہے، میرے لئے ایک ایسا وقت ہے جس میں میرے پاس خدا کے سوا کوئی نہیں آسکتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ فرشتہ مقرب سے مراد جبرئیل اور نبی مرسل سے مراد خود آپ کی ذات ہے اور اس میں اشارہ مقام استغراق کی طرف ہے جسے آپ سکر، محو اور فنا سے تعبیر کرسکتے ہیں۔

## حرف المیم

۳۸۸۔ حدیث ما اخاف علی

میں اپنی امت پر کسی شے کا اتنا خوف نہیں

| | |
|---|---|
| اُمَّتِیْ فِتْنَۃً اَخْوَفُ عَلَیْھَا مِنَ النِّسَاءِ | کرتا۔ حتفنا عورتوں اور شراب کا۔ سخاوی رح |
| وَالْخَمْرِ بَیَّضَ لَہُ السَّخَاوِیُّ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ | نے اس کی سرخی بنائی ہے۔ اور اس پر |
| عَلَیْہِ قَالَ ابْنُ الرَّبِیْعِ اَمَّا لَفْظُہٗ | کوئی کلام نہیں کیا۔ ابن الربیع رح کہتے |
| فَلَمْ اَجِدْہُ مُسْنَدًا وَاَمَّا شَوَاھِدُہٗ | ہیں۔ میں اس کے الفاظ بالسند |
| فَکَثِیْرَۃٌ جِدًّا نَعَمْ عِنْدَ الدَّیْلَمِیِّ | نہیں پاتا۔ لیکن اس کے شواہد بہت |
| بِلَا سَنَدٍ عَنْ عَلِیٍّ رَفَعَہٗ مَا اَخَافُ | سے ہیں۔ دیلمی رح میں حضرت علی |
| عَلٰی اُمَّتِیْ فِتْنَۃً اَخْوَفُ عَلَیْھَا | رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مرفوعاً بلاسند |
| مِنَ النِّسَاءِ وَالْخَمْرِ ۔ | یہ روایت مروی ہے ۔ |
| ۳۸۹۔ حَدِیْثُ مَا اَعْلَمُ مَا | میں نہیں جانتا۔ میری اس دیوار |
| خَلْفَ جِدَارِیْ ھٰذَا قَالَ | کے پیچھے کیا ہے۔ عسقلانی کہتے ہیں اس |
| الْعَسْقَلَانِیُّ لَا اَصْلَ لَہٗ ۔ | کی کوئی اصل نہیں ۔ |
| ۳۹۰۔ حَدِیْثُ مَا اَفْلَحَ سَمِیْنٌ | نہیں کامیاب ہوا موٹا۔ یہ امام |
| مِنْ کَلَامِ الشَّافِعِیِّ وَقَالَ الْاِمَامُ | شافعی رح کا کلام ہے۔ امام محمد بن الحسن |
| مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ | فرماتے ہیں۔ یہ اس بنا پہ ہے۔ کہ عاقل |
| لَا یَخْلُو الْعَاقِلُ مِنْ اَنْ یَھْتَمَّ | دنیا و آخرت کی تہمت سے بری نہیں |
| لِاٰخِرَتِہٖ اَوْ لِدُنْیَاہُ وَالشَّحْمُ لَا | ہوتا۔ اور موٹا کسی کوشش میں |
| یَنْعَقِدُ مَعَ الْھَمِّ وَاِذَا خَلَا | مشغول نہیں ہوتا۔ اور جب وہ دین |
| مِنْھُمَا صَارَ فِیْ حَدِّ الْبَھَائِمِ وَاَنْشَدُوْا | و دنیا دونوں کی کوششوں سے |
| لِلشَّیْخِ سَیْفِ الدِّیْنِ الْبَاخَرْزِیِّ | خالی ہوا۔ تو چوپایوں کی حد میں |

البخاری۔ شعر

يَقُولُونَ اَجْسَامُ الْمُحِبِّينَ نَضْرَةٌ
وَاَنْتَ سَمِيْنٌ لَسْتَ غَيْرَ مُرَائِي
فَقَالَ لِاَنَّ الْحُبَّ خَالَفَ طَبْعَهُمْ
وَوَافَقَهُ طَبْعِيْ فَصَارَ غِذَائِي

داخل ہو گیا۔

لوگ کہتے ہیں کہ عاشقوں کے جسم لاغر ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے اور تو موٹا ہے تو اس نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کہ محبت ان کی طبیعت کے خلاف ہے اور وہ میری طبیعت کے موافق ہے اس لئے میری غذا ہو گئی۔

۳۹۱۔ حَدِيْثُ مَا اَفْلَحَ صَاحِبُ عِيَالٍ قَطُّ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ هُوَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنْكَرٌ اِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

عیال دار کبھی کامیاب نہیں ہوا اسے دیلمی رح نے با سند حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن عدی رح کہتے ہیں یہ حضور سے روایت کرنا منکر ہے۔ بلکہ یہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔

۳۹۲۔ حَدِيْثُ مَا اَنْصَفَ الْقَارِيُّ الْمُصَلِّيَ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا اَعْرِفُهٗ وَيُغْنِيْ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَجْهَرُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ وَهُوَ صَحِيْحٌ مِنْ حَدِيْثِ الْبَيَاضِيِّ فِي الْمُوَطَّا وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَغَيْرِهِمَا۔

نماز پڑھنے والے قاری نے کتنا انصاف کیا۔ عسقلانی رح کہتے ہیں میں اسے نہیں پہچانتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ ایک دوسرے پر قرآن زور سے نہ پڑھو۔ یہ صحیح ہے بیاضی رح سے موطا اور ابو داؤد وغیرہ میں مروی ہے۔

۳۹۳۔ حَدِيْثُ مَا اُوْتِيَ قَوْمٌ

جس قوم کو منطق عطا کی گئی اس نے عمل

| | |
|---|---|
| بِالْمَنْطِقِ اَلَا مَنَعُوا الْعَمَلَ كَنَا اَيْ فِي | کو چھوڑ دیا۔ یہ احیاء میں ہے عراقی رح کہتے ہیں |
| الْاِحْيَاءِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ اَجِدْ لَهُ | میں اس کی کوئی اصل نہیں پاتا اور ہو سکتا |
| اَصْلًا وَلَعَلَّ الْمُرَادُ بِالْمَنْطِقِ الْجَدَلَ | ہے منطق سے مراد جھگڑا ہو۔ |
| ۳۹۴۔ حَدِيْثُ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ | اللہ تعالیٰ کسی جاہل کو دوست نہیں |
| مِنْ وَلِيٍّ جَاهِلٍ وَلَوِ اتَّخَذَهُ لَعَلَّمَهُ | بناتا۔ اگر کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے |
| يَعْنِيْ لَوْ اَرَادَ اتِّخَاذَهُ وَلِيًّا لَعَلَّمَهُ | تو اسے علم دیتا ہے۔ پھر اسے |
| ثُمَّ اتَّخَذَهُ وَلِيًّا وَاِذَا اتَّخَذَهُ وَلِيًّا | دوست بناتا ہے۔ اور جب اسے |
| لَعَلَّمَهُ وَالْمَعْنَى الْاَوَّلُ لِلسَّالِكِيْنَ | دوست بنا لیتا ہے تو تعلیم دیتا ہے پہلے |
| الْمُرِيْدِيْنَ وَالثَّانِيْ لِلْمَجْذُوْبِيْنَ | جملہ سے مراد سالکین مریدین اور دوسرے |
| الْمُرَادِيْنَ لٰكِنْ لَفْظُهُ لَيْسَ بِثَابِتٍ | سے مراد مجذوبین ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ |
| وَقَدْ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ | ثابت نہیں۔ سخاوی رح کہتے ہیں میں اس سے |
| مَرْفُوْعًا۔ | مرفوعاً واقف نہیں۔ |
| ۳۹۵ حَدِيْثُ مَا اسْتَرْذَلَ | جب کوئی بندہ بندے کو ذلیل کرنا چاہتا |
| الْعَبْدُ عَبْدًا اِلَّا حَظَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمَ | ہے تو اس پر علم و ادب کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے |
| وَالْاَدَبَ قَالَ فِي الْمِيْزَانِ هُوَ بَاطِلٌ | ذہبی رح میزان میں فرماتے ہیں یہ باطل ہے۔ |
| ۳۹۶۔ حَدِيْثُ مَا بُدِئَ | بدھ کے روز جو بھی کام شروع کیا |
| بِشَيْءٍ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اِلَّا وَقَدْ تَمَّ | جائے پورا ہو جاتا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں |
| قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ اَقِفْ لَهُ عَلٰى | میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ اور |
| اَصْلٍ وَيُعَارِضُهُ حَدِيْثُ جَابِرٍ | جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو مرفوعاً مروی |

مَرْفُوْعًا يَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ اِنْتَهٰى وَفِيْهِ اَنَّ مَعْنَاهُ كَانَ يَوْمًا نَحْسًا مُسْتَمِرًّا عَلَى الْكُفَّارِ فَمَفْهُوْمُهُ اَنَّهُ سَعْدٌ مُسْتَقِرٌّ عَلَى الْاَبْرَارِ وَقَدِ اعْتَمَدَ مِنْ اَئِمَّتِنَا صَاحِبُ الْهِدَايَةِ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَعْمَلُ بِهٖ فِي ابْتِدَاءِ دَرْسِهٖ وَقَدْ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ بَلَغَنِيْ عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِيْنَ مِمَّنْ لَقِيْنَاهُ اَنَّهُ قَالَ اشْتَكَتِ الْاَرْبَعَاءُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى تَشَاؤُمَ النَّاسِ بِهَا فَمَنَحَهَا اَنَّهَا مَا تُبْدِئُ بِشَيْءٍ اِلَّا وَتَمَّ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ ۔

ہے۔ اس کے مخالف ہے۔ کہ بدھ کا روز نحس ہے۔ طبرانی رح نے اسے اوسط میں روایت کیا ہے۔ اور یہ ضعیف ہے اور ہو سکتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہو کہ یہ کفار کے لئے نحس ہے۔ اور نیک لوگوں کے لئے مستقل طور پر سعد ہے اور ہمارے ائمہ میں سے صاحب ہدایہ نے اس پر عمل کیا۔ کہ وہ اپنے درس کی ابتدا اسی روز کرتے۔ عسقلانی رح فرماتے ہیں بعض صلحاء سے جن سے میں ملا ہوں یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ بدھ کے روز نے اللہ تعالےٰ سے شکایت کی۔ کہ لوگ اس سے بدفالی لیتے ہیں۔ اسے یہ چیز عطا کی گئی کہ جو کام بھی اس روز شروع کیا جائے وہ پورا ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے ؛

۳۹۷۔ حَدِيْثُ مَا اَبْعَدَ طَرِيْقَ اَدّٰى اِلٰى صَدِيْقٍ مِنْ كَلَامِ ذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ وَفِيْ مَعْنَاهُ مَا تَبْعُدُ مَصِيْرٌ عَنْ حَبِيْبٍ ۔

جو راستہ دوست کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ کتنا دور ہے۔ یہ ذی النون مصری کا کلام۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ دوست تک پہنچنے کی راہ کتنی بعید ہے ۔

۳۹۸۔ حَدِیْثُ مَا بَکَیْتُ مِنْ دَهْرٍ اِلَّا بَکَیْتُ عَلَیْهِ هُوَ مِنْ کَلَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ ۔

میں زمانہ کے باعث نہیں رویا بلکہ زمانہ پر رویا ہوں۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کلام کے معنی ہیں ؛

۳۹۹۔ حَدِیْثُ مَا تَرَکَ الْقَاتِلُ عَلَی الْمَقْتُوْلِ مِنْ ذَنْبٍ قَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ فِیْ تَارِیْخِهِ اِنَّهُ لَا یُعْرَفُ لَهُ اَصْلٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَمَعْنَاهُ صَحِیْحٌ کَمَا اَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ اِنَّ السَّیْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَایَا وَلِلْبَیْهَقِیِّ فِیْ حَدِیْثٍ مَرْفُوْعٍ اَلْقَتْلٰی ثَلَاثَةٌ فَذَکَرَهُ اِلٰی اَنْ قَالَ فِی الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْتَرِفِ عَلٰی نَفْسِهِ الْمَقْتُوْلِ فِی الْجِهَادِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ السَّیْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَایَا وَفِی الْمُنَافِقِ الْمَقْتُوْلِ فِی الْجِهَادِ اِنَّ السَّیْفَ لَا یَمْحُو النِّفَاقَ وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ حَدِیْثُ السَّیْفِ مَحَّاءٌ لِلْخَطَایَا اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ

قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ نہیں چھوڑا ابن کثیر اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی۔ لیکن اس کے معنی صحیح ہیں۔ جیسا کہ ابن حبان رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ اور بیہقی رحمہ اللہ نے مرفوع حدیث میں روایت کیا ہے۔ کہ مقتول تین ہیں حتی کہ بیہقی رحمہ اللہ نے اس مومن کے بارے میں جس نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہو۔ اور وہ جہاد فی سبیل اللہ میں مقتول ہو کہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ اور اس منافق کے بارے میں جو جہاد میں مقتول ہو جائے یہ روایت ہے کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث کہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے اسے احمد رحمہ اللہ اور ابن حبان رحمہ اللہ نے عقبہ بن عبید

مِنْ حَدِيْثِ عُتْبَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ أَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ عَلَى ذَنْبٍ إِلَّا مَحَاهُ وَأَخْرَجَهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مِنْ مُرْسَلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مَنْ قُتِلَ صَبْرًا كَانَ كَفَّارَةً لِخَطَايَاهُ وَأَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا كَفَّرَ اللهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ قَالَ وَذٰلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ تَبُوْءَ بِإِثْمِيْ وَإِثْمِكَ انْتَهٰى وَفِي الْاِسْتِدْلَالِ بِالْقُرْآنِ بَحْثٌ ظَاهِرُ الْعَيَانِ ۔

سے روایت کیا ہے۔ ابو نعیمؒ اور دیلمیؒ رح نے عائشہ رضؓ سے روایت کیا ہے۔ باندھ کر قتل کرنا مقتول نے جو بھی گناہ کیا ہے۔ اسے معاف کر دیتا ہے سعید بن منصورؒ نے عمروؒ بن شعیب سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ جو باندھ کر قتل کیا جائے۔ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے بیہقیؒ نے شعب الایمان میں اوزاعیؒ سے روایت کیا ہے۔ جو مظلوم قتل کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے اور یہ قرآن میں بھی موجود ہے میں تیرے اور اپنے دونوں کے گناہ سمیٹنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اور قرآن سے یہ استدلال کرنا بحیثیت الفاظ ہے۔

۴۰۰۔ حَدِيْثُ مَا تَعَاظَمَ عَلَى أَحَدٍ مَرَّتَيْنِ هُوَ مِنْ كَلَامِ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ السَّلَفِ فَفِي الْمُجَالَسَةِ لِلدِّيْنَوَرِيِّ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا أَتَاهُ عَلٰى أَحَدٍ مَرَّتَيْنِ قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ لِأَنَّهُ إِذَا

کسی پر دو مرتبہ آنا کتنا بڑا ظلم ہے۔ یہ بہت سے اسلاف کا کلام ہے۔ دینوری رح کی مجالسہ میں اصمعی رح سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے کہا میں کسی کے پاس دوبار نہیں آتا۔ اس سے

أَتَاهُ عَلَى مَرَّةٍ لَمْ أَعُدْ إِلَيْهِ قُلْتُ وَمِمَّا يُؤَيِّدُ مَعْنَاهُ حَدِيثُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ وَعَنِ الْأَصْمَعِيِّ أَيْضًا قَالَ قَالَ لِي رَجُلٌ مَا رَأَيْتُ ذَا كِبْرٍ قَطُّ إِلَّا تَحَوَّلَ دَاؤُهُ فِيَّ يُرِيدُ إِنِّي أَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ .

دریافت کیا گیا یہ کیسے! اس نے جواب دیا جب میں کسی کے پاس ایک بار آجاتا ہوں۔ تو اس کے پاس دوبارہ نہیں جاتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے مومن ایک بھٹ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا نیز اصمعی سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے جب بھی کسی متکبر شخص کو دیکھا تو اس کی بیماری میری طرف منتقل ہو جاتی ہے یعنی میں اس پر تکبر کرنے لگتا ہوں۔

٤٠١ - حَدِيثُ مَا خَلَا جَسَدٌ مِنْ حَسَدٍ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ بِلَفْظِهِ وَقَدْ وَرَدَ مَعْنَاهُ فِي نُزْهَةِ الْحُفَّاظِ لِأَبِي مُوسَى الْمَدَنِيِّ بِسَنَدِهِ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ كُلُّ بَنِي آدَمَ حَسُودٌ وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ .

کوئی جسم حسد سے خالی نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث سے واقف نہیں۔ اور اس کے معنی نزہتہ الحفاظ میں ابو موسیٰ المدنی کی سند سے حضرت انس رض سے ایک طویل حدیث میں مرفوعاً مروی ہے۔ ہر بنی آدم حاسد ہے۔ اور اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٠٢ - حَدِيثُ مَا خَلَا قَصِيرٌ مِنْ حِكْمَةٍ وَلَا طَوِيلٌ مِنْ حَمَاقَةٍ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ لَكِنْ وَرَدَ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الرَّبْعَةِ يَعْنِي

کوئی پستہ قد حکمت سے اور کوئی لمبا قد حماقت سے خالی نہیں ہوتا۔ سخاوی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ

الْمُعْتَدِلِ الَّذِيْ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَيْ لَا بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ بِاَنْ يَكُوْنَ مَيْلُهٗ اِلَى الطُّوْلِ كَمَا صَحَّ فِيْ شَمَائِلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهٗ اَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْهَوَجَ فِي الطِّوَالِ وَالْهَوَجُ بِفَتْحَتَيْنِ اَلْحُمْقُ وَهُوَ بِالضَّمِّ قِلَّةُ الْعَقْلِ ۔

نے تمام بھلائی ربعہ یعنی معتدل میں رکھی ہے۔ اور ربعہ وہ ہوتا ہے جو نہ بہت لمبا ہو اور نہ بہت چھوٹا۔ بلکہ اس کا قد کچھ لمبائی کی جانب مائل ہو۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں۔ یہ صحیح طور پر ثابت ہے۔ حسن رض بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالٰی نے حماقت کو لمبائی میں رکھا ہے۔

۴۰۳۔ حَدِيْثُ مَا رَفَعَ اَحَدٌ اَحَدًا فَوْقَ قَدْرِهٖ اِلَّا وَاتَّضَعَ عِنْدَهٗ مِنْ قَدْرِهٖ بِاَزْيَدَ لَيْسَ فِي الْمَرْفُوْعِ لٰكِنْ جَاءَ نَحْوُهٗ فِيْ مَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ لِلْبَيْهَقِيِّ مَا اَكْرَمْتُ اَحَدًا فَوْقَ مِقْدَارِهٖ اِلَّا اتَّضَعَ مِنْ قَدْرِيْ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارِ مَا اَكْرَمْتُهٗ ۔

کسی نے کسی کو اس کی حیثیت سے اوپر نہیں اٹھایا۔ مگر اس کی حیثیت اس کی نظروں میں گر گئی۔ یہ مرفوعاً مروی نہیں بلکہ بیہقی رح کے مناقب شافعی رح میں اس قسم کا قول موجود ہے۔ میں نے کسی کی اس کی مقدار سے زیادہ عزت نہیں کی۔ مگر میں جتنا اس کا اکرام کرتا تھا۔ اتنی ہی اس کے دل میں میری قدر کم ہو گئی۔

۴۰۴۔ حَدِيْثُ مَا ذَاقَ مَجْلِسَ الْمُتَحَابِّيْنَ اَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ بِلَا سَنَدٍ ۔

محبت کرنے والوں کے ساتھ مجلس نے مزا نہیں اٹھایا۔ اسے دیلمی رح نے بلا سند حسن

| | |
|---|---|
| عَنِ الْحَسَنِ بِهٖ مَرْفُوْعًا أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ مِنْ قَوْلِ ذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ بِمَعْنَاهُ ۔ | سے مرفوعاً روایت کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں ذی النون مصری کا قول اسی معنی میں نقل کیا ہے ۔ |
| ۴۰۵۔ حَدِيْثُ مَا عَاقَبْتَ مَنْ عَصَى اللّٰهَ فِيْكَ بِمِثْلِ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فِيْهِ بَيَّضَ لَهُ السَّخَاوِيُّ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ عَلَيْهِ ۔ | جس نے اللہ کی تیرے بارے میں نافرمانی کی میں نے اسے اتنی سزا نہیں دی جتنا اللہ کی اطاعت میں اسے اجر دیا سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا ۔ |
| ۴۰۶۔ حَدِيْثُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بِشَيْءٍ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرِ الْقُلُوْبِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَعْرِفُهُ فِي الْمَرْفُوْعِ | دلوں کے جوڑنے سے زیادہ کوئی بڑی شئے اللہ کے نزدیک کوئی نہیں ہے سخاوی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا ۔ |
| ۴۰۷۔ حَدِيْثُ مَا عَزَلَ مَنْ وَّلِيَ وَلَدَهُ قَالَ شَيْخُنَا لَا أَصْلَ لَهُ قُلْتُ بَلْ هُوَ مَوْضُوْعٌ فِي مَبْنَاهُ وَبَاطِلٌ فِي مَعْنَاهُ ۔ | کسی ولی نے اپنے بیٹے کو معزول نہیں کیا ۔ ہمارے شیخ فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں ملا علی قاری فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ موضوع ہے اور معنًی بھی باطل ہے ۔ |
| ۴۰۸۔ حَدِيْثُ مَا عَزَّتِ النِّيَّةُ فِي الْحَدِيْثِ إِلَّا شَرَفًا قَالَ الْخَطِيْبُ لَا يُحْفَظُ مَرْفُوْعًا وَإِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ هَارُوْنَ ۔ | حدیث کی نیت نے جتنی عزت کی خدا تعالیٰ نے اسے شرف بخشا خطیب کہتے ہیں یہ مرفوعاً ثابت نہیں بلکہ ابن ہارون کا قول ہے ۔ |
| ۴۰۹۔ حَدِيْثُ مَا عَزَّ بِشَيْءٍ | جس شئے کی زیادہ عزت کی گئی وہی |

اِلَّا دَھَانَ وَھُوَ مَعْنَی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ عَنْ اَنَسٍ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ۔

ذلیل ہوئی۔ یا ایک حدیث صحیح کے معنی ہیں۔ جو انسؓ سے مروی ہے کہ اللہ پر یہ فرض ہے کہ دنیا میں جب کوئی شئے بلند کی جاتی ہے تو اسے گرا دیتا ہے اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴۱۰۔ حَدِیْثُ مَا فَضَلَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ بِفَضْلِ صَوْمٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ وَّلٰکِنْ بِشَیْءٍ وَقَرَ فِیْ قَلْبِہٖ اَیْ سَکَنَ وَثَبَتَ وَاسْتَمَرَّ وَاسْتَقَرَّ مِنْ ذِکْرِ الرَّبِّ وَھُوَ فِی الْاِحْیَاءِ وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ لَمْ اَجِدْہُ مَرْفُوْعًا وَھُوَ عِنْدَ الْحَکِیْمِ التِّرْمِذِیِّ فِی النَّوَادِرِ مِنْ قَوْلِ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ ۔

ابوبکرؓ کی فضیلت نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں، لیکن وہ تو اس شئے کی بنا پر ہے جو ان کے دل میں ذکر خداوندی کی بنا پر راسخ ہو گئی تھی۔ یہ حدیث احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں۔ میں نے اسے مرفوعاً نہیں پایا۔ لیکن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ ترمذیؒ کی نوادر میں یہ بکر بن عبداللہ المزنی کا قول ہے۔

۴۱۱۔ حَدِیْثُ مَا کَثُرَ اَذَانُ بَلْدَۃٍ اِلَّا قَلَّ بَرْدُھَا اَخْرَجَہُ الدَّیْلَمِیُّ بِلَا سَنَدٍ عَنْ عَلِیٍّ وَفِی اللَّآلِیْ حَدِیْثُ مَا مِنْ مَدِیْنَۃٍ یَکْثُرُ اَذَانُھَا اِلَّا قَلَّ بَرْدُھَا مَوْضُوْعٌ ۔

جب کسی شہر میں اذانیں زیادہ ہوتی ہیں تو اس کی سردی کم ہو جاتی ہے۔ اسے دیلمیؒ نے بلا سند حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے لآلی میں ہے یہ حدیث کہ جب کسی شہر میں اذانیں زیادہ ہوتی ہیں۔ تو اس کی سردی کم ہو جاتی ہے۔ یہ موضوع ہے۔

۴۱۲۔ حَدِیْثُ مَا کُلَّ مَرَّۃٍ تَسْلَمُ الْجَرَّۃُ لَیْسَ بِحَدِیْثٍ ۔

ہر بار مٹکا سالم رہتا ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔

۴۱۳۔ حَدِیْثٌ مَا امْتَلَأَتْ دَارٌ مِنَ الدُّنْیَا حَبْرَۃً اِلَّا امْتَلَأَتْ مِنْھَا عِبْرَۃً قَالَ الْعِرَاقِیُّ رَوَاہُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ مُرْسَلًا وَالْحَبْرَۃُ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُھْمَلَۃِ وَسُکُوْنِ الْمُوَحَّدَۃِ السُّرُوْرُ وَمِنْہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ اَیْ یُسَرُّوْنَ وَالْعِبْرَۃُ الدَّمْعُ السَّائِلُ ۔

دنیا کا کوئی گھر نعمتوں سے جب بھی بھرتا ہے۔ تو وہ عبرت سے بھر جاتا ہے۔ عراقی رح کہتے ہیں۔ اسے ابن المبارک نے یحیٰی رح بن کثیر سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ اور حبرہ کے معنی خوشی کے ہیں۔ اسی سے اللہ تعالےٰ کا قول ہے "وہ باغ میں خوش ہوں گے"، اور عبرت سے مراد بہنے والا آنسو۔

۴۱۴۔ حَدِیْثٌ مَا مِنْ لَیْلَۃٍ اِلَّا یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مَنْ تَغْبِطُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ اَھْلَ الْمَسَاجِدِ الخ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ اَصْلٌ ۔

کوئی رات ایسی نہیں گذرتی جب کہ منادی یہ ندا نہ کرتا ہو۔ کہ اہل قبور تم کس سے رشک کرتے ہو۔ تو وہ جواب دیں گے اہل مساجد سے اس کی کوئی اصل نہیں۔

۴۱۵۔ حَدِیْثٌ مَا مِنْ جَمَاعَۃٍ اجْتَمَعَتْ اِلَّا وَفِیْھِمْ وَلِیُّ اللّٰہِ لَا ھُمْ یَدْرُوْنَ بِہٖ وَلَا ھُوَ یَدْرِیْ بِنَفْسِہٖ لَا اَصْلَ لَہٗ وَھُوَ کَلَامٌ بَاطِلٌ فَاِنَّ الْجَمَاعَۃَ قَدْ تَکُوْنُوْنَ فُجَّارًا یَمُوْتُوْنَ عَلَی الْکُفْرِ وَالْفُجُوْرِ

کوئی جماعت ایسی نہیں جب وہ جمع ہو تو اس میں ایک نہ ایک ولی ضرور ہوتا ہے جسے نہ تو لوگ جانتے ہیں۔ اور نہ وہ خود اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ کلام باطل ہے۔ کیونکہ جماعت تو فجار کی بھی ہوتی ہے۔ جو کفر پر مر جاتے ہیں۔ اگر

كذا ذكره بعضهم ولو صح سنده فباب التأويل واسع عندهم.

اس کی صحیح سند ہو، تو تاویل کا دروازہ بہت وسیع ہے۔

۴۱۶ - حديث ما من نبي نبئ الا بعد الاربعين قال ابن الجوزي انه موضوع ذكره الزركشي وسكت عنه السيوطي قلت ويعارضه نص قوله تعالى في يحيى وآتيناه الحكم صبيا وفي يوسف واوحينا اليه لتنبئنهم بامرهم هذا الآية ولو ثبت يحمل على الغالب

جو بھی نبی بنایا گیا ہے وہ چالیس سال کی عمر میں بنایا گیا ہے زرکشی کہتے ہیں ابن الجوزی کا قول ہے یہ موضوع ہے۔ اور سیوطی نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ قرآن کی بھی معارض ہے اللہ تعالیٰ یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں، ہم نے انہیں حکم بچپن میں دیا۔ اور یوسف کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے واوحینا الیہ لتنبئنہم بہذا الآیۃ۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو اکثریت پر محمول ہوگا۔

۴۱۷ - حديث ما النار في اليبس باسرع من الغيبة في حسنات العباد ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجد له اصلا واليبس بفتحتين وبضم فسكون اليابس والمراد به الحطب اليابس ونحوه.

خشک چیزوں میں غیبت سے زیادہ بندے کی نیکیوں پر آگ اثر نہیں کرتی اسے غزالی رح نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں، یبس سے مراد خشک لکڑی ہے۔

۴۱۸ - حديث ما وسعني ارضي ولا سمائي ولكن وسعني قلب عبد المؤمن في الاحياء و

مجھے میری زمین اور میرے آسمان نے وسعت نہیں دی، لیکن مومن بندے کے قلب نے مجھے وسعت دی ہے، یہ حدیث احیاء میں ہے

قَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ اَرَ لَهُ اَصْلًا وَقَالَ
ابْنُ تَيْمِيَّةَ هُوَ مَذْكُوْرٌ فِي
الْاِسْرَائِيْلِيَّاتِ وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ
مَعْرُوْفٌ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَفِي الذَّيْلِ وَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَعْنَاهُ
وَسِعَ قَلْبُهُ الْاِيْمَانَ بِيْ وَمَحَبَّتِيْ
وَاِلَّا فَالْقَوْلُ بِالْحُلُوْلِ كُفْرٌ وَقَالَ
الزَّرْكَشِيُّ وَضَعَهُ الْمَلَاحِدَةُ
وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ فِي
الزُّهْدِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ
اِنَّ اللهَ فَتَحَ السَّمٰوٰتِ لِحِزْقِيْلَ
حَتّٰى نَظَرَ اِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ
حِزْقِيْلُ سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ شَانَكَ
يَا رَبِّ فَقَالَ اللهُ اِنَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ضَعُفَتْ عَنْ اَنْ
تَسَعَنِيْ وَوَسِعَنِيْ قَلْبُ الْعَبْدِ
الْمُؤْمِنِ الْوَادِعِ اللَّيِّنِ اِنْتَهٰى وَفِيْهِ
اِيْمَاءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

عراقی فرماتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں
پائی۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ اسرائیلیات
میں تو موجود ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کی کوئی معروف سند نہیں، ذیل
میں بھی اسی قسم کا قول ہے اور اس کے معنی
یہ ہیں، کہ مومن کا دل مجھ پر ایمان لانے اور
اور میری محبت کی بنا پر وسیع ہو گیا۔ اور اگر
یہ مراد لی جائے کہ میں اس کے قلب میں حلول
کر آیا تو یہ کفر ہے زرکشیؒ کہتے ہیں اس حدیث
کو کفار نے وضع کیا ہے سیوطیؒ کہتے ہیں امام
احمد بن حنبل نے اپنی زہد میں وہب بن منبہ سے
روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو حزقیل
کے لئے کھول دیا، حتی کہ اس نے عرش پر نظر ڈالی
حزقیل بولا اے رب تیری شان کتنی بڑی ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان و زمین مجھے وسعت دینے
میں عاجز آگئے، مجھے نیک مومن بندے کے دل
نے وسعت دیدی، اس میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ
کے اس قول کی جانب "ہم نے اپنی امانت کو زمین
و آسمان پر پیش کیا، انہوں نے اسے اٹھانے سے

وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ۔ | انکار کر دیا۔ اور اس سے گھبرا گئے لیکن اسے انسان نے اٹھا لیا۔

**فائدہ** ۔ اکثر محدثین اس حدیث کو موضوع قرار دیتے رہے ہیں رہا امام احمد کا وہب بن منبہ سے یہ روایت کرنا تو اولاً تو ملا علی قاری نے اس کی سند بیان نہیں کی ثانیاً وہب بن منبہ تابعی ہیں۔ اور یہ روایت مرسل ہو گئی اور مغیبات میں مرسل ہرگز قابل قبول نہیں ہوتی۔ تیسرے یہ کہ ملا علی قاری نے جو آیت سے استدلال کیا ہے تو مفسرین کا امانت کے معنی میں بہت اختلاف ہے۔ اور ملا علی قاری نے ایک موضوع روایت کو تسلیم کرنے کے لئے جو اس کے معنی مراد لئے ہیں اس کا کوئی مفسر قائل نہیں۔

۴۱۹۔ حَدِیْثُ مُتْ مُسْلِمًا وَلَا تُبَالِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَعْلَمُهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ قُلْتُ وَمَعْنَاهُ صَحِیْحٌ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ۔ | مسلم مر اور پرواہ نہ کر۔ سخاوی رحمہ کہتے ہیں۔ میں ان الفاظ سے اسے نہیں جانتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے تم اسلام کی حالت میں مرو۔

۴۲۰۔ حَدِیْثُ الْمَجَرَّةُ بَابُ السَّمَاءِ ذَكَرَهُ فِی النِّهَایَةِ مِنْ غَیْرِ عَزْوٍ۔ | مجرہ آسمان کا دروازہ ہے (علم نجوم کے لحاظ سے مجرہ ایک منطقہ کا نام ہے) یہ نہایہ میں مذکور ہے۔

۴۲۱۔ حَدِیْثُ الْمَحَبَّةُ مُكَبَّةٌ كَمَا هُوَ مَعْنٰی حَدِیْثِ حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ | محبت اوندھا گرانے والی ہے یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ کسی شئے کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

۴۲۲ حَدِيْثُ مَحَبَّةُ الْآبَاءِ صِلَةٌ فِي الْأَبْنَاءِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ بِهٰذَا اللَّفْظِ ۔

آباء کی محبت بیٹوں کے لئے صلہ رحمی ہے سخاوی رحمہ کہتے ہیں میں ان الفاظ سے اس سے واقف نہیں ۔

۴۲۳ حَدِيْثُ الْمَحْسُوْدِ مَرْزُوْقٌ بَيَّضَ لَهُ السَّخَاوِيُّ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ عَلَيْهِ قُلْتُ لِأَنَّهُ كُلَّمَا حَسَدَهُ إِخْوَانُهُ رَفَعَ شَأْنَهُ إِذَا كَانَ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ ۔

جس سے حسد کیا جائے اسے رزق دیا جاتا ہے سخاوی نے اس کی سرخی بنائی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا ملا علی قاری فرماتے ہیں جب اس کے بھائی اس سے حسد کرتے ہیں تو اس کی شان خدا کی نعمتوں کا شکر کرنے کی بنا پر بلند ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں زیادہ دوں گا۔

۴۲۴ حَدِيْثُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ أَفْضَلُ مِنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ قَالَ الْخَطِيْبُ مَوْضُوْعٌ ذَكَرَهُ الزَّرْكَشِيُّ وَقَالَ هُوَ مِنْ كَلَامِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَرُوِيَ مَرْفُوْعًا وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ السَّخَاوِيُّ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ وَلِلْخَطِيْبِ فِي تَارِيْخِهِ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنْ

علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے افضل ہے خطیب رحمہ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ زرکشی رحمہ نے ذکر کیا ہے۔ اور یہ حسن بصری کا کلام ہے اور مرفوعاً بھی یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے وزن کی گئی تو یہ اس سے وزنی ہو گئی۔ سخاوی رحمہ کہتے ہیں اسے ابن عبد البر رحمہ نے ابو الدرداء رضی سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ علماء کی سیاہی قیامت کے روز شہداء کے خون سے وزن کی جائے گی خطیب نے اپنی تاریخ میں ابن عمر رضی سے مرفوعاً روایت کیا ہے علماء کی سیاہی شہداء کے

ابنِ عمر رفعه وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح عليهم وفي سنده محمد بن جعفر اتهم بالوضع قلت ومعناه صحيح لأن نفع دم الشهيد قاصر ونفع قلم العالم متعدٍ حاضرٌ۔

کے خون سے وزن کی گئی تو اسے ترجیح دی گئی۔ اور اس کی سند میں محمد بن جعفر ہے۔ جس پر وضع کی تہمت ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ شہید کا خون نفع پہنچانے سے قاصر ہے۔ اور عالم کی سیاہی کا نفع متعدی اور ظاہر ہے۔

۴۲۵ - حديث المرء يسعد لا بأبيه ولا بجده هو معنى حديث من بطأ به عمله لم يسرع به نسبه ويمكن أن يزاد ويقال ولا بكده وقد ضبط حديث لا ينفع ذا الجد منك الجد بفتح الجيم وفي رواية بكسرها۔

آدمی اپنی نیک بختی پر ہوتا ہے۔ نہ کہ باپ دادا کی۔ یہ معنی ہیں۔ اس حدیث کے جہاں عمل پہنچ سکتا ہے۔ وہاں نسب نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس میں یہ زیادتی بھی ممکن ہے۔ کہ یوں کہا جائے۔ کہ نہ کوشش سے۔ اور یہ حدیث ہے۔ کہ کوشش کرنے والے کی کوشش تجھے نفع نہیں پہنچا سکتی۔

۴۲۶ - حديث المرء على دين خليله فلينظر بمن يخالل رواه أبو داود والترمذي وحسنه وغيرهم من حديث أبي هريرة مرفوعا قال الزركشي فأخطأ

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے اسے ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور ترمذیؒ نے اسے حسن قرار دیا ہے اور دیگر محدثین نے اسے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے زرکشیؒ کہتے ہیں ابن الجوزیؒ نے

| | |
|---|---|
| اِبْنُ الْجَوْزِيِّ فَاَوْرَدَهُ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ | غلطی کھائی ہے کہ اسے موضوعات میں شمار کیا ہے |
| ۳۴۷۔ حَدِيْثُ اَلْمَرَضُ يَنْزِلُ | بیماری ایک دم نازل ہوتی ہے |
| جُمْلَةً وَاحِدَةً وَالْبُرْءُ يَنْزِلُ قَلِيْلًا | اور شفا تھوڑے تھوڑے ہوتی ہے سخاوی |
| قَلِيْلًا قَالَ السَّخَاوِيُّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ | کہتے ہیں اسے حاکم نے اپنی تاریخ میں روایت |
| فِي تَارِيْخِهِ وَالْخَطِيْبُ فِي الْمُتَّفِقِ | کیا ہے خطیب رح نے متفق میں اور |
| وَالدَّيْلَمِيُّ مِنْ طَرِيْقِ الْحَارِثِ بْنِ | دیلمی رح نے حارث بن عبداللہ الصغانی رح |
| عَبْدِ اللهِ الصَّغَانِيِّ بِسَنَدِهِ عَنْ | کے واسطے سے حضرت عائشہ رض سے |
| عَائِشَةَ بِهِ مَرْفُوْعًا وَهُوَ بَاطِلٌ | مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن یہ باطل |
| فَالصَّغَانِيُّ اُتُّهِمَ بِالْوَضْعِ وَقَدْ | ہے کیونکہ صغانی وضع کے ساتھ متہم ہے |
| قَالَ الْخَطِيْبُ عَقِيْبَ اِيْرَادِهِ لَهُ | خطیب رح نے اسے نقل کرنے کے بعد لکھا |
| اَنَّهُ اَخْطَأَ فِيْهِ خَطَأً فَظِيْعًا وَاَتَى | ہے کہ اس میں دیلمی رح نے سخت خطا کی ہے |
| اَمْرًا شَنِيْعًا وَلَا يَثْبُتُ عَنِ النَّبِيِّ | اور بہت بری بات بیان کی ہے اور |
| عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِوَجْهٍ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی صحابی |
| مِنَ الْوُجُوْهِ وَلَا عَنْ اَحَدٍ مِنَ | سے کسی طریقہ سے بھی ثابت نہیں، یہ عروہ رض |
| الصَّحَابَةِ وَاِنَّمَا هُوَ قَوْلُ عُرْوَةَ بْنِ | بن الزبیر کا قول ہے، سیوطی رح کہتے ہیں اسے |
| الزُّبَيْرِ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ رَوَاهُ | دیلمی رح اور حاکم رح نے تاریخ میں عبداللہ |
| الدَّيْلَمِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي التَّارِيْخِ مِنْ | بن الحارث کے واسطے سے حضرت |
| طَرِيْقِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ | عائشہ رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے |
| عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا اِنْتَهٰى وَكَلَامُهُ | اور ان کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے |

| | |
|---|---|
| يُفِيدُ اَنَّهُ غَيْرُ مَوْضُوعٍ كَمَا لَا يَخْفٰى | کہ یہ موضوع نہیں۔ |
| ۴۲۸۔ حَدِيْثُ الْمَرِيْضِ اَنِيْنُهٗ | مریض کا کراہنا تسبیح۔ اس کا |
| تَسْبِيْحٌ وَصِيَاحُهٗ تَكْبِيْرٌ وَنَفَسُهٗ | چیخنا تکبیر۔ اس کا سانس صدقہ۔ اس |
| صَدَقَةٌ وَنَوْمُهٗ عِبَادَةٌ وَنَقْلُهٗ | کا سونا۔ عبادت اور اس کا ایک |
| مِنْ جَنْبٍ اِلٰى جَنْبٍ جِهَادٌ فِيْ | طرف سے دوسری طرف کروٹ لینا |
| سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ اِنَّهٗ | جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ عسقلانی فرماتے |
| لَيْسَ بِثَابِتٍ۔ | ہیں یہ ثابت نہیں۔ |
| ۴۲۹۔ حَدِيْثُ مَسْحِ الرَّقَبَةِ | گردن کا مسح کرنا طوق سے امان ہے |
| اَمَانٌ مِّنَ الْغُلِّ قَالَ النَّوَوِيُّ | نووی شرح المہذب میں فرماتے ہیں یہ |
| فِيْ شَرْحِ الْمُهَذَّبِ اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ | موضوع ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں |
| قُلْتُ لٰكِنْ رَوَاهُ اَبُوْ عُبَيْدٍ | اسے ابو عبید القاسم نے موسیٰ بن طلحہ سے |
| الْقَاسِمُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ | روایت کیا ہے کہ جو شخص اپنی گدی کا سر |
| عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَنْ | کے ساتھ مسح کرے وہ طوق سے محفوظ رکھا |
| مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَاْسِهٖ وُقِيَ عَنِ | جائے گا۔ یہ حدیث موقوف ہے۔ لیکن |
| الْغُلِّ وَالْحَدِيْثُ مَوْقُوْفٌ اِلَّا | مرفوع کے حکم میں ہے۔ کیونکہ اس میں رائے |
| اَنَّهٗ فِي الْحُكْمِ مَرْفُوْعٌ لِاَنَّ مِثْلَهٗ | اور قیاس کا دخل نہیں۔ اور اس کی تائید |
| لَا يُقَالُ بِالرَّاْيِ وَيُقَوِّيْهِ مَا | وہ روایت کرتی ہے۔ جو مسند فردوس میں |
| رُوِيَ مَرْفُوْعًا مِّنْ مُّسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ | ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً سند ضعیف |
| مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لٰكِنْ بِسَنَدٍ | کے ساتھ مروی ہے۔ اور ضعیف پر |

ضَعِیْفٌ وَالضَّعِیْفُ یُعْمَلُ بِهٖ فِیْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اِتِّفَاقًا وَلِذَا قَالَ اَئِمَّتُنَا اَنَّ مَسْحَ الرَّقَبَةِ مُسْتَحَبٌّ اَوْ سُنَّةٌ ۔

فضائل میں عمل کیا جا سکتا ہے اسی باعث ہمارے آئمہ کا قول کہ گردن کا مسح مستحب یا سنت ہے۔

فائدہ ۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے تو اختلاف اس بات میں ہے کہ گردن کا مسح کانوں کے بعد الٹے ہاتھوں سے کرنا یہ بدعت ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت نہیں۔ رہی موسیٰ بن طلحہ کی حدیث اس کی تائید دوسری حدیث بھی کرتی ہے۔ جس میں آتا ہے کہ حضور جب سر کا مسح فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو گدی تک لے جاتے۔ پھر انہیں وہیں واپس لاتے جہاں سے مسح شروع فرمایا تھا۔ تو اس سے گدی کا مسح تو ثابت ہوا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پورے سر کا مسح کیا جائے اور اسی کے ساتھ سیدھے ہاتھوں سے گدی کا مسح کیا جائے۔ تو یہ مسح تو سنت ہے۔ اور اگر کانوں کے مسح کے بعد الٹے ہاتھ سے گدی کا مسح کیا جائے۔ جیسا کہ فقہا لکھتے ہیں تو وہ تو ان احادیث سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

۴۳۰ ۔ حَدِیْثُ مَسْحِ الْعَیْنَیْنِ بِبَاطِنِ اَنْمُلَةِ السَّبَّابَتَیْنِ بَعْدَ تَقْبِیْلِهِمَا عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ قَوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ

دونوں شہادت کی انگلیوں کے پوروں سے انہیں چومنے کے بعد آنکھوں کا مسح کرنا جس وقت موذن اشہدان محمد رسول اللہ کہے۔ تو سننے والا اشہدان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا کہے۔ اور یہ فعل کرے۔ اسے دیلمی ؒ نے فردوس میں

| | |
|---|---|
| بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ عَلَیْہِ | ابو بکر رضؓ صدیق سے روایت کیا ہے۔ کہ |
| السَّلَامُ نَبِیًّا ذَکَرَہُ الدَّیْلَمِیُّ فِی | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا |
| الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ | جو یہ کام کرے اس کے لئے میری شفاعت |
| الصِّدِّیْقِ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ | حلال ہو گئی۔ سخاوی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح |
| قَالَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ حَلَّتْ | نہیں اور شیخ احمد الرواد نے اسے اپنی کتاب |
| عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ قَالَ السَّخَاوِیُّ | موجبات الرحمہ میں روایت کیا ہے۔ لیکن اس |
| لَا یَصِحُّ وَاَوْرَدَہُ الشَّیْخُ اَحْمَدُ الرَّدَّادُ | کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔ اور سند بھی |
| فِیْ کِتَابِہٖ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمٰنِ بِسَنَدٍ | منقطع ہے۔ اور وہ یہ روایت خضر علیہ السلام |
| فِیْہِ مَجَاھِیْلُ مَعَ اِنْقِطَاعِہٖ عَنِ | سے کرتے ہیں۔ اور اس مضمون میں جتنی بھی |
| الْخَضِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَکُلُّ مَا یُرْوٰی | روایات مروی ہیں کوئی بھی صحیح نہیں۔ ملا علی |
| فِیْ ھٰذَا فَلَا یَصِحُّ رَفْعُہٗ اَلْبَتَّۃَ | قاری فرماتے ہیں جب حضرت ابو بکر صدیق |
| قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُہٗ عَلَی | سے یہ قول ثابت ہو گیا۔ تو عمل کے لئے کافی |
| الصِّدِّیْقِ فَیَکْفِی الْعَمَلُ بِہٖ لِقَوْلِہٖ | ہے۔ کیونکہ حضور کا ارشاد ہے میری سنت اور |
| عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ | خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لو۔ اور |
| سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَقِیْلَ | یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ یہ فعل نہ کیا جائے اور نہ |
| لَا یُفْعَلُ وَلَا یُنْھٰی وَغَرَابَتُہٗ لَا | منع کیا جائے۔ اور اس کا غریب ہونا اہل عقل |
| تَخْفٰی عَلٰی ذَوِی النُّھٰی ۔ | سے مخفی نہیں۔ |

فائدہ:۔ نہ خود یہ فعل کیا جائے۔ بلکہ اس سے منع بھی کیا جائے۔ کیونکہ یہ بدعت سیئہ ہے۔ رہا ملا علی قاری کا یہ قول کہ یہ حدیث حضرت ابو بکرؓ صدیق سے ثابت

ہے۔ تو اختلاف تو ثبوت میں ہے۔ اور امام سخاوی اسے غیر صحیح قرار دے رہے ہیں۔ تو اس پر عمل کیسے جائز ہوگا۔ ثانیاً جواب موذن کی جو روایات ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔ جو موذن کہتا ہے اور جس روایت میں رضیت باللہ ربا الخ کے الفاظ ہیں۔ اس روایت میں یہ ہے۔ کہ یہ کلمہ ہر دو کلمۂ شہادت سننے کے بعد کہا جائے۔ تو یہ حدیث ان احادیث صحیحہ کے خلاف ہوگی۔ اور جب یہ روایت صحیح نہیں تو روایت صحیحہ کا ترک کیسے جائز ہوگا۔

۴۳۱۔ حَدِیْثُ الْمَصَائِبِ مَفَاتِیْحُ الْاَرْزَاقِ تَرْجَمَہُ السَّخَاوِیُّ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ عَلَیْہِ قُلْتُ وَھُوَ یَحْتَمِلُ فِی الْمَعْنٰی اِحْتِمَالَیْنِ اَحَدُھُمَا اَنَّہُ مُجِیْرُہٗ فِیْ مُصِیْبَتِہٖ وَیُعَوِّضُہٗ خَیْرًا مِنْہُ کَمَا یُشِیْرُ اِلَیْہِ حَدِیْثُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا وَثَانِیْھِمَا مَا اشْتَھَرَ مِنْ قَوْلِھِمْ مَصَائِبُ قَوْمٍ عِنْدَ قَوْمٍ فَوَائِدُ وَمِنَ اللَّطَائِفِ مَوْتُ الْحَمِیْرِ عُرْسُ الْکِلَابِ۔

مصائب رزق کی چابیاں ہیں۔ سخاویؒ نے اس کی سرخی بنائی ہے۔ لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ دو معنی کو محتمل ہے ایک تو یہ کہ خدا مصیبت پر اجر دیتا ہے اور اس کے عوض بھلائی عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث اس کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے بعد میرے لئے خیر عطا فرما۔ دوسرے یہ کہ لوگوں میں جو قول مشہور ہے ایک قوم کی مصیبتیں دوسری قوم کے نزدیک فائدے ہیں اور ایک لطیفہ ہے کہ گدھے کی موت کتوں کی شادی ہے۔

۴۳۲۔ حَدِیْثُ مُصَارَعَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَبَا جَھْلٍ لَا اَصْلَ لَہٗ کَمَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوجہل سے کشتی لڑنا اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ حلبی نے حاشیۃ الشفاء

ذكره العجلوني في حاشية المشكوة.

میں تحریر کیا ہے۔

۴۳۳ - حديث مصر أطيب الأرضين ترابا وعجمها أكرم العجم أنسابا قال العسقلاني يذكر معناه عن عمرو بن العاص ولا أعرفه مرفوعا انتهى ولعل المراد بعجمها اليهود والنصارى فإنهم من نسب يعقوب بن إسحق بن إبراهيم الخليل عليه السلام.

مصر تمام زمینوں میں مٹی کے لحاظ سے سب سے زیادہ پاک ہے۔ اور اس کے عجم بلحاظ نسب عجمی لوگوں میں سب سے زیادہ شریف ہیں۔ عسقلانی رح فرماتے ہیں اس معنی میں ایک روایت عمرو رض بن العاص سے بھی مروی ہے۔ لیکن میں کسی کو مرفوع نہیں پاتا۔ ہو سکتا ہے کہ عجم سے مراد یہود و نصاری ہوں۔ کیونکہ وہ نسبًا یعقوب بن اسحق بن ابراہیم ع کی اولاد سے ہیں۔

۴۳۴ - حديث مصر كنانة الله في أرضه ما طلبها عدو إلا أهلكه الله وكنانة السهم بالكسر جعبة من جلد لا خشب فيه أو بالعكس على ما في القاموس قال السخاوي لم أر الحديث بهذا اللفظ وورد بمعناه أحاديث لا صحيح منها شيء لكن في صحيح مسلم عن أبي ذر مرفوعا إنكم ستفتحون

مصر اللہ کی زمین میں اس کا ترکش ہے جس دشمن نے بھی اسے طلب کیا اللہ نے سے ہلاک کردیا۔ سخاوی رح کہتے ہیں میں نے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو کہیں نہیں پایا اور اس معنی میں بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔ جس میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ لیکن صحیح مسلم میں ابوذر رض سے مرفوعا مروی ہے عنقریب تم ایک زمین کو فتح کروگے۔ جس میں قیراط کا ذکر کیا جائے گا۔ تم اس کے باشندوں

أرضًا يُذكر فيها القيراط فاستوصوا بأهلها خيرًا فإن لهم ذمة ورحمًا قال الزهري الرحم باعتبار هاجر والذمة باعتبار إبراهيم أي ابن النبي عليه الصلوٰة و السلام وقال العسقلاني أراد بالذمة العهد الذي دخلوا به في الإسلام أيام عمر فإن مصر فتحت صلحًا وفي هذا الحديث من أعلام نبوته عليه السلام فتح مصر وإعطاء أهلها العهد وكذا قال الزركشي لا أصل له لكن في الطبراني من حديث كعب بن مالك إذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خيرًا فإن لهم ذمة وأصله في مسلم و قال السيوطي في كتاب الخطط يقال إن في بعض كتب الإلهية مصر خزائن الأرض كلها فمن

کو بھلائی کی وصیت کرو، کیونکہ ان کے لئے ذمہ اور صلہ رحمی کا تعلق ہے، زہری فرماتے ہیں رحم کا تعلق باعتبار فتح اور ذمہ داری کا تعلق ابراہیم کا انکی اولاد سے ہونے کے باعث امام عسقلانی فرماتے ہیں ذمہ سے وہ عہد مراد ہے جس کے ذریعہ وہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلام میں داخل ہوئے، کیونکہ مصر صلحاً مفتوح ہوا اور یہ اس حدیث میں مصر کے مفتوح ہونے کے بارے میں حضور کی پیشینگوئی ہے، اور اس کے باشندوں کے لئے عہد کی اسی طرح زرکشی رح کہتے ہیں، کہ پہلی روایت کی کوئی اصل نہیں، لیکن طبرانی رح میں کعبؓ بن مالک سے یہ حدیث مروی ہے، کہ جب تم مصر فتح کرو، تو قبطیوں کو بھلائی کی وصیت کرو، کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے، اور اس کی اصل صحیح مسلم میں ہے، سیوطی رح کتاب الخطط میں فرماتے ہیں، بعض کتاب الٰہیہ میں مصر تمام زمین کا خزانہ ہے جو شخص اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے، اللہ تعالیٰ اسے

فَمَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ
وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ مِصْرُ بَلَدٌ
مُعَافَاةٌ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ اَرَادَهَا
بِسُوْءٍ كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَعَنْ
اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَهْلُ مِصْرَ
الْجُنْدُ الضِّعَافُ كَادَهُمْ اَحَدٌ
اِلَّا كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَتَهُمْ قَالَ تُبَيْعُ
بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِيُّ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ
مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ بِذٰلِكَ
اَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ وَقَدْ وَرَدَ لَفْظُ الْكِنَانَةِ
فِي الشَّامِ اَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ
عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ
قَرَأْتُ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَعْضِ
الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ الشَّامُ
كِنَانَتِيْ فَاِذَا غَضِبْتُ عَلٰى قَوْمٍ
رَمَيْتُهُمْ مِنْهَا بِسَهْمٍ۔

ٹکڑے ٹکڑے فرما دیتا ہے کعب احبار سے روایت ہے مصر ایسا شہر ہے جو فتنوں سے مامون ہے جو اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالٰے اسے الٹے منہ گراتا ہے ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے اہل مصر کمزور لشکر ہے قریب ہے کہ کوئی ان کا ارادہ کرے، مگر اللہ تعالٰے ان کی حفاظت فرمائے گا تبیع بن عامر الکلاعی کہتے ہیں میں نے اس بات کی خبر معاذ بن جبل سے بیان کی انہوں نے فرمایا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے۔ اور کنانہ کا لفظ شام کے بارے میں بھی وارد ہوا ہے۔ ابن عساکر رحمہ نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے ان کتابوں میں جو اللہ تعالٰے نے بعض انبیاء پر نازل فرمائی ہیں، یہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ شام میرا تیر ہے، جب میں کسی پر غضب ناک ہوتا ہوں۔ تو اس تیر کے ذریعہ انہیں مارتا ہوں۔

۴۴۳ حَدِيْثُ الْمَضْمَضَةِ وَ
الْاِسْتِنْشَاقِ ثَلٰثًا فَرِيْضَةٌ لِلْجُنُبِ

جنبی کے لئے تین بار کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا فرض ہے لیکن یہ روایت لفظ

موضوع مبناه وإن كان صحيحًا عندنا معناه۔

موضوع ہے۔ اگرچہ اس کے معنی ہمارے نزدیک صحیح ہیں۔

۴۳۶۔ حديث المعاصي تزيل النعم قال السخاوي لم أقف عليه يعني مرفوعًا وإلا فهو كلام كثير من السلف وقال الشاعر شعر

إذا كنت في نعمة فارعها
فإن المعاصي تزيل النعم

ذكره ابن الربيع ويؤيده في المعنى قوله تعالى إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم وقوله تعالى فكفرت بأنعم الله فأذاقها الله لباس الجوع الآية۔

گناہ نعمتوں کو زائل کردیتے ہیں سخاوی کہتے ہیں میں اس سے مرفوعاً واقف نہیں ورنہ یہ اکثر اسلاف کا کلام ہے شاعر کہتا ہے ۔ جب تو کسی نعمت میں ہو تو اس سے مڑتا نہ رہ۔ کیونکہ گناہ نعمتوں کو زائل کردیتے ہیں۔ ابن الربیعؒ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس معنی کی اللہ تعالیٰ کا قول بھی تائید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تبدیل نہیں فرماتا، جب تک وہ اپنے آپ کو تبدیل نہ کرلیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہوں نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوک کا لباس پہنا دیا۔ الآیۃ۔

۴۳۷۔ حديث المعدة بيت الداء والحمية رأس الدواء هو من كلام الحارث بن كلدة طبيب العرب ولا يصح رفعه إلى النبي عليه السلام وفي الإحياء مرفوعًا البطنة أصل الداء والحمية أصل الدواء

معدہ بیماری کا گھر ہے۔ اور پرہیز اصل علاج ہے۔ یہ حارث بن کلدہ طبیب عرب کا کلام ہے۔ اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کرنا صحیح نہیں۔ احیاء العلوم میں مرفوعاً مروی ہے۔ پیٹ کی بیماری بیماری کی جڑ ہے۔ اور پرہیز

| | |
|---|---|
| وَعَوِّدُوْا كُلَّ جَسَدٍ بِمَا اعْتَادَ قَالَ | اس کا علاج ہے۔ اور ہر بدن کو اتنا |
| الْعِرَاقِيُّ لَمْ اَجِدْ لَهٗ اَصْلًا وَكَذَا | تیار کرو۔ جتنا تیار کر سکو۔ عراقی رح کہتے ہیں |
| حَدِيْثُ الْمَعِدَةِ حَوْضُ الْبَدَنِ | میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔ اسی |
| وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ الْحَدِيْثَ | طرح یہ حدیث کہ معدہ بدن کا حوض ہے |
| قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ لَا يُعْرَفُ هٰذَا | اور رگیں اس میں آکر ملتی ہیں۔ امام دارقطنی رح |
| مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنَّمَا | فرماتے ہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام |
| هُوَ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ | سے نہیں پہچانا جاتا۔ بلکہ یہ عبد الملک بن |
| بْنِ الْجَعْدِ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ فِي الْحَدِيْثِ | سعید بن الجعد کا کلام ہے۔ زرکشی رح پہلی |
| الْاَوَّلِ لَا اَصْلَ لَهٗ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ | حدیث کے بارے میں کہتے ہیں۔ اس کی کوئی |
| كَلَامِ بَعْضِ الْاَطِبَّاءِ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ | اصل نہیں۔ یہ بعض اطبا کا کلام ہے۔ امام |
| اَخْرَجَ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ | سیوطی رح فرماتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب |
| الصَّمْتِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ | الصمت میں وہب رح بن منبہ سے روایت |
| اَجْمَعَتِ الْاَطِبَّاءُ عَلٰى اَنَّ رَاْسَ | کیا ہے۔ کہ اطبا اسی امر پر متفق ہیں۔ کہ |
| الطِّبِّ الْحِمْيَةُ قُلْتُ وَاَجْمَعَتِ | اصل طب بخار ہے۔ ملا علی قاری رح |
| الْحُكَمَاءُ عَلٰى اَنَّ رَاْسَ الْحِكْمَةِ | فرماتے ہیں۔ حکمار کا اتفاق ہے۔ کہ حکمت |
| الصَّمْتُ وَاَخْرَجَ الْخَلَّالُ مِنْ حَدِيْثِ | کی جڑ خاموشی ہے۔ خلال رح نے حضرت عائشہ |
| عَائِشَةَ مَرْفُوْعًا اَلْاَزْمُ دَوَاءٌ وَ | رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے بخار از نا |
| الْمَعِدَةُ بَيْتُ الدَّاءِ وَعَوِّدُوْا | دوا ہے۔ اور معدہ بیماری کا گھر ہے۔ اپنے |
| بَدَنًا مَا اعْتَادَ اِنْتَهٰى وَالْاَزْمُ يَفْتَحُ | بدنوں کو وہاں تک تیار کرو۔ جہاں تک |

| | |
|---|---|
| فَتَكُونُ الْحِمْيَةُ ؛ | تیار ہو سکیں ؛ |
| ۴۳۸ ۔ حَدِيْثُ مُعَلِّمِ الصِّبْيَانِ إِذَا لَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمْ كُتِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الظَّلَمَةِ مِنْ قَوْلِ مَكْحُولٍ وَهُوَ سَيِّدُ التَّابِعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ؛ | بچوں کے استاد اگر بچوں میں انصاف نہ کریں تو وہ قیامت کے روز ظالموں کے ساتھ لکھے جائیں گے ۔ یہ مکحول رح کا قول ہے ۔ جو شام میں تابعین کے سردار ہیں ؛ |
| ۴۳۹ ۔ حَدِيْثُ الْمُغْتَابِ وَالْمُسْتَمِعِ شَرِيْكَانِ فِي الْإِثْمِ ذَكَرَهُ فِي الْإِحْيَاءِ وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْعِرَاقِيُّ فَلَا يُعْرَفُ لَهُ أَصْلٌ فِي مَبْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ صَحِيْحٌ فِي مَعْنَاهُ إِذَا كَانَ الْمُسْتَمِعُ سَمِعَ بِسَمْعِ الرِّضَاءِ فَفِي الطَّبْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا نَهَى عَنِ الْغِيْبَةِ وَعَنِ الْاِسْتِمَاعِ فِي الْغِيْبَةِ وَفِي التَّنْزِيْلِ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَلَا يَرِدُ قُلْتُ وَرَدَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ نَصْرَهُ أَذَلَّهُ اللهُ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا | غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں ۔ اس کا غزالی رح نے احیاء میں ذکر کیا ہے ، عراقی نے اسے بیان نہیں کیا ، اور اس کی کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی لیکن اس کے معنی صحیح ہیں ، کیونکہ جب سننے والا رضامندی سے سنے تو طبرانی میں ابن عمر رض سے مرفوعاً مروی ہے کہ غیبت اور غیبت کے سننے سے منع کیا گیا ہے ۔ قرآن میں ہے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو ، اور یہ روایت موجود ہے جس کے پاس اس کے مسلم بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے ۔ حالانکہ مدد کی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا ۔ اسے ابن ابی الدنیا نے اس |

فِي ذَمِّ الْعَتَبَةِ عَنْ أَنَسٍ ۔

سے روایت کیا ہے۔

۴۴۴۔ حَدِيثُ الْمَقْلِ تَرْجَمَهُ السَّخَاوِيُّ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ الرَّبِيعِ وَلَمْ أَعْرِفْ مَعْنَاهُ قُلْتُ وَقَدْ ذُكِرَ فِي الْقَامُوسِ لَهُ مَعَانٍ مِنْهَا الْغَطُّ وَالْغَمْسُ وَالْغَوْصُ فِي الْمَاءِ وَغَيْرِهَا قَالَ وَالْمُنَاسِبُ هُنَا أَنَّهُ بِالضَّمِّ الْكُنْدُرُ الَّذِي يَتَدَخَّنُ بِهِ الْيَهُودُ وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُنَاسِبَ فِي هَذَا الْمَقَامِ هُوَ مَقْلُ الذُّبَابِ فِي الطَّعَامِ وَهُوَ غَمْسُهُ وَقَدْ تَقَدَّمَ عَنِ الْمُغْرِبِ أَنَّ حَدِيثَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ صَحِيحٌ مَرْفُوعٌ وَأَمَّا فَامْقُلُوهُ ثُمَّ انْقُلُوهُ فَمَصْنُوعٌ وَمَوْضُوعٌ ۔

ڈبونے کی حدیث۔ سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ ابن الربیع کہتے ہیں، میں اس کے معنی نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں قاموس میں اس کے کئی معنی بیان کئے گئے ہیں، ڈبونا اور پانی میں غوطہ لگانا۔ صاحب قاموس فرماتے ہیں مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مراد وہ انگیٹھی لے جائے جس میں یہود بخور جلاتے ہیں، لیکن ظاہر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام میں مراد مکھی کا کھانے وغیرہ میں ڈبونا مراد لیا جائے۔ اور یہ حدیث گذر چکی۔ جب مکھی برتن میں گر جائے۔ تو اسے اچھی طرح ڈبو دو۔ یہ حدیث صحیح مرفوع ہے۔ اور ثم انقلوہ: الی الروایۃ موضوع ہے۔

۴۴۵۔ حَدِيثُ الْمُقَامِ بِمَكَّةَ سَعَادَةٌ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا شَقَاوَةٌ لَا أَصْلَ لَهُ فِي الْمَرْفُوعِ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي رِسَالَتِهِ ۔

مکہ میں ٹھہرنا سعادت اور مکہ سے نکلنا بدبختی ہے۔ اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں۔ اسے حسن بصری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔

۴۴۲ حدیث ملعون من زاد ولم یشتر قال السخاوی لا اعلمه فی المرفوع قلت لکن ثبت النهی عن النجش وهو ان یزید فی سوم شیء ولم یرد شراءه ۔

وہ شخص ملعون ہے جس نے بولی میں زیادتی کی اور مال نہ خرید اسخاوی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا علامہ قاری فرماتے ہیں آنحضرت صلعم سے نجش کی ممانعت ثابت ہے اور نجش اسی کو کہا جاتا ہے کہ قیمت میں زیادتی کردی جائے اور خریدنے کا ارادہ نہ ہو ۔

۴۴۳ حدیث من ابتلی ببلیتین فلیختر اسهلهما هو معنی قول عائشة ما خیر رسول الله علیه السلام بین امرین الا اختار ایسرهما ما لم یکن اثما ۔

جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے وہ نرم کو اختیار کرے یہ حضرت عائشہ کے قول کے معنی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں اختیار دیا گیا آپ نے نرم کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو ۔

۴۴۴ حدیث من اتت علیه اربعون سنة ولم یغلب خیره شره فلیتجهز الی النار اخرجه الازدی بسنده الی ابن عباس به مرفوعا واشار الیه الخطیب حیث قال عجب من المؤلف تقریره وعلامة الوضع لائحة علیه قلت ان کان العلامة علی اسناده فمسلم والا فلیس فی معناه

جس کی عمر چالیس سال کی ہو جائے اور اسکی بھلائی اسکی شرارت پر غالب نہ آئے تو اسے دوزخ کی تیاری کر لینی چاہیے اسے ازدی نے اپنی سند کے ساتھ ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور خطیب نے ان الفاظ کے ساتھ اس کی جانب اشارہ کیا ہے مؤلف سے بہت تعجب ہے کہ اس نے اس حدیث کا اقرار کیا ہے حالانکہ وضع کی علامت اس پر ظاہر ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں جہاں تک سند سے اس کے موضوع ہونے کا تعلق ہے وہ تو مسلم ہے لیکن معنوی لحاظ سے اس کے

مَا یَدُلُّ عَلٰی بُطْلَانِ مَبْنَاہُ وَفِی بَعْضِ الْاَلْفَاظِ الْعَامَّۃِ فَالْمَوْتُ خَیْرٌ لَہٗ وَیُؤَیِّدُہٗ حَدِیْثُ مَنْ لَمْ یَرْعَوْ عِنْدَ الشَّیْبِ وَیَسْتَحِیْ مِنَ الْعَیْبِ وَلَمْ یَخْشَ اللّٰہَ فِی الْغَیْبِ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْہِ حَاجَۃٌ ذَکَرَہُ الدَّیْلَمِیُّ بِلَا سَنَدٍ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا وَاَمَّا الْحَسَنُ قَوْلُ اَبِیْ یَزِیْدَ لَمَّا رَاٰی وَجْہَہٗ فِی الْمِرْاٰۃِ ظَہَرَ الشَّیْبُ وَلَمْ یَذْہَبِ الْعَیْبُ وَمَا اَدْرِیْ مَا فِی الْغَیْبِ ؞

بطلان کی کوئی وجہ ثابت نہیں ہوئی۔ اور بعض عام لفظوں میں یہ ہے کہ اس کے لئے موت بہتر ہے اور ایک حدیث اس کی تائید کرتی ہے جو بڑھاپے کے وقت نہ ڈرا اور عیب سے نہ ٹھہرایا اور غیب میں اللہ سے نہ ڈرا تو اللہ کے لئے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے (بالفاظ دیگر بیہودہ موضوع ہیں) اور ابو یزید نے جب انہوں نے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا تو کتنی عمدہ بات فرمائی بڑھاپا آگیا اور عیب نہیں گیا۔ اور میں نہیں جانتا کہ غیب میں کیا ہے

۴۴۵۔ حَدِیْثُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُؤْتِیَہُ اللّٰہُ عِلْمًا بِغَیْرِ تَعَلُّمٍ وَہُدًی بِغَیْرِ ہِدَایَۃٍ فَلْیَزْہَدْ فِی الدُّنْیَا لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ اَصْلٌ کَمَا فِی الْمُخْتَصَرِ وَمَعْنَاہُ صَحِیْحٌ مُسْتَفَادٌ مِنْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ؞

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم اور بغیر راہ دکھائے ہدایت عطا ہو جائے تو وہ دنیا میں زہد اختیار کرے۔ اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ مختصر میں ہے اور معنی اس کے صحیح ہیں اور اس حدیث سے ماخوذ ہیں کہ جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس علم کا وارث بناتا ہے جو وہ نہیں جانتا ہے ؞

۴۴۶۔ حَدِیْثُ مَنْ اَحَبَّ

جو شخص اپنے دو محبوب یا شریف چیز طا

حَبِيبَتَيْهِ اَوْ كَرِيمَتَيْهِ يَعْنِي عَيْنَيْهِ
مَنْ كَرُمَ حَبِيبَتَيْهِ فَلَا يَكْتُبَنَّ
بَعْدَ الْعَصْرِ لَا اَصْلَ لَهُ فِي الْمَرْفُوعِ
قَالَ السَّخَاوِيُّ لَعَلَّ الْمَعْنٰى بَعْدَ
خُرُوجِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ
سِرَاجٌ عِنْدَهُ وَقَدْ وَصَّى الْاِمَامُ
اَحْمَدُ بَعْضَ اَصْحَابِهِ اَنْ لَا يَنْظُرَ
بَعْدَ الْعَصْرِ فِي كِتَابٍ اَخْرَجَهُ
الْخَطِيبُ قُلْتُ هُوَ مِنْ كَلَامِ الطَّبِيبِ
كَمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ الْوَرَّاقُ اِنَّمَا
يَاْكُلُ مِنْ دِيَةِ عَيْنَيْهِ انْتَهٰى وَفِي
مَعْنَاهُ الْخَيَّاطُ وَاَرْبَابُ الصَّنَائِعِ

۷۴۴ ـ حَقُّ مَنْ اَحَبَّكَ
لِشَيْءٍ مِلْكُكَ عِنْدَ انْقِضَائِهِ لَيْسَ
بِحَدِيثٍ وَاِنَّمَا يُوجَدُ مَعْنَاهُ مَنْقُوشًا
عَلٰى خَاتَمِ بَعْضِ الْحُكَمَاءِ وَقَدْ
يُقْتَبَسُ اَيْضًا مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ
حَيْثُ قَالُوا الْمُحِبُّ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ
وَتُحِبَّ لِذَاتِهِ لَا لِجَنَّتِهِ وَنَارِهِ

کو چاہتا ہے، تو وہ عصر کے بعد نہ لکھے، اس
کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں، سخاوی کہتے ہیں، ہو
سکتا ہے، کہ ان کے نزدیک عصر کے بعد
بغیر چراغ کے لکھنا ہو۔ امام احمد رحمہ نے اپنے
بعض اصحاب کو وصیت کی تھی، کہ عصر کے
بعد کتاب کی جانب نظر نہ کریں، جیسا کہ
خطیب نے اسے روایت کیا ہے، ملا علی رح
قاری فرماتے ہیں، یہ طبیب کا کلام ہے
جیسا کہ شافعی الوراق کا قول ہے، کہ وہ
اپنی آنکھوں کی دیت کھاتا ہے، اور اس
معنی میں درزی اور ارباب صنائع
داخل ہیں،

جو تجھ سے کسی شئے کے لئے محبت کرے
اس کے پورا کرنے کا وہ مالک ہو جاتا ہے، یہ
حدیث نہیں ہے، ہاں اس کے معنی بعض حکماء
کی انگوٹھیوں پر منقوش تھے اور یہ بھی بعض حکماء کے
قول سے استنباط کیا جاتا ہے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ
اللہ کی عبادت اس کی ذات سے محبت کی بنا پر
کی جائے، نہ کہ جنت و دوزخ کے لئے، حتی کہ امام

| | |
|---|---|
| حَتّٰی قَالَ الْفَخْرُ الرَّازِیُّ مَنْ تَصَوَّرَ | فخر الدین رازی فرماتے ہیں جو شخص یہ خیال کرے کہ |
| اَنَّہٗ لَوْ لَمْ یَخْلُقْ جَنَّۃً وَّلَا نَارًا لَمْ یَکُنْ | اگر جنت و دوزخ نہ پیدا نہ کی جاتی. تو وہ اللہ کی |
| یَعْبُدُ اللّٰہَ فَہُوَ کَافِرٌ بِاللّٰہِ وَلَعَلَّ | عبادت نہ کرتا تو وہ اللہ کے ساتھ کفر کر رہا ہے |
| وَجْہُ ذٰلِکَ الْاِطْلَاقِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمَا | اور شاید اس اطلاق کی وجہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے |
| خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ | میں نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کے |
| وَقَوْلُہٗ سُبْحَانَہٗ وَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ | لئے پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خاص میری |
| وَھٰذَا لَا یُنَافِیْ قَوْلَہٗ عَزَّ وَعَلَا | عبادت کرو اور یہ اس قول خداوندی کے منافی نہیں کہ وہ |
| یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا | اپنے خدا کو خوف و طمع سے پکارتے ہیں یعنی خوف تو اس کے |
| سَوَاءٌ تَقُوْلُ الْمَعْنٰی خَوْفًا مِّنْ | غضب کا اور طمع اس کی رحمت کی یا خوف تو جہنم کا |
| غَضَبِہٖ وَطَمَعًا فِیْ رَحْمَتِہٖ اَوْ خَوْفًا | اور امید جنت کی. دوسری شئے عبادت |
| مِنْ نَارِہٖ وَطَمَعًا فِیْ جَنَّتِہٖ فَاِنَّ | میں ترہیب و ترغیب سے تعلق |
| الثَّانِیْ مِنْ بَابِ التَّرْھِیْبِ وَالتَّرْغِیْبِ | رکھتی ہے. جیسا کہ بندے کو مالک کی |
| فِیْ عِبَادَتِہٖ کَمَا یَرْغَبُ الْعَبْدُ فِیْ | خدمت کی ترغیب دی جاتی ہے اور نافرمانی |
| خِدْمَۃِ سَیِّدِہٖ وَیَرْھَبُ وَکَذَا | سے ڈرایا جاتا ہے. ایسے ہی لڑکے کو والد کے |
| الْوَلَدُ فِیْ حَقِّ وَالِدِہٖ. | حق میں. |
| ۴۸۸۔ حَدِیْثُ مَنْ اَذَلَّ عَالِمًا | جو کسی عالم کو بغیر حق کے ذلیل کرے اللہ |
| بِغَیْرِ حَقٍّ اَذَلَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ | تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام مخلوق کے |
| عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ مِنْ نُسْخَۃِ | سامنے ذلیل کرے گا. یہ سمعان بن المہدی |
| سِمْعَانَ بْنِ الْمَھْدِیِّ الْمَکْذُوْبَۃِ | المکذوبہ کے نسخہ سے منقول ہے. جیسا کہ ذیل |

| | |
|---|---|
| كَذَا فِي الذَّيْلِ . | میں ہے۔ |
| ۴۴۹۔ حَدِيثُ مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلٰى لِسَانِهِ ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوعَاتِ وَقَدْ أَخْطَأَ فَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوْبَ بِهِ مَرْفُوْعًا وَسَنَدُهُ ضَعِيْفٌ وَهُوَ عِنْدَ أَحْمَدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ تَفَجَّرَتْ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ وَرُوِيَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ وَصَلَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ مِنْ طَرِيْقِ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ وَالْحَدِيْثُ الْمُرْسَلُ أَيْضًا حُجَّةٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ . | جس نے اللہ کے لئے چالیس روز تک خلوص اختیار کیا تو خدا کی جانب سے اس کی زبان پر حکمت کی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن انہوں نے غلطی کی۔ کیونکہ ابو نعیم نے حلیہ میں ابو ایوب رضؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ امام احمدؒ نے مکحولؒ سے مرفوعاً لفظ تفجرت (پھوٹنے لگتی ہیں) کے ساتھ روایت کیا ہے (یہ مرسل ہے) زرکشی رحؒ کہتے ہیں یہ ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ سیوطی کہتے ہیں، اسے ابو نعیم نے حلیہ میں مکحولؒ کے ذریعہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔ |
| ۴۵۰۔ حَدِيثُ مَنْ أَسْمَكَ فَلْيَتَّقِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ إِنَّهُ بَاطِلٌ . | جو بلندی اختیار کرے۔ اس سے تحاذر کرنا چاہیئے۔ امام عسقلانی رحؒ فرماتے ہیں یہ باطل ہے۔ |

۴۵۱ حَدِیْثُ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْهِ رَجُلٌ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ الصَّغَانِیُّ مَوْضُوْعٌ۔

جس کے ہاتھ پر ایک آدمی اسلام لے آئے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی صغانی فرماتے ہیں یہ موضوع ہے۔

۴۵۲۔ حَدِیْثُ مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ وَمَنْ کَانَ یَوْمُهٗ شَرًّا مِنْ اَمْسِهٖ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ اِلَّا فِیْ مَنَامٍ لِعَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رَوَّادٍ قَالَ اُوْصِیَ بِهٖ فِی الرُّؤْیَا بِزِیَادَةٍ فِیْ اٰخِرِهٖ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَلَعَنَ الزِّیَادَةَ وَمَنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ زِیَادَةٍ فَهُوَ فِیْ نُقْصَانٍ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْبُسْتِیِّ شِعْرٌ

جو ایک روز برابر ہوا۔ وہ غبن کیا گیا اور جس کا ایک روز شرارتوں میں گزرا۔ وہ ملعون ہے۔ یہ نہیں پہچانی جاتی سوائے عبد العزیز بن رواد کے خواب کے وہ کہتے ہیں مجھے خواب میں یہ وصیت کی گئی ہے اور اس کے آخیر میں کچھ زیادتی بھی ہے۔ اسے بیہقی رح نے روایت کیا ہے اور لعنت زیادتی میں نہیں نقصان میں ہے۔ شاعر کا قول ہے ؎

زِیَادَةُ الْمَرْءِ فِیْ دُنْیَاهُ نُقْصَانٌ
وَرِبْحُهٗ غَیْرُ مَحْضِ الْخَیْرِ خُسْرَانٌ

آدمی کی دنیا میں زیادتی نقصان ہے اور اس کی کمائی میں سوائے ٹوٹے کے کوئی نفع نہیں ہے اور

وَقَدْ قَالَ تَعَالٰی وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انسان ٹوٹے میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اور وصیت کرتے ہیں ساتھ حق کے اور وصیت کرتے ہیں ساتھ صبر کے۔

۴۵۳۔ حَدِیْثُ مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ

جو ظالم کی اعانت کرے اس پر اللہ تعالیٰ ظالم کو مسلط فرما دیتا ہے۔ اسے ابن عساکر نے

فِي تَارِيْخِهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا وَفِي سَنَدِهِ مُتَّهَمٌ بِالْوَضْعِ وَهُوَ أَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَدَوِيُّ نَعَمْ ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ قُلْتُ وَيُؤَيِّدُهُ ثُبُوْتُ أَنَّهُ أَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُسْنِدْهُ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكَرَابِيْسِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللهُ عَلَيْهِ انْتَهَى وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ غُبَارٌ كَمَا لَا يَخْفٰى ۔

اپنی تاریخ میں ابن مسعود رضہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۔ اس کی سند میں ابو زکریا العدوی وضع کے ساتھ متہم ہے ہاں اس کا سخاوی نے ذکر کیا ہے ۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں ۔ اس کی تائید میں وہ ثبوت ہے جو دیلمی نے ابن مسعود رضہ سے بغیر سند کے روایت کیا ہے ۔ (جب سند نہیں تو ثبوت کیسا ۔ عذر گناہ بدتر از گناہ) سیوطی کہتے ہیں ۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اس سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے حسن بن علی بن زکریا ، سعید بن عبدالجبار الکرابیسی حماد بن سلمہ ، عاصم بن بہدلہ ، زر بن حبیش ، ابن مسعود رضہ ۔ سیوطی رح کہتے ہیں ۔ اس سند پر کوئی غبار نہیں ۔ بشرطیکہ یہ حسن بن علی بن زکریا ابو زکریا العدوی نہ ہو ۔

۴۸۵ حَدِيْثُ مَنْ أَعَانَ تَارِكَ الصَّلٰوةِ بِلُقْمَةٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ مَوْضُوْعٌ انْتَهٰى عَلٰى مَا فِي اللَّآلِيْ ۔

جس نے تارک الصلوٰۃ کی ایک لقمہ سے بھی مدد کی ۔ گویا اس نے تمام انبیاء کو قتل کر دیا ۔ یہ موضوع ہے ۔ جیسا کہ لآلی میں ہے ۔

| | |
|---|---|
| ۴۵۵۔ حَدِیْثُ مَنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ حَلَالًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِائَةَ قَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابَ اَلْفِ شَهِيْدٍ بَاطِلٌ وَضَعَهُ دِيْنَارٌ ۔ | جو حلال طور پر غسل جنابت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سفید موتیوں کے سو محل عطا فرماتا ہے اور ہر قطرہ کے بدلے سو شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے ۔ یہ باطل ہے اسے دینار نے وضع کیا ہے ۔ |
| ۴۵۶۔ حَدِیْثُ مَنْ اَفْرَدَ الْاِقَامَةَ فَلَيْسَ مِنَّا مَوْضُوْعٌ كَمَا فِي اللَّآلِيْ وَكَذَا حَدِيْثُ جَابِرٍ فِيْ ثَوَابِ الْمُؤَذِّنِ بِطُوْلِهِ مَوْضُوْعٌ ۔ | جس نے اقامت مفرد طور پر کہی وہ ہم میں سے نہیں ہے یہ موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں ہے اسی طرح جابر کی وہ حدیث جو موذن کے ثواب کے بارے میں ایک لمبی حدیث ہے وہ بھی موضوع ہے ۔ |
| ۴۵۷۔ حَدِیْثُ مَنْ اَكْرَمَ غَرِيْبًا فِيْ غُرْبَتِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا بِلَا سَنَدٍ وَيُقَوِّيْهِ حَدِيْثُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ۔ | جو مسافر کی اس کے سفر میں مدد کرے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی ، دیلمی نے اسے بلا سند ابن عباس رض سے مرفوعاً بیان کیا ہے ۔ لیکن اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے ۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو ۔ اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے ۔ |
| ۴۵۸۔ حَدِیْثُ مَنِ احْتَكَرَ الطَّعَامَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ فِيْ | جو چالیس روز تک کھانے کی چیز چھپا کر رکھے قیمت بڑھانے کے لئے مال چھپا کر رکھنا تو وہ اللہ سے بری ہے ملے ابن الجوزی نے موضوعات میں ۲۲ بیان کیا ہے لیکن عراقی کہتے ہیں ان کے اس قول پر اعتراض |

الْحَاكِمِ بِوَضْعِهِ نَظَرٌ وَقَدْ صَحَّحَهُ
الْحَاكِمُ قُلْتُ وَقَدْ ذَكَرَهُ الْجَلَالُ
السُّيُوطِيُّ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ بِلَفْظِ
مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا عَلَى أُمَّتِي
أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَتَصَدَّقَ بِهِ لَمْ
يُقْبَلْ مِنْهُ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ
عَنْ مُعَاذٍ رض .

ہے. کیونکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ملا
علی قاری فرماتے ہیں سیوطی رح نے جامع الصغیر
میں اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے
جو شخص میری امت پر چالیس روز تک کھانا
روکے رکھے۔ اب اگر اس سے صدقہ بھی کرے گا
تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔ ابن عساکر نے اسے معاذ رض
سے روایت کیا ہے۔

۴۵۹ - حَدِيثُ مَنْ أَكَلَ طَعَامَ
أَخِيهِ بِسُرُورِهِ لَمْ يَضُرَّهُ هُوَ مِنْ كَلَامِ
أَبِي سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيِّ .

جو شخص اپنے بھائی کا کھانا اس کی خوشی سے
کھائے تو وہ اسے ضرر نہ پہنچائے گا۔ یہ ابوسلیمان
دارانی کا قول ہے۔

۴۶۰ - حَدِيثُ مَنْ أَكَلَ فُولَةً
بِقِشْرِهَا أَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهُ مِنَ الدَّاءِ
مِثْلَهَا أَوْرَدَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الضُّعَفَاءِ
مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رض مَرْفُوعًا
وَذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي مَوْضُوعَاتِهِ
وَأَوْرَدَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ وَ
هُوَ بَاطِلٌ وَذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَقَالَ
نُقِلَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْفُولُ
يَزِيدُ فِي الدِّمَاغِ وَالدِّمَاغُ يَزِيدُ

جو لوبیا چھلکے سمیت کھائے اللہ تعالیٰ
اس سے اتنی ہی بیماری دور کرتا ہے۔ اسے
ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں حضرت عائشہ رض
سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابن القیم رح نے
اسے اپنی موضوعات میں شمار کیا ہے۔ امام
ذہبی رح نے اسے میزان میں نقل کرکے
لکھا ہے کہ یہ باطل ہے۔ اور امام ذہبی رح
فرماتے ہیں امام شافعی رح سے منقول ہے کہ لوبیا
دماغ میں زیادتی کرتا ہے اور دماغ عقل میں

فِي الْعَقْلِ ۔

زیادتی کرتا ہے۔

۴۶۱۔ حَدِيْثُ مَنْ أَكَلَ مَعَ مَغْفُوْرٍ غُفِرَ لَهُ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ هُوَ كَذِبٌ مَوْضُوْعٌ لَا أَصْلَ لَهُ لَا صَحِيْحٌ وَلَا حَسَنٌ وَلَا ضَعِيْفٌ وَكَذَا قَالَ غَيْرُهُ لَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ صَحِيْحًا عَلَى الْإِطْلَاقِ فَقَدْ يَأْكُلُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَلَا يَخْفٰى أَنَّ الْكُفَّارَ لَيْسُوْا مِنْ أَهْلِ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَبْعُدُ أَنَّهُ إِذَا أَكَلَ مُؤْمِنٌ مَعَ صَالِحٍ بِنِيَّةِ الْبَرَكَةِ وَالْمَحَبَّةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَنْ يَنَالَهُ الْمَغْفِرَةُ وَالرَّحْمَةُ ۔

جو شخص مغفرت شدہ کے ساتھ کھانا کھائے اس کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے امام عسقلانی فرماتے ہیں یہ جھوٹ ہے موضوع ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ نہ یہ صحیح ہے نہ حسن اور نہ ضعیف، اور دیگر لوگوں کا قول ہے کہ اہل علم کے نزدیک اس کی کوئی سند نہیں اور نہ اس کے معنی مطلقاً صحیح ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کفار اور منافقین بھی کھاتے ہیں۔ اس کا سخاوی نے ذکر کیا ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ کفار اہل مغفرت سے نہیں ہیں ہاں یہ بات کچھ بعید نہیں کہ اگر کوئی کسی نیک آدمی کے ساتھ برکت اور محبت خداوندی کی بنا پر کھانا کھائے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے یا اس پر بھی رحمت ہو جائے۔

۴۶۲۔ حَدِيْثُ مَنِ اسْتُرْضِيَ فَلَمْ يَرْضَ فَهُوَ شَيْطَانٌ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ وَإِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ الشَّافِعِيِّ بِزِيَادَةٍ وَمَنِ اسْتُغْضِبَ فَلَمْ يَغْضَبْ فَهُوَ حِمَارٌ ۔

جو شخص رضامندی چاہے اور دوسرا راضی نہ ہو۔ تو وہ شیطان ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے امام شافعیؒ سے کچھ زیادتی کے ساتھ مروی ہے۔ جو زبردستی غصہ لانا چاہے اور غصہ نہ آئے تو وہ گدھا ہے۔

۶۲۴۔ حَدِیْثُ مَنِ اکْتَحَلَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بِالْاِثْمِدِ لَمْ تَرْمَدْ عَیْنَاہُ اَبَدًا رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَغَیْرُہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِہٖ مَرْفُوْعًا وَقَالَ الْحَاکِمُ اِنَّہٗ مُنْکَرٌ وَقَالَ السَّخَاوِیُّ بَلْ ھُوَ مَوْضُوْعٌ اَوْرَدَہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ قَالَ الْحَاکِمُ وَالْاِکْتِحَالُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ یَرِدْ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْہِ اَثَرٌ وَھُوَ بِدْعَۃٌ اِبْتَدَعَھَا قَتَلَۃُ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُلْتُ وَقَدْ ذَکَرَہُ الْحَافِظُ جَلَالُ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیُّ فِیْ جَامِعِ الصَّغِیْرِ بِلَفْظِ مَنِ اکْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَرْمَدْ عَیْنَاہُ اَبَدًا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدِ الْتَزَمَ اَنْ لَا یَذْکُرَ فِیْ کِتَابِہٖ ھٰذَا حَدِیْثًا مَوْضُوْعًا فَالْحَدِیْثُ غَیْرُ مَوْضُوْعٍ عِنْدَہٗ وَغَایَۃُ الْاَمْرِ اَنَّہٗ ضَعِیْفٌ ۔

جو عاشورا کے روز اثمد کا سرمہ لگائے تو اس کی آنکھیں دکھنے نہ آئیں گی۔ اسے حاکم وغیرہ نے ابن عباس رضؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہتے ہیں یہ منکر ہے سخاوی کہتے ہیں بلکہ موضوع ہے اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں عاشورا کے روز سرمہ لگانا اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت مروی نہیں یہ وہ بدعت ہے جو حسین رضؓ کے قاتلوں نے ایجاد کی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں جلال الدین سیوطی رحؒ نے اپنی جامع الصغیر میں انہی الفاظ کے ساتھ اسے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بیہقی رحؒ کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے یہ التزام کر رکھا ہے۔ کہ اپنی کتاب میں کوئی حدیث موضوع بیان نہیں کرتے اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ حدیث سیوطی رحؒ کے نزدیک موضوع نہیں ہے اور یہ روایت ضعیف ہے۔

۴۶۴- حَدِیْثُ مَنْ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا مَوْضُوْعٌ۔

جو صاحب بدعت کو جھڑکے تو اللہ تعالیٰ اس کا دل امن وایمان سے بھر دیتا ہے۔ یہ موضوع ہے۔

۴۶۵- حَدِیْثُ مَنْ اُهْدِیَتْ لَهُ هَدِیَّةٌ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَهُمْ شُرَكَاؤُهُ فِیْهَا اَوْرَدَهُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ فَاَخْطَأَ نَقَلَهُ اَوْرَدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَیْدٍ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَیْرِهِ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ رض مَرْفُوْعًا وَ قَالَ الْعُقَیْلِیُّ اَنَّهُ لَا یَصِحُّ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَیْءٌ وَكَذَا قَالَ الْبُخَارِیُّ عَقِیْبَ اِیْرَادِهٖ لَهُ تَعْلِیْقًا فَقَالَ وَیُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَا یَصِحُّ وَقَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ اَلْمَوْقُوْفُ اَصَحُّ وَذَكَرَهُ السَّخَاوِیُّ وَ قَالَ الزَّرْكَشِیُّ مَنْ اُهْدِیَ لَهُ هَدِیَّةٌ فَجُلَسَاؤُهُ شُرَكَاؤُهُ فِیْهَا

جس کے پاس ہدیہ بھیجا جائے۔ اور اس کے پاس لوگ موجود ہوں۔ تو وہ اس میں شریک ہیں۔ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کر کے غلطی کھائی ہے۔ اسے عبد اللہ بن حمید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ عقیل کہتے ہیں اس باب میں حضور سے کوئی حدیث صحیح نہیں۔ ایسے ہی بخاری اسے معلقاً لانے کے بعد فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت کی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے اس کے شریک ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ عسقلانی رح کہتے ہیں۔ موقوف زیادہ صحیح ہے۔ جیسا کہ سخاوی رحمہ اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے۔ زرکشی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی رح نے حسن بن علی

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ حَدِيْثِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض۔

رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۶۶۔ حَدِيْثُ مَنْ بَانَ عُذْرُهُ وَجَبَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا اَصْلَ لَهُ۔

جس کا عذر ظاہر ہو جائے اس پر صدقہ واجب ہے۔ سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

۴۶۷۔ حَدِيْثُ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ فِيْهِ فَضِيْلَةٌ فَاَخَذَ بِهٖ اِيْمَانًا بِهٖ وَرَجَاءَ ثَوَابِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ قَدْ سَبَقَ عَلَى الْعَسْقَلَانِيِّ فِيْ كَلَامِ عَلِيٍّ لَوْ اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ ظَنَّهُ بِحَجَرٍ لَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ لَا اَصْلَ لَهُ وَنَحْوُهُ مَنْ بَلَغَهُ شَيْءٌ اَلْحَدِيْثُ وَالْحَقُّ اِنَّ بَيْنَهُمَا فَرْقًا فِيْ تَلْوِيْحِ الْمَعْنٰى وَصَحِيْحِ الْمَبْنٰى فَاِنَّ الْحَدِيْثَ الثَّانِيَ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ فِيْ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا وَفِيْ سَنَدِهٖ بَشِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ وَلَهٗ طُرُقٌ لَا

جس شخص کو اللہ عزوجل سے کوئی شئے فضیلت کی پہنچے اور وہ اسے اس پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی غرض سے لازم پکڑ لے تو اللہ تعالےٰ اسے یہ شئے عطا فرما دیتا ہے اگرچہ ایسا نہ ہو۔ عسقلانی کا پہلے اس حدیث کے تحت اگر کوئی شخص پتھر کے ساتھ اچھا گمان کرے تو اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ بھی اسے نفع پہنچا دیتا ہے، کلام گذر چکا اس کی اور اس حدیث جسے اللہ سے کوئی شئے پہنچے اس کی کوئی اصل نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ معنوی لحاظ سے دونوں میں فرق ہے اور دوسری حدیث کو ابوالشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابر رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں بشیر بن عبید متروک ہے اور اس کی کئی سندات ہیں جو

تَخْلُوْ مِنْ مَتْرُوْكٍ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ
كَمَا ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ اِلَّا اَنَّ غَايَةَ
الْاَمْرِ فِيْهِ اَنَّهٗ ضَعِيْفٌ وَيُقَوِّيْهِ
اَنَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ مِنْ حَدِيْثِ
اَنَسٍؓ كَمَا ذَكَرَهُ الزَّرْكَشِيُّ وَكَذَا
ذَكَرَهُ الْعِزُّ بْنُ جَمَاعَةَ فِيْ مَنْسَكِهِ
الْكَبِيْرِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُسْنِدْهُ وَلَمْ يَعْزُهٗ
اِلٰى اَحَدٍ وَيُؤَيِّدُهٗ اَنَّهٗ ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ
فِيْ جَامِعِهِ الصَّغِيْرِ وَقَالَ رَوَاهُ
الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ بِلَفْظِ
مَنْ بَلَغَهٗ عَنِ اللّٰهِ فَضِيْلَةٌ فَلَمْ
يُصَدِّقْ بِهَا لَمْ يَنَلْهَا فَفِي الْجُمْلَةِ
لَهٗ اَصْلٌ اَصِيْلٌ لٰكِنِ اسْتَشْكَلَ
بِاَنَّهٗ اِنْ حُمِلَ مَا بَلَغَهٗ عَلَى الْحَدِيْثِ
الضَّعِيْفِ يُنَافِيْهِ قَوْلُهٗ اِيْمَانًا
بِهٖ لِاَنَّهٗ اِذَا اعْتَقَدَ الثُّبُوْتَ اِمْتِثَالًا
لِقَوْلِهٖ اِيْمَانًا بِهٖ فِيْ غَرَضٍ كَوْنِ
الْحَدِيْثِ الَّذِيْ بَلَغَهٗ ضَعِيْفًا لِاَنَّ
الضَّعِيْفَ لَا يُطْلَقُ اِلَّا حَيْثُ لَمْ

متروک سے خالی ہیں۔ اور مجہول راوی بھی پائے
جاتے ہیں جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے مقصد
کلام یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے اور اس کی تقویت
وہ حدیث کرتی ہے جو ابن عبد البر نے انسؓ سے
روایت کی ہے جیسا کہ زرکشی نے ذکر کیا ہے
ایسے ہی عز بن جماعہ نے اپنی منسک الکبیر میں بغیر
سند کے ذکر کیا ہے۔ اور کسی کی جانب نسبت
نہیں کی اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو
سیوطیؒ نے اپنی جامع الصغیر میں نقل کی ہے کہ طبرانی
نے اوسط میں انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ
روایت کیا ہے کہ جسے اللہ سے کوئی فضیلت
پہنچے پھر اسے صدقہ نہ کرے تو اسے وہ شئے
حاصل نہیں ہوتی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس کی
کچھ نہ کچھ اصل ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر اس حدیث
کو ضعیف پر محمول کیا جائے تو ایمانا بہ کا قول اس
کی نفی کرتا ہے، کیونکہ اگر اس لفظ کی بنا پر اس کے
ثبوت کا اعتقاد کر لیا جائے، کیونکہ ضعیف نہیں
بولی جاتی جب تک مضمون ثابت نہ ہو اور اگر
اسے صحیح پر محمول کیا جائے، تو آخر کا لفظ رد چاہے

يكن المضمون ثابتا وان حمل
على الصحيح نافاه قوله وان كون
يكن الامر كذلك لان فرض كون
ذلك الامر ليس كذلك ينافي
الصحة المستلزمة لكونه كذلك
والجواب انا نختار الاول ونقول
اعتقاد الثبوت لا يتوقف على
السند لجواز ان يكون من وجه
آخر كما اذا كان ما مندرجة
في عمومات فالثبوت حينئذ
من حيث هذا الاندراج لا غير
او نختار الثاني فنحمله على ما صح
سنده ظنا في الظاهر فهذا يمكن
التصديق بثبوته من هذه
الحيثية ويحتمل انه غير صحيح
باطنا فحينئذ يكتب لذلك
الثواب الذي بلغه مع كون
الحديث غير واقع لكن بعض
رواته الظاهرة العدالة مع بقية

ایسا نہ ہو۔ اس کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ کسی امر کا فرض ہونا دوسری شئے کی صحت مستلزمہ کا نفی نہیں کرتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم اول کو پسند کرتے ہیں اور اس کے ثبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور سند پر توقف نہ کیا جائے گا اس خیال کی بنا پر اس کی کوئی اور سند ہو کیونکہ جب یہ عام ہو گئی تو ہم اسے عمومات میں شمار کریں گے۔ تو ثبوت اس کے درج ہونے کی بنا پر ہوگا۔ نہ کہ کوئی اور۔ اور اگر ہم دوسرے جملہ کو اختیار کریں تو ہم اسے ظنی طور پر صحت سند پر محمول کریں گے۔ تو ہماری یہ تصدیق باعتبار ظاہر ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ باطن میں صحیح نہ ہو۔ تو اس حدیث کی بنا پر جو واقع میں حدیث نہیں۔ یہ ثواب لکھا جائیگا کیونکہ اس کے بعض روات ایسے ہیں جو شرط کے ساتھ ظاہراً و باطناً عادل ہیں۔ اور محققین کے نزدیک صحت، حسن اور ضعیف کا دارومدار صرف ظاہر پر ہوتا ہے۔ اور یہ احتمال رہتا ہے کہ صحیح موضوع ہے۔ اور موضوع

الشُّرُوطِ وَبَاطِنًا كَذٰلِكَ وَالْمُحَقِّقُونَ عَلٰى اَنَّ الصِّحَّةَ وَالْحُسْنَ وَالضُّعْفَ اِنَّمَا هِيَ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ فَقَطْ مَعَ احْتِمَالِ كَوْنِ الصَّحِيْحِ مَوْضُوْعًا وَعَكْسُهٗ لٰكِنْ اَفَادَهُ الشَّيْخُ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ فِيْ حَلِّ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّهٗ جَعَلَ مَرْجِعَ الضَّمِيْرِ فِيْ قَوْلِهٖ فَاَخَذَ بِهٖ اَيْ بِالْفَضِيْلَةِ بِمَعْنَى الْفَضْلِ وَالظَّاهِرُ اَنَّهٗ رَاجِعٌ اِلٰى شَيْءٍ فِيْهِ فَضِيْلَةٌ وَمَعْنٰى اَخَذَهٗ عَمِلَ بِهٖ قَوْلًا اَوْ فِعْلًا ثُمَّ قَوْلُهٗ اِيْمَانًا بِهٖ اَيْ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَاِيْقَانًا بِرَجَاءِ ثَوَابِهٖ لَا اَنَّ الْمَعْنٰى اِيْمَانًا بِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ كَمَا حَلَّهُ الشَّيْخُ فَاحْتَاجَ اِلٰى تَمَحُّلٍ فِي الْجَوَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

صحیح۔ جیسا کہ شیخ ابن حجر المکی نے اس حدیث کے حل میں لکھا ہے۔ کیوں کہ قول فاخذ بہ کی ضمیر کا مرجع فضیلت بمعنی فضل کی جانب کیا جائے۔ اور ظاہر بھی یہی ہے تو اس وقت اخذ بہ کے معنی یہ ہوں گے کہ قولاً وفعلاً اس پر عمل کیا۔ پھر یہ قول ایماناً بہ۔ یعنی اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے۔ کیونکہ معنے یہ ہوں گے کہ اس حدیث پر ایمان رکھتے ہوئے۔ جیسا کہ شیخ نے حل کیا ہے۔ تو یہ جواب خود جواب کا محتمل ہوگا

۴۶۸۔ حَدِيْثُ مَنْ بَشَّرَنِيْ بِخُرُوْجِ صَفَرٍ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ لَا اَصْلَ لَهٗ.

جو شخص مجھے صفر کے نکل جانے کی خوشخبری سنائے گا میں اسے جنت کی خوشخبری سناؤں گا۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

۴۶۹۔ حَدِيْثُ مَنْ بُوْرِكَ لَهُ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ هُوَ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ قُلْتُ وَهُوَ اسْتِرْوَاحٌ مِنْهُ فَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رض وَعَائِشَةَ كَمَا ذَكَرَهُ الزَّرْكَشِيُّ قَالَ السَّخَاوِيُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رض بِهِ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ مَنْ أَصَابَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ فِي الشُّعَبِ بِلَفْظِ مَنْ رُزِقَ بَدَلَ مَنْ أَصَابَ قُلْتُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ بِاللَّفْظَيْنِ۔

جسے کسی شئے میں برکت دی جائے۔ تو وہ اسے لازم پکڑ لے۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں انہیں بھول ہوئی۔ ورنہ ابن ماجہ رح نے اسے انس رض اور عائشہ رض سے روایت کیا ہے جیسا کہ زرکشی کہتے ہیں۔ سخاوی رح کہتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ رح نے انس رض سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جسے کوئی شئے پہنچے وہ اسے لازم پکڑ لے اور بیہقی رح نے شعب میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جسے رزق دیا جائے۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ جامع الصغیر میں دونوں طرح موجود ہے۔

۴۷۰۔ حَدِيْثُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِمَالِهَا حَرَمَهُ اللهُ مَالَهَا وَجَمَالَهَا قَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَا يُعْرَفُ وَقَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِمَالِهَا وَجَمَالِهَا وَحَسَبِهَا وَدِيْنِهَا فَاظْفَرْ

جو عورت سے اس کے مال کے باعث شادی کرے اللہ تعالیٰ اس کے مال اور خوبصورتی کو حرام کرے۔ زرکشی کہتے ہیں یہ معلوم نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں۔ صحیحین میں عورت سے نکاح اس کے مال اس کے جمال اس کے حسب اور اس کے دین کی بنا پر کیا جاتا

بِنَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ ۔

ہے، تم دین والی سے مدد چاہو ۔

۴۷۱۔ حَدِيْثُ مَنْ تَزَيّٰ بِغَيْرِ زِيِّهٖ فَقُتِلَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ لَيْسَ لَهٗ أَصْلٌ مُعْتَمَدٌ وَحِكَايَاتُ الْجِنِّ الْمَرْوِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَثْبُتْ مِنْهَا شَيْءٌ ۔

جو صورت بدل لے پھر قتل کر لیا جائے تو اس کا خون بے کار ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور حکایات جن جو اس بارے میں حضور صلعم سے مروی ہیں۔ اس میں سے کوئی شئے ثابت نہیں ۔

۴۷۲۔ حَدِيْثُ مَنْ تَكَلَّمَ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِي الْمَسْجِدِ أَحْبَطَ اللّٰهُ أَعْمَالَهٗ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ الصَّغَانِيُّ مَوْضُوْعٌ وَهُوَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ بَاطِلٌ مَبْنًى وَمَعْنًى ۔

جو مسجد میں کوئی دنیا دی بات کرے اللہ تعالےٰ اس کے چالیس سال کے عمل اٹھا لیتا ہے۔ صغانی کہتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ کیونکہ یہ لفظاً بھی باطل ہے اور معنیً بھی ۔

۴۷۳۔ حَدِيْثُ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِأَجْلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَلَمْ يُصِبْ فَقَدْ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَنَسٍ بِلَفْظِ مَنْ دَخَلَ عَلٰى غَنِيٍّ فَتَوَاضَعَ لَهٗ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ وَقَالَ فِيْ كُلٍّ مِنْهُمَا إِسْنَادٌ

جو کسی امیر کی اس کی امارت کی بنا پر تواضع کرتا ہے تو اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن سیوطیؒ کہتے ہیں ان کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ بیہقیؒ نے اپنی شعب میں ابن مسعودؓ اور انسؓ سے ان الفاظ کے ساتھ اسے روایت کیا ہے جو کسی امیر کے پاس جائے اور اس کی تواضع کرے تو اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے سیوطیؒ کہتے ہیں دونوں

ضعیف۔ (کی سند ضعیف ہیں نہ کہ موضوع)

۴۷۴۔ حدیث من جالس عالما فکانما جالس نبیا قال السخاوی لا اعرفہ فی المرفوع قلت لکن معناہ صحیح لان العلماء ورثة الانبیاء وقد قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وورد الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ۔

جو عالم کے پاس بیٹھا گویا وہ نبی کے پاس بیٹھا سخاوی کہتے ہیں میں اسے مرفوعاً نہیں پہچانتا۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں معنی اس کے صحیح ہیں۔ کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم نہ جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔ اور یہ بھی وارد ہے کہ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت میں۔

ف:۔ شیخ والی روایت حرف شین میں گذر چکی۔ اس کی بھی یہی حیثیت ہے۔ اور علماء کا وارث انبیاء ہونا یا یہ حکم کہ اگر تم نہ جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔ اس سے معنی کی صحت قائم نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ ان امور کا کوئی منکر نہیں بلکہ سوال اس امر کا ہے۔ کیا عالم کے پاس بیٹھنا نبی کے پاس بیٹھنے کے مترادف ہو سکتا ہے یا شیخ نبی کی طرح ہو سکتا ہے۔ ملا علی قاری نے اصل اعتراض کو نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ بغیر تاویل کے ان ہر دو روایات کے الفاظ موجب کفر ہیں۔

۴۷۵۔ حدیث من جد وجد ترجمہ السخاوی ولم یتکلم علیہ قلت لا اصل لہ بل هو من کلام بعض الفضلاء وکذا الحدیث

جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ بعض فضلاء کا کلام ہے۔ اسی طرح یہ حدیث

لَجَّ وَلَجَّ .

۸۱۴ - حَدِيْثُ مَنْ جَمَعَ مَالًا مِنْ تَهَاوُشٍ أَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِيْ نَهَابِرَ . قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَصْلَ لَهُ انْتَهٰى لٰكِنْ أَخْرَجَهُ الْقُضَاعِيُّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ بِهِ مَرْفُوْعًا وَأَبُوْ سَلَمَةَ قَاضِيْ حِمْصَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ فَهُوَ مَعَ ضُعْفِهِ مُرْسَلٌ وَفِيْ سَنَدِهِ مَتْرُوْكٌ كَمَا قَالَ السَّخَاوِيُّ قُلْتُ الْمُرْسَلُ حُجَّةٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْ جَامِعِ الصَّغِيْرِ بِلَفْظِ مَنْ أَصَابَ مَالًا مِنْ تَهَاوُشٍ أَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِيْ نَهَابِرَ أَخْرَجَهُ ابْنُ النَّجَّارِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ فَهُوَ ضَعِيْفٌ لَا مَوْضُوْعٌ وَالْمَعْنٰى أَنَّ كُلَّ مَالٍ أُصِيْبَ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَلَا يُدْرٰى وَجْهُ أَخْذِهِ أَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِي الْمَهَالِكِ غَايَةُ أَمْرِهِ أَنَّهُ لَا تَجْمَعُ مَهَاوِشَ مِنَ الْمَهَاوِشِ بِمَعْنَى الْجَمْعِ وَالْخَلْطِ وَ

کہ جس نے پناہ چاہی پناہ دیا گیا۔

جس نے حرام سے مال جمع کیا اللہ تعالیٰ اسے قطع رحمی میں لے جاتا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں لیکن قضاعی نے اسے ابوسلمۃ الحمصی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ابوسلمہ قاضی حمص ضعیف ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ مرسل بھی ہے۔ اور اس میں ایک راوی متروک بھی ہے۔ جیسا کہ سخاوی فرماتے ہیں ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے (متروک کو حجت نہیں) اور جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ جو حرام سے مال پاتا ہے خدا تعالیٰ اسے حرام میں لے جاتا ہے۔ اسے ابن النجار نے ابوسلمۃ الحمصی سے روایت کیا ہے۔ تو یہ روایت ضعیف ہے۔ موضوع نہیں رہی ہاں موضوع تو کوئی بھی نہیں کہتا ہر ایک ضعیف مرسل اور متروک

الميم زائدة ويروى من نهاوش بفتح النون وكسر الواو جمع نهواش وهو بمعناه كذا في النهاية وفي القاموس ان المهاوش ما غصب وسرق والتهابر المهالك زاد بعضهم والامور المتبددة.

کہتا ہے) اور مقصد یہ ہے کہ جو بھی مال حرام سے وصول ہوگا۔ وہ حرام میں جائے گا۔ نہاوش کے معنی غصب اور چوری کے آتے ہیں۔ اور تہابر کے معنے مہالک کے آتے ہیں؛

۴۷۷ - حديث من جهل شيئا عاداه قال ابن الربيع ليس بحديث وهو كذلك كما قال الشاعر المرء لا يزال عدوا لما جهل

جو کسی شئے سے جاہل ہو تو اس نے اس سے عداوت برتی۔ ابن الربیع کہتے ہیں یہ حدیث نہیں ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ شاعر کے قول کی طرح ہے آدمی جب تک جاہل رہتا ہے ہمیشہ دشمن رہتا ہے؛

۴۷۸ - حديث من حدث حديثا فعطس عنده فهو حق قال السخاوي رواه ابو يعلى عن ابي هريرة مرفوعا وكذا اخرجه الدارقطني والطبراني والبيهقي وقال انه منكر عن ابي الزناد قال غيره انه باطل ولو كان سنده كالشمس انتهى وفيه بحث لا يخفى قال الزركشي فقد حسنه النووي

جو کوئی حدیث بیان کرے اور اس وقت اسے چھینک آجائے تو گویا کہ وہ حق ہے سخاوی کہتے ہیں اسے ابو یعلیٰ نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح دارقطنی، طبرانی اور بیہقی نے بھی اور امام بیہقی فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ دیگر علماء کہتے ہیں یہ باطل ہے چاہے اس کی سند سورج کی طرح چمکدار کیوں نہ ہو۔ اور اس میں بہت بڑی بحث ہے جو مخفی نہیں۔ زرکشی کہتے ہیں امام نووی نے اس کی تحسین کی ہے اور جو لوگ

| | |
|---|---|
| وَاَخْطَأَ مَنْ قَالَ اِنَّ الْحَدِيْثَ بَاطِلٌ وَلِلطَّبْرَانِيْ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ مَا عُطِسَ عِنْدَهُ ۔ | یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے انہوں نے غلطی کی اور طبرانی میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سب سے سچی بات وہ ہے کہ جس کے کہتے وقت چھینک آجائے ۔ |
| ۴۷۹ ۔ حَدِيْثُ مَنْ حَفَرَ لِاَخِيْهِ قَلِيْبًا اَوْقَعَهُ اللّٰهُ فِيْهِ قَرِيْبًا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَمْ اَجِدْ لَهُ اَصْلًا قُلْتُ وَلٰكِنْ لَفْظُ بَعْضِهِمْ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِيْهِ وَقَعَ فِيْهِ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ مُسْتَفَادٌ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۔ | جو اپنے بھائی کیلئے گڑھا کھودے قریب ہے کہ اللہ اسے اس میں گرا دیگا ۔ عسقلانی فرماتے ہیں میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی ۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں بعض لوگوں کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے خود اس میں گرتا ہے لیکن اس کے معنی صحیح ہیں اور اللہ تعالٰی کے قول سے مستفاد ہیں ۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ ۔ |
| ۴۸۰ ۔ حَدِيْثُ مَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ صَادِقًا كَانَ كَمَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ وَقَدَّسَهُ تَرْجَمَ السَّخَاوِيُّ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ عَلَيْهِ قُلْتُ مَعْنَاهُ صِدْقٌ وَصَوَابٌ لِاَنَّهُ اِذَا كَانَ فِيْ يَمِيْنِهٖ صَادِقًا يَكُوْنُ حَلْفُهُ بِاللّٰهِ ذِكْرًا مُوَافِقًا وَلَوْ كَانَ الْحَالِفُ مُنَافِقًا قَالَ ابْنُ الرَّبِيْعِ مَا عَلِمْتُهُ فِي الْمَرْفُوْعِ | جو اللہ کی سچی قسم کھائے تو گویا اس نے اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کی سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے ۔ لیکن اس پر کلام نہیں کیا ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح اور سچ ہیں ۔ کیونکہ اگر وہ اپنی قسم میں سچا ہے تو یہ اللہ کا ذکر ہوگا ۔ چاہے قسم کھانے والا منافق کیوں نہ ہو ۔ ابن الربیع رح کہتے ہیں ۔ میں اسے مرفوعاً نہیں جانتا ۔ امام شافعی رحمہ اللہ |

وَقَدْ قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رح مَا حَلَفْتُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى قَطُّ صَادِقًا وَلَا كَاذِبًا إِجْلَالًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَوْ كَانَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ صَحِيْحًا لَمَا كَانَ تَرْكُ الْيَمِيْنِ إِجْلَالًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْخِصَالِ الْمَحْمُوْدَةِ انتهى وَلَا يَخْفٰى أَنَّهُ لَوْ كَانَ تَرْكُهُ مِنَ الْخِصَالِ الْحَمِيْدَةِ لَمَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ شَمَائِلِ السَّعِيْدَةِ وَقَدْ حَلَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاضِعَ مُتَعَدِّدَةٍ مِنْ أَحَادِيْثَ مُتَبَدِّدَةٍ كَمَا حَلَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ فِيْ أَمَاكِنَ مِنْ خِطَابِهِ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يُحْمَلَ تَرْكُ الْحَلْفِ مِنَ الْخِصَالِ الْمَحْمُوْدَةِ عَلٰى حَالَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ بِأَنْ يُعْطِيَ مَا يَتَوَجَّهُ عَلَيْهِ وَلَا يَحْلِفَ عَمَلًا بِالْمُعَامَلَةِ۔

فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کی کبھی قسم نہیں کھائی نہ سچی نہ جھوٹی۔ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرتے ہوئے تو اگر اس حدیث کے معنی صحیح تسلیم کئے جائیں۔ تو یہ کہا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کے باعث قسم نہ کھانا بہر صورت ایک خصلت محمودہ ہے اور یہ بات مخفی نہیں کہ خصلت محمودہ کو ترک کرنا جبکہ اس کا فعل خود محمود ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مقامات پر قسم کھائی۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پہ خطاب کرتے ہوئے قسم کھائی تو مناسب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قسم چھوڑنا خصال محمودہ میں داخل ہے۔ اور علی الخصوص معاملات میں لڑائی یا دشمنی کے وقت اور جان کر معاملات میں قسم نہ کھائے

۱۴۸۴ - حَدِيْثُ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا

جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی

| | |
|---|---|
| شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ | ویمیت وہو حی لایموت بیدہ الخیر وہو علی کل شئی |
| وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ | قدیر۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں |
| الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ | لکھتا ہے ایک لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور ایک لاکھ درجے |
| اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ | بڑھاتا ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں یہ حدیث معلول ہے |
| أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ | اسے ائمہ حدیث نے معلول قرار دیا ہے۔ ترمذیؒ |
| أَلْفِ دَرَجَةٍ قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ الْجَوْزِيَّةِ | نے اسے اپنی جامع میں نقل کرکے فرمایا ہے۔ یہ |
| هٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْلُوْلٌ أَعَلَّهُ أَئِمَّةُ | حدیث غریب ہے ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے |
| الْحَدِيْثِ ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ | اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت |
| جَامِعِهِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ | کیا۔ انہوں نے فرمایا یہ منکر ہے اس میں خطا اور غلطی |
| وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ حَاتِمٍ سَأَلْتُ أَبِيْ | واقع ہوئی ہے۔ اسے ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ذکر |
| عَنْ هٰذَا فَقَالَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ | کیا ہے لیکن اس کی سند ضعیف ہے جیسا کہ |
| وَقَعَ فِيْهِ خَطَأٌ وَغَلَطٌ وَرَوَاهُ | دارقطنیؒ۔ نسائیؒ۔ دارمیؒ اور ابو زرعہؒ |
| ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهِ وَفِيْ سَنَدِهِ | کا قول ہے۔ ابن حبان فرماتے ہیں کتب حدیث |
| ضُعْفٌ كَمَا قَالَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَ | میں جو یہ روایت نقل کی جاتی ہے۔ ازراہ تعجب |
| النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ زُرْعَةَ | کی جاتی ہے۔ اور انہوں نے اسے اکیلے موضوعات |
| وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ لَا يُحْكٰى كُتُبُ | میں شمار کیا ہے۔ لیکن یہ روایت ترمذیؒ میں |
| حَدِيْثِهِ إِلَّا عَلٰى وَجْهِ التَّعَجُّبِ | دو سندوں سے مروی ہے۔ ایک سند پر امام ترمذیؒ |
| كَمَا يَتَفَرَّدُ بِالْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ | نے سکوت اختیار کیا ہے۔ اور وہ بہت عمدہ |
| الْأَثْبَاتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْحَالَاتِ | سند ہے) |

۴۸۲ - حدیث من دعا لظالمہ بطول البقاء فقد احب ان یعصی اللہ ذکرہ الغزالی فی الاحیاء والزمخشری فی تفسیرہ قال السخاوی ولم ارہ فی المرفوع بل اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ من قول سفیان الثوری وقال ابن الجوزی وکل ما یروی فی معناہ موضوع ای بحسب اسنادہ ومبناہ والا فلا شک فی صحۃ معناہ وقد قال العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت فی قول الحسن البصری وکذا قال العسقلانی فی تخریج الکشاف

جو ظالم کے لئے لمبی عمر کی دعا کرتاہے گویا وہ اللہ کی نافرمانی کو پسند کرتا ہے۔ اسے غزالی نے اپنی احیا میں اور زمخشری نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں میں نے اسے مرفوعاً کہیں نہیں دیکھا۔ ابو نعیم نے اسے حلیہ میں سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے۔ ابن الجوزی کہتے ہیں۔ اس معنی میں جتنی روایات بیان کی جاتی ہیں سب موضوع ہیں یعنی باعتبار سند اور باعتبار الفاظ۔ ورنہ معنی کی صحت میں تو کوئی شک نہیں۔ عراقی تخریج احادیث الاحیاء میں فرماتے ہیں اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں حسن بصری کا قول نقل کیا ہے۔ اسی طرح امام عسقلانی نے تخریج کشاف میں فرمایا ہے۔

۴۸۳ - حدیث من رفع یدیہ فلا صلوۃ لہ موضوع

جو اپنے ہاتھ اٹھائے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ موضوع ہے۔

۴۸۴ - حدیث من زارنی وزار ابی ابراھیم فی عام واحد دخل الجنۃ قال ابن تیمیۃ انہ

جس نے میری اور میرے باپ ابراہیم کی ایک سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے

| | |
|---|---|
| مَوْضُوْعٌ وَكَذَا قَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ | امام نووی شرح المہذب میں فرماتے ہیں. یہ |
| اٰخِرِ الْحَجِّ مِنْ شَرْحِ الْمُهَذَّبِ اَنَّهُ | موضوع ہے باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں امام |
| مَوْضُوْعٌ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ وَقَالَ | ذہبی فرماتے ہیں اس کے تمام طریقے نرم ہیں اگرچہ |
| الذَّهَبِيُّ طُرُقُهٗ كُلُّهَا لَيِّنَةٌ يُقَوِّيْ | ایک دوسرے کی تقویت ضرور کرتے ہیں لیکن |
| بَعْضُهَا بَعْضًا لٰكِنْ مَا فِيْ رُوَاتِهَا | اس کے رواۃ میں کذب کے ساتھ متہم راوی |
| مُتَّهَمٌ بِالْكِذْبِ . | موجود ہیں : |
| ۴۸۵ ـ حَدِيْثُ مَنْ زَارَ الْعُلَمَاءَ | جس نے علماء کی زیارت کی اس نے گویا |
| فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ وَمَنْ صَافَحَ الْعُلَمَاءَ | میری زیارت کی اور جس نے علماء سے مصافحہ کیا |
| فَكَاَنَّمَا صَافَحَنِيْ وَمَنْ جَالَسَ | اس نے گویا مجھ سے مصافحہ کیا اور جو علماء کے |
| الْعُلَمَاءَ فَكَاَنَّمَا جَالَسَنِيْ وَمَنْ | ساتھ بیٹھا. گویا وہ میرے ساتھ بیٹھا. اور |
| جَالَسَنِيْ فِي الدُّنْيَا اُجْلِسُ اِلٰى | جو دنیا میں میرے ساتھ بیٹھا، میں اسے قیامت |
| يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فِي الذَّيْلِ فِيْ | میں اپنے ساتھ بٹھاؤں گا. ذیل میں ہے کہ اس کی سند |
| اِسْنَادِهٖ حَفْصٌ كَذَّابٌ . | میں حفص کذاب ہے ، |
| ۴۸۶ ـ حَدِيْثُ مَنْ زَرَعَ حَصَدَ | جو بوئے گا وہ کاٹے گا. یہ لفظاً |
| لَيْسَ بِحَدِيْثٍ فِي الْمَبْنٰى وَهُوَ | حدیث نہیں ہے . لیکن بلحاظ معنی کہ دنیا |
| صَحِيْحٌ فِي الْمَعْنٰى فِي الدُّنْيَا الْمُعْلٰى | میں جو بوئے گا . آخرت میں وہی کاٹے گا اس |
| وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلٰى حَدِيْثِ | پر کلام اس حدیث کے تحت گذر چکا. کہ دنیا |
| الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ . | آخرت کی کھیتی ہے : |
| ۴۸۷ ـ حَدِيْثُ مَنْ سَبَقَ اِلٰى | جو مباح کام کی طرف پہل کرے وہ اسی کے لئے |

مباح فهو له هو معنى ما في ابي
داود من حديث اسمر بن مضرس
بلفظ من سبق الى ماله يسبق
اليه م فهو له قال البغوي لا اعلم
بهذا الاسناد غير هذا الحديث
وصححه الضياء في المختارة ذكره
السخاوي قلت وفي الجامع
الصغير من سبق الى ما لم يسبق
اليه مسلم فهو له رواه ابو داود
والضياء عن ام جندب انتهى
ويؤيده حديث منى مناخ
من سبق .

ہے یہ اس حدیث کے معنی میں جو ابوداؤد میں اسمر بن
مضرس سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے جو ایسی شئی کی
جانب سبقت کرے جس کی جانب کسی نے سبقت نہ
کی ہو تو وہ اسی کے لئے ہے۔ بغوی فرماتے ہیں، میں
اس سند کے ساتھ کسی اور حدیث کو نہیں جانتا۔ ضیاء
نے مختارہ میں اس کی تصحیح کی ہے جیسا کہ سخاوی نے
ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں جامع الصغیر میں
ہے جس نے اس شئے کی جانب سبقت کی جس کی
جانب کسی مسلمان نے پہلے نہ کی ہو تو وہ اسی کے لئے ہے
اسے ابوداؤد اور ضیاء نے ام جندبؓ سے روایت
کیا ہے اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے منی
جائے قیام اسی کے لئے ہے جو سبقت کر جائے۔

۴۸۸ - حديث من سر اخاه
المؤمن فقد سر الله ذكر في
الاحياء وقال العراقي روى ابن
حبان والعقيلي في الضعفاء
من حديث ابي بكر الصديق
رضي الله عنه بلفظ من سر
مؤمنا فانما سر الله وقال

جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرے اللہ اسے بھی
خوش کرتا ہے۔ یہ احیاء میں ہے۔ عراقی کہتے ہیں
ابن حبان اور عقیلی نے ضعفاء میں ابوبکر صدیقؓ
سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جو مومن کو
خوش کرے اللہ تعالیٰ اسے خوش کرتا ہے۔ عقیلیؒ
کہتے ہیں یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ذیل میں
ہے یہ حدیث جو مومن کو خوش کرے اللہ اسے

الْعُقَیلِیُّ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَہٗ وَفِی الذَّیْلِ حَدِیْثُ مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَاِنَّمَا سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ عَظَّمَ مُؤْمِنًا فَاِنَّمَا یُعَظِّمُ اللّٰہَ وَمَنْ اَکْرَمَ مُؤْمِنًا فَاِنَّمَا یُکْرِمُ اللّٰہَ ھُوَ کِذْبٌ بَیِّنٌ وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ اَبَانٍ یُمْلِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَنْ سَرَّ الْمُؤْمِنَ فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ فَقُلْتُ یَا شَیْخُ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَکْذِبْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَسْتَ مِنِّیْ فِیْ حِلٍّ اَنْتُمْ تَحْسُدُوْنَنِیْ لِاِسْنَادِیْ فَخَوَّفْتُہٗ حَتّٰی حَلَفَ لَا یُحَدِّثُ بِمَکَّۃَ ۔

خوش کرتا ہے، جو مؤمن کی عظمت کرے اللہ اس کی عظمت کرتا ہے اور جو مومن کا اکرام کرے اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔ یہ صاف جھوٹ ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں میں نے جعفر بن ابی ابان کو ابن رمح، لیث، نافع، ابن عمر کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ جس نے مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔ میں نے اس سے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہ بول اس نے کہا تم مجھ سے حلال جگہ میں نہیں ہو تم مجھ سے میری سند کے باعث حسد کرتے ہو۔ تو میں نے اسے خوف دلایا حتی کہ اس نے یہ قسم کھائی کہ وہ مکہ میں حدیث بیان نہ کرے گا۔

۹۰۴ حَدِیْثُ مَنْ سَمّٰی فِیْ وُضُوْئِہٖ لَمْ یَزَلْ مَلَکَانِ یَکْتُبَانِ لَہُ الْحَسَنَاتِ حَتّٰی یُحْدِثَ مِنْ ذٰلِکَ الْوُضُوْءِ فِیْ اِسْنَادِہِ ابْنُ

جو وضو میں بسم اللہ پڑھے تو دو فرشتے اس کی نیکیاں لکھتے رہتے ہیں حتی کہ اس کا یہ وضو ٹوٹے اس کی سند میں ابن علوان ہے۔ جو مشہور

عِلْوَانَ الْمَشْهُوْرِ بِالْوَضْعِ۔ | کذاب ہے۔

۴۹۰۔ حَدِیْثُ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَائِلِیْنَ عَدْلًا وَمَرْحَبًا بِالصَّلٰوۃِ اَھْلًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَیْ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحَا عَنْہُ اَلْفَیْ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَیْ اَلْفِ دَرَجَۃٍ لَا اَصْلَ لَہٗ۔

جو آذان کی آواز سنے اور یہ کہے مرحبا بالقائلین عدلا و مرحبا بالصلوۃ اہلا اللہ تعالےٰ اس کے لئے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ دو لاکھ برائیاں مٹاتا ہے۔ اور دو لاکھ درجے لکھتا ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

۴۹۱۔ حَدِیْثُ مَنْ شَکٰی ضَرُوْرَتَہٗ وَجَبَ مَعُوْنَتُہٗ ھُوَ مِنْ کَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ۔

جو اپنی ضرورت کی شکایت کرے اس کی مدد واجب ہو جاتی ہے۔ یہ بعض سلف کا کلام ہے۔

۴۹۲۔ حَدِیْثُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَکَّۃَ سَاعَۃً مِنْ نَّھَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْہُ جَھَنَّمُ مَسِیْرَۃَ مِائَتَیْ عَامٍ اَخْرَجَہُ الْعُقَیْلِیُّ فِی الضُّعَفَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَکَّۃَ سَاعَۃً بَاعَدَ اللّٰہُ جَھَنَّمَ مِنْہُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَ قَالَ ھٰذَا بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَہٗ

جو مکہ کی گرمی پر دن کا کچھ حصہ صبر کرے تو اللہ تعالےٰ اس سے جہنم کو دو سو سال کی مسافت پر دور کر دیتا ہے۔ اسے عقیلی نے ابن عباس رضؓ سے مرفوعاً کتاب الضعفاء میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جو مکہ کی گرمی پر تھوڑی دیر بھی صبر کرے اللہ تعالےٰ اس سے دوزخ کو ستر سال کی مسافت پر دور فرما دیتا ہے اور عقیلی کہتے ہیں یہ باطل ہے۔ اس کی کوئی

| | |
|---|---|
| قُلْتُ قَدْ ذَكَرَهُ الْاِمَامُ النَّسَفِيُّ | اصل نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں امام |
| فِي تَفْسِيْرِ الْمَدَارِكِ وَهُوَ اِمَامٌ | نسفی نے تفسیر مدارک میں اسے نقل کیا |
| جَلِيْلٌ فَلَابُدَّ اَنْ يَكُوْنَ لِلْحَدِيْثِ | ہے اور وہ بہت بڑے امام ہیں۔ اس باعث |
| اَصْلٌ اَصِيْلٌ غَايَتُهُ اَنَّهُ يَكُوْنُ | اس حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہوگی |
| ضَعِيْفًا۔ | چاہے وہ ضعیف ہو۔ |

فائدہ۔ امام نسفی مفسر اور فقیہہ ہیں نہ کہ محدث۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ فقہ اور تفسیر کی اکثر کتب میں ہمہ قسم کی روایات پائی جاتی ہیں۔ تو خالی انکا نقل کرنا حجت نہیں ہو سکتا۔

| | |
|---|---|
| ۴۹۲۔ حَدِيْثُ مَنْ صَلّٰى عَلٰى | جو مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھے اس کے لئے کوئی |
| جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا اَجْرَ لَهٗ | اجر نہیں۔ عبد البر کہتے ہیں یہ فحش غلطی ہے اصل روایت |
| قَالَ عَبْدُ الْبَرِّ خَطَأٌ فَاحِشٌ وَ | کے الفاظ ہیں۔ اس پر کوئی شئے نہیں راوراس کے |
| الصَّوَابُ رِوَايَةُ فَلَا شَيْءَ لَهٗ | دو مقصد ہو سکتے ہیں کہ اس کے لئے اجر نہیں دوسرے |
| قُلْتُ وَهُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰى رِوَايَةِ | اس کے لئے کوئی گناہ یا سزا نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے |
| فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَدْ بَيَّنْتُ | ہیں یہ پہلی روایت دوسری روایت پر محمول ہے اور |
| الْمَسْئَلَةَ فِي رِسَالَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ۔ | میں نے اس مسئلہ کو ایک مستقل رسالہ میں بیان کیا ہے۔ |
| ۴۹۳۔ حَدِيْثُ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ | جس نے متقی کے پیچھے نماز پڑھی۔ گویا |
| تَقِيٍّ فَكَاَنَّمَا صَلّٰى خَلْفَ نَبِيٍّ لَا | اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس کی کوئی |
| اَصْلَ لَهٗ۔ | اصل نہیں۔ |
| ۴۹۵۔ حَدِيْثُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ | جس نے مجھ پر درود پڑھا اور میری اولاد پر |

وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ جَفَانِي لَمْ يُوجَدْ.

نہ پڑھا، گویا اس نے مجھ پر ظلم کیا، یہ کہیں نہیں پائی جاتی

۶۹۴ - حَدِيثُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَشَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا يَصِحُّ وَقَدْ لَهِجَ بِهِ الْعَامَّةُ كَثِيرًا لَا سِيَّمَا بِمَكَّةَ بِحَيْثُ كُتِبَ عَلَى بَعْضِ جُدُرِهَا الْمُلَاصِقِ لِزَمْزَمَ وَتَعَلَّقُوا فِي ثُبُوتِهِ بِمَنَامٍ وَشِبْهِهِ مِمَّا لَا يُثْبِتُ الْأَحَادِيثَ النَّبَوِيَّةَ بِمِثْلِهِ قُلْتُ وَحَدِيثُ أَخْرَجَهُ الْوَاحِدِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ وَالْجُنْدِيُّ فِي فَضَائِلِ مَكَّةَ وَالدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِهِ بِلَفْظِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا ثُمَّ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَرَكَعَ عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْ مَائِهَا أَخْرَجَهُ

جو ہفتہ کے روز بیت اللہ کا طواف کرے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اور زمزم کا پانی پیئے تو اس کے جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں معاف ہو جاتے ہیں سخاوی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اور اس میں بہت عام لوگ مبتلا ہیں خصوصاً اہل مکہ۔ حتیٰ کہ زمزم کی بعض دیوار دل پر بھی یہ لکھ دیا اور اس کے ثبوت میں ایک خواب اور اسی قسم کی دیگر روایات جو حضورؐ سے ثابت نہیں لکھ دیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو واحدی نے اپنی تفسیر میں۔ جندی نے فضائل مکہ میں، اور دیلمی نے اپنی مسند میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے جو ہفتہ کے روز بیت اللہ کا طواف کرے پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر زمزم کا آ کر پانی پیے۔ اللہ تعالےٰ اسے گناہوں سے ایسے ہی پاک کر دیتا ہے جیسا کہ

| | |
|---|---|
| اللهِ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ لَا يُقَالُ اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ غَايَتُهٗ اَنَّهٗ ضَعِيْفٌ مَعَ اَنَّ قَوْلَ السَّخَاوِيِّ لَا يَصِحُّ لَا يُنَافِي الضُّعْفَ وَالْحَسَنَ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ بِهٖ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ وَكَانَ الْمُزَنِيُّ فَهِمَ هٰذَا الْمَعْنٰى حَتّٰى قَالَ فِيْ مُخْتَصَرِهٖ اَنَّهٗ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ وَقَدْ اَغْرَبَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا فِي اسْتِدْلَالِهٖ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى تَكْفِيْرِ الْكَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ مَعَ اَنَّ كَوْنَ الْحَجِّ يُكَفِّرُ الْكَبَائِرَ خِلَافَ الْاِجْمَاعِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ التُّوْرْبِشْتِيُّ وَالْقَاضِيْ عِيَاضٌ وَالنَّوَوِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَكَابِرِ اَنَّهٗ لَا يُكَفِّرُ الْكَبَائِرَ اِلَّا التَّوْبَةُ۔ | اس روز تھا جب اس کی ماں نے جنا تھا۔ یہ نہ کہا جائے کہ یہ موضوع ہے۔ بلکہ ضعیف ہے، اور سخاوی رحؒ کا یہ قول کہ یہ صحیح نہیں ہے یہ ضعیف اور حسن ہونے کے منافی نہیں ہے۔ ہاں اگر انہوں نے اس سے یہ ارادہ کیا ہو کہ یہ ثابت نہیں ہے۔ مزنی نے یہی معنی سمجھے اسی باعث انہوں نے اپنی مختصر میں فرمایا ہے کہ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علما نے یہ استدلال کیا ہے کہ بڑے اور چھوٹے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج کبیرہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے، لیکن یہ اجماع کے خلاف ہے، جیسا کہ تورپشتی رح، قاضی عیاض اور اکابر میں سے نووی وغیرہ نے کہا ہے۔ کہ کبائر کو صرف توبہ مٹا سکتی ہے۔ |
| ۴۹۷۔ حَدِيْثُ مَنْ طَافَ اُسْبُوْعًا فِي الْمَطَرِ غُفِرَ لَهٗ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ لَا اَصْلَ لَهٗ فِي الْمَرْفُوْعِ لٰكِنَّهٗ فِعْلٌ حَسَنٌ حَتّٰى اِنَّ الْبَدْرَ | جو ہفتہ کے روز بارش میں بیت اللہ کا طواف کرے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں کیونکہ بدر بن جماعہ نے بارش میں بیت اللہ کا طواف کیا |

بن جماعة طاف بالبيت سباحة
فلما حاذى الحجر غطس لتقبيله
ولكن اتفق لغيره من المكيين
وغيرهم بل قال مجاهد ان ابن
الزبير طاف سباحة ذكره السخاوى
وقد اخرج ابن جماعة من حديث
ابن عمر رضى الله عنهما فى كتاب
الحج من سننه حديثا بمعناه
فالحديث له اصل ۔

جب وہ حجر کے قریب اسے چومنے کے لئے
پہنچے تو بارش میں بھیگ چکے تھے۔ اسی
طرح اہل مکہ اور غیر اہل مکہ کے لئے بھی یہ
اتفاق پیش آیا۔ بلکہ مجاہد کہتے ہیں ابن
الزبیر رض نے بارش میں طواف کیا ہے
جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ ابن جماعہ
نے اپنی سنن میں ابن عمر رض سے ایک روایت
اسی معنی کی نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہے۔

۴۹۸ - حديث من طاف
حول البيت سبعا فى يوم صائف
شديد حره وحسر عن رأسه
وقارب بين خطاه وقل التفاته
وغض بصره وقل كلامه الا
بذكر الله تعالى واستلم الحجر
فى كل طواف من غير ان يؤذى
احدا كتب الله له بكل قدم
يرفعها ويضعها سبعين الف
حسنة ومحا عنه سبعين الف

جو شدید گرمی میں بیت اللہ کے
سات طواف کرے۔ اپنے سر کو کھول رکھے
اپنی غلطیوں کو سامنے رکھے۔ ادھر ادھر
توجہ کم کرے۔ نگاہ کو نیچی رکھے۔ اور
بات کم کرے۔ سوائے اللہ کے ذکر کے
اور ہر طواف میں کسی کو ایذا پہنچائے بغیر
حجر کو چومے اللہ تعالےٰ اس کے
ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے
اور ستر ہزار برائیاں مٹاتا ہے۔ ستر ہزار درجے
بلند کرتا۔ اس کی جانب سے ستر غلام

سَبْعِيْنَ وَرَفَعَ لَهٗ سَبْعِيْنَ اَلْفَ دَرَجَةٍ وَيُعْتِقُ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ رَقَبَةً عَنْ كُلِّ رَقَبَةٍ عَشْرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَيُعْطِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى سَبْعِيْنَ شَفَاعَةً اِنْ شَاءَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ شَاءَ فِي الْعَامَّةِ وَاِنْ شَاءَ عُجِّلَتْ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِنْ شَاءَ اُخِّرَتْ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ اَخْرَجَهُ الْجُنْدِيُّ فِيْ تَارِيْخِ مَكَّةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا وَفِيْ رِسَالَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَمَنَاسِكِ ابْنِ الْحَاجِّ نَحْوُهٗ لٰكِنْ اٰثَارُ الْوَضْعِ لَا تَخْفٰى لَدَيْهِ وَلِذَا قَالَ السَّخَاوِيُّ اِنَّهٗ بَاطِلٌ ۔

آزاد کرتا جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس ہزار ہوتی ہے۔ اور اسے ستر آدمیوں کی شفاعت مرحمت فرماتا ہے چاہے اپنے گھر والوں کی کرے۔ یا عام لوگوں کی چاہے دنیا میں اسے طلب کرے اور چاہے آخرت کے لئے رکھ لے۔ جندی نے اسے تاریخ مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ رسالۃ الحسن البصری اور مناسک ابن الحاج وغیرہ میں بھی اسی قسم کی روایات ہیں۔ لیکن آثار وضع ان کے نزدیک چمک رہے ہیں۔ اسی باعث سخاوی کہتے ہیں یہ باطل ہے ۔

۴۹۹ حَدِيْثُ مَنْ طَافَ اُسْبُوْعًا حَافِيًا حَاسِرًا كَانَ لَهٗ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ طَافَ اُسْبُوْعًا فِي الْمَطَرِ غُفِرَ لَهٗ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْاِحْيَاءِ وَقَالَ

جو ہفتے کے روز ننگے سر اور ننگے پاؤں طواف کرے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور ہفتہ کے روز بارش میں طواف کرے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اسے غزالی نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ عراقی کہتے ہیں میں نے اسے

العراقي لم اجده هكذا ورعند
الترمذي وابن ماجة من حديث
ابن عمر رضي الله عنهما من طاف
بالبيت اسبوعا فاحصاه كان
كعتق رقبة قلت وفي الجامع
الصغير من طاف بالبيت سبعا
وصلى ركعتين كان كعتق رقبة ؛

٥٠٠ - حديث من عبد الله
بجهل كان ما يفسده اكثر مما
يصلح يروى من كلام ضرار بن
الازور الصحابة وروى الدارمي
عن واثلة مرفوعا المتعبد بغير
فقه كالحمار في الطاحونة ويؤيده
حديث الفقيه واحد اشد على
الشيطان من الف عابد ؛

٥٠١ - حديث من عرف نفسه
فقد عرف ربه قال ابن تيمية
موضوع وقال السمعاني انه لا
يعرف مرفوعا وانما يحكى عن

اس طرح نہیں پایا۔ لیکن ترمذی اور ابن ماجہ میں
ابن عمر رضہ سے اسی طرح ہے کہ جو ہفتہ کے
روز طواف کرے، اور اسے گھیر لے (یعنی
چاروں طرف) تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا
ثواب ملتاہے ملا علی قاری فرماتے ہیں جامع الصغیر میں
ہے جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز
پڑھے تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

جو اللہ کی جہالت کے ساتھ عبادت کرے
تو اللہ تعالے اس کی صلاحیتوں کو بھی مٹا
دیتاہے یہ ضرار بن الازور صحابی کا قول ہے
دارمی نے واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت
کیاہے بغیر علم کے عبادت کرنے والا ایسا ہی ہے
جیسا کہ چکی میں گدھا اور اس کی تائید یہ حدیث
بھی کرتی ہے ایک عالم شیطان کے لئے ایک
ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔

جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے
خدا کو پہچان لیا۔ ابن تیمیہ رضہ کہتے ہیں یہ موضوع
ہے سمعانی رح کہتے ہیں یہ مرفوعاً پہچانی
نہیں جاتی۔ یہ یحیی بن معاذ الرازی کا قول

يحيى بن معاذ الرازي من قوله وقال النووي انه ليس بثابت يعني من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن معناه ثابت فقد قيل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف ربه بالعلم ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدرة والقوة وهو مستفاد من قوله تعالى ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه اي جهلها حيث لم يعرف ربها۔

ہے۔ امام نووی رح فرماتے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں۔ لیکن معنی اس کے صحیح ہیں۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو باعتبار جہالت پہچان لیا۔ اس نے خدا کو باعتبار علم پہچان لیا۔ یا جس نے اپنے نفس کی فنا کو پہچان لیا۔ اس نے خدا کی بقا کو پہچان لیا یا جس نے اپنے عجز اور ضعف کو پہچان لیا۔ اس نے خدا کی قدرت اور قوت کو پہچان لیا۔ اور یہ بات قرآن سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ ابراہیم ع کی ملت سے وہی انکار کر سکتا ہے۔ جو اپنے نفس سے جاہل ہو۔ یعنی اپنی جہالت کی بنا پر خدا کو نہیں پہچانتا۔

۵۰۲۔ حديث من عرف نفسه استراح ليس في المرفوع بل يروى عن سفيان بن عيينة ليس يضره المداح من عرف نفسه يعني فاستراح من مدح الخلق وذمه۔

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے آرام پا لیا۔ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اسے کوئی تعریف نقصان نہیں پہنچا سکتی یعنی اس نے لوگوں کی تعریف اور برائی سے آرام پا لیا۔

٥٠٢ - حَدِيْثُ مَنْ عَشِقَ فَعَفَّ فَكَتَمَ فَمَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا يُرْوٰى مِنْ طَرِيْقِ سُوَيْدِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِهٖ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَهُوَ مِمَّا اَنْكَرَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهٗ عَلٰى سُوَيْدٍ حَتّٰى حَكَى الْحَاكِمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ لَمَّا ذُكِرَ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَالَ لَوْ كَانَ لِيْ فَرَسٌ وَرُمْحٌ غَزَوْتُ سُوَيْدًا قَالَ السَّخَاوِيُّ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَنْفَرِدْ بِهٖ فَقَدْ رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٖ مَرْفُوْعًا وَهُوَ سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حَزْمٍ فِيْ مَعْرِضِ الْاِحْتِجَاجِ فَقَالَ فَاِنْ اَهْلَكْتُ هَوًى اَهْلَكَ شَهِيْدًا

جس نے عشق کیا پھر پاک دامن رہا اور چھپایا تو وہ شہید کی موت مرا۔ یہ اس سند سے روایت کی جاتی ہے۔ سوید بن نصر، علی بن مسہر۔ ابو یحیی القتات مجاہد اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوعاً مروی ہے۔ سوید پر یحیی بن معین نے انکار کیا ہے۔ حتی کہ حاکم نے یحیی بن معین سے یہ روایت کیا ہے۔ کہ جب ان کے سامنے یہ حدیث ذکر کی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو سوید سے جنگ کرتا سخاوی کہتے ہیں لیکن سوید اسے روایت کرنے میں منفرد نہیں۔ بلکہ اسے زبیر بن بکار نے اس سند کے ساتھ عبد الملک بن عبد العزیز الماجشون عبد العزیز بن ابی حازم، ابن ابی نجیح مجاہد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ سند صحیح ہے۔ ابن حزم نے اسے معرض احتجاج میں ذکر کیا ہے اور فرمایا اگر خواہش ہلاک ہو گئی تو وہ شہید مرا۔ اگرچہ وہ آنکھ کے قرار کی تمنا کرے۔ اسے ہم سے ثقہ لوگوں نے روایت

وَاِنْ تَمُتْ بَقِيْتُ قَرِيْرَ عَيْنٍ
رَوَى لَنَا هٰذَا اَقْوَامٌ ثِقَاتٌ نَاقُوْا
بِالصِّدْقِ عَنْ كِذْبٍ وَمَيْنٍ وَ
قَالَ ابْنُ الرَّبِيْعِ تَعَفَّفَ اِذَا مَا
تَخَلَّ بِالْخَلْوَةِ عِلْمًا يَكُوْنُ الْمَوْلٰى نَاظِرًا
وَشَهِيْدًا اِذْ فِيْ خَبَرِ الْمُخْتَارِ مَنْ عَشِقَ
فَكَتَمَ هَوَاهُ اِذَا مَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا
قَالَ السُّيُوْطِيُّ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِيْ تَارِيْخِ
نَيْسَابُوْرَ وَالْخَطِيْبُ فِيْ تَارِيْخِ
بَغْدَادَ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِيْ تَارِيْخِ
دِمَشْقَ وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ اَيْضًا مِنْ
حَدِيْثِ عَائِشَةَ بِلَفْظِ مَنْ عَشِقَ
فَعَفَّفَ فَمَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا
وَاَوْرَدَهُ الدَّيْلَمِيُّ بِلَا اِسْنَادٍ اَلْعِشْقُ
مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوْبِ ۔

کیا ہے۔ جو کذب سے پاک ہیں ابن الربیع ؒ کہتے ہیں پاکدامنی سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ خلوت میں ہوں تب بھی وہ اس خیال سے پاکدامن رہیں کہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور حاضر ہے کیونکہ حدیث میں ہے جو اپنی خواہش کو چھپائے ہوئے پاکدامن رہے۔ تو جب وہ مریگا تو شہید کی موت مرے گا۔ سیوطی ؒ کہتے ہیں اسے حاکم نے تاریخ نیشاپور میں خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں روایت کیا ہے خطیب نے عائشہ سے بھی ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے خطیب ؒ نے عائشہ ؓ سے بھی ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جو عشق کرے پھر پاکدامن رہے تو وہ شہید کی موت مرے گا اور دیلمی ؒ نے بلا سند یہ روایت کی ہے عشق بغیر شک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۴۹۵۔ حَدِيْثُ مَنْ عَصَى اللّٰهَ
فِيْ غُرْبَتِهِ رَدَّهُ اللّٰهُ خَائِبًا اَيْ فِيْ
كُرْبَتِهِ تَرْجَمَهُ السَّخَاوِيُّ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ
عَلَيْهِ قُلْتُ وَلَا اَصْلَ لَهُ فِيْمَا اَعْلَمُ ۔

جو سفر میں اللہ کی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں ڈالے گا۔ سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے لیکن اس پر کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں جہانتک میں جانتا ہوں اس کی کوئی اصل نہیں۔

۵۰۵۔ حَدِيْثُ مَنْ عَلَّمَ اَخَاهُ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ مَلَكَ رَقَبَتَهُ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ مَوْضُوْعٌ وَفِي الذَّيْلِ هُوَ كَمَا قَالَ ۔

جس نے اپنے بھائی کو قرآن کی ایک آیت کی تعلیم دی تو وہ اس کی گردن کا مالک ہو گیا ابن تیمیہ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی ہے

۵۰۶۔ حَدِيْثُ مَنْ فَضَّلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اٰلِيْ بِعَلِيٍّ فَعَلَيْهِ كَذَا وَكَذَا بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ وَهُوَ مِنْ مُفْتَرَيَاتِ الشِّيْعَةِ الشَّنِيْعَةِ ۔

جو میرے اور میری اولاد کے درمیان علی کے ذریعہ فرق کرے تو اس پر اتنا اتنا گناہ ہے۔ یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ شیعوں کی مفتریات میں سے ہے ۔

۵۰۷۔ حَدِيْثُ مَنْ قَالَ فِيْ دِيْنِنَا بِرَأْيِهٖ فَاقْتُلُوْهُ وَضَعَهٗ اِسْحَاقُ الْمَلْطِيُّ كَمَا فِي الْوَجِيْزَةِ ۔

جو ہمارے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات کہے اسے قتل کر ڈالو اسے اسحاق الملطی نے وضع کیا تھا۔ جیسا کہ وجیزہ میں ہے ۔

۵۰۸۔ حَدِيْثُ مَنْ تَقَدَّمَ لِاَخِيْهِ اِبْرِيْقًا يَتَوَضَّأُ بِهٖ فَكَاَنَّمَا قَدَّمَ جَوَادًا قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ هُوَ مَوْضُوْعٌ وَفِي الذَّيْلِ هُوَ كَمَا قَالَ

جو اپنے بھائی کے وضو کے لئے لوٹا آگے کرے تو گویا اس نے ایک گھوڑا پیش کیا۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ یہ موضوع ہے۔ ذیل میں بھی ایسا ہی ہے ۔

۵۰۹۔ حَدِيْثُ مَنْ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ وَلَمْ يَدَعْ بِالشَّيْخِ فَقَدْ ظَلَمَ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا اَصْلَ لَهٗ قُلْتُ لَعَلَّ اَصْلَهٗ اَنَّ مَنْ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ

جو سورت بقرہ پڑھے اور شیخ نہ کہا جائے تو اس پر ظلم نہ کرے اس نے ظلم کیا۔ سخاوی کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ زہراوین (بقرہ و آل عمران)

إذا قرأ الزهراوين كان جليلاً عندهم۔

کا پڑھنا صحابہ کے نزدیک بڑا کام سمجھا جاتا ہو۔

۵۱۰۔ حديث من قرأ بالقرآن منكوساً ألقي في النار منكوساً موضوع۔

جو الٹا قرآن پڑھے۔ اسے الٹا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ یہ موضوع ہے۔

۵۱۱۔ حديث من قرأ في الفجر بألم نشرح وألم تر كيف لم يرمد قال السخاوي لا أصل له وكذا قراءة سورة إنا أنزلناه عقيب الوضوء لا أصل له وهو مفوت سنته انتهى وأراد أنه لا أصل له في المرفوع وإلا فقد ذكره الفقيه أبو الليث السمرقندي وهو إمام جليل وأما قوله وهو مفوت سنته أي سنة الوضوء ففيه أن الوضوء ليس له سنة مستقلة كما حققه الغزالي وإنما يستحب أن يصلي بعد كل وضوء ولم يشترط أحد فوريتها بعده فلا

جو صبح کی نماز میں الم ترکیف اور الم نشرح پڑھے اس کی آنکھیں دکھنے نہ آئیں گی۔ سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ ایسے ہی سورت القدر کا وضو کے بعد پڑھنا۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں اور یہ سنت کو بھی فوت کرنے والا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ مرفوعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ ورنہ فقیہ ابو اللیث السمرقندی جو بڑے امام ہیں اس کا ذکر کیا ہے۔ رہا یہ قول کہ سنت کو فوت کرنے والا ہے۔ تو مراد یہ کہ وضو کی سنت کو کیونکہ وضو میں کوئی سنت مستقلہ نہیں جیسا کہ غزالی نے تحقیقاً ثابت کیا ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ ہر وضو کے بعد نماز پڑھی جائے۔ اور اس کی جلدی کی شرط نہیں۔ تو وضو کے بعد اور نماز سے

بَيْنَا فِي قِرَاءَةِ سُوْرَةٍ وَغَيْرِهَا عَقِيْبَ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ نَعَمْ قِيْلَ الْأَوْلٰى اَنْ يُّصَلِّيَ قَبْلَ اَنْ يَّنْشِفَ اَعْضَاءَ وُضُوْئِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

قبل کسی سورت وغیرہ کا پڑھنا۔ اس کے منافی نہ ہو گا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وضوء کے اعضاء سوکھنے سے قبل نماز پڑھی جائے۔

فائدہ۔ وضو کے بعد یہ دعا حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر۔ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔

۵۱۲۔ حَدِيْثُ مَنْ قَصَدَنَا وَجَبَ حَقُّهٗ عَلَيْنَا قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ لٰكِنْ فِيْ مَعْنَاهُ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ وَقَدْ مَضٰى قُلْتُ وَكَذَا الْكِنْ فِيْ مَعْنَاهُ اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ وَلَا شَكَّ اَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ كَرِيْمٌ عِنْدَ اللّٰهِ بِشَهَادَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۔

جو ہمارا ارادہ کرے ہم پر اس کا حق واجب ہو چکا سخاوی کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں لیکن مراد یہ ہے کہ سائل کا حق ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ اور یہ حدیث گذر چکی۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے جب تمہارے پاس کوئی قوم کا شریف شخص آئے تو اس کی عزت کرو اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہر شخص اللہ کے نزدیک شریف ہے۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ شریف تم میں سے زیادہ متقی ہے

۵۱۳۔ حَدِيْثُ مَنْ قَصَّ اَظْفَارَهٗ مُخَالِفًا لَمْ تَرَ فِيْ عَيْنَيْهِ رَمَدًا قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ اَجِدْهُ لٰكِنْ نَصَّ

جو مخالف طور پر ناخون کاٹے اس کی آنکھیں دکھنے نہ آئیں گی۔ سخاوی کہتے ہیں میں نے اسے کہیں نہیں پایا۔ امام احمد بن حنبل اس کے

الْإِمَامُ أَحْمَدُ عَلَى اسْتِحْبَابِهِ وَكَانَ الشَّرَفُ الدِّمْيَاطِيُّ يَأْثُرُ ذٰلِكَ عَنْ بَعْضِ مَشَايِخِهِ.

کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور شرف الدمیاطی اسے بعض مشائخ سے نقل کیا کرتے تھے۔

۵۱۴۔ حَدِيثُ مَنْ قَضٰى صَلٰوةً مِنَ الْفَرَائِضِ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ ذٰلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَائِتَةٍ فِي عُمْرِهِ إِلٰى سَبْعِينَ سَنَةً بَاطِلٌ قَطْعًا لِأَنَّهُ مُنَاقِضٌ لِلْإِجْمَاعِ عَلٰى أَنَّ شَيْئًا مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا يَقُومُ مَقَامَ فَائِتَةِ سَنَوَاتٍ ثُمَّ لَا عِبْرَةَ بِنَقْلِ النِّهَايَةِ وَلَا بَقِيَّةِ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوا مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلَا أَسْنَدُوا الْحَدِيثَ إِلٰى أَحَدٍ مِنَ الْمُخَرِّجِينَ.

جو ماہ رمضان کے اخیر جمعہ میں سے کوئی نماز چھوڑ دے۔ تو وہ ہر نماز پر جو اس نے اپنی زندگی میں چھوڑی ہے ستر سال تک ظلم کرتا رہے گا۔ یہ قطعی طور پر باطل ہے۔ کیونکہ یہ اجماع کے قطعی طور پر منافی ہے کیونکہ عبادات میں سے کوئی بھی عبادت ایسی نہیں جو کئی سال کے عبادت کے قائم مقام ہو سکے۔ صاحب نہایہ یا شراح ہدایہ کا نقل کرنا اسے معتبر نہ ہوگا کیونکہ وہ محدث نہیں ہیں۔ اور نہ انہوں نے حدیث کی کسی مخرج کی جانب نسبت کی ہے۔

۵۱۵۔ حَدِيثُ مَنْ قَطَعَ رَجَاءَ مَنِ ارْتَجَاهُ قَطَعَ اللّٰهُ مِنْهُ رَجَاءَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَمْ يَلِجِ الْجَنَّةَ يُنْسَبُهُ لِحَيٰوةِ الْحَيَوَانِ الْكُبْرٰى مَعْرُوفٌ

جن سے امید کی جا سکتی ہے اگر ان سے قطع امید کرے تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن بھی اس کی امید منقطع کر دے گا۔ اور وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ حیوۃ الحیوان الکبری کی جانب منسوب

الْاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِہٖ مَرْفُوْعًا وَقَالَ السَّخَاوِیُّ وَذٰلِكَ مُخْتَلِفٌ عَلٰی اَحْمَدَ۔

کی جاتی ہے کہ اس نے امام احمد کے ذریعہ ابو ہریرۃؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے سخاوی کہتے ہیں یہ امام احمد پر مختلف ہے۔

۵۱۶۔ حَدِیْثُ مَنْ کَتَمَ سِرَّهٗ مَلَكَ اَمْرَهٗ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَیْسَ فِی الْمَرْفُوْعِ۔

جو اپنے راز کو چھپائے اس کے کام کا اسی کو مالک بنا دیا جاتا ہے (یعنی وہی ذمہ دار رہ جاتا ہے) سخاوی کہتے ہیں اس سے مرفوعاً واقف نہیں۔

۵۱۷۔ حَدِیْثُ مَنْ کَثُرَتْ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ لَا اَصْلَ لَهٗ وَهُوَ مَوْضُوْعٌ مِنْ غَیْرِ قَصْدٍ نَقْلٍ اَنْفَقَ اَئِمَّۃُ الْحَدِیْثِ عَلٰی اَنَّہٗ مِنْ قَوْلِ شَرِیْكٍ قَالَهٗ لِثَابِتٍ لَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ ذَکَرَهُ السَّخَاوِیُّ۔

جس کی رات کی نمازیں زیادہ ہوں اس کا چہرہ دن میں حسین ہو جاتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں بلا ارادہ وضع ہو گئی کیونکہ ائمہ حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ جملہ شریک کے لئے ثابت البنانی نے کہا تھا۔ جب شریک ان کے پاس گئے (شریک معتبر رواۃ میں سے ہیں) وہ ثابت کے اس قول کو غلطی سے حدیث سمجھ بیٹھے جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۔ حَدِیْثُ مَنْ لَبِسَ نَعْلًا صَفْرَاءَ قَلَّ هَمُّهٗ یُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ لَمْ یَزَلْ فِیْ سُرُوْرٍ مَا دَامَ لَابِسُهَا بَدَلَ قَلَّ هَمُّهٗ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّہٗ کَذِبٌ مَوْضُوْعٌ وَعَزَاهُ الزَّمَخْشَرِیُّ

جو زرد جوتے پہنے اس کی کوشش کم ہو جاتی ہے، یہ ابن عباس سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کی جاتی ہے اس کا پہننے والا ہمیشہ سرور میں رہتا ہے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ جھوٹ موضوع ہے اور زمخشری نے کشاف میں اسے حضرت علی کی جانب منسوب کیا ہے

| | |
|---|---|
| فِی الْکَشَّافِ لِعَلِیٍّ بِلَفْظِ التَّرْجَمَۃِ وَکَانَ الْمَاخَذُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُھَا تَسُرُّ النَّاظِرِیْنَ ۔ | اور اس کا ماخذ اللہ تعالےٰ کا یہ قول ہے اس گلئے کا رنگ گہرا زرد ہونا چاہیئے۔ جو دیکھنے والوں کو بھی خوش کر دے ۔ |
| ۵۱۹۔ حَدِیْثُ مَنْ لَعِبَ بِالشِّطْرَنْجِ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ قَالَ النَّوَوِیُّ لَا یَصِحُّ بَلْ ھُوَ کَذِبٌ لَمْ یَثْبُتْ مِنَ الْمَرْفُوْعِ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ شَیْءٌ ذَکَرَہُ السَّخَاوِیُّ قُلْتُ وَقَدْ وَرَدَ مَلْعُوْنٌ مَنْ لَعِبَ بِالشِّطْرَنْجِ وَالنَّاظِرُ اِلَیْھَا کَالْاٰکِلِ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ رَوَاہُ ابْنُ عَبْدَانَ وَاَبُوْمُوْسٰی وَابْنُ حَزْمٍ عَنْ حَبَّۃَ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلًا کَمَا فِیْ جَامِعِ الصَّغِیْرِ لِلسُّیُوْطِیِّ وَھُوَ مُلْتَزِمٌ اَنْ لَّا یَذْکُرَ فِیْہِ مَوْضُوْعًا وَالْمُرْسَلُ حُجَّۃٌ عِنْدَ الْجُمْھُوْرِ فَغَایَۃُ الْاَمْرِ فِیْہِ اَنَّ سَنَدَہٗ ضَعِیْفٌ وَیَتَقَوّٰی بِاَحَادِیْثَ ثَابِتَۃٍ وَرَدَتْ فِیْ ذَمِّ الشِّطْرَنْجِ ۔ | جو شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے۔ نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں بلکہ جھوٹا ہے اور مرفوعًا اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ایک حدیث وارد ہے کہ جو شطرنج کھیلے یا شطرنج کی جانب دیکھے وہ ملعون ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ سور کا گوشت کھانے والا۔ ابن عبدان ۔ ابوموسیٰ ۔ اور ابن حزم نے اسے حبۃ بن مسلم رح سے مرسلًا روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطی رح کی جامع الصغیر میں ہے۔ اور انہوں نے قاعدہ کے مطابق اس کے موضوع ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ اور مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے۔ غایت امر یہ ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور شطرنج کی برائی میں جو احادیث ثابت ہیں وہ اسے تقویت پہنچاتی ہیں ۔ |

**فائدہ** :- ابوموسیٰ اشعری رض سے مسلم رح ابوداؤد رح ۔ ابن ماجہ رح ۔ ابن حبان رح ۔ اور حاکم وغیرہ نے یہ روایت کی ہے کہ جو چوسر کھیلے اس نے اپنے ہاتھ سور کا خون میں رنگے ہیں۔ چوسر کی حرمت میں بہت سی احادیث

صحیح وارد ہیں۔ لیکن حافظ عبد العظیم المنذری نے اپنی ترغیب ترہیب میں اس روایت میں لفظ شطرنج کا بھی اضافہ کیا ہے، اگرچہ وہ خوان کے نزدیک زیادت راوی ہے لیکن دیگر احادیث سے اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے ایک تو ابن عبدان وغیرہ کی روایت اوپر گذر چکی۔ ابن حجر المکیؒ نے زواجر میں ابو موسیٰؓ سے یہ روایت کی ہے کہ شطرنج سوائے گنہگار کے کوئی نہیں کھیل سکتا۔ ابن حجر المکی نے ابن عمرؓ سے یہ روایت کیا ہے کہ شطرنج بدترین جوا ہے۔ اسی طرح ابن عباسؓ۔ ابراہیم نخعیؒ۔ مجاہدؒ۔ اسحٰق بن راہویہ وغیرہ سے بھی اس کی ممانعت ثابت ہے اشرم نے اپنی جامع میں واثلہ بن الاسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر روز مخلوق کی جانب تین سو ساٹھ بار نظر کرتا ہے۔ اس میں شطرنج کھیلنے والے کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ ابو بکر الاجری نے ابو ہریرہؓ سے یہ روایت کیا ہے کہ جب تم ان جوا کھیلنے والوں یعنی چوسر اور شطرنج کھیلنے والوں کے پاس سے گزرو۔ تو انہیں سلام نہ کرو۔ اور ایک روایت میں ابو ہریرہؓ سے یہ مروی ہے۔ کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب شطرنج کھیلنے والے کو ہوگا ان روایات میں موقوف روایات بطریقہ حسن ثابت ہیں۔ اور اس کی حرمت ابو ہریرہؓ ابو موسیٰ اشعریؓ۔ ابن عمرؓ۔ ابن عباسؓ۔ اسحٰق بن راہویہ۔ مجاہدؒ۔ ابراہیم نخعیؒ۔ ابو حنیفہؒ مالکؒ۔ احمد بن حنبلؒ وغیرہ سے متفقہ طور پر ثابت ہے۔ صرف امام شافعی اور امام عامر شعبیؒ اس کے جواز کے چند شرائط کے ساتھ قائل ہیں۔ امام شافعی رح کے نزدیک اس میں جوا اور نماز وغیرہ سے غفلت نہ ہو اور امام شعبیؒ اس میں ایک اور اضافہ فرماتے ہیں۔ کہ گالی گلوچ بھی نہ ہو۔ جیسا کہ حافظ منذری نے ترغیب وترہیب میں ذکر کیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ مرفوع روایات اگرچہ ضعیف ہیں۔ لیکن ایک دوسری کی تقویت بھی کرتی ہیں۔ اسی طرح یہ روایت درجہ حسن لغیرہ

میں داخل ہوئی۔ اور جب صحابہ کرام سے اس کی حرمت اور ممانعت صحیح طور پر ثابت ہے۔ تو اب اگر یہ کہا جائے کہ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے تو غلط نہ ہوگا۔ اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ یہ ثابت نہیں، یعنی مرفوعاً ثابت نہیں۔ اور صحابہ کی اقتدار دین کا ایک اہم جزو ہے۔ اسے ترک نہیں کیا جا سکتا۔

۵۲۰ حَدِیْثُ مَنْ لَمْ یُدَاوِمْ عَلٰی اَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ لَمْ تَنَلْهُ شَفَاعَتِیْ ذَكَرَهُ السُّيُوْطِیُّ فِیْ اٰخِرِ كِتَابِ الْمَوْضُوْعَاتِ اَنَّ الْحَافِظَ ابْنَ حَجَرٍ يَعْنِی الْعَسْقَلَانِیَّ سُئِلَ عَنْهُ فَاَجَابَ بِاَنَّهٗ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ۔

جو ظہر سے قبل کی چار رکعتوں کی پابندی نہ کرے اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔ سیوطی نے اسے کتاب الموضوعات کے اخیر میں ذکر کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ حافظ ابن حجر سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

۵۲۱ حَدِیْثُ مَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ خِيْفَ مِنْهُ لَمْ يَثْبُتْ مَبْنَاهُ وَصَحِيْحٌ مَعْنَاهُ۔

جو اللہ سے نہ ڈرے۔ اس سے ڈرا جائے۔ یہ لفظاً ثابت نہیں لیکن معنیً صحیح ہے۔

۵۲۲ حَدِیْثُ مَنْ لَمْ يُصْلِحْهُ الْخَيْرُ يُصْلِحْهُ الشَّرُّ هُوَ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ۔

جس کی بھلائی اصلاح نہ کرسکے اس کی برائی اصلاح کر دیتی ہے، یہ بعض سلف کا کلام ہے۔

۵۲۳ حَدِیْثُ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْيَلْعَنِ الْيَهُوْدَ

جس کے پاس صدقہ نہ ہو۔ وہ یہود پر لعنت کرے۔ یہ صحیح

| | |
|---|---|
| لا یصح۔ | نہیں ہے۔ |
| ۵۲۴۔ حدیث من کانت کلمتہ وجبت محبتہ من کلام علی رضی اللہ عنہ قالہ الخطیب | جس کی گفتگو نرم ہو اس کی محبت واجب ہے یہ حضرت علی کا قول ہے۔ جیسا کہ خطیبؒ نے روایت کیا ہے۔ |
| ۵۲۵۔ حدیث من لم ینفعہ علمہ ضرہ جہلہ لا اعرفہ۔ | جسے علم نفع نہ پہنچائے اسے اس کی جہالت نقصان پہنچائیگی۔ میں اسے نہیں پہچانتا۔ |
| ۵۲۶۔ حدیث من نصح جاہلا عاداہ جاء عن بعض السلف و لیس فی شیء من المسندات وقال السخاوی لا استحضرہ بل روی الخطیب عن معمر بن المثنی لا تردن علی معجب خطا فیستفید منک علما ویتخذک عدوا۔ | جو جاہل کو نصیحت کرے اسے اپنا دشمن بناتا ہے۔ بعض اسلاف کا کلام ہے، یہ مسند روایت نہیں سخاوی کہتے ہیں میں اسے نہیں جانتا لیکن خطیب نے معمر بن المثنی سے روایت کیا ہے۔ کہ خطا کی جگہ پہ نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ تجھ سے علم کا فائدہ تو اٹھائے گا۔ اور تجھے اپنا دشمن بنائے گا۔ |
| ۵۲۷۔ حدیث من وسع علی عیالہ فی یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ السنۃ کلہا وفی روایۃ سائر سنتہ قال الزرکشی لا یثبت انما ہو من کلام محمد بن المنتشر قال السیوطی کلا بل | جو عاشوراء کے روز اپنے گھر والوں پر وسعت کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کرتا ہے۔ زرکشی کہتے ہیں یہ ثابت نہیں بلکہ محمد بن المنتشر کا کلام ہے۔ سیوطیؒ کہتے ہیں ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ یہ صحیح ہے ثابت ہے۔ بیہقیؒ نے شعب الایمان میں ابو سعید خدریؓ ابو ہریرہؓ |

هُوَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَقَالَ أَسَانِيْدُهُ كُلُّهَا ضَعِيْفَةٌ وَلٰكِنْ إِذَا ضُمَّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَاتُوْهُ وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو الْفَضْلِ الْعِرَاقِيُّ فِي أَمَالِيْهِ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَهُنَّ اَوْرَدَ مِنْ طُرُقٍ صَحَّحَ بَعْضَهَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ نَاصِرٍ وَأَوْرَدَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ مِنْ طَرِيْقِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ مَجْهُوْلٌ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ قَالَ فَالْحَدِيْثُ حَسَنٌ عَلَى رَأْيِهِ قَالَ وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ جَابِرٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ أَخْرَجَهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِذْكَارِ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْهُ وَهِيَ أَصَحُّ طُرُقِهِ قَالَ وَقَدْ وَرَدَ أَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رض

ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے روایت کیا ہے اگرچہ سب کی سندات ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کرتی ہیں۔ حافظ ابو الفضل العراقی اپنی امالی میں فرماتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی روایت مختلف سندات سے مروی ہے جس میں سے بعض کو ابو الفضلؒ بن ناصر نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن الجوزی نے سلیمان بن ابی عبد اللہ کے ذریعہ اسے ابو ہریرہؓ سے موضوعات میں روایت کیا ہے اور ابن الجوزی کہتے ہیں سلیمان مجہول ہے۔ لیکن ابن حبانؒ نے سلیمان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ تو حدیث ان کی رائے کے لحاظ سے حسن ہوئی۔ ابن الجوزیؒ کہتے ہیں یہ روایت جابرؓ سے مسلم کی شرطوں کے مطابق کئی طریقوں سے مروی ہے۔ ابن عبد البرؒ نے استذکار میں ابو الزبیر کے ذریعہ جابرؓ سے روایت کیا ہے اور یہ سب سے عمدہ طریقہ ہے۔ ابن عبد البرؒ کہتے ہیں یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے اور دارقطنی نے افراد میں ابن عمرؓ سے موقوفاً روایت

| | |
|---|---|
| وَاَخْرَجَہُ الدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْاَفْرَادِ مَوْقُوفًا | کیا ہے۔ اور اسے ابن عبد البرؒ نے |
| عَلٰی ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ اَخْرَجَہُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ | ایک عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے |
| بِسَنَدٍ جَیِّدٍ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی | بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن المنتشر سے |
| الشُّعَبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ | بھی روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں یہ کہا جاتا تھا |
| کَانَ یُقَالُ فَذَکَرَہُ وَقَدْ جُمِعَتْ | اور پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اس کے تمام |
| طُرُقُہُ فِی جُزْءٍ ھٰذَا الْکَلَامِ الْعِرَاقِیِّ | طریقے عراقی کی امالی میں ایک جزو میں جمع ہیں، |
| فِی اَمَالِیْہِ نَقَلَہُ السُّیُوْطِیُّ وَقَالَ | جسے سیوطی نے نقل کیا ہے۔ میں نے اس جزو |
| قَدْ لَخَّصْتُ الْجُزْءَ الَّذِیْ جَمَعَہُ | کو مختصر کر کے تعقبات علی الموضوعات |
| فِی التَّعَقُّبَاتِ عَلَی الْمَوْضُوْعَاتِ ۔ | میں جمع کر دیا ہے۔ |
| ۵۲۸۔ حَدِیْثُ مَنْ یَخْطُبُ | جو حسین عورت کو پیغام دے |
| الْحَسْنَاءَ یُعْطِ مَھْرَھَا لَیْسَ بِحَدِیْثٍ | تو اس کا مہر بھی دے۔ یہ حدیث نہیں |
| وَلَعَلَّ الْحَسْنَاءَ کِنَایَۃٌ عَنِ الْحَسَنَۃِ | ہے، اور ہو سکتا ہے حسنار سے مراد |
| الْمُعَبَّرِ عَنْھَا فِی التَّنْزِیْلِ بِالْحُسْنٰی | وہ نیکی ہو جو قرآن میں حسنیٰ سے تعبیر کی |
| وَمَھْرُھَا کِنَایَۃٌ عَنِ الْاَعْمَالِ | گئی ہے۔ اور مہر سے اعمال صالحہ کی جانب |
| الصَّالِحَۃِ الْمُسْتَحْسَنَۃِ ۔ | کنایہ ہو۔ |
| ۵۲۹۔ حَدِیْثُ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ | حج کے کمال میں سے اونٹوں کو |
| ضَرْبُ الْجِمَالِ ھُوَ مِنْ کَلَامِ الْاَعْمَشِ | مارنا ہے۔ یہ اعمش رحؒ کا کلام ہے جیسا کہ |
| قَالَہُ ابْنُ الرَّبِیْعِ قُلْتُ قَدْ صَحَّ | ابن الربیع رحؒ کا قول ہے۔ ملا علی قاریؒ |
| ضَرْبُ الصِّدِّیْقِ جِمَالَہُ فِی حَجَّۃٍ | فرماتے ہیں یہ صحیح طور پر ثابت ہے کہ حضرت |

الوداع بحضرة النبي صلى الله عليه وسلم ولم ينكر عليه فدل على ان المراد منه اضافة المصدر الى فاعله وقيل اضافته الى المفعول وهو الاظهر ومعنى التمام اشهر والمعنى انه يحمل في سبيله حتى يضرب ويهان والله المستعان ۔

ابوبکر صدیق رض نے حضور کی موجودگی میں اپنے اونٹ کو مارا۔ اور آپ نے کوئی اعتراض نہ فرمایا۔ تو یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہاں مصدر کی اضافت فاعل کی جانب ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اضافت مفعول کی جانب ہو اور یہ زیادہ عمدہ ہے۔ اور تمام کے معنی مشہور ہیں ۔

۵۲۰۔ حديث من حسن الموافقة ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت ومعناه ما في المثل لولا الوئام لهلك الانام ۔

موافقت کی دوستی کتنی عمدہ ہے سخاوی نے اس کی سرخی باندھی ہے اور اس پر کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کے معنی ایک مثال میں پائے جاتے ہیں اگر چوپائے نہ ہوتے تو مخلوق تباہ ہو جاتی ۔

۵۲۱۔ حديث من علامة الساعة التدافع عن الامامة ليس بحديث ومعناه صحيح ذكره ابن الربيع وقد ورد عن سلامة بنت الحر مرفوعا ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد

قیامت کی علامت میں سے امامت سے رک جانا ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے اور اس کے معنی صحیح ہیں۔ ابن الربیع نے اس کا ذکر کیا ہے۔ سلامہ رض بنت الحر سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اہل مسجد رک جائیں گے اور انہیں نماز پڑھانے کے لئے بھی

| | |
|---|---|
| لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔ | کوئی نہ ملے گا اسے امام احمدؒ، ابوداؤد، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔ |
| ۵۳۲۔ حَدِيثُ مِنْ فِتْنَةِ الْعَالِمِ أَنْ يَكُونَ الْكَلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ السُّكُوتِ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي الْإِحْيَاءِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوعَاتِ وَكَذَا ذَكَرَهُ فِي الْمُخْتَصَرِ | عالم کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ انہیں کلام خاموشی سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اسے غزالیؒ نے احیا میں ایک طویل حدیث میں ذکر کیا ہے عراقی کہتے ہیں ابونعیمؒ اور ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے جیسا کہ عراقی نے مختصر میں ذکر کیا ہے ۔ |
| ۵۳۳۔ حَدِيثُ مِنَ الذُّنُوبِ ذُنُوبٌ لَا يُكَفِّرُهَا إِلَّا الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ فِي الْإِحْيَاءِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ أَجِدْ لَهُ أَصْلًا ۔ | گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں، کہ جنہیں سوائے عرفہ کے قیام کے کوئی شئے نہیں مٹا سکتی۔ یہ بھی احیاء میں ہے عراقی کہتے ہیں، میں نے اس کی اصل کہیں نہیں پائی ۔ |
| ۵۳۴۔ حَدِيثُ مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ إِنَّهُ غَيْرُ ثَابِتٍ قُلْتُ هُوَ مِنْ كَلَامِ الصُّوفِيَّةِ وَالْمَعْنَى مُوتُوا اخْتِيَارًا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا اضْطِرَارًا وَالْمُرَادُ بِالْمَوْتِ الِاخْتِيَارِيِّ تَرْكُ الشَّهَوَاتِ وَاللَّهَوَاتِ وَمَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهَا مِنَ | مرنے سے پہلے مر جاؤ، عسقلانیؒ کہتے ہیں، یہ ثابت نہیں ہے، ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں، یہ صوفیاء کا کلام ہے اور مقصد یہ ہے، کہ اضطراری موت سے قبل خود اختیاری موت مر جاؤ۔ اور اختیاری موت سے مراد شہوات، لذات دنیا اور غفلتوں کو |

مِنَ الزَّلَّاتِ وَالْغَفَلَاتِ ۔

ترک کر دینا ہے۔

۳۵۵ حَدِيْثُ اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ وَلَمْ يُصِبْ فِيْهِ كَمَا ذَكَرَهُ الْعِرَاقِيُّ فِيْ اَمَالِيْهِ مِنْ اَنَّهُ وَرَدَ مِنْ طُرُقٍ بَلَغَ بِهَا رُتْبَةَ الْحَسَنِ اِنْتَهٰى وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَالْقُضَاعِيُّ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٖ مَرْفُوْعًا وَصَحَّحَهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْعِرَاقِيِّ

موت ہر مسلم کا کفارہ ہے۔ ابن الجوزیؒ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ جیسا کہ عراقیؒ اپنی امالی میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ اتنی سندات سے مروی ہے جو رتبہ حسن تک پہنچتی ہیں بیہقیؒ نے شعب میں اور قضاعی نے انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابوبکر بن العراقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۶۵ حَدِيْثُ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا قَالَ صَدَقَ وَاِذَا قِيْلَ لَهٗ صَدَّقَ لَا يُعْرَفُ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَكَاَنَّهُ مُقْتَبَسٌ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ وَالْمُرَادُ بِالْمُؤْمِنِ هُوَ الْكَامِلُ وَاسْتَأْنَسَ السَّخَاوِيُّ بِشِقِّهِ الْاَوَّلِ يَعْنِيْ حَدِيْثَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلٰى كُلِّ خِلَّةٍ غَيْرَ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ وَالثَّانِيْ بِحَدِيْثِ رَاٰى عِيْسَى بْنُ

مومن جب بولتا ہے تو سچ بولتا ہے اور جب اس سے کوئی بات بیان کی جاتی ہے تو تصدیق کرتا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ پہچانی نہیں جاتی۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے قول سے مستنبط ہے جو سچ بات لایا اور سچ کی تصدیق کی یہی متقین لوگ ہیں اور مومن سے مراد مومن کامل ہے سخاوی نے پہلی شق کو اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مومن کی عادت ہر بات پر ڈھل جاتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے اور دوسرے الفاظ پر نظر رکھتے ہوئے یہ حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا آپ نے فرمایا تو نے چوری کی اس نے جواب دیا قسم ہے اس ذات

مر بمريم رجلاً يسرق فقال له أسرقت فقال لا والذي لا إله إلا هو فقال آمنت بالله وكذبت عيني بل روى ابن ماجه عن ابن عمر من حلف بالله فليصدق ومن حلف له بالله فليرض ومن لم يرض بالله فليس من الله.

کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے چوری نہیں کی حضرت عیسی نے فرمایا میں اللہ پہ ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جھوٹ بولا۔ ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے جو اللہ کی قسم کھائے اس کی تصدیق کرنی چاہیئے اور جو کسی کیلئے اللہ کی قسم کھائے اسے راضی ہو جانا چاہیئے اور جو اللہ کے ساتھ راضی نہ ہو اسے اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔

۵۳۷ - حديث المؤمن سريع الغضب سريع الرجوع كذا أورده الغزالي في الإحياء وقال مخرجه أنه لم يجده هكذا قلت هو معنى حديث الحدة تعتري لخيار أمتي وقد جاء في حديث طويل إن المؤمن قد يكون سريع الغضب سريع الفيء فتلك بتلك وقد يكون بطيء الغضب سريع الفيء فهذا هو المؤمن الكامل و الناقص من يكون حاله بالعكس.

مومن کو غصہ جلد آتا ہے۔ اور رجوع بھی جلد کرتا ہے۔ اسے غزالی نے احیاء میں ذکر کیا ہے۔ اور غزالی کہتے ہیں اس طرح یہ حدیث کہیں نہیں پائی جاتی۔ ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں یہ حدیث حدت کے معنی ہیں اور ایک لمبی حدیث میں آتا ہے کہ مومن کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد اترتا ہے اور ایسے ہی کبھی دیر میں غصہ آتا ہے اور جلد اترتا ہے۔ تو یہ مومن کامل ہے اور ناقص وہ ہے۔ جو اس کے برعکس ہو۔ یعنی جلد غصہ آئے اور دیر میں اترے۔

۵۳۸ - حديث المؤمن يسير

مومن بلحاظ مونث آسان ہوتا ہے صغانی

المؤمنین قال الصغانی موضوع۔

کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

۵۳۹۔ حدیث المؤمن غر کریم والمنافق خب لئیم قال الصغانی موضوع من احادیث المصابیح ولم یصب فقد رواه احمد عن ابی هریرة به مرفوعا ولفظه الفاجر بدل المنافق و الخب بالکسر وبفتح الخداع و معنی غر کریم انه لیس بذی مکر وهو ینخدع لانقیاده ولینه

مومن مکار نہیں ہوتا بلکہ شریف ہوتا ہے اور منافق دھوکہ باز اور بدبخت ہوتا ہے۔ صغانی کہتے ہیں یہ مصابیح کی احادیث سے ایک موضوع حدیث ہے لیکن صغانی کا قول صحیح نہیں امام احمد نے اسے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس میں منافق کی جگہ لفظ فاجر ہے خب کے معنی دھوکہ کے آتے ہیں اور غر کریم کا مقصد یہ ہے کہ وہ مکار نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی طبیعت میں اتباع کی مادہ کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے (لیکن حضرت عمر کا قول ہے کہ مومن نہ دھوکہ دیتا ہے نہ دھوکہ کھاتا ہے)

۵۴۰۔ حدیث المؤمن حلوی والکافر خمری قال العسقلانی باطل لا اصل له قلت قد تقدم انه علیه الصلوة والسلام کان یحب الحلواء والعسل وسبق ان قلب المؤمن یحب الحلواء۔

مومن حلوا خور اور کافر شراب خور ہوتا ہے عسقلانی فرماتے ہیں یہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ پہلے گذر چکا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلوا اور شہد پسند تھا اور یہ حدیث بھی گذر چکی کہ مومن کامل حلوے کو پسند کرتا ہے۔

۵۴۱۔ حدیث المؤمن لیس بحقود فی الاحیاء وقال العراقی لم اقف له علی اصل قلت و

مومن کینہ پرور نہیں ہوتا۔ یہ احیاء میں ہے عراقی کہتے ہیں میں اس کی اصل سے واقف نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے معنی صحیح

مَعْنَاهُ صَحِیْحٌ وَالْمُرَادُ بِهِ الْمُؤْمِنُ الْکَامِلُ لِقَوْلِهٖ تَعَالیٰ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اَیْ حَسَدٍ وَحِقْدٍ۔

ہیں اور مومن سے مراد مومن کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے ان کے دل سے کینہ نکال پھینکا۔

۵۴۲ حَدِیْثُ الْمُؤْمِنُ مُلْقیً وَالْکَافِرُ مُوْقیً لَیْسَ بِحَدِیْثٍ وَالْمَعْنیٰ اَنَّ الْمُؤْمِنَ مُلْقیً بِالْبَلَایَا تَکْفِیْرًا لِمَا لَهٗ مِنَ الْخَطَایَا وَالْکَافِرُ مَحْفُوْظٌ عَنِ الْبَلَایَا مَحْفُوْفٌ بِالنَّعْمَاءِ لِیَبْقیٰ عَلَیْهِ الْبَقَایَا وَلِاَنَّ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ۔

مومن ملاقات کرنے والا اور کافر بچنے والا ہے یہ حدیث نہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مومن مصیبتوں سے ملنے والا ہے۔ تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ اور کافر مصائب سے محفوظ رہتا ہے اور نعمتوں میں لگا رہتا ہے تاکہ اس پر وہ گناہ باقی رہیں کیونکہ دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

۵۴۳ حَدِیْثُ الْمُؤْمِنُ مُؤْتَمَنٌ عَلیٰ نَسَبِهٖ لَا اَصْلَ لَهٗ مَرْفُوْعٌ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ مَالِکٍ وَغَیْرِهٖ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِلَفْظِ النَّاسُ مُؤْتَمَنُوْنَ عَلیٰ اَنْسَابِهِمْ۔

مومن اپنے نسب پر امین ہوتا ہے اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں بلکہ یہ علماء میں سے امام مالک رح وغیرہ کا قول ہے۔ کہ لوگ اپنے نسب پر امین ہوتے ہیں۔

۵۴۴ حَدِیْثُ الْمُؤْمِنُ یُخْدَعُ مِنْ کَلَامِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ذَکَرَهٗ فِی الشِّفَاءِ وَالْمَعْنیٰ اَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمَحْمُوْدَ مِنْ طَبْعِهِ الْغِرَّةُ وَقِلَّةُ

مومن کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ یہ سعید بن جبیر کا قول ہے جس کا ذکر شفاء میں ہے۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مومن طبعاً شرارتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ اللہ

الفِطنَةِ لِلشَّرِّ وَتَرْكِ البَحْثِ عَنْهُ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنْهُ جَهْلًا وَلٰكِنْ كَرَمًا وَحُسْنُ خُلُقٍ وَحِلْمًا ۔

اس سے احتراز اگرچہ اس سے جاہل نہیں ہوتا لیکن اپنی شرافت اور اخلاق کی بنا پر دھوکہ کھا جاتا ہے ۔

۵۴۵ - حَدِيثُ المُؤمِنُ يُغبَطُ وَالمُنَافِقُ يُحسَدُ مِن كَلَامِ الفُضَيلِ

مومن سے رشک اور کافر سے حسد کیا جاتا ہے ۔ یہ فضیل کا کلام ہے ۔

# حَرفُ النُّونِ

۵۴۶ - حَدِيثُ النَّاسُ بِزَمَانِهِم أَشْبَهُ مِنْهُم بِآبَائِهِم قِيلَ أَنَّهُ مِن كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقِيلَ أَنَّهُ قَولُ عَلِيٍّ وَهُوَ الأَشْهَرُ الأَظْهَرُ ۔

لوگ اپنے زمانہ کے لحاظ سے اپنے آباء سے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اور ایک خیال یہ ہے کہ یہ حضرت علیؓ کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ۔

۵۴۷ - حَدِيثُ النَّاسُ عَلَى دِينِ مَلِيكِهِم أَو مُلُوكِهِم قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَعرِفُهُ حَدِيثًا وَهُوَ قَرِيبٌ مِمَّا قَبلَهُ مَعنًى ۔

لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں۔ سخاوی کہتے ہیں۔ میں اسے بلحاظ حدیث نہیں پہچانتا۔ یہ معنوی لحاظ سے پہلے قول کے قریب ہے ۔

۵۴۸ - حَدِيثُ النَّاسُ بِالنَّاسِ هُوَ مَعنَى الحَدِيثِ الصَّحِيحِ أُمَّتِي كَالبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعضُهُ بَعضًا

لوگ لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں یہ حدیث صحیح کے معنی ہیں میری امت عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو

| | |
|---|---|
| الْحَدِيثَ۔ | تقویت پہنچاتا ہے۔ |
| ۵۴۹۔ حَدِيثُ النَّاسِ مَجْزِيُّونَ بِأَعْمَالِهِمْ عَزَاهُ السَّخَاوِيُّ إِلَى النَّحْوِيِّينَ وَتَمَامُهُ إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ وَقَالَ الْجَلَالُ السُّيُوطِيُّ فِي الدُّرَرِ ذَكَرَهُ ابْنُ جَرِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا قُلْتُ وَفِي التَّنْزِيلِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ | لوگ اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے۔ اسے سخاوی نے نحویین کی جانب منسوب کیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ اگر وہ اچھے ہیں تو اچھا بدلہ اور برے ہیں تو برا بدلہ۔ جلال الدین سیوطی اپنی درر میں فرماتے ہیں۔ اسے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں ابن عباس رض سے موقوفاً روایت کیا ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں قرآن میں ہے تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ |
| ۵۵۰۔ حَدِيثُ النَّاسُ نِيَامٌ فَإِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا هُوَ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ۔ | لوگ سوتے ہیں جب یہ مر جائینگے تو جاگ اٹھیں گے۔ یہ حضرت علی رض کا قول ہے۔ |
| ۵۵۱۔ حَدِيثُ نَبْذِ الْقَمْلِ يُورِثُ النِّسْيَانَ يُرْوَى فِي حَدِيثٍ مَرْفُوعٍ شَدِيدِ الضَّعْفِ وَفِي سَنَدِهِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَيْلِيُّ الْمُتَّهَمُ بِالْوَضْعِ وَالْكِذْبِ كَمَا قَالَهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي كَامِلِهِ۔ | جوں پھینکنا نسیان پیدا کرتا ہے۔ یہ ایک حدیث مرفوع میں روایت کیا جاتا ہے۔ جو شدید ضعیف ہے۔ اور اور اس کی سند میں حکم بن عبداللہ الایلی ہے جو کذب وضع کے ساتھ متہم ہے جیسا کہ ابن عدی نے اپنی کامل میں لکھا ہے۔ |
| ۵۵۲۔ حَدِيثُ النَّبِيِّ لَا يُوَلَّعُ | نبی زمین کے نیچے ایک ہزار مکمل نہیں کرتا |

| | |
|---|---|
| تحت الارض ای لا یکمل الالف | یعنی مرنے کے بعد ایک ہزار سال مکمل نہیں ہوتے |
| بعد موتہ بل یقوم القیامۃ | بلکہ اس سے قبل قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ یہ |
| قبلہ وھو باطل لا اصل لہ و | باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں عز الدینی نے |
| ممن صرح ببطلانہ العز الدیرینی | درر الملتقطۃ میں اس کے بطلان کی تصریح کی |
| فی الدرر الملتقطۃ وقال انہ | ہے۔ اور وہ کہتے ہیں جو کچھ علماء اہل کتاب |
| مما نقل عن علماء اھل الکتاب | سے نقل کیا جاتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ |
| لا یصح بل کلما ورد فیہ تحدید | ہر وہ روایت جس میں قیامت کے روز |
| لوقت یوم القیامۃ علی التعیین | کا کوئی وقت معینہ ظاہر ہوتا ہو یا تو اس |
| فاما ان لا یکون لہ اصل او لا | کی کوئی اصل نہیں یا دہ سند ثابت نہیں |
| یثبت اسنادہ قلت وقد ضعفہ | ملا علی قاری فرماتے ہیں سیوطی نے اسے رسالۃ |
| السیوطی فی رسالتہ الکشف عن | الکشف میں ضعیف قرار دیا۔ کیونکہ اس |
| مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف وقد | امت کو ایک ہزار سال سے زائد گزر چکا۔ اور |
| تحقق قولہ متجاوزون عن الالف | یہ محقق بات ہے کہ اب لوگ ایک ہزار سال |
| بضعۃ عشرۃ سنۃ۔ | سے زیادہ گزار چکے ؛ |
| ۵۵۳۔ حدیث النساء تنصر | عورتیں ایک دوسرے کی مدد |
| بعضھن بعضا ھو من قول عکرمۃ | کرتی ہیں۔ یہ عکرمہ رحمہ اللہ کا قول |
| وقد ادرج فی حدیث صحیح | ہے، اور صحیح بخاری کی حدیث میں مدرج |
| البخاری۔ | ہو گیا۔ |
| ۵۵۴۔ حدیث النسیان طبع | بھول انسان کی طبیعت ہے سخاوی کہتے |

| | |
|---|---|
| الْاِنْسَانِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَعْرِفُہٗ | ہیں ہیں اسے ان الفاظ کے ساتھ نہیں پہچانتا۔ بلکہ |
| بِہٰذَا اللَّفْظِ بَلْ فِی الطَّبْرَانِیِّ عَنِ ابْنِ | طبرانی میں ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے۔ مومن |
| عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا اَلْمُؤْمِنُ نَسَّاءٌ اِنْ | بہت بھولنے والا ہے۔ اگر یاد کرتا ہے تو یاد کرتا رہتا ہے |
| ذُکِّرَ ذَکَرَ قُلْتُ وَفِی التَّنْزِیْلِ | ملا علی قاری فرماتے ہیں قرآن میں ہے جب تو بھول |
| وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ فَلَا تَنْسٰی | جائے تو اپنے خدا کو یاد کر۔ وہ نہیں بھولتا مگر |
| اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ ۔ وَعَہِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ | جو اللہ چاہے۔ ہم نے آدم سے پہلے عہد لیا تھا مگر |
| مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَیُرْوٰی اَلْاِنْسَانُ | وہ بھول گیا۔ اور یہ بھی کہ انسان نسیان سے مشتق ہے |
| مُشْتَقٌّ مِنَ النِّسْیَانِ فِی تَحْقِیْقِہٖ | اور اس کی تحقیق میں بہت طویل کلام ہے۔ اور یہ بھی |
| کَلَامٌ عَنْ بَعْضِ الْبَیَانِ وَقِیْلَ | کہا جاتا ہے کہ پہلا شخص پہلا بھولنے والا ہے |
| اَوَّلُ النَّاسِ اَوَّلُ النَّاسِیْ ۔ | (یعنی آدم علیہ السلام) |
| ۵۵۵۔ حَدِیْثُ نُصْرَۃُ اللّٰہِ | اللہ کے بندے کے لئے مدد خود اس |
| لِلْعَبْدِ خَیْرٌ مِّنْ نُصْرَتِہٖ نَفْسَہٗ مِنْ | کی اپنے نفس کی مدد سے بہتر ہوتی ہے۔ یہ |
| کَلَامِ وُھَیْبِ بْنِ الْوَرْدِ قَالَ | وہیب بن الورد کا قول ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ |
| یَقُوْلُ اللّٰہُ ابْنَ اٰدَمَ اِذَا ظُلِمْتَ | تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم جب تجھ پر ظلم کیا جائے |
| فَاصْبِرْ وَارْضَ بِنُصْرَتِیْ فَاِنَّ نُصْرَتِیْ | تو صبر کر اور میری مدد سے راضی ہو جا کیونکہ میری |
| لَکَ خَیْرٌ مِّنْ نُصْرَتِکَ لِنَفْسِکَ وَ | مدد جو تیرے لئے ہو گی وہ تیری اپنی ذات کی مدد |
| عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ | سے بہتر ہو گی۔ امام احمد فرماتے ہیں مجھے یہ خبر |
| مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ فَذَکَرَہٗ | پہنچی ہے کہ یہ بات تورات میں لکھی ہوئی ہے۔ |
| قَالَہُ السَّخَاوِیُّ وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ رح | جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے۔ سیوطی کہتے ہیں |

أخرجه عبد الله بن أحمد في
زوائد الزهد عنه قال بلغني
٥٥٦. حديث النظر إلى الوجه
الجميل عبادة قال ابن القيم
سئل عنه شيخنا يعني ابن تيمية
فقال هذا كذب باطل على
رسول الله عليه الصلوة والسلام
لم يروه أحد بإسناد صحيح بل
هو من الموضوعات وقد ورد
النظر إلى الوجه الحسن يجلو البصر
والنظر إلى الوجه القبيح يورث
الكلح وهو بفتحتين حمرة تعلو
الإنسان ودسم يركبها رواه أبو
نعيم في الحلية عن جابر كل شطر
منه بسند ولكن كلاهما ضعيف
والثاني أشد ضعفا ويقوي
الأول حديث النظر إلى المرأة
الحسناء والخضرة يزيدان في
البصر رواه أبو نعيم في الحلية عن

عبداللہ بن احمد نے زہد میں اپنے والد
سے یہ روایت نقل کی ہے۔
اچھے چہرے کی جانب دیکھنا بھی عبادت
ہے۔ ابن القیم فرماتے ہیں ہمارے شیخ یعنی امام
ابن تیمیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت
کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا یہ جھوٹ ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے، کسی نے بھی اسے
صحیح سند کے ساتھ روایت نہیں کیا بلکہ یہ
موضوع ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ وارد ہے
کہ اچھے چہرہ کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے
اور برے چہرے کی طرف دیکھنا قلح پیدا کرتا
ہے (یعنی) جو انسان کو بُرا بنا دیتا ہے اغرور پیدا
کرتا ہے) اور میل پیدا کرتا ہے، جس پر وہ سوار
ہو جاتا ہے۔ ابونعیم نے حلیہ میں جابر سے سند
کے ساتھ اس کا ہر ایک حصہ روایت کیا ہے
لیکن دونوں ضعیف ہیں اور دوسری بہت زیادہ ضعیف ہے
اور پہلی روایت کی یہ حدیث تائید کرتی ہے کہ خوبصورت
عورت اور گھاس کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے
اسے ابونعیم نے حلیہ میں جابرؓ سے روایت کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| جَابِرٍ كَمَا رَوَاهُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ | جیساکہ سیوطی نے اسے جامع الصغیر میں نقل کیا ہے |
| فَهُوَ ضَعِيْفٌ لَيْسَ بِمَوْضُوْعٍ ۔ | اور یہ روایت ضعیف ہے، موضوع نہیں۔ |
| ۵۵۷ حَدِيْثُ نَظْرَةٌ إِلَى وَجْهِ | عالم کے چہرہ کی جانب دیکھنا ساٹھ |
| الْعَالِمِ اَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ | سال کے قیام اور روزوں سے بہتر ہے۔ یہ |
| سِتِّيْنَ سَنَةً صِيَامًا وَقِيَامًا فِي | سمعانؒ وغیرہ میں حضرت انسؓ سے مرفوعًا |
| نُسْخَةِ سِمْعَانَ وَغَيْرِهِ عَنْ اَنَسٍ | مروی ہے۔ اور اس کے معنی بھی مروی ہیں |
| رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا بِمَعْنَاهُ | لیکن سخاویؒ کہتے ہیں، یہ صحیح نہیں اور |
| وَلَا يَصِحُّ قَالَهُ السَّخَاوِيُّ وَقَدْ وَرَدَ | یہ بھی وارد ہوا ہے، کہ عالم کے چہرہ کی |
| النَّظَرُ عَلَى وَجْهِ عِبَادَةٌ رَوَاهُ | جانب دیکھنا عبادت ہے۔ اسے طبرانی اور |
| الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ | حاکم نے ابن مسعودؓ اور عمران بن حصینؓ سے |
| وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ۔ | روایت کیا ہے۔ |
| ۵۵۸ حَدِيْثُ نِعْمَ الصِّهْرُ | آدمی کا اچھا داماد قبر ہے۔ زرکشیؒ کہتے |
| الْقَبْرُ قَالَ الزَّرْكَشِيُّ لَمْ يُوْجَدْ وَ | ہیں یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔ مسند فردوس |
| فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ | میں ابن عباسؓ سے مرفوعًا مروی ہے یہ |
| ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا نِعْمَ الْكُفُوْ | قبر عورت کے لئے اچھا خاوند ہے اور مصنف |
| الْقَبْرُ لِلْجَارِيَةِ وَبَيَّضَ لَهُ فِي الْمُسْنَدِ | نے مسند میں اسی کی سرخی باندھی ہے سیوطیؒ |
| قَالَ السُّيُوْطِيُّ فِي الطُّيُوْرِيَّاتِ | کہتے ہیں طیوریات میں سند کے ساتھ علی بن |
| بِسَنَدِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ | عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہاں |
| نِعْمَ الْاَخْتَانُ الْقُبُوْرُ ۔ | قبریں اچھی نہیں ہیں |

٥٥٩ - حَدِيْثُ نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهٖ اِشْتَهَرَ فِيْ كَلَامِ الْاُصُوْلِيِّيْنَ وَاَصْحَابِ الْمَعَانِيْ وَاَهْلِ الْعَرَبِيَّةِ فَبَعْضُهُمْ يَرْوِيْهِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَبَعْضُهُمْ يَرْفَعُهٗ قَالَ السَّخَاوِيُّ وَرَاَيْتُ بِخَطِّ شَيْخِنَا يَعْنِي الْعَسْقَلَانِيَّ اَنَّهٗ ظَفَرَ بِهٖ فِيْ مُشْكِلِ الْحَدِيْثِ لِابْنِ قُتَيْبَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهٗ ابْنُ قُتَيْبَةَ سَنَدًا وَقَالَ اَرَادَ اَنَّ صُهَيْبًا اِنَّمَا يُطِيْعُ اللّٰهَ حُبًّا لَهٗ لَا لِمَخَافَةِ عِقَابِهٖ اِنْتَهٰى وَقَالَ السُّبْكِيُّ فِيْ شَرْحِ التَّلْخِيْصِ لَمْ اَرَ هٰذَا الْكَلَامَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ لَا مَرْفُوْعًا وَّلَا مَوْقُوْفًا وَلَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَا عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَعَ شِدَّةِ التَّفَحُّصِ عَنْهُ وَقَالَ الشُّمُنِّيُّ فِيْ حَاشِيَةِ الْمُغْنِيْ عَنْ وَالِدِهٖ اَنَّهٗ رَاٰى بِخَطِّهٖ مَا صُوْرَتُهٗ رَاَيْتُ الْحَافِظَ اَبَا بَكْرٍ

صہیب اچھا بندہ ہے۔ اگر اللہ سے نہ ڈرتا۔ تو اس کی نافرمانی نہ کرتا۔ یہ اصولیین اصحاب معانی اور اہل عربیہ کے کلام میں بہت مشہور رہے۔ بعض تو اسے حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اسے مرفوعاً بیان کرتے ہیں سخاویؒ کہتے ہیں میں نے اپنے شیخ یعنی عسقلانیؒ کے خط میں دیکھا۔ کہ انہوں نے اسے ابن قتیبہ رح کی شکل الحدیث کی جانب منسوب کیا ہے۔ لیکن ابن قتیبہ نے سند ذکر نہیں کی اور ابن قتیبہ کا مقصد یہ ہے کہ صہیبؓ اللہ کی اطاعت اس کی محبت کی بنا پر کرتا ہے، عذاب کے خوف سے نہیں۔ سبکی شرح تلخیص میں فرماتے ہیں۔ میں نے یہ کلام حدیث کی کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔ نہ مرفوعاً نہ موقوفاً۔ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ حضرت عمرؓ سے۔ اگرچہ بہت تلاش کیا۔ شمنیؒ حاشیۃ المغنی میں اپنے والد سے روایت

بن العربي نسبه الى عمر بن الخطاب
الا انه لم يبين له اسنادا وقال
العراقي لا اصل لهذا الحديث
ولم اقف له على اسناد قط
في شيء من كتب الحديث وبعض
النحاة ينسبونه الى عمر بن الخطاب
من قوله ولم ار اسنادا الى عمر
وقال الدماميني في حاشيته
على المغني وقفت في الحلية
لابي نعيم على حديث في ترجمة
سالم مولى حذيفة من طريق
عمر قال سمعت رسول الله
عليه السلام يقول ان سالما
شديد الحب لله عز وجل
لو كان لا يخاف الله ما عصاه
انتهى ذكره ابن ابي شريف
في حاشية شرح جمع الجوامع
قال وفي مسند ابن لهيعة
انتهى وقال الزركشي لا اصل

کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابو بکر
بن العربی کو اسے حضرت عمرؓ کی جانب
منسوب کرتے دیکھا۔ لیکن سندات پر بھی
ظاہر نہ تھی، عراقی رحؒ کہتے ہیں اس کی کوئی
اصل نہیں۔ اور نہ میں حدیث کی کسی
کتاب میں اس کی سند سے واقف ہوا۔
بعض نحوی اسے حضرت عمرؓ کی جانب
منسوب کرتے ہیں، لیکن میں نے حضرت عمرؓ
تک اس کی سند نہیں دیکھی۔ دمامینی
حاشیہ علی المغنی میں فرماتے ہیں۔ ابو نعیمؒ کی
حلیہ میں سالمؓ مولی ابی حذیفہؓ کے
ترجمہ میں حضرت عمرؓ سے یہ روایت دیکھی
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے سالمؓ اللہ سے بہت
محبت کرنے والا ہے۔ اگر وہ اللہ سے
نہ ڈرتے تو اس کی نافرمانی نہ کرتے۔ ملے
ابن ابی شریفؒ نے شرح جمع الجوامع میں
نقل کیا ہے اور وہ کہتے ہیں یہ مسند ابن لہیعہ
میں موجود ہے، زرکشیؒ کہتے ہیں اس حدیث

لِهٰذَا الْحَدِيْثِ لٰكِنْ فِي الْحِلْيَةِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اِنَّ سَالِمًا شَدِيْدُ الْحُبِّ لِلّٰهِ لَوْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ مَا عَصَاهُ وَقَالَ الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ شَرْحِ نَظْمِ التَّلْخِيْصِ كَثُرَ سُؤَالُ النَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهِ وَنَسَبَهُ بَعْضُهُمْ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَنَسَبَهُ ابْنُ مَالِكٍ فِيْ شَرْحِ الْكَافِيَةِ وَغَيْرُهُ اِلٰى عُمَرَ رض قَالَ الشَّيْخُ بَهَاءُ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ لَمْ اَرَ هٰذَا الْكَلَامَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ لَا مَرْفُوْعًا وَلَا مَوْقُوْفًا لَا عَنْ عُمَرَ رض وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مَعَ شِدَّةِ التَّفَحُّصِ عَنْهُ اِنْتَهٰى نَعَمْ قَدْ وَرَدَ فِيْ سَالِمٍ لَا صُهَيْبٍ عَنْ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِمَامُ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَحْجُبُهُ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا الْمُرْسَلُوْنَ وَاِنَّ سَالِمًا مَوْلٰى ابْنِ

کی کوئی اصل نہیں۔ لیکن حلیہ میں ابن عمرؓ سے سالمؓ والی روایت موجود ہے حافظ سیوطیؒ شرح نظم التلخیص میں فرماتے ہیں۔ لوگوں کے سوالات نعم العبد صہیبؓ والی حدیث کے بارے میں بہت بڑھ گئے ہیں اور بعض اسے حضور کی جانب منسوب کرتے ہیں ابن المالک نے شرح کافیہ میں اسے حضرت عمرؓ کی جانب منسوب کیا ہے۔ شیخ بہاء الدین السبکی فرماتے ہیں۔ میں نے اس کلام کو کسی حدیث کی کتاب میں نہیں دیکھا۔ نہ مرفوعاً نہ موقوفاً نہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ کسی اور سے باوجودیکہ کافی تلاش کیا۔ ہاں یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً سالمؓ کے بارے میں مروی ہے نہ کہ صہیبؓ کے کہ معاذ بن جبلؓ قیامت کے روز علماء کے امام ہوں گے۔ اللہ سے ان کے درمیان سوائے انبیاء کے کوئی حائل نہ ہوگا۔ اور سالم رضی اللہ عنہ مولیٰ ابی حذیفہ اللہ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔ اگر وہ

| | |
|---|---|
| حُنَیْفَۃَ شَدِیْدُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ لَوْ لَمْ یَخَفِ اللّٰہَ مَا عَصَاہُ اَخْرَجَہُ الدَّیْلَمِیُّ ۔ | اللہ سے نہ ڈرتے تو اس کی نافرمانی نہ کرتے ۔ اسے دیلمی ؒ نے روایت کیا ہے ۔ |
| ۵۶۰ حَدِیْثُ نُقْطَۃٌ مِنْ دَوَاتِ عَالِمٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَرَقِ مِائَۃِ ثَوْبِ شَہِیْدٍ مَوْضُوْعٌ کَمَا فِی الذَّیْلِ ۔ | عالم کی دوات کا ایک نقطہ اللہ تعالیٰ کو سو شہیدوں کے کپڑوں کے عرق سے زیادہ محبوب ہے ۔ یہ موضوع ہے ، جیسا کہ ذیل میں ہے ۔ |
| ۵۶۱ ۔ حَدِیْثُ نَوْمُ الْمُؤْمِنِ سُبَاتٌ اَیْ نَوْمٌ خَفِیْفٌ وَسَمْعُہٗ خُبَاتٌ اَیْ ضَعِیْفٌ ذَکَرَہٗ فِی النِّہَایَۃِ بِلَا اِسْنَادٍ وَذَکَرَہُ الْکُوْرَانِیُّ بِلَفْظِ نَوْمُ الْمُؤْمِنِ سُبَاتٌ وَصَوْتُہٗ خُبَاتٌ ۔ | مومن کی نیند بھی ہلکی ہوتی ہے اور اس کی قوت سماعت بھی ہلکی ہوتی ہے ۔ اسے صاحب نہایہ نے بلا سند ذکر کیا ہے ۔ اور کورانی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ مومن کی نیند بھی ہلکی اور آواز بھی ہلکی ہوتی ہے |
| ۵۶۲ حَدِیْثُ نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ لَا اَصْلَ لَہٗ فِی الْمَرْفُوْعِ ھٰکَذَا بَلْ وَرَدَ نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَۃٌ وَصَمْتُہٗ تَسْبِیْحٌ وَعَمَلُہٗ مُضَاعَفٌ وَدُعَاؤُہٗ مُسْتَجَابٌ وَذَنْبُہٗ مَغْفُوْرٌ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ | عالم کا سونا بھی عبادت ہے ۔ اس کی مرفوعاً کوئی اصل نہیں ، بلکہ روایت یہ ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ۔ اس کی خاموشی تسبیح اس کا عمل دگنا ۔ اس کی دعا مستجاب اور اس کے گناہ مغفرت شدہ ہیں ۔ یہ بیہقی ؒ نے سند ضعیف کے ساتھ عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے |

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی لٰکِنْ رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ سَلْمَانَ نَوْمٌ عَلٰی عِلْمٍ خَیْرٌ مِّنْ صَلٰوةٍ عَلٰی جَهْلٍ فَفِی الْجُمْلَةِ مَنْ کَانَ عَالِمًا فَنَوْمُهٗ عِبَادَةٌ لِاَنَّهٗ یَنْوِیْ بِهِ النَّشَاطَ عَلَی الطَّاعَةِ وَمِنْ هٰذَا قِیْلَ نَوْمُ الظَّالِمِ عِبَادَةٌ لِاَنَّهٗ فِیْ تِلْکَ النِّسْبَةِ عِبَادَةٌ بِالنِّسْبَةِ الْکِبَرِ فِیْ تَرْکِ ظُلْمِهٖ ۔

۵۶۳ - حَدِیْثُ نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ قَالَ ابْنُ دِحْیَةَ لَا یَصِحُّ وَقَالَ الْبَیْهَقِیُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ وَرَوَاهُ الْعَسْکَرِیُّ فِی الْاَمْثَالِ عَنْ اَنَسٍ بِهٖ مَرْفُوْعًا وَسَنَدُهٗ ضَعِیْفٌ وَلَهٗ طَرِیْقٌ ضَعِیْفٌ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ کَمَا ذَکَرَهُ الزَّرْکَشِیُّ وَفِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَیْرٌ مِّنْ نِیَّتِهٖ

روایت کی ہے۔ لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں سلیمان سے روایت کیا ہے۔ علم کی حالت میں سونا جہل کی حالت میں نماز سے بہتر ہے فی الجملہ یہ بات تو ثابت ہوئی کہ عالم کا سونا بھی عبادت ہے اس لئے کہ وہ طاعت کی غرض سے آرام کی نیت کرتا ہے اور اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ظالم کی نیند بھی عبادت ہے اور وہ اس طرح سے کہ سونے کی حالت میں ظلم ختم ہو چکا۔

مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے ابن دحیہ کہتے ہیں یہ صحیح نہیں بیہقی کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے عسکری نے اسے امثال میں انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ نواس بن سمعان سے بھی ایک ضعیف سند کے ساتھ یہ مروی ہے جیسا کہ زرکشی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ جامع الصغیر میں یہ ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے، مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل

وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ فَإِذَا عَمِلَ
الْمُؤْمِنُ عَمَلًا نَارَ فِي قَلْبِهِ نُورٌ
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
وَإِنَّمَا كَانَتْ نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرًا
مِنْ عَمَلِهِ لِأَنَّهَا بِإِنْفِرَادِهَا تَصِيرُ
عِبَادَةً يَتَرَتَّبُ عَلَيْهَا الثَّوَابُ.
بِخِلَافِ أَعْمَالِ الْجَوَارِحِ فَإِنَّهَا إِنَّمَا
تَكُونُ عِبَادَةً إِذَا صَاحَبَتْهَا النِّيَّةُ
لِخَيْرِ مِنْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا
كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً
وَلِأَنَّ مَكَانَهَا مَكَانُ الْمَعْرِفَةِ أَعْنِي
قَلْبَ الْمُؤْمِنِ قَالَ سَهْلٌ مَا خَلَقَ
اللهُ تَعَالَى مَكَانًا أَعَزَّ وَأَشْرَفَ
عِنْدَهُ مِنْ قَلْبِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ
وَمَا أَعْطَى كَرَامَةً لِلْخَلْقِ أَعَزَّ عِنْدَهُ
مِنْ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ فَجَعَلَ الْأَعَزَّ
فِي الْأَعَزِّ فَمَا نَشَأَ مِنْ أَعَزِّ الْأَمْكِنَةِ
يَكُونُ أَعَزَّ مِمَّا نَشَأَ مِنْ غَيْرِهِ
قَالَ سَهْلٌ نَفْسُ عَبْدِكَ شَغَلَ

کرتا ہے جب مومن بندہ کوئی عمل خیر کرتا ہے
تو اس کے دل میں نور روشن ہو جاتا ہے
طبرانی نے اسے سہل بن سعد سے روایت
کیا ہے۔ اور مومن کی نیت کا عمل سے
بہتر ہونا اس لیے ہے کہ اس کے ذریعہ ثواب
کا ارادہ کرتا ہے۔ برخلاف اعضا کی عبادت
کے کیونکہ وہ عبادت اس وقت شمار ہو گی
جب کہ اس کے ساتھ نیت بھی شامل ہو۔ اور اگر
مومن خالی نیت کرے اور کوئی عمل نہ کرے
تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے
اور مومن کا دل بھی معرفت کا مقام ہوتا ہے
سہلؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن کے
دل سے زیادہ کوئی معزز اور اشرف مکان پیدا
نہیں فرمایا۔ اور مخلوق کو معرفت حق سے زیادہ
کوئی عزت کی شے نہیں بخشی۔ تو گویا عزت کو عزت
کی جگہ میں رکھا۔ تو جو شے معزز مقام میں نشوونما پائے
وہ اس شے سے بہتر ہو گی جس کی تربیت برے مقام
میں ہو۔ سہلؒ فرماتے ہیں تم اس بات سے اس بندے کو تنبیہ
کرا دو کہ جس نے اس مقام میں پرورش پائی ہو جو اللہ کے

| | |
|---|---|
| الْمَكَانُ الَّذِي هُوَ أَعَزُّ الْأَمْكِنَةِ عِنْدَهُ تَعَالَى بِغَيْرِهِ سُبْحَانَهُ وَفِي أَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبُهُمُ الْمُنْدَرِسَةِ قُبُورُهُمْ وَمَا وَسِعَنِي أَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلَكِنْ وَسِعَنِي قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ إِشْعَارٌ بِذَلِكَ وَلِأَنَّهَا تَبْقَى بِخِلَافِ الْعَمَلِ وَلِذَا قِيلَ الْخُلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ جَزَاءُ النِّيَّةِ وَلِأَنَّهَا تَسْلَمُ عَنْ رِيَاءٍ بِخِلَافِ الْعَمَلِ ٭ | نزدیک ایک معزز مقام ہے اور میں (قول خداوندی) اس حالت میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس ہوتا ہے جن کی قبریں (اجسام) گری ہوئی ہیں، اور مجھے زمین و آسمان نے وسعت نہیں دی کہ میں اس میں سما سکتا) لیکن مومن بندے کے دل نے مجھے وسعت دی ہے (کہ میں اس میں سما جاتا ہوں) یہ روایت اسی جانب اشارہ کرتی ہے کیونکہ مومن ڈرتا رہتا ہے۔ اسی باعث کہا جاتا ہے جنت میں اور دوزخ میں داخل ہونا نیت کی جزا ہے اور نیت ریاکاری سے سالم رہتی ہے بخلاف عمل کے ٭ |
| ۵۶۴۔ حَدِيثُ نَاكِحِ الْيَدِ مَلْعُونٌ لَا أَصْلَ لَهُ كَمَا صَرَّحَ بِهِ الرَّهَاوِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى الْمَنَارِ | ہاتھ کا نکاح کرنے والا ملعون ہے (غالباً مشت زنی مراد ہے) اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ رہاوی نے حاشیہ علی المنار میں اس کی تصریح کی ہے ٭ |

# حَرْفُ الْوَاوِ

| | |
|---|---|
| ۵۶۵۔ حَدِيثُ وَصِيِّي مَوْضِعُ سِرِّي وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَخَيْرُ مَنْ أُخَلِّفُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَوْضُوعٌ عَلَى مَا قَالَهُ | میرا وصی، میرے بھید کی جگہ میرے گھر والوں میں میرا خلیفہ اور میرے بعد کے لوگوں میں سب سے بہتر علی ہے۔ یہ موضوع ہے۔ جیسا کہ |

الصغاني في الدر الملتقط قلت وهو من مفتريات الشيعة الشنيعة قاتلهم الله فأنى يؤفكون وكيف يأفكون •

صغانی نے درر الملتقط میں لکھا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ شیعوں کی مفتریات میں سے ہے اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے کیسی کیسی تہمتیں لگاتے ہیں۔

٥٦٦ - حديث الورد الأبيض خلق من عرقي والأحمر من عرق جبرئيل والأصفر من عرق براقي مذكور في مسند الفردوس وغيره فقال النووي لا يصح وقال الآخرون إنه موضوع قلت وكذا ذكره ابن عدي في ترجمة الحسن بن علي بن زكريا بن صالح العدوي البصري الملقب بالذئب عن علي أن النبي عليه الصلوة والسلام قال ليلة أسري بي إلى السماء سقط إلى الأرض من عرقي فنبت منه الورد فمن أراد أن يشم رائحتي فليشم الورد موضوع

سپید گلاب میرے عرق سے سرخ جبرئیل کے عرق سے اور زرد میرے براق کے عرق سے پیدا کیا گیا ہے، یہ مسند فردوس وغیرہ میں مذکور ہے۔ نووی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اور دیگر محدثین کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں ابن عدی رحمہ نے حسن بن علی بن زکریا بن صالح العدوی البصری کے ترجمہ میں جو ذئب سے ملقب تھے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس رات مجھے آسمان کی جانب لیجایا گیا تو میرا پسینہ زمین پر گر گیا۔ اس سے گلاب اگ آیا۔ جو میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے یہ حدیث موضوع ہے۔

٥٦٧ - حديث الوضوء على

وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے [illegible]

اَلْوُضُوْءُ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ فِی الْاِحْیَاءِ وَقَالَ مَخْرَجُہٗ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ وَسَبَقَہٗ لِذٰلِكَ الْمُنْذِرِیُّ وَاَمَّا الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِیُّ فَقَالَ اِنَّہٗ حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ رَوَاہُ رَزِیْنٌ فِیْ مُسْنَدِہٖ ۔

احیاء میں ہے۔ غزالی کہتے ہیں میں اس کے مخرج سے واقف نہیں۔ اس سے پہلے حافظ منذری نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے زرین نے اسے اپنی مسند میں روایت کی ہے۔

۵۶۸۔ حَدِیْثُ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتُ فِیْ حَدِیْثِ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فِیْ مُسْنَدِ عَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَاَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ قَالَ السَّخَاوِیُّ وَمَنْ اَنْکَرَہٗ فَھُوَ مُقَصِّرٌ ۔

جب میں فیصلہ کرلوں اسے کوئی رد کرنے والا نہیں۔ یہ مسند عبد بن حمید میں نماز کے بعد ذکر کے بارے میں ہے طبرانی نے اسے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں جو اس حدیث کا انکار کرے یہ اس کے علم کا قصور ہے۔

۵۶۹ حَدِیْثُ الْوَلَدِ سِرُّ اَبِیْہِ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَصْلَ لَہٗ وَقَدْ سَبَقَہُ الزَّرْکَشِیُّ بِذٰلِكَ

لڑکا اپنے باپ کا راز ہوتا ہے سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں زرکشی نے ان سے پہلے یہی تحریر کیا تھا۔

۵۷۰۔ حَدِیْثُ وَلَدُ الزِّنَا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یَدُوْرُ عَلَی الْاَلْسِنَۃِ وَلَمْ یَثْبُتْ بِالسُّنَّۃِ بَلْ قَالَ الْقَاضِیْ مَجْدُ الدِّیْنِ الشِّیْرَازِیُّ

ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ لوگوں کی زبان پر بہت مشہور ہے۔ لیکن سنت سے ثابت نہیں۔ بلکہ مجد الدین شیرازی سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں۔ یہ

فِي سَفَرِ السَّعَادَةِ فَهُوَ بَاطِلٌ ۔

باطل ہے۔

۵۷۱ - حَدِيْثُ وُلِدْتُ فِي زَمَنِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَصْلَ لَهُ وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ كَذِبٌ بَاطِلٌ وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ تَكَلَّمَ شَيْخُنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بُطْلَانَ مَا يَرْوِيْهِ بَعْضُ الْجُهَلَاءِ عَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدْتُ فِي زَمَنِ الْمَلِكِ الْعَادِلِ يَعْنِيْ أَنُوْشَرْوَانَ ۔

میں ملک العادل کے زمانہ میں پیدا ہوا سخاوی کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔ زرکشی کہتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے، باطل ہے سیوطی کہتے ہیں بیہقی شعب الایمان میں فرماتے ہیں ہمارے شیخ ابو عبد الحافظ ان روایات کے بطلان کے قائل تھے، کہ جو بعض جہلاء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میں ملک العادل یعنی نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہوا۔

۵۷۲ - حَدِيْثُ وَيْلٌ لِلتَّاجِرِ مِنْ بَلٰى وَاللّٰهِ وَوَيْلٌ لِلصَّانِعِ مِنْ غَدٍ وَبَعْدَ غَدٍ قَالَ الْعِرَاقِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ عَلٰى أَصْلٍ وَذَكَرَ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ بِغَيْرِ إِسْنَادٍ نَحْوَهُ ۔

تاجر کے لئے مصائب کی تباہی ہے خدا کی قسم دستکار کے لئے کل بھی اور کل کے بعد بھی تباہی ہے، عراقی کہتے ہیں میں اس کی اصل سے واقف نہیں صاحب مسند فردوس نے اسے حضرت علیؓ سے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔

۵۷۳ - حَدِيْثُ وَيْهٌ اِسْمُ شَيْطَانٍ يُرْوٰى مِنْ قَوْلِ عُمَرَ

ویہ شیطان کا نام ہے، یہ حضرت عمرؓ اور ابراہیم نخعی جو تابعین کوفہ میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَإِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ وَهُوَ مِنْ تَابِعِي الْكُوْفَةِ فَعَلٰى هٰذَا يُكْرَهُ التَّسْمِيَةُ بِنَحْوِ سِيْبَوَيْهِ نَفْطَوَيْهِ

سے ہے ان سے روایات کیا ہے، اسی وجہ سے اس قسم کے نام رکھنا مکروہ ہے، جیسے سیبویہ، نفطویہ۔

# حَرْفُ الْهَاءِ

۵۷۴۔ حَدِيْثُ الْهَدِيَّةُ لِمَنْ حَضَرَ وَكَذَا الْهَدَايَا مُشْتَرَكَةٌ لَا أَصْلَ لَهُمَا هٰكَذَا لٰكِنْ وَرَدَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ فَجُلَسَاؤُهُ شُرَكَاؤُهُ فِيْهَا كَمَا تَقَدَّمَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

ہدیہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حاضر ہوں اور ایسے ہی یہ حدیث کہ ہدایا مشترک ہوتے ہیں دونوں کی کوئی اصل نہیں لیکن یہ حدیث جسے کوئی ہدیہ کیا جائے تو اس کے پاس بیٹھنے والے اس کے شریک ہوتے ہیں یہ سند ضعیف کے ساتھ مروی ہے جیسا کہ گذر چکا۔ واللہ اعلم

۵۷۵۔ حَدِيْثُ هَلَاكُ أُمَّتِيْ عَالِمٌ فَاجِرٌ وَعَابِدٌ جَاهِلٌ لَمْ يُوْجَدْ كَذَا فِي الْمُخْتَصَرِ۔

میری امت کو ہلاک کرنے والا ایک فاجر عالم اور ایک جاہل عابد ہے، یہ کہیں نہیں پائی جاتی جیسا کہ مختصر میں ہے:۔

# حَرْفُ اللَّامِ أَلِفْ

۵۷۶۔ حَدِيْثُ لَا أَدْرِيْ نِصْفُ الْعِلْمِ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ كَمَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ

میں آدھا علم نہیں جانتا۔ یہ شعبی کا قول ہے جیسا کہ دارمی نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے اپنی مدخل میں روایت کیا ہے۔ لیکن سعید بن منصور کی

| | |
|---|---|
| فِي مُدْخَلِهِ لٰكِنْ فِيْ سُنَنِ سَعِيْدِ | سنن میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے، میں تہائی |
| بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا أَدْرِيْ | علم نہیں جانتا۔ اسے سیوطی نے ذکر کیا ہے |
| ثُلُثَ الْعِلْمِ ذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ | سخاوی رہ کہتے ہیں صحیح بخاری میں ابن مسعودؓ |
| السَّخَاوِيُّ بَلْ فِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ عَنِ | سے مروی ہے۔ جو جانتا ہو وہ کہہ دے اور نہ |
| ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض مِنْ قَوْلِهِ مَنْ عَلِمَ | جانتا ہو اسے یہ کہنا چاہیے۔ اللہ جانتا ہے کیونکہ |
| فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ | جس بات کو نہ جانتا ہو اس پر یہ کہنا کہ اللہ زیادہ |
| أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ | جانتا ہے۔ یہ بھی ایک علم ہے۔ ملا علی قاری |
| لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ قُلْتُ وَقَدْ | فرماتے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ |
| ثَبَتَ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ | وسلم سے ثابت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ عزیر نبی |
| قَالَ لَا أَدْرِيْ عُزَيْرًا نَبِيٌّ أَمْ لَا | تھے یا نہیں۔ اور قرآن میں ہے وہ میں نہیں |
| وَفِي التَّنْزِيْلِ لَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ | جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا سلوک |
| بِيْ وَلَا بِكُمْ الْآيَة | کیا جائے گا۔ |
| ۵۷۷۔ حَدِيْثُ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ | گدھے کے پیشاب اور ہر اس جانور کے پیشاب |
| الْحِمَارِ وَكُلِّ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ مَوْضُوْعٌ | میں جس کا گوشت کھایا جاتا ہے کوئی حرج نہیں |
| كَمَا فِي اللَّآلِيْ۔ | یہ موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں ہے۔ |
| ۵۷۸۔ حَدِيْثُ لَا بَأْسَ بِالذَّوَاقِ | خریدتے وقت چکھ لینے میں کوئی حرج نہیں |
| عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ لَا أَصْلَ لَهُ۔ | اس کوئی اصل نہیں۔ |
| ۵۷۹۔ حَدِيْثُ لَا تَتَوَضَّأُ فِي | اس برتن میں وضو کرو جس میں پیشاب |
| الْكَنِيْفِ الَّذِيْ تَبُوْلُوْنَ فِيْهِ | کرتے ہو۔ کیونکہ مومن کے وضو کا پانی |

| | |
|---|---|
| فَإِنَّ تَوَضُّوءَ الْمُؤْمِنِ يُوزَنُ مَعَ حَسَنَاتِهِ وَضَعَهُ يَحْيَى بْنُ عَنْبَسَةَ | بھی وزن کیا جائے گا اسے یحیی بن عنبسہ نے وضع کیا ہے۔ |
| ۵۸۰۔ حَدِيثُ لَا تُسَوِّدُوا رُؤُوسَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ السَّخَاوِيُّ لَا أَصْلَ لَهُ۔ | مجھے نماز میں سردار نہ بناؤ سخاوی رح کہتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے |
| ۵۸۱۔ حَدِيثُ لَا تَكْرَهُوا الْفِتْنَةَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَإِنَّهَا تُبِيرُ أَيْ تُهْلِكُ الْمُنَافِقِينَ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعًا كَمَا قَالَهُ الزَّرْكَشِيُّ وَقَالَ السُّيُوطِيُّ أَنْكَرَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي شَرْحِ الْبُخَارِيِّ وَنَقَلَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ بَاطِلٌ وَقَالَ السَّخَاوِيُّ وَلٰكِنْ أَخْرَجَهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَفِي سَنَدِهِ ضَعْفٌ وَمَجْهُولٌ وَسُئِلَ عَنْهُ ابْنُ وَهْبٍ فَقَالَ إِنَّهُ بَاطِلٌ وَقِيلَ لِابْنِ وَهْبٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَ عَنْكَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تَكْرَهُوا الْفِتَنَ فَإِنَّ | آخیر زمانہ میں فتنہ کو برا نہ سمجھو۔ کیونکہ وہ منافقین کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسے دیلمی نے حضرت علی رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے جیسا کہ زرکشی رح کہتے ہیں۔ سیوطی رح کہتے ہیں حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں اس کا انکار کیا ہے اور انہوں نے ابن وہب سے نقل کیا ہے کہ وہ اسے باطل قرار دیتے تھے۔ سخاوی کہتے ہیں اسے ابو نعیم نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں راوی ضعیف بھی ہے اور مجہول بھی۔ ابن وہب سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے اسے باطل قرار دیا۔ ابن وہب سے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص آپ کے ذریعہ حضور سے یہ روایت کرتا ہے کہ فتنوں کو برا نہ سمجھو وہ منافقوں |

فيها حصاد المنافقين فقال ابن وهب اعماه الله ان كان كاذبا فعمي الرجل .

۵۸۲ - حديث لا تعد من لا يعودك قول ابن وهب ويقويه ما يروى من حديث جابر مرفوعا من عاد مرضانا عدنا مرضاه وسنده ضعيف وقد قال عبد الله بن احمد لابيه يا ابت جارنا مرض فما تعوده فقال له يا بني ما عادنا فنعوده قلت ولعله محمول على التاديب لما في حديث ضعيف رواه الديلمي عن انصاري يقال له قيس قال اخبرت عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال عد من لا يعودك ولعل الاول محمول على العدل وهذا على الفضل .

کو کاٹتا ہے۔ ابن وہب نے فرمایا۔ اگر وہ جھوٹا ہے۔ تو اسے اللہ اندھا کرے وہ اسی وقت اندھا ہو گیا۔

تو اس کی عیادت نہ کر جو تیری عیادت نہ کرے۔ یہ ابن وہب کا قول ہے۔ اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو جابرؓ سے مرفوعًا مروی ہے کہ جو ہمارے بیماروں کی عیادت کریگا ہم اس کے بیمار کی عیادت کریں گے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے عرض کیا۔ کہ ہمارا پڑوسی بیمار رہے۔ آپ اس کی عیادت نہیں کرتے۔ امام احمد نے فرمایا جب اس نے ہماری عیادت نہیں کی۔ تو ہم اس کی عیادت کیوں کریں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ شاید یہ استحبابًا فرمایا کیونکہ ایک حدیث ضعیف میں جسے دیلمی نے ایک انصاری سے روایت کیا ہے جس کا نام قیس تھا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی کہ اس کی عیادت کر جو تیری عیادت نہ کرے تو ہو سکتا ہے۔ پہلی عدل پر اور دوسری فضیلت پر محمول ہو۔

۵۸۳- حدیث لا تعظموني في المسجد لا يعرف له اصل ۔

مسجد میں میری عظمت نہ کرو۔ اس کی کوئی اصل نہیں پہچانی جاتی ۔

۵۸۴- حدیث لا تلد الحية إلا الحية من أمثال العرب ۔

سانپ سانپ ہی جنتا ہے، یہ عرب کی ایک مثال ہے ۔

۵۸۵- حدیث لا تمارضوا فتمرضوا ولا تحفروا قبوركم فتموتوا ذكره ابن أبي حاتم في العلل عن ابن عباس رضي الله عنهما وقال عن أبيه انه منكر وأسنده الديلمي إلى وهب بن قيس به مرفوعا وعلى كل حال فلا يصح وأما ما يزيده العوام من قولهم فتموتوا فتدخلوا النار فلا أصل له أصلاً ۔

تم جان کر بیمار نہ بنو ورنہ بیمار ہو جاؤ گے اور اپنی قبریں نہ کھودو ورنہ مر جاؤ گے، اسے ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں ابن عباس سے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کے بارے میں اپنے والد سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا یہ منکر ہے۔ دیلمی نے اسے وہب بن قیس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کسی حالت میں بھی یہ صحیح نہیں اور عوام جو اس میں یہ زیادتی کرتے ہیں کہ تم مر جاؤ گے تو دوزخ میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس کی قطعاً کوئی اصل نہیں ۔

۵۸۶- حدیث لا تنظر إلى من قال وانظر إلى ما قال قال علي كرم الله وجهه كما رواه ابن السمعاني في تاريخه عنه ذكره السيوطي ۔

کہنے والے کی جانب نہ دیکھو یہ دیکھو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے جیسا کہ سمعانی رحمہ اللہ نے اس کو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے، اور اس سے سیوطی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے ۔

۵۸۷- حدیث لا سلام على

کھانے والے پر سلام نہیں۔ اس کی لفظاً

| | |
|---|---|
| اکل لا اصل لہٗ فی مبناہ وھو | کوئی اصل نہیں اور معنوی لحاظ سے یہ صحیح ہے |
| صحیح فی معناہ حدیث لا عذر | کیونکہ حدیث میں ہے کہ کھانے والے کے لئے کوئی |
| من اکل وقال العسقلانی لا اصل | عذر نہیں عسقلانی فرماتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں |
| لہٗ ولیس معناہ علی الاطلاق صحیحا | لیکن معنوی لحاظ سے اس کا اطلاق صحیح نہیں۔ |
| ۵۸۷۔ حدیث لا غیبۃ لفاسق | فاسق کے لئے کوئی غیبت نہیں۔ امام احمد |
| قال احمد منکر وقال الدار قطنی | فرماتے ہیں یہ منکر ہے۔ دار قطنیؒ خطیبؒ اور حاکمؒ |
| والخطیب والحاکم باطل لکن قال | کہتے ہیں، یہ باطل ہے۔ لیکن زرکشی رحمہ کہتے ہیں |
| الزرکشی لہٗ طرق کثیرۃ وقد | اس کی بہت سندات ہیں۔ بیہقی رح نے اپنی |
| رواہ البیہقی فی سننہ من حدیث | سنن میں حضرت انسؓ سے ان الفاظ کے |
| انس رضی اللہ عنہ بلفظ من القی | ساتھ روایت کیا ہے۔ جو حیا کی چادر |
| جلباب الحیاء فلا غیبۃ لہٗ وقال | اتار پھینکے اس کے لئے غیبت نہیں۔ اور بیہقیؒ |
| فی اسنادہ ضعف وقال الھروی | فرماتے ہیں اس کی سند میں ضعف ہے۔ ہرویؒ |
| فی ذم الکلام ھو حدیث حسن | ذم الکلام میں فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن |
| وساقہ عن طرق عن بھز بلفظ | ہے اور انہوں نے مختلف طریقوں سے اسے |
| لیس لفاسق غیبۃ۔ | بہز سے روایت کیا ہے۔ |
| ۵۸۸۔ حدیث لا فتی الا علی | علی کے علاوہ کوئی جوان نہیں۔ اور |
| لا سیف الا ذوالفقار لا اصل | ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ اس کی |
| لہٗ مما یعتمد علیہ نعم یروی | کوئی اصل نہیں جس پر اعتماد کیا جا سکے۔ یہ |
| فی اثر واہ عن الحسن بن عرفۃ | ایک بیکار اثر میں حسن بن عرفہ سے مروی ہے |

العيد۔ ومن حديث أبي جعفر محمد بن علي الباقر قال نادى ملك من السماء يوم بدر يقال له رضوان لا سيف إلا ذو الفقار لا فتى إلا علي وذكره وكذا في رياض النضرة وقال ذو الفقار اسم سيف النبي عليه الصلوة والسلام وسمى به لأنه كانت فيه حفر صغار أقول ومما يدل على بطلانه أنه لو نودي بهذا من السماء في بدر لسمعه الصحابة الكرام ولنقل عنهم أئمة الفخام وهذا أشبه ما نقل من ضرب النقارة حوالي بدر ينسبونه إلى الملائكة على وجه الاستمرار من زمنه عليه الصلوة والسلام إلى يومنا هذا وهو باطل عقلا ونقلا وإن كان ذكره ابن المرزوق وتبعه القسطلاني في مواهبه و

اور ابو جعفر محمد بن علی الباقر سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں، بدر کے روز ایک فرشتہ نے آسمان سے یہ ندا دی جس کا نام رضوان تھا، ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں، اور علیؓ کے علاوہ کوئی جوان نہیں، جیسا کہ ریاض النضرہ میں ہے، اور وہ فرماتے ہیں ذوالفقار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نام ہے، اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا تھا کہ اس میں ایک چھوٹا سا گڑھا تھا، ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کا بطلان انتہی الفاظ سے ظاہر ہے کہ اگر بدر کے روز آسمان سے ندا کی جاتی تو اسے صحابہ کرام سنتے اور ان سے بڑے بڑے ائمہ نقل کرتے، یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بدر کے روز نقاروں کی آواز کو اب زمانہ زیادہ گذر جانے کے باعث فرشتوں کی جانب منسوب کیا جاتا ہے، اور یہ عقلاً بھی باطل ہے اور نقلاً بھی، اگرچہ اس کا ابن المرزوق نے ذکر کیا ہے اور عسقلانی نے ان کی متابعت کی ہے اسی طرح شمعوں کی بدترین

كَذَا مِنْ مُفْتَرَيَاتِ الشِّيعَةِ الشَّنِيعَةِ حَدِيثُ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ ، تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ ، بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ ۔

مفتریات میں سے یہ بھی ہے سے علیؓ کو پکار جو عجائب کا مظہر ہے۔ تو اسے مصائب میں مددگار پائے گا۔ اے محمد تیری نبوت کے ذریعہ اور اے علی تیری ولایت کے ذریعہ (اس کا کہنے والا مشرک اور واجب القتل ہے)

۵۹۰۔ حَدِيثُ لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ قَالَ السَّخَاوِيُّ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ عَنْ جَابِرٍ بِهِ مَرْفُوعًا فِي حَدِيثٍ وَلٰكِنْ سَنَدُهُ وَاهٍ كَانَ فِيهِ بِشْرُ بْنُ عُبَيْدٍ وَهُوَ كَذَّابٌ وَقَدْ كَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ يَقُولُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ لَمْ أَجِدْ لِهٰذَا أَصْلًا يَعْنِي الْعَشَرَةَ فِي الْمَهْرِ وَيُعَارِضُهُ حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الْوَاهِبَةِ نَفْسَهَا الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قُلْتُ الْمُعَارَضَةُ تَنْدَفِعُ بِحَمْلِ الْأَوَّلِ عَلَى أَقَلِّ الْمُسَمّٰى مِنَ الْمَهْرِ أَجَلًا وَعَاجِلًا وَالثَّانِي عَلَى الْمُعَجَّلِ

دس درہم سے کم مہر نہیں۔ سخاوی کہتے ہیں اسے دارقطنی رح نے جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند بیکار ہے۔ کیونکہ اس میں بشر بن عبد کذاب ہے۔ امام احمد فرمایا کرتے تھے۔ میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہ میں نے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں پائی اور سہل بن سعد کی حدیث جس میں ہے۔ کہ تلاش کر چاہے لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو، اس کے معارض ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ تضاد اس شکل سے ختم ہو جائے گا۔ اگر ہم اول کو اقل مہر آجل قرار دیں۔ اور دوسری روایات کو مہر عاجل پر محمول کریں۔ اور پہلی روایات

عن فاروق يؤيد الأول ما رواه البيهقي في السنن الكبرى من طرق ضعيفة لكنها يقوى بعضها ببعض عن جابر فيرتقي إلى مرتبة الحسن وهو كاف في الحجة على ما بينته في شرح مختصر الوقاية وهو الله ولي أنه هدايته +

کی تائید وہ روایت کرتی ہے جو بیہقی رح نے سنن الکبری میں مختلف سندات کے ساتھ اگرچہ وہ ضعیف ہیں جابر سے روایت کی ہیں لیکن یہ سندات ایک دوسرے کی تقویت کرتی ہیں تو گویا کہ یہ روایت درجہ حسن لغیرہ تک پہنچ گئی جو حجت کے لئے کافی ہے۔ جیسا کہ ہم نے شرح مختصر الوقایہ میں بیان کیا ہے۔

**فائدہ**۔ لا مهر اقل من عشرة دراهم سخاوی کہتے ہیں اسے دار قطنی نے جابر رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ لیکن اس کی سند بیکار ہے۔ کیونکہ اس کا ایک راوی بشر بن عبد ہے جو کذاب ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ فرمایا کرتے تھے میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی اور یہ حدیث سہل رض والو خاتما من حدید کے بھی خلاف ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں بشر کی تمام احادیث موضوع ہیں۔ دار قطنی کہتے ہیں وہ کذاب ہے۔ دار قطنی نے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔ نہ تو دس درہم سے کم میں ہاتھ کاٹا جائے اور نہ دس درہم سے کم مہر ہو۔ ابن حبان رح فرماتے ہیں اس میں جابر ضعیف ہے اور شعبی نے علی سے روایت نہیں سنی دار قطنی نے اس سند سے بھی یہ روایت کی ہے عن جویبر عن الضحاک عن النزال بن سبرة عن علی رض۔ اس میں جویبر ضعیف ہے ایک اور سند سے بھی دار قطنی نے اسے ضحاک سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں محمد بن مروان ابو جعفر مجہول ہے۔ ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسند میں یہ حدیث عن مبشر عن ابی الزبیر عن جابر رض وابی لیلے سے روایت کی ہے ابن حبان نے اسے کتاب الضعفاء میں شمار کیا ہے ملا علی قاری الحنفی فرماتے ہیں۔ اگرچہ سب کی سندات ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کرتی

ہیں اس لئے یہ روایت درجہ حسن تک پہنچ گئی لیکن مولانا عبدالحی لکھنوی اپنی تعلیق الممجد میں فرماتے ہیں کثرت حدیث اس بات پر دال ہیں کہ مہر ہونا چاہیئے۔ اور اس کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے۔ یہ احادیث سے ثابت نہیں۔ اور قرآنی آیات بھی اس کی تائید کرتی ہیں اگرچہ ہمارے حنفیہ حضرات اس کا یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ اس قلیل مہر سے مراد مہر معجل ہے۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے۔ لیکن اس جواب کو ہرگز قبول نہ کرنا۔ کیونکہ اس سے یہ لازم آجائے گا۔ کہ حکم قرآن عام تھا۔ وہ خبر واحد کے ذریعہ خاص ہو جائے گا۔ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ ان تبتغوا باموالکم محصنین۔ پس اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجوب مہر کو بدستور باقی رکھا اور اس میں کوئی ایسی حد جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو سکے مقرر نہیں فرمائی۔ کیونکہ اظہار اہتمام میں لوگوں کی عادات مختلف اور رغبتوں کے درجات مختلف ہیں اور مال کی حرص میں ان کے جدا جدا طبقات ہیں۔ پس ان پر ان کی حد معین کرنا ناممکن ہے جس طرح اشیاء مرغوبہ کی قیمت ایک حد معین کے ساتھ منضبط کرنا ناممکن ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے ایک شخص سے فرمایا تلاش کر چاہے لوہے کی انگوٹھی کیوں نہ ہو اور فرمایا جس شخص نے اپنی بیوی کے مہر میں مٹھی بھر ستو یا چھوارے دے دیئے۔ تو اس نے اس عورت کو اپنے اوپر حلال کر لیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج اور صاحبزادیوں کے مہر میں بارہ اوقیہ متعین کئے۔ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے۔ عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو۔ اگر یہ دنیا میں عزت یا پرہیزگاری کا ذریعہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حقدار تھے۔ برہان الدین الحلبی فرماتے ہیں بغوی اس حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی فتح الملہم میں تحریر فرماتے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے اس روایت کی

یہ سند بیان کی ہے۔ عمرو بن عبد اللہ الاودی۔ وکیع۔ عباد بن منصور قاسم بن محمد۔ جابر۔ اور حافظ ابن حجر اسے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ یہ سند حسن ہے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ عامر شعبی رحمہ۔ اور ابراہیم نخعی سے بھی مروی ہے۔ اگرچہ بہت یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دس درہم سے کم مہر متعین نہ کیا جائے۔ اور موجودہ دور میں تو اس کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن چونکہ احادیث صحیحہ سے اس کی مقدار ثابت نہیں ہوتی اس لئے اسے محدود کرنا جائز نہ ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن کے بدلے نکاح پڑھانا یہ آپ کی خصوصیت ہے۔

۵۹۱۔ حَدِیْثُ لَا هَمَّ اِلَّا هَمُّ الدِّیْنِ وَلَا وَجَعَ اِلَّا وَجَعُ الْعَیْنِ قَالَ الزَّرْکَشِیُّ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَصْلَ لَهٗ وَاَخْرَجَهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا وَقَالَ اِنَّهٗ مُنْکَرٌ وَقَالَ السُّیُوْطِیُّ هُوَ فِیْ مُعْجَمِ الطَّبَرَانِیِّ الصَّغِیْرِ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ وَذَکَرَ الزَّرْکَشِیُّ عَنِ ابْنِ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ خَمْسَةُ اَحَادِیْثَ یَرْوُوْنَهَا وَلَیْسَ لَهَا اَصْلٌ وَذَکَرَ

دین کی کوشش کے علاوہ کوئی کوشش نہیں اور آنکھ کے درد کے علاوہ کوئی درد نہیں زرکشی کہتے ہیں امام احمد کا قول ہے اسکی کوئی اصل نہیں بیہقیؒ نے شعب میں اسے جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں یہ منکر ہے سیوطی کہتے ہیں یہ معجم الطبرانی الصغیر میں جابرؓ سے مروی ہے زرکشیؒ ابن المدینی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد فرماتے پانچ حدیثیں ہم ایسی روایت کرتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے جن میں سے ایک روایت یہ بھی ہے اور انہوں نے اسے

مِنْهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ بِلَفْظِ لَا غَمَّ إِلَّا غَمُّ الدَّيْنِ .

ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ دین کے غم کے علاوہ کوئی غم نہیں .

۵۹۲ ۔ حَدِيْثُ لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا حِمَارٌ هُوَ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ عَلَى مَا يُقَالُ ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ قَالَ السَّخَاوِيُّ وَهُوَ كَذٰلِكَ فِي سُنَنِ سَعِيْدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ أَنَّ عَلِيًّا أُلْقِيَتْ لَهُ وِسَادَةٌ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَقَالَ ذٰلِكَ وَقَدْ أَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهِ مَرْفُوْعًا قَالَ السُّيُوْطِيُّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنْ عَلِيٍّ رض مَوْقُوْفًا .

عزت کا سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ یہ حضرت علی رض کا قول ہے جیسا کہ دیلمی ؒ نے ذکر کیا ہے ، سخاوی کہتے ہیں رسنن سعید بن منصور میں ہے کہ حضرت علی رض کے لئے فرش بچھایا وہ اس پر بیٹھ گئے ، اور یہ بات فرمائی ۔ دیلمی نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے ۔ سیوطی کہتے ہیں اسے بیہقی نے شعب میں حضرت علی رض سے موقوفاً روایت کیا ہے .

۵۹۳ ۔ حَدِيْثُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ جَهْلُ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ وَيَحِلُّ لَهُ جَهْلُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مَوْضُوْعٌ كَمَا فِي الذَّيْلِ .

کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ فرائض اور سنن سے جاہل رہے اور باقی تمام چیزوں سے جاہل رہنا جائز ہے ۔ یہ موضوع ہے ، جیسا کہ ذیل میں ہے

۵۹۴ ۔ حَدِيْثُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْيَةٍ زَعَمَ ابْنُ طَاهِرٍ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَوْضُوْعٌ

جنت میں زنا کرنے والی کا لڑکا داخل نہ ہوگا ابن طاہر اور ابن جوزی کہتے ہیں یہ موضوع ہے لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد کے ذریعہ ابوہریرۃ سے

لٰکِنْ رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِہٖ مَرْفُوْعًا وَاَعَلَّہُ الدَّارَقُطْنِیُّ بِاَنَّ مُجَاھِدًا لَمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

روایت کیا ہے دارقطنی نے اس پر جرح کی ہے کہ مجاہد نے ابوہریرہ سے کوئی روایت نہیں سنی تو یہ روایت مرسل ہوئی اور مجاہد کی مرسلات قابل قبول ہیں۔

۵۹۵۔ حَدِیْثُ لَا یَسْتَحْیِی الشَّیْخُ اَنْ یَّتَعَلَّمَ الْعِلْمَ کَمَا لَا یَسْتَحْیِی اَنْ یَّاْکُلَ الْخُبْزَ غَیْرُ مَعْرُوْفٍ۔

شیخ علم حاصل کرنے سے نہیں شرماتا جیسے روٹی کھانے سے نہیں شرماتا ہے غیر معروف ہے۔

۵۹۶۔ حَدِیْثُ لَا یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٍ وَّلَا مُتَکَبِّرٌ قَوْلُ مُجَاھِدٍ کَمَا فِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ عَنْہُ تَعْلِیْقًا۔

شرم کرنے والا اور متکبر علم حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ مجاہد کا قول ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں معلقاً مروی ہے۔

۵۹۷۔ حَدِیْثُ لَا یَسْتَدِیْرُ الرَّغِیْفُ وَیُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْکَ حَتّٰی یَعْمَلَ فِیْہِ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ صَانِعًا اَوَّلُھُمْ مِیْکَائِیْلُ قَالَ الْعِرَاقِیُّ لَمْ اَجِدْ لَہٗ اَصْلًا۔

چپاتی تیار ہو کر اس وقت تک تیرے سامنے نہیں رکھی جاتی جب تک تین سو ساٹھ کاریگر اس میں کام نہیں کر لیتے۔ سب سے پہلے ان میں میکائیل ہیں۔ عراقی کہتے ہیں اس کی اصل کہیں نہیں پائی جاتی۔

۵۹۸۔ حَدِیْثُ لَا یُعَذِّبُ اللّٰہُ بِمَسْئَلَۃٍ اِخْتَلَفَ فِیْھَا قَالَ السَّخَاوِیُّ اَظُنُّہٗ مِنْ کَلَامِ بَعْضِ السَّلَفِ قُلْتُ وَسَمِعْتُ بَعْضَ

اللہ تعالیٰ اس مسئلہ پر عذاب نہ دے گا جس میں اختلاف ہو سخاوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بعض سلف کا قول ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض مشائخ

مَشَائِخِي يَقُولُ مَنْ تَبِعَ عَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ
سَالِمًا وَيُقَوِّيهِ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
وَحَدِيْثُ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ
اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ وَقَدْ تَقَدَّمَ
زِيَادَةُ كَلَامٍ عَلٰى هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ
اخْتِلَافُ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ ۔

سے سنا کہ جو عالم کی اتباع کرے اللہ تعالیٰ
سے سالم ملے گا، اور قرآن بھی اس کی تائید کرتا
ہے، اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت
کرلو، اور حدیث ہے میرے صحابہ ستاروں
کی طرح ہیں جس کی بھی اقتدار کروگے ہدایت
پاجاؤگے، اور اس میں اچھی طرح کلام اس حدیث کے
تحت گزرچکا کہ میری امت کا اختلاف بھی رحمت ہے

۵۹۹ حدیث لَا اٰلَا اٰلَا دَكَ
يَا اللّٰهُ اَنْتَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ مُحِيْطٌ بِهٖ
عِلْمُكَ كَعَسْهَلُوْنَ وَبِالْحَقِّ
اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ قَالَ
السَّخَاوِيُّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اشْتَهَرَتْ
فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْبِلَادِ بِاَنَّهَا حَفَظَةُ
رَمَضَانَ تَحْفَظُ مِنَ الْغَرَقِ وَالسَّرَقِ
وَالْحَرَقِ وَسَائِرِ الْاٰفَاتِ وَتُكْتَبُ
فِيْ اٰخِرِ جُمُعَةٍ مِنْهُ وَالْخَطِيْبُ
يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ بِدْعَةٌ
لَا اَصْلَ لَهَا وَكَانَ الْعَسْقَلَانِيُّ
يُنْكِرُهَا وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ

لا الا الا دک انہ سمیع علیم محیط بہ علمک
کعسہلون بالحق وانزلناہ وبالحق نزل سخاوی
کہتے ہیں میرا خیال ہے، یہ خیال اکثر شہروں
میں لوگوں کے زبان پر عام ہے، ان کا خیال
ہے، کہ یہ رمضان کے محافظ ہیں، غرق، چوری
اور جلنے سے محفوظ رہتے ہیں، اور رمضان کے
اخیر جمعہ میں اسے لکھا جائے جس وقت خطیب
منبر پر خطبہ دے رہا ہو۔ یہ بدعت ہے اس
کی کوئی اصل نہیں، حافظ عسقلانی رح نے اس
کا انکار اس وقت کیا تھا جب وہ منبر پہ
کھڑے خطبہ دے رہے، اور اثناء خطبہ میں
لوگوں کو یہ لکھتے دیکھا، ملا علی قاری رح

حتّٰی فی اثناءِ الخطبِ حین یری من یکتبھا قلت وکلمۃ کعسھلون مجھولۃ لا یدری معناھا فیحرم رقیاھا او یحتمل ان یکون کلمۃ کفرٍ یکفر بھا متکلم بھا۔

فرماتے کعسھلون کا جملہ مجہول ہے اس کے معنی معلوم نہیں، اس سے جھاڑ پھونک حرام ہے، ہو سکتا ہے کہ یہ کلمہ کفر ہو اس صورت میں اس کا بولنے والا کافر ہو گا۔

# حرف الیاء آخر الحروف

۶۰۰۔ حدیث یا ابا ھریرۃ اذا توضأت فقل بسم اللہ والحمد للہ فان حفظتک لا یستریح تکتب لک الحسنات حتی تحدث من ذلک الوضوء منکر۔

اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب تو وضو کیا کرے تو یوں کہا کر بسم اللہ والحمد للہ فان حفظتک لا یستریح۔ تیرے لئے اس وقت تک نیکیاں لکھی جائیں گی جب تک تیرا وضو نہ ٹوٹے گا، یہ منکر ہے۔

۶۰۱۔ حدیث یا احمد بطولہ موضوع کما صرح بہ الصغانی۔

اے احمد، یہ لمبی حدیث ہے اور موضوع ہے جیسا کہ صغانی کہتے ہیں۔

۶۰۲۔ حدیث یا حمیراء قال المزی کل حدیث فیہ یا حمیراء فھو موضوع۔

اے حمیراء، مزنی رح کہتے ہیں جس حدیث میں یہ لفظ ہو وہ موضوع ہے۔

۶۰۳۔ حدیث یا خیل اللہ ارکبی رواہ العسکری فی الامثال

اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا، اسے عسکری نے امثال میں انس بن مالک رض سے

| | |
|---|---|
| عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ حَارِثَةَ بْنَ النُّعْمَانِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ بِالشَّهَادَةِ فَدَعَا لَهٗ فَنُوْدِيَ يَوْمًا يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِيْ فَكَانَ اَوَّلَ فَارِسٍ رَكِبَ وَاَوَّلَ فَارِسٍ اُسْتُشْهِدَ ذَكَرَهُ الزَّرْكَشِيُّ وَقَالَ السَّخَاوِيُّ رَوَاهُ ابْنُ عَائِذٍ فِي الْمَغَازِيْ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بَعْدَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ مُنَادِيًا يُنَادِيْ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِيْ وَعَنِ السُّهَيْلِيِّ فِيْ رَوْضَةٍ فِيْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ لِصَحِيْحِ مُسْلِمٍ فَلْيَنْظُرْ. | روایت کیا ہے، حارثہ بن النعمان نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیے آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی، انس کہتے ہیں ایک روز اعلان کیا گیا اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا تو سب سے پہلے سوار ہونے والے اور سب سے اول شہید ہونے والے حارثہ بن النعمان تھے۔ زرکشی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ سخاوی رح کہتے ہیں ابن عائذ نے مغازی میں ولید بن مسلم کے ذریعہ قتادہؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے روز جنگ احزاب کے بعد ایک منادی بھیجا جو یہ ندا کر رہا تھا، اے اللہ کے لشکر سوار ہو جا۔ سہیلی رح نے اپنی روضۃ الانف میں غزوہ حنین کے بارے میں ان الفاظ کو صحیح مسلم کی جانب منسوب کیا ہے۔ وہاں دیکھ لینا چاہیئے۔ |
| ۴۱۰۔ حَدِيْثُ يَا شَيْخُ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَةَ فَاطْلُبْهَا فِيْ سَلَامَةِ غَيْرِكَ مِنْكَ يُرْوٰى عَنْ | اے شیخ اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو اپنے غیر کی سلامتی تلاش کر، یہ شیخ ابو اسحٰق الشیرازی سے مروی ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ |

عَنِ الشَّيْخِ أَبِي إِسْحَاقَ الشِّيْرَازِيِّ أَنَّهُ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ فِي الْمَنَامِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
حَدِيْثٍ أَسْمَعُهُ مِنْهُ وَأَرْوِيْهِ عَنْهُ
فَقَالَ لِي يَا شَيْخُ وَذَكَرَهُ وَكَانَ يَفْرَحُ
بِذٰلِكَ وَيَقُوْلُ سَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ شَيْخًا
كَذَا ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَقَالَ الْمَنُوْفِيُّ
لَا إِنْكَارَ فِي رِوَايَةِ مِثْلِ هٰذَا عَنْهُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْمَنَامِ
وَلَا فِي الْعَمَلِ بِهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ حُكْمًا
يَأْتِي فِيْهِ الْخِلَافُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ
أَصْحَابُنَا فِي الْخَصَائِصِ وَقَالَ
النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ أَنَّ مَا تَقَرَّرَ
فِي الشَّرْعِ لَا يَتَغَيَّرُ بِسَبَبِ مَا يَرَاهُ
النَّائِمُ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا فِي مَنَامٍ
يَتَعَلَّقُ بِإِثْبَاتِ حُكْمٍ عَلٰى خِلَافِ
مَا يَحْكُمُ بِهِ الْوُلَاةُ أَمَّا إِذَا رَآهُ يَأْمُرُهُ
بِمَا هُوَ مَنْدُوْبٌ أَوْ نَهَاهُ عَنْ

علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں نے آپ سے ایک
حدیث سننے کی خواہش کی تاکہ میں اوروں سے
روایت کرسکوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے
شیخ۔ اور انہوں نے پھر یہ روایت بیان کی
ابواسحٰق اسے بیان کر کے بہت خوش ہوئے اور
فرماتے کہ میرا نام شیخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکھا ہے جیسا کہ سخاوی نے اس کا ذکر کیا ہے
منوفی کہتے ہیں اس قسم کی روایات کا جو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب میں مروی
ہیں چاہے وہ عمل کے بارے میں ہوں انکار نہیں
مگر جس معاملہ میں ہمیں نقلاً روایت اس کے خلاف
پہنچی ہو۔ وہاں یہ حکم نہیں ہو سکتی جیسا کہ ہمارے
اصحاب نے خصائص میں ذکر کیا ہے۔ نووی شرح مسلم
میں فرماتے ہیں جو شئے شریعت میں متعین ہو چکی
تو سونے والے کی خواب کی بنا پر اس میں تغیر نہیں ہو سکتا
پھر آگے چل کر فرماتے ہیں ہر وہ حکم خواب سے ثابت ہو
اور وہ احکام ظاہریہ کے خلاف ہو تو تین حال سے
خالی نہیں یا تو اس کا ارادہ امر مستحب کا ہے یا اس کام
سے روکنے کا ہے جس سے منع کیا گیا ہے یا کسی فعل کی

| | |
|---|---|
| مُنْزِيٌ عَنْهُ اَوْ اَرْشَدَهُ اِلَىٰ فِعْلِ مَصْلِحَةٍ فَلَا خِلَافَ فِي اِسْتِحْبَابِ الْعَمَلِ عَلَىٰ وَفْقِهٖ لِاَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ حُكْمًا بِالْمَنَامِ بَلْ مِمَّا تَقَرَّرَ مِنْ اَصْلِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ ۔ | جانب ہدایت کا ہے۔ تو ان پر عمل کے استحباب میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ یہ خواب میں حکم نہیں ۔ بلکہ اس کی اصل کا تقرر تو عمل میں آچکا تھا۔ |
| ۶۰۵ ۔ حَدِيْثُ يَا صَفْرَاءُ يَا بَيْضَاءُ غُرِّيْ غَيْرِيْ قَالَهٗ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اِذَا جَاءَهُ ابْنُ الْقَيَّاحِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ امْتَلَاَ بَيْتُ الْمَالِ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى ابْنِ الْقَيَّاحِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ فَاَعْطَاهُمْ جَمِيْعَ مَا فِيْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا صَفْرَاءُ يَا بَيْضَاءُ غُرِّيْ غَيْرِيْ هَا وَهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنْهُ دِرْهَمٌ وَلَا دِيْنَارٌ ثُمَّ اَمَرَ بِنَضْحِهٖ اَوْ بِرَشِّهٖ وَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ذَكَرَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ | یا زرد (دینار) یا سپید (درہم) میرے علاوہ کسی اور کی عزت کر یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے جب ان کے پاس ابن القیاح آیا اور اس نے عرض کیا اے امیر المومنین بیت المال زرد اور سپید سے بھر گیا انہوں نے فرمایا اللہ اکبر اور ابن القیاح پہ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے حتی کہ بیت المال پر گئے اور لوگوں میں اعلان کرا دیا، بیت المال میں جتنا بھی مال تھا سب لوگوں میں تقسیم کرا دیا۔ اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ اے صفرار۔ اے بیضا (میرے علاوہ کسی اور کی عزت کر حتی کہ بیت المال میں نہ کوئی درہم باقی رہا۔ نہ دینار۔ پھر بیت المال میں جھاڑو دینے کا حکم دیا۔ اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کا |

الْأَئِمَّةِ ۔ | بہت سے ائمہ نے ذکر کیا ہے ۔

۶۰۶۔ حَدِیْثُ یَا عَلِیُّ اِذَا تَزَوَّدْتَ فَلَا تَنْسَ الْبَصَلَ قَالَ السَّخَاوِیُّ هُوَ کَذِبٌ بَحْتٌ وَکَذَا مَا اَوْرَدَهُ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ اَخْرَجَهُ مَرْفُوْعًا عَلَیْکُمْ بِالْبَصَلِ فَاِنَّهُ یُطَیِّبُ النُّطْفَةَ وَیُصَحِّحُ الْوَلَدَ ۔

اے علی جب تو زاد سفر میں جائے ۔ تو پیاز کو نہ بھول ۔ سخاوی رح کہتے ہیں یہ صاف جھوٹ ہے ۔ اسی طرح دیلمی رح نے عبد اللہ بن الحارث الانصاری سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۔ کہ تم پیاز کو لازم پکڑ لو ۔ کیونکہ وہ نطفوں کو صاف کرتا اور اولاد صحیح پیدا کرتا ہے ۔

۶۰۷۔ حَدِیْثُ یَا عَلِیُّ اِتَّخِذْ لَکَ النَّعْلَیْنِ مِنْ حَدِیْدٍ وَاَفْنِهِمَا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ قَالَ ابْنُ تَیْمِیَّةَ مَوْضُوْعٌ وَفِی الذَّیْلِ هُوَ کَمَا قَالَ ۔

اے علی اپنے لئے لوہے کے دو جوتے بنا لے اور انہیں طلب علم میں فنا کر دے ابن تیمیہ رح کہتے ہیں ۔ یہ موضوع ہے ۔ ذیل میں بھی ایسا ہی قول ہے ۔

۶۰۸۔ حَدِیْثُ یَا عَلِیُّ اُدْعُ بِصَحِیْفَةٍ وَدَوَاةٍ فَاَمْلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَتَبَ عَلِیٌّ وَشَهِدَ جِبْرِیْلُ ثُمَّ طُوِیَتِ الصَّحِیْفَةُ قَالَ الرَّاوِیْ فَمَنْ حَدَّثَکُمْ اَنَّهُ یَعْلَمُ مَا فِی الصَّحِیْفَةِ اِلَّا مُمْلِیْهَا وَکَاتِبُهَا وَشَاهِدُهَا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ وَهٰذَا

اے علی کاغذ اور دوات لا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولنا شروع فرمایا ۔ علی رض نے لکھا ۔ اور جبرائیل م نے شہادت دی پھر کاغذ لپیٹ دیا گیا ۔ راوی کہتا ہے ۔ جو شخص تم سے کہتا ہے کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ صحیفہ میں کیا تھا ۔ سوائے لکھوانے والے اور شاہد کے علاوہ اس کی تصدیق نہ کرنا

فِي الْمَرَضِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ قَالَ الصِّغَانِيُّ فِي الدُّرِّ الْمُلْتَقَطِ اَنَّهُ مَوْضُوعٌ اِنْتَهٰى وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ اِنَّ وَصَايَا عَلِيٍّ الْمُصَدَّرَةَ بِيَاءِ النِّدَاءِ كُلُّهَا مَوْضُوْعَةٌ غَيْرَ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

اور یہ واقعہ اس مرض میں پیش آیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی. صغانی درالملتقط میں فرماتے ہیں یہ موضوع ہے. بعض محققین کہتے ہیں کہ علیؓ کے بارے میں وہ وصیتیں جس میں کلمہ ندائیہ ہے بسبب کی سبب موضوع ہیں سوائے اس حدیث کے یا علی انت منی بمنزلة ہارون من موسٰی الخ ؛

۶۰۹۔ حَدِيْثُ يَا وَيْحَ مَنْ نَالَ الْغِنٰى بَعْدَ فَاقَةٍ كَلَامُ بَعْضِ الْكِرَامِ وَلَيْسَ عَلٰى اِطْلَاقِهٖ فِي الْمَرَامِ ۔

افسوس ہے اس شخص پر جسے غنی فاقہ کے بعد حاصل ہوا. بعض بزرگوں کا قول ہے. اور اس کی مراد بھی ظاہر نہیں ؛

۶۱۰۔ حَدِيْثُ يُؤْجَرُ الْمَرْءُ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِهٖ هُوَ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ قَوْمٍ تُقَادُوْنَ لِلْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَفُسِّرَ السَّلَاسِلُ بِالْقُيُوْدِ لِلْاُسَارٰى وَفِيْ مَعْنَاهُ الْفَقْرُ وَالْمَرَضُ وَسَائِرُ الْبَلَايَا ۔

آدمی کو ناک رگڑنے پر اجر دیا جاتا ہے یہ معنی ہیں اس حدیث کے جس میں آتا ہے ہمارا رب اس قوم سے متعجب ہوتا ہے جو زنجیروں کے ساتھ جنت کی جانب مجبوراً کھینچے جائیں گے. زنجیروں سے مراد قیدیوں کی زنجیریں ہیں. اور مراد فقر و مرض و مصائب بھی ہیں ؛

٦١١۔ حَدِیْثُ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَحْسَنُھُمْ وَجْھًا مَوْضُوْعٌ کَمَا فِی اللَّآلِیْ مَعَ اَنَّہٗ لَیْسَ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ۔

لوگوں کی امامت خوبصورت چہرے والا کرے۔ یہ موضوع ہے اور اپنے اطلاق پر بھی نہیں۔

٦١٢۔ حَدِیْثُ یَدُ عَدُوِّکَ اِذَا لَمْ تَقْدِرْ عَلٰی قَطْعِھَا قَبِّلْھَا ذَکَرَہٗ فِی الْمُجَالَسَۃِ عَنِ الْمَنْصُوْرِ اِذَا مَدَّ اِلَیْکَ عَدُوُّکَ یَدَہٗ فَاِنْ قَدَرْتَ عَلٰی قَطْعِھَا اِقْطَعْھَا وَاِلَّا فَقَبِّلْھَا وَ قُلْتُ ھُوَ یَقْرُبُ مِنْ حَدِیْثِ یَتَرَقَّصُ الْقِرْدُ فِیْ دَوْلَتِہٖ وَتُقَدِّمُ اسْجُدْ لَہٗ فِیْ صَوْلَتِہٖ۔

اگر تو اپنے دشمن کا ہاتھ کاٹنے پر قادر نہ ہو تو اس کے ہاتھ چوم لے یہ مجالسہ میں منصور سے مروی ہے۔ اگر تیری جانب تیرا دشمن ہاتھ بڑھائے تو اسے کاٹ سکتا ہو تو کاٹ دے ورنہ اسے چوم لے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں، یہ اس حدیث کے زیادہ قریب ہے، جو مال دار کی بڑائی کے بیان میں آتی ہے۔

٦١٣۔ حَدِیْثُ یٰسٓ لِمَا قُرِاَتْ لَہٗ قَالَ السَّخَاوِیُّ لَا اَصْلَ لَہٗ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَھُوَ بَیْنَ جَمَاعَۃِ الشَّیْخِ اِسْمٰعِیْلَ الْجَبَرْتِیِّ بِالْیَمَنِ قَطْعِیٌّ بِالتَّجْرِبَۃِ قُلْتُ وَقَدْ بَلَغَنِیْ اِنَّ شِیْعِیًّا قَرَأَ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعَ عَلٰی شَیْخٍ مِّنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَسَافَرَ اِلٰی بِلَادِہٖ فَقِیْلَ لَہٗ مَا اَحْسَنَکَ اِلَّا

سورۂ یٰسٓ ہر کام کے لیے بھی پڑھی جائے سخاوی کہتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں اور شیخ اسماعیل الجبرتی کی جماعت میں تجربہ کی بنا پر یمن میں زیادہ مشہور ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے، کہ ایک شیعہ نے اہل سنت والجماعت کے ایک شیخ سے قرآت سبعہ پڑھی جب وہ اپنے شہر واپس گیا تو اس سے لوگوں نے کہا تو نے بہت

| | |
|---|---|
| عَیْبُکَ اِلَّا اَنَّ شَیْخَکَ سُنِّیٌّ فَقَالَ | اچھا کیا۔ لیکن تجھ میں ایک عیب ہے کہ تیرا |
| مَا یَضُرُّنِیْ اِنَّمَا اَحْسَنْتُ الْعَسَلَ | شیخ سنی ہے۔ اس نے جواب دیا مجھے اس سے |
| وَتَرَکْتُ الظَّرْفَ فَوَصَلَ کَلَامُہٗ | کوئی ضرر نہیں پہنچا۔ کیونکہ میں نے شہد چاٹ لیا |
| اِلَی الشَّیْخِ فَنَادٰی اَصْحَابَہٗ مِنَ | اور برتن چھوڑ دیا۔ یہ بات شیخ تک پہنچی۔ تو |
| الْقُرَّاءِ وَقَرَأُوْا یٰسٓ اِلٰی دَعَا عَلَیْھِمْ | انہوں نے اپنے قاری شاگردوں کو آواز دی |
| اِلَیْھِمْ فَلَمَّا اَتَمُّوْھَا سُلِبَ الْقِرَاءَۃُ | انہوں نے سورت یٰسٓ شہد واپس لوٹنے کے لئے پڑھی |
| عَنْ قَلْبِ الشِّیْعِیِّ فَرَجَعَ اِلَی الشَّیْخِ | جب انہوں نے اسے مکمل کیا تو اس شیعہ کے دل سے |
| وَتَابَ مِنْ بِدْعَتِہٖ وَخَلَصَ مِنْ | قرأت سلب ہو چکی تھی سو وہ شیخ کے پاس لوٹ کر |
| غَفْلَتِہٖ وَاَفَاضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مِنْ | آیا اور اپنی بدعت سے توبہ کی۔ اپنی غفلت سے |
| رَحْمَتِہٖ ۔ | چھٹکارا پایا اور اللہ نے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں |
| ۶۱۴۔ حَدِیْثُ یَصُوْمُ اَھْلُ | روزہ رکھے جس پر چاند ظاہر ہو جائے۔ یہ |
| کُلِّ بَلَدٍ اِذَا قَالَ حِیْنَ یَرَی الْھِلَالَ | اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ چاند مطالع |
| بِمَکَانٍ دُوْنَ مَکَانٍ اِذَا اخْتَلَفَتِ | کے مختلف ہونے کی بنا پر ہر ایک جگہ نظر |
| الْمَطَالِعُ قَالَ السَّخَاوِیُّ وَھُوَ شَیْءٌ | آئے اور دوسری جگہ نظر نہ آئے۔ سخاوی کہتے |
| مَا عَلِمْتُہٗ یَعْنِیْ فِی الْحَدِیْثِ وَاِلَّا | ہیں میں نے اسے باعتبار حدیث کہیں نہیں |
| فَفِی الْفِقْہِ مَعْرُوْفٌ وَبِالْاِخْتِلَافِ | پایا۔ ورنہ یہ فقہ میں معروف ہے اور اختلاف |
| مَوْصُوْفٌ ۔ | میں مشہور ہے۔ |
| ۶۱۵۔ حَدِیْثُ یُسَاقُ اِلٰی مِصْرَ | ہر چھوٹی عمر والا مصر کی طرف چلایا جائیگا |
| کُلُّ قَصِیْرِ الْعُمُرِ اَخْرَجَہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ | اور ابو نعیم نے اور طبرانی نے کبیر میں ابن شاہین |

وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ شَاهِیْنَ وَابْنُ السَّکَنِ فِی الصَّحَابَۃِ وَابْنُ یُوْنُسَ وَغَیْرُهُمْ کُلُّهُمْ مِنْ طَرِیْقِ مُوْسَی بْنِ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَبَاحٍ رَفَعَهٗ اِنَّ مِصْرَ سَیُفْتَحُ بَعْدِیْ فَانْتَفِعُوْا خَیْرَهَا اَیِ اطْلُبُوْا نَفْعَهَا وَلَا تَتَّخِذُوْهَا دَارًا فَاِنَّهٗ یُسَاقُ اِلَیْهَا اَقَلُّ النَّاسِ اَعْمَارًا هٰذَا لَفْظُ الْاَوَّلِ وَالْبَاقِیْنَ بِمَعْنَاهُ قَالَ ابْنُ یُوْنُسَ اِنَّهٗ مُنْکَرٌ جِدًّا وَقَالَ اَعَاذَ اللّٰهُ مُوْسٰی اَنْ یُحَدِّثَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاِنَّهٗ کَانَ اَتْقٰی لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَتَبِعَهُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فَاَوْرَدَهٗ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ اِنَّهٗ لَا یَصِحُّ ۔

اور ابن السکن نے صحابہ میں اور ابن یونس وغیرہ نے وغیرہ نے موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے: مصر عنقریب میرے بعد فتح ہو جائے گا، اس کی بھلائی سے تو فائدہ حاصل کرو اور اسے گھر نہ بناؤ کیونکہ اس کی جانب وہ لوگ کھینچے جائیں گے، جن کی عمریں کم ہوں گی۔ ابن یونس کہتے ہیں یہ بہت منکر ہے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موسیٰ اس جیسی حدیث بیان کریں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں بہت ڈرنے والے تھے۔ ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ بخاری کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے:

۶۱۶ - حَدِیْثُ یَقِی الْحَرَّ الَّذِیْ یَقِی الْبَرْدَ مَعْنَاهُ صَحِیْحٌ وَلَیْسَ بِحَدِیْثٍ ذَکَرَهُ ابْنُ الرَّبِیْعِ قُلْتُ هُوَ مُسْتَفَادٌ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ

گرمی سے وہی چیز بچاتی ہے جو سردی سے بچاتی ہے

اس کے معنی صحیح ہیں لیکن یہ صحیح نہیں جیسا کہ ابن الربیع نے ذکر کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے مستفاد ہے وہ اور پاجامے

الحرارة والبرد فهو من باب الاكتفاء بذكر احد الضدين عن الآخر فتأمل وتدبر.

تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور سردی سے بھی یہ باب اکتفاء سے تعلق رکھتی ہے یعنی ایک ضد ذکر کرکے دوسری مراد لی گئی ہے خوب غور کرلو۔

٦١٧ - حديث اليقين الايمان كله موضوع على ما ذكره الصغاني

یقین پورا ایمان ہے یہ موضوع ہے جیسا کہ صغانی نے ذکر کیا ہے۔

٦١٨ - حديث يوم الاربعاء يوم نحس مستمر اخرجه الطبراني في الاوسط عن جابر رضي الله عنه قال السخاوي لا اصل له وفي فضيلته والتنفير منه احاديث كلها واهية قلت وعلى تقدير صحة هذا الحديث اربعة فهو تفسير لقوله تعالى يوم نحس مستمر بانه يوم الاربعاء وقد كان نحسا وشؤما على الاعداء وكان سعدا ومباركا على الاحباء قال وكذا ما يروى في ايام الاسبوع مرفوعا يوم السبت يوم مكر وخديعة ويوم الاحد

بدھ کا دن برابر منحوس ہے اسے طبرانی نے اوسط میں جابر سے روایت کیا ہے سخاوی ؒ کہتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اس کی فضیلت یا اس کے منحوس ہونے کے بارے میں جتنی روایات ہیں سب کی سب واہیات ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی صحت کو چار باتیں ثابت کرتی ہیں، ایک تو اللہ تعالی کے اس قول یوم نحس مستمر کی تفسیر کہ وہ بدھ کا روز اور وہ دشمنوں کے لئے نحس تھا لیکن دوستوں کے لئے مبارک اور سعد تھا۔ ایسے ہی ہفتہ کے دنوں کے بارے میں مرفوع روایت ہے کہ ہفتہ کا روز مکر اور دھوکہ کا دن ہے، اتوار کا دن درخت لگانے اور تعمیر کا دن ہے، پیر کا دن سفر اور طلب رزق کے لئے ہے منگل کا دن لڑائی اور

يَوْمُ غَرْسٍ وَبِنَاءٍ وَالْاِثْنَيْنِ يَوْمُ سَفَرٍ وَطَلَبِ رِزْقٍ وَالثُّلَاثَاءُ يَوْمُ حَدِيْدٍ وَبَأْسٍ وَالْاَرْبِعَاءُ يَوْمُ لَا اَخْذَ وَلَا اِعْطَاءَ وَالْخَمِيْسُ يَوْمُ طَلَبِ الْحَوَائِجِ وَالْجُمُعَةُ يَوْمُ خِطْبَةِ النِّكَاحِ اَخْرَجَهُ اَبُو يَعْلٰى مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا لٰكِنْ يُرْوٰى عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَحَبَّ الْاَيَّامِ اِلَيَّ يَخْرُجُ فِيْهِ مُسَافِرِيْ وَاَنْكِحُ فِيْهِ وَاَخْتِنُ فِيْهِ صَبِيِّيْ يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ اِنْتَهٰى كَلَامُ السَّخَاوِيِّ وَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْكَلَامِ عَلٰى حَدِيْثِ مَا بُدِئَ شَيْءٌ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اِلَّا وَتَمَّ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

تکلیف کا دن ہے، اور بدھ کا دن وہ ہے جس میں نہ کوئی شئے لی جاتی ہے نہ دی جاتی ہے، جمعرات کا دن حاجت طلب کرنے کا دن ہے اور جمعہ کا دن نکاح کا دن ہے اسے ابو یعلی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، لیکن یہ بھی ضعیف ہے لیکن حضرت عائشہ رض سے یہ روایت ہے، کہ مجھے تمام دنوں میں سب سے زیادہ محبوب جس میں مسافر سفر کو جائے اسی میں نکاح پڑھا جائے، اور بچہ کی ختنہ کی جائیں وہ بدھ کا روز ہے، یہاں تک کہ سخاوی کا کلام تھا اور کچھ کلام اس بارے میں پہلے اس حدیث کے تحت گذر چکا کہ جو کام بدھ کے روز شروع کیا جائے وہ پورا ہوتا ہے ۔

۶۱۹۔ حَدِيْثُ يَوْمُ صَوْمِكُمْ يَوْمُ نَحْرِكُمْ لَا اَصْلَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ وَذَكَرَهُ الزَّرْكَشِيُّ بِلَفْظِ نَحْرُكُمْ يَوْمَ

تمہارے روزہ کا دن تمہاری قربانی کا روز ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، جیسا کہ امام احمد وغیرہ کا قول ہے، اسے سخاوی نے ذکر کیا ہے، زرکشی اسے نقل کرنے سے

صَوموکُم ثُمَّ قَالَ اَحمَدُ بنُ حَنبَلٍ لَا اَصلَ لَہٗ قُلتُ وَلَو عُلِمَ یُحمَلُ عَلَی الغَالِبِ اَو عَلٰی سُنَّۃٍ وَرَدَت وَھُوَ عَامُ حَجَّۃِ الوَدَاعِ اَو غَیرِہٖ وَ اللہُ اَعلَمُ۔

بعد کہتے ہیں۔ امام احمد رح فرمایا کرتے تھے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ملا علی قاری فرماتے ہیں اسے اغلب یا سنت پر محمول کیا جائے۔ جیسا کہ عام حجۃ الوداع وغیرہ میں وارد ہے۔

# فَصلٌ

قَالَ شَیخُ مَشَائِخِنَا الحَافِظُ شَمسُ الدِّینِ السَّخَاوِیُّ فِی خَاتِمَۃِ المَقَاصِدِ الحَسَنَۃِ فِی بَیَانِ الاَحَادِیثِ المُشتَھِرَۃِ عَلَی الاَلسِنَۃِ وَکَذَا انتَھٰی مَا اَورَدنَاہُ مِمَّا استَحضَرنَاہُ فَیَلتَحِقُ بِذٰلِکَ مَا اشتَھَرَ مِن لِقَاءِ بَعضِ الاَئِمَّۃِ وَنَحوِھِم لِبَعضٍ وَلٰکِنَّ التَّصَانِیفَ یُضَافُ لِاُنَاسٍ وَقُبُورٍ لِاَقوَامٍ ذَوِی جَلَالَۃٍ مَعَ بُطلَانِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَلِلنَّاسِ مُنکِرُونَ بَینَ کَثِیرٍ مِنَ العَوَامِ بِالعِلمِ اِمَّا مُطلَقًا اَو فِی

ہمارے شیخ حافظ شمس الدین السخاوی اپنی کتاب مقاصد الحسنہ فی بیان الاحادیث کے خاتمہ میں فرماتے ہیں کہ وہ روایات جو آئمہ کی ایک دوسرے سے ملاقات کے بارے میں اور ایسے ہی وہ تصانیف جو بڑے بڑے لوگوں کی قبروں کے بارے میں لکھی گئیں یہ سب کی سب باطل ہیں۔ اور عوام میں علم کے ساتھ بہت تذکرہ ہے۔ وہ علم مطلق ہو یا خصوصی۔ بعض اوقات جس کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ اس میں تقلید سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ جو لوگ صفات کے ساتھ منصف تھے وہ اس قسم کی روایات

| | |
|---|---|
| خُصُوصِ عِلْمٍ مُعَيَّنٍ وَرُبَّمَا تَسَاهَلَ | کے ترک میں مشغول رہے۔ اس کے باوجود |
| فِي ذٰلِكَ مَنْ لَا مَعْرِفَةَ لَهُ بِذٰلِكَ | یہ لوگوں میں بہت عام ہیں جن کا انحصار |
| تَغْلِيْدًا أَوِ اسْتَصْحَبَ مَا كَانَ | بھی ممکن نہیں۔ پہلی قسم کی روایات میں |
| مُتَّصِفًا بِهٖ ثُمَّ زَالَ بِالتَّرْكِ أَوْ | یہ بہت مشہور ہے کہ امام شافعیؒ |
| تَشَاغَلَ بِمَا انْسَلَخَ بِهٖ عَنِ الْوَصْفِ | اور امام احمد بن حنبل رحمہ شیبان راعی |
| الْأَوَّلِ وَهُوَ فِي جَمِيْعِ هٰذَا كَثِيْرٌ | کے پاس جمع ہوئے اور ان سے سوالات |
| لَا يَنْحَصِرُ فَمِنَ الْأَوَّلِ قَوْلُ ابْنِ | کئے۔ ابن تیمیہ رح فرماتے ہیں یہ باتفاق |
| تَيْمِيَّةَ مَا اشْتَهَرَ مِنْ أَنَّ الشَّافِعِيَّ | رائے باطل ہے۔ کیونکہ ان دونوں حضرات |
| وَأَحْمَدَ اجْتَمَعَ بِشَيْبَانَ الرَّاعِيِّ | نے شیبان رح کا زمانہ نہیں پایا ایسے |
| وَسَأَلَاهُ فَبَاطِلٌ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ | ہی یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ امام شافعیؒ |
| الْمَعْرِفَةِ لِأَنَّهُمَا لَمْ يُدْرِكَاهُ قَالَ | امام ابو یوسف کے ساتھ رشید کے پاس |
| وَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرُوْهُ مِنْ أَنَّ الشَّافِعِيَّ | جمع ہوئے۔ یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ امام |
| اجْتَمَعَ بِأَبِيْ يُوْسُفَ عِنْدَ الرَّشِيْدِ | امام شافعی رشید کے پاس ابو یوسفؒ کی |
| بَاطِلٌ فَلَمْ يَجْتَمِعِ الشَّافِعِيُّ بِالرَّشِيْدِ | وفات کے بعد پہنچے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ |
| إِلَّا بَعْدَ مَوْتِ أَبِيْ يُوْسُفَ وَقَالَ | فرماتے ہیں ایسے ہی یہ واقعہ جو امام شافعیؒ |
| الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ وَكَذَا الرِّحْلَةُ الْمَنْسُوْبَةُ | کی جانب منسوب ہے کہ وہ سفر کر کے رشید کے |
| لِلشَّافِعِيِّ إِلَى الرَّشِيْدِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا | پاس گئے اور امام محمد بن الحسن الشیبانی نے |
| ابْنَ الْحَسَنِ حَرَّضَهُ عَلٰى قَتْلِهٖ وَأَنَّ | رشید کو ان کے قتل پر ابھارا۔ اور اسے بیہقیؒ نے |
| أَخْرَجَهَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ مَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ | مناقب شافعیؒ میں روایت کیا ہے یہ بھی موضوع |

وَغَيْرِهٖ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ مَكْذُوْبٌ
وَمِنَ الثَّانِيْ قَوْلُ الْمَيْمُوْنِ سَمِعْتُ
اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ثَلَاثَةُ
كُتُبٍ لَيْسَ لَهَا اُصُوْلٌ اَلْمَغَازِيْ
وَالْمَلَاحِمُ وَالتَّفْسِيْرُ قَالَ الْخَطِيْبُ
فِيْ جَامِعِهٖ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى كُتُبٍ
مَخْصُوْصَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ
غَيْرِ مُعْتَمَدٍ عَلَيْهَا لِعَدَمِ عَدَالَةِ
نَاقِلِيْهَا وَزِيَادَةِ الْقُصَّاصِ فِيْهَا
وَاَمَّا كُتُبُ الْمَلَاحِمِ فَجَمِيْعُهَا
بِهٰذِهِ الصِّفَةِ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِيْ
ذِكْرِ الْمَلَاحِمِ الْمُرْتَقَبَةِ وَالْفِتَنِ
الْمُنْتَظَرَةِ غَيْرُ اَحَادِيْثَ يَسِيْرَةٍ
وَاَمَّا كُتُبُ التَّفْسِيْرِ فَمِنْ اَشْهَرِهَا
كِتَابَا الْكَلْبِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ
وَقَدْ قَالَ اَحْمَدُ فِيْ تَفْسِيْرِ الْكَلْبِيِّ
مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ كَذِبٌ قِيْلَ لَهٗ
فَيَحِلُّ النَّظَرُ فِيْهِ قَالَ لَا قُلْتُ وَقَدْ
قَالَ الزَّرْكَشِيُّ وَكِتَابُ مُقَاتِلٍ

ہے اور جھوٹ ہے۔ حالانکہ امام محمد امام شافعی کے
استاد اور سوتیلے باپ ہیں اور امام شافعی انکے بارے
میں فرماتے ہیں میں نے محمد بن الحسن سے اونٹ کے
بوجھ کے برابر علم حاصل کیا۔ اور ایسے ہی میمون کا یہ
قول کہ امام احمد فرمایا کرتے تھے، کہ تین قسم کی کتابوں کا
کوئی اصول نہیں، مغازی، ملاحم اور تفسیر، خطیب اپنی
جامع میں فرماتے ہیں یہ ان مضامین کی ان خاص کتب
کے بارے میں ہے کہ جن پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔
اس لیے کہ ان کے ناقل صاحب عدالت نہ تھے، اور
اسمیں قصوں کی بھرمار تھی، ملاحم کا جہاں تک تعلق ہے
تو اس مضمون کی تمام کتب اس صفت کے ساتھ موصوف
ہیں اور آئندہ آنیوالے فتنوں کے بارے میں چند
احادیث کے علاوہ کوئی صحیح نہیں اور جہاں تک کتب
تفسیر کا تعلق ہے تو اس میں سب سے زیادہ مشہور
کلبی اور مقاتل بن سلیمان کی کتابیں ہیں، امام
احمد بن حنبل تفسیر کلبی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ
وہ از اول تا آخر جھوٹ ہے ان سے دریافت
کیا گیا کہ اسے دیکھنا بھی جائز ہے یا نہیں،
انہوں نے فرمایا نہیں، زرکشی رحمۃ کہتے ہیں مقاتل

| | |
|---|---|
| تفسیر منه قال السیوطی ومنه | کی تفسیر بھی اسی کے قریب قریب ہے سیوطی |
| کتب صحیحة ونسخ معتبرة بینت | کہتے ہیں تفسیر کا جہانتک تعلق ہے اسمیں صحیح |
| حالها فی اخر کتاب الاتقان فی | کتابیں اور معتبر نسخے بھی موجود ہیں جن کا حال میں نے |
| علوم القرآن وسطرتها کلها فی | کتاب الاتقان فی علوم القرآن کے اخیر میں |
| تفسیر المسند انتهی واما المغازی | کیا ہے، مغازی کا جہاں تک معاملہ ہے اس |
| فمن اشهرها کتاب محمد بن | میں مشہور محمد بن اسحاق کی کتاب ہے اور وہ |
| اسحق وکان یاخذ من اهل | اہل کتاب سے نقل کرتا ہے، امام شافعی |
| الکتاب وقد قال الشافعی | رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں واقدی کی |
| کتب الواقدی کذب ولیس | کتابیں جھوٹی ہیں، اور مغازی میں |
| فی المغازی صحیح من مغازی | موسے بن عقبہ کی مغازی کے علاوہ کوئی |
| موسی بن عقبة انتهی ۔ | کتاب صحیح نہیں ؛ |
| ومن القبور ما بین کرک | ایسے ہی قبروں کا معاملہ ہے یہ جو کہا |
| بجبل لبنان من البقاع انه قبر | جاتا ہے کہ جبل لبنان کی ایک گھاٹی میں |
| نوح علیه السلام وانما حدث | حضرت نوح ع کی قبر ہے، اور یہ بات |
| فی اثناء المائة السابعة والمشهد | ساتویں صدی میں بیان کی گئی ایسے ہی |
| الذی ینسب لابی بن کعب | دمشق کی جانب شرقی میں ایک مشہد ابی رض |
| بالجانب الشرقی من دمشق مع | بن کعب کے نام سے منسوب ہے، حالانکہ تمام |
| اتفاق العلماء انه لم یقدمها | علماء متفق ہیں کہ ابی رض دمشق تشریف |
| فضلا عن دفنه فیها والمکان | ہی نہیں لائے، کجا کہ وہاں دفن ہونا ایسے |

لابن عمر من الجبل الذي بالمعلاة
لا يصح من وجه لأن اتفقوا على
أن ابن عمر توفي بمكة والمكان الذي
ينسب لعقبة بن عامر من قرافة
مصر إنما هو بناء رآه بعضهم
بعد مدة متطاولة والمكان
المنسوب لأبي هريرة بعسقلان
إنما هو قبر حيدرة بن خيشنة
كما جزم به بعض الحفاظ الشاميين
ولكن قد جزم ابن حبان وتبعه
شيخنا بالأول والمكان المعروف
بالمشهد الحسين من القاهرة
ليس الحسين مدفونا به
بالاتفاق وإنما فيه رأسه فيما
ذكره بعض المصريين ونفاه
بعضهم قاله شيخنا يعني العسقلاني
وأما التقي بن تيمية فقد رأيت
له جوابا بالغ في إنكار ذلك وأطال
فيه والمكان المعروف بالسيدة

جبل مولات میں ایک مکان ابن عمرؓ کی
جانب منسوب ہے، وہ بھی کسی طرح صحیح نہیں
کیونکہ تمام علما متفق ہیں، کہ ابن عمر رضی اللہ
عنہ کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی۔ ایسے
ہی ایک مصر میں ایک مکان عقبہ بن عامر
کی جانب منسوب کیا جاتا ہے، حالانکہ ایک
طویل مدت کے بعد بعض لوگوں نے یہ بات
خواب میں دیکھی تھی۔ اسی طرح عسقلان میں جو
مکان ابو ہریرہؓ کی جانب منسوب ہے
وہ حیدر بن خیشنہ کی قبر ہے، جیسا کہ بعض شامی
حفاظ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اگرچہ
ابن حبان اور ہمارے شیخ نے قول اول کو
تسلیم کیا ہے۔ قاہرہ میں وہ مقام جو مشہد
حسینؓ کے نام سے مشہور ہے، وہاں حضرت
حسینؓ بالاتفاق دفن نہیں، بلکہ وہاں صرف
ان کا سر ہے۔ اس کا بعض مصریین نے ذکر کیا ہے، اور
بعض مصریین منکر ہیں۔ جیسا کہ ہمارے شیخ ابن حجر
العسقلانی نے اس کا ذکر کیا ہے
میں نے امام تقی بن تیمیہ کا ایک

نَفِيسَة اِبْنَة الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رض فَقَدْ ذَكَرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ اَنَّ خُصُوصَ هٰذَا الْمَحَلِّ الَّذِي الَّذِي يُزَارُ لَيْسَ هُوَ قَبْرُهَا وَلٰكِنَّهَا فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ بِالْاِسْتِيفَاءِ وَاسْتِيفَاءُ ذٰلِكَ مَعَ مَا بَعْدَهُ يَطُولُ وَهُوَ جَدِيرٌ بِاِيرَادِهِ فِي تَالِيفٍ اِنْتَهٰى ۔

جواب دیکھا ہے جس میں انہوں نے اس کا شدت سے انکار کیا ہے اور کافی طویل جواب ہے ، نفیسہ بنت حسن بن علی بن ابی طالب کی جانب جو مکان مشہور ہے جس کا بعض اہل معرفت نے اس کی زیارت کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ۔ یہ ان کی قبر نہیں ۔ اگرچہ وہ اسی گھاٹی میں مدفون ہیں ۔

# فصل

اَقُولُ وَمِمَّا يُلْحَقُ بِهٖ مَا قَالَهُ الْعَلَّامَةُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الْجَزَرِيِّ لَا يَصِحُّ تَعْيِينُ قَبْرِ نَبِيٍّ غَيْرِ قَبْرِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَعَمْ سَيِّدُنَا اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تِلْكَ الْقَرْيَةِ لَا بِخُصُوصِ تِلْكَ الْبُقْعَةِ اِنْتَهٰى وَكَاَنَّ فِيهِ اِشَارَةً اِلٰى اَنْ لَا وُجُودَ لِنُورِ الْقَمَرِ وَ

ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کے ساتھ وہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیے جو علامۃ الشیخ محمد بن الجزری نے فرمائی ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کی قبر کی تعیین صحیح نہیں ۔ ہاں سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اس گاؤں میں مدفون ہیں نہ کہ خاص اس مکان میں جس کی جانب ان کی نسبت ہے ، اور گویا کہ یہ اشارہ اسی امر کی جانب ہے کہ سورج کی روشنی جب ظاہر ہو گئی تو چاند

الكواكب بعد ظهور ضياء الشمس وإيماء إلى نسخ سائر الأديان في جميع الأماكن والأزمان ولئلا يشاركه أحد في زيارته بتعظيم له الشأن كما ذكر من الحكمة في دفنه عليه السلام بالمدينة لئلا ينقص رتبته لو دفن بمكة في جنب بيت الله الحرام ودفن بمكة كثير من الصحابة الكرام وأما مقابرهم فغير معروفة كما ذكره الأعلام حتى قبر خديجة إنما بني على ما وقع لبعضهم من المنام ثم اختلفوا في مكان مولده عليه الصلاة والسلام وإن اشتهر عند أهل مكة بالموضع المعروف عند الأنام.

اور ستاروں کی چمک کا وجود کہاں باقی رہا اور یہ چیز خود اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ اب تمام مقامات اور تمام زمانوں میں کل ادیان ومذاہب کا نسخ ہو چکا۔ ورنہ آپ کی زیارت میں کوئی نہ کوئی اور بھی اسی عظمت وشان کے ساتھ شریک ہوتا اور یہی حکمت تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا، کیونکہ اگر مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے پہلو میں دفن کیا جاتا۔ تو آپ کے رتبہ میں کمی آتی۔ اگرچہ مکہ معظمہ میں بہت سے صحابہ کرام دفن کئے گئے لیکن ان کی قبریں غیر معروف ہیں۔ جیسا کہ خود نشانات ظاہر کرتے ہیں، حتی کہ حضرت خدیجہ کی قبر بھی بعض لوگوں کے خواب پر بنائی گئی۔ پھر اس امر میں بھی اختلاف ہے۔ کہ حضور کی جائے پیدائش کون سی ہے، اگرچہ اہل مکہ کے نزدیک اس سلسلہ میں ایک مقام مشہور ہے۔

وأما ما أحدثوا من مواليد أبي بكر وعمر وعلي رضي الله عنهم

اسی طرح ابوبکرؓ وعمرؓ اور علیؓ کی جائے پیدائش کا کچھ لوگ ذکر کرتے ہیں حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں تو ان کی جائے

| | |
|---|---|
| مَعَ عَدَمِ ثُبُوْتِهَا فَلَا يَظْهَرُ وَجْهُ | پیدائش کے ساتھ تبرک کی کوئی صورت ہی نہیں کیونکہ |
| التَّبَرُّكِ بِأَرْضِهَا إِلَّا بِاعْتِبَارِ مَآلِ | اعتبار تو ان کے انجام کار یا آخر عمر میں ان کی قدر و |
| أَمْرِهِمْ وَعُلُوِّ قَدْرِهِمْ فِي أَوَاخِرِ | منزلت کا ہے اور پیدائش کے انہیں کوئی ولایت حاصل |
| عُمْرِهِمْ وَالْأَنْجَيْنِ وِلَادَتِهِمْ لَمْ | نہ تھی (کیونکہ پیدائش بھی کفار کے گھر میں ہوئی اور نشوو |
| يَكُنْ لَهُمْ شَيْءٌ مِنْ وِلَايَتِهِمْ نَعَمْ | نما بھی اور خود بھی ایک مدت تک کافر رہے) ہاں اس |
| لَهُمْ فِي الْأَحْوَالِ اللَّاحِقَةِ أَنَّهُمْ | لحاظ سے کہ ان کے لئے مستقبل میں نیکی سبقت |
| سَبَقَتْ لَهُمُ الْحُسْنٰى فِي الْأَحْوَالِ | کر چکی تھی، جیسا کہ مستقبل کے واقعات |
| السَّابِقَةِ ٭ | نے ثابت کیا ؛ |
| وَمِنْ جُمْلَةِ مُفْتَرَيَاتِ | اسی طرح شیعوں کی بیہودگیوں میں سے |
| الشِّيْعَةِ الشَّنِيْعَةِ جَعْلُ صُوْرَةِ | ایک یہ بھی ہے کہ علیؓ کی قبر کے پہلو میں آدم |
| قَبْرِ آدَمَ وَنُوْحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ | اور نوح علیہ السلام کی قبر بھی بنادی حالانکہ |
| بِجَنْبِ قَبْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ | خود حضرت علی کی قبر ثابت نہیں وہ بھی ایک |
| أَنَّ قَبْرَهُ أَيْضًا لَيْسَ بِثَابِتٍ وَإِنَّمَا | خواب کی بنیاد پر بنائی گئی تھی، اور غالباً |
| بُنِيَ عَلٰى أَمْرِ الْمَنَامِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْكَلَامِ | انہوں نے یہ فعل اس لئے اختیار کیا کہ جب |
| وَلَعَلَّ الْبَاعِثَ عَلٰى مَا فَعَلُوْهُ | انہوں نے یہ دیکھا کہ صحابہ کرام میں ابوبکرؓ و |
| أَنَّهُمْ لَمَّا رَأَوْا مَقَامَ الشَّيْخَيْنِ مِنَ | عمرؓ کو جو مقام حضور کے پہلو میں دفن ہونے |
| الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ فِي ضَرِيْحَتِهِ عَلَيْهِ | سے حاصل ہے، وہ اور کسی کو حاصل نہیں |
| السَّلَامُ قَصَدُوْا بِالتَّزْوِيْرِ جَبْرَ عَلِيٍّ | تو انہوں نے جھوٹی قبریں بنانے کا ارادہ |
| رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ تَفَرُّدِهِ فِي | کر لیا، تاکہ حضرت علی کو بھی کوئی مقام حاصل |

ذٰلِكَ الْمَقَامِ۔

حاصل ہو سکے۔

وَكَذَا مَا يَنْسِبُوْنَ مِنْ اِثْرَاءِ الْاَعْمٰى وَالْاَشَجِّ وَالْمُقْعَدِ وَنَحْوِهِمْ فِىْ مَقْبَرَةِ الْاِمَامِ عَلِىِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَاءِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ فَاِنَّهٗ زُوْرٌ وَبُهْتَانٌ وَكَذَا مَا ادَّعَاهُ جَهَلَةُ اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ بِرُؤْيَةِ النُّوْرِ عِنْدَ قَبْرِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخُصُوْصِ لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اِلَّا مِنْ عَمَلِ اَهْلِ الْبُطْلَانِ وَالزُّوْرِ۔

اسی طرح یہ باتیں جو منسوب کی جاتی ہیں، کہ علی بن موسیٰ الرضا کے مقبرہ میں اندھا بینا اور بیکار ہاتھ والا کارآمد ہو جاتا ہے یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے اسی طرح اہل مکہ اور اہل مدینہ کے جہلاء کا یہ دعوی کہ لیلۃ المعراج میں حضور کی قبر مبارک کے قریب نور نظر آتا ہے، یہ بھی جھوٹ ہے اور جھوٹے آدمیوں کی باتیں ہیں (کیونکہ معراج کے بارے میں حدیث و تاریخ معینہ ثابت نہیں۔

وَاَمَّا نُوْرُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَهُوَ فِىْ غَايَةٍ مِنَ الظُّهُوْرِ شَرْقًا وَغَرْبًا وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرُهٗ وَسَمَّاهُ فِىْ كِتَابِهٖ نُوْرًا وَفِىْ دُعَائِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ نُوْرًا وَفِى التَّنْزِيْلِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَقَالَ تَعَالٰى اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ

رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک وہ تو شرقاً و غرباً ظاہر ہی ہے، سب سے پہلے اللہ نے آپ کے نور کو پیدا کیا، اور اپنی کتاب میں بھی آپ کا نام نور رکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے اے اللہ میرے لئے نور پیدا فرما دیجئے، اور قرآن میں ہے یہ لوگ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھانا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو مکمل فرما کر رہیں گے، دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے اس کے نور

وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ فِیْ قَلْبِ
مُحَمَّدٍ وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ لَّمْ
یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ
لٰکِنْ ھٰذَا النُّوْرُ لَیْسَ لَہُ الظُّھُوْرُ
اَمَّا فِیْ عَیْنِ اَھْلِ الْبَصِیْرَۃِ فَاِنَّھَا
لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی
الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ۔

وَفِی الْخُلَاصَۃِ قَالَ الشَّیْخُ
قَدْ صُنِّفَ کُتُبٌ فِی الْحَدِیْثِ
وَجَمِیْعُ مَا احْتَوَتْ عَلَیْہِ مَوْضُوْعٌ
کَمَوْضُوْعَاتِ الصَّغَانِیِّ وَمِنْھَا
الْاَرْبَعُوْنَ الْوَدْعَانِیَّۃُ وَمِنْھَا
وَصَایَا عَلِیٍّ کُلُّھَا مَوْضُوْعَۃٌ سِوَی
الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَھُوَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ
مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی
غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ قَالَ الصَّغَانِیُّ
وَمِنْھَا وَصَایَا عَلِیٍّ کُلُّھَا الَّتِیْ اَوَّلُھَا
یَا عَلِیُّ لِلْھَالِکِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ
وَفِیْ اٰخِرِھَا النَّھْیُ عَنِ الْمُجَامَعَۃِ فِیْ

کی مثال اس طاق کی طرح ہے (طاق سے
مراد حضور کا دل) ومن لم یجعل اللہ لہ نورًا
فما لہ من نور۔ لیکن یہ نور وہ ہے
جس کا ظہور نہیں (بالفاظ دیگر یہ
نور قلب ہے یا نور ایمان ہے۔) اہل
بصیرت کو وہ نظر آجاتا ہے۔ لیکن جن کے
دل اندھے ہیں، وہ کیا دیکھیں گے۔

خلاصہ میں ہے شیخ فرماتے ہیں حدیث کی
وہ کتابیں اور دیگر قسم کی وہ کتب جو اس نور
کے ظہور کے بارے میں تصنیف کی گئیں سب
موضوع ہیں جیسا کہ موضوعات صغانی۔ اسی
طرح ابن ودعان کی اربعون۔ اور کتاب
وصایا علیؓ تمام کی تمام موضوع ہے سوائے
پہلی حدیث یا علیؓ انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسٰی غیر انہ لا نبی بعدی۔ صغانی فرماتے
ہیں وصایا علیؓ سب کی سب موضوع ہے
اس کی پہلی روایت یہ ہے کہ فلاں کے لیے
تین علامتیں ہیں اور اخیر میں خاص خاص
اوقات میں صحبت سے منع کیا گیا۔ اور آخری

أو فات مخصوصة كلها موضوعة و آخر هذه الوصايا يا علي أعطيتك في هذه الوصية علم الأولين و الآخرين وضعها حماد بن عمرو النصيبي وقال السيوطي في اللآلي وكذا وصايا علي موضوعة واتهم بها حماد بن عمرو وكذا وصاياه الأخرى وضعها عبد الله بن زياد بن سمعان أو شيخه قال الصغاني وأول هذه الموضوعات كان الموت فيها على غيرنا كتب وكذا ذكرناه مع غيره من موضوعات الشباب وآخرها ما من بيت إلا وملك يقف على بابه خمس مرات فإذا وجد الإنسان قد نفد أكله وانقطع أجله ألقى عليه غم الموت فغشيته كرباته و غمرته سكراته قال السيوطي في الذيل إن الأربعين الودعانية

وصیت یہ ہے کہ میں اے علی تجھے اس وصیت میں اولین وآخرین کا علم عطا کرتا ہوں اسے حماد بن عمرو النصیبی نے وضع کیا تھا۔ سیوطی لآلی میں فرماتے ہیں اسی طرح وصایا علی بھی سب موضوع ہیں۔ اور ان کی وضع کی تہمت حماد بن عمرو پر ہے۔ اسی طرح وہ وصایا علی جو عبد اللہ بن زیاد بن سمعان یا اس کے شیخ نے وضع کی تھیں سب موضوع ہیں۔ صغانی کہتے ہیں۔ اس کی اول روایت یہ ہے کان الموت فیہا علی غیرنا۔ اور آخری روایت یہ ہے۔ کہ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں فرشتہ پانچ بار دروازے پر نہ ٹھہرتا ہو جب انسان کا رزق ختم ہو جاتا۔ اور اس کی مدت پوری ہو جاتی ہے۔ تو اس پر موت کا غم ڈال دیا جاتا ہے۔ تو اس کی مصیبت اسے بے ہوش کر دیتی ہے۔ اور اس کی عمر میں سکرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ سیوطی ذیل میں فرماتے ہیں ان اربعین ودعانیہ میں سے اس طریقے کے ساتھ کوئی حدیث مرفوع صحیح نہیں

لا يصح فيها حديث مرفوع على
هذا النسق في هذه الاسانيد
وانما يصح منها الفاظ يسيرة وان
كان كلامها حسنا وموعظة فليس
كل ما هو حق حديثا بل عكسه
وهي مسروقة سرقها ابن ودعان
من واضعها زيد بن رفاعة و
يقال انه الذي وضع رسائل
اخوان الصفا وكان من اجهل
خلق الله في الحديث واقلهم حياء
واجرءهم على الكذب قال الصغاني
ومنها كتاب فضل العلماء للمحدث
شرف البلخي واوله من تعلم مسئلة
من الفقه فله كذا ومن الاحاديث
الموضوعة باسناد واحد احاديث
الشيخ المعروف بابن ابي الدنيا هو
الذي يزعمون انه ادرك عليا و
عمر طويلا واخذ بركاب فرس
فاصابه ركابه فشجه فقال مد الله

ہاں ان میں سے کچھ تھوڑے سے الفاظ
صحیح ہیں۔ اگرچہ کلام عمدہ اور ناصحانہ ہے
لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ جو بات حق ہو وہ
حدیث بھی ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ ہر حدیث
حق ضرور ہو گی۔ اور یہ سب روایات چوری
ہیں اسے ابن ودعان نے زید بن رفاعہ کی دودھ
پلانے والی سے چوری کیا تھا، یہ بھی کہا جاتا
ہے کہ یہی وہ شخص ہے جس نے رسائل اخوان
الصفا، وضع کئے۔ یہ حدیث کے معاملہ میں
تمام مخلوق میں سب سے زیادہ جاہل سب سے
زیادہ بے حیا، اور سب سے زیادہ جھوٹ پر جری
تھا۔ صغانی فرماتے ہیں، اسی قسم کی کتب میں سے
کتاب فضل العلماء بھی ہے جسے محدث شرف البلخی
نے تصنیف کیا ہے اور اس کی پہلی روایت یہ ہے
کہ جو فقہ کا ایک مسئلہ بھی حاصل کرے اسکیلئے اتنا اجر ہے اسی
طرح شیخ ابن ابی الدنیا کے بارے میں جو لوگوں میں روایت مشہور ہے
وہ بھی موضوع ہے کہ ابن ابی الدنیا علی اور عمر کے ساتھ کافی مدت
تک رہے اور گھوڑے کی رکاب پکڑ کر سوار ہوئے۔ تو عمر کی رکاب نے
انہیں زخمی کر دیا۔ حضرت عمر نے انہیں عمر کی برکت کی دعا دی

فِيْ عَشَرٍ لِمَنْ مَدَّ وَاَحَادِيْثُ ابْنِ نُسْطُوْرٍ
الرُّوْمِيِّ وَاَحَادِيْثُ بِشْرٍ وَنُعَيْمِ بْنِ
سَالِمٍ وَخِرَاشٍ عَنْ اَنَسٍ وَاَحَادِيْثُ
دِيْنَارٍ عَنْهُ وَاَحَادِيْثُ اَبِيْ هُدْبَةَ
اِبْرَاهِيْمَ بْنِ هُدْبَةَ الْقَيْسِيِّ۔
وَمِنْهَا كِتَابٌ يُسَمّٰى بِمُسْنَدِ
اَنَسٍ الْبَصْرِيِّ مِقْدَارُ ثَلٰثِ مِائَةٍ
يَرْوِيْهِ سِمْعَانُ بْنُ الْمَهْدِيِّ عَنْ
اَنَسٍ وَاَوَّلُهُ اُمَّتِيْ فِيْ سَائِرِ الْاُمَمِ
كَالْقَمَرِ فِي النُّجُوْمِ وَفِي الْمِيْزَانِ
سِمْعَانُ بْنُ الْمَهْدِيِّ عَنْ اَنَسٍ رض لَا
يَكَادُ يُعْرَفُ اُلْصِقَتْ بِهِ نُسْخَةٌ
مَكْذُوْبَةٌ قَطَعَ اللّٰهُ مَنْ وَضَعَهَا وَفِيْ
لِسَانِ الْمِيْزَانِ هِيَ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ
بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
هَارُوْنَ عَنْ سِمْعَانَ فَذَكَرَ النُّسْخَةَ
وَهِيَ اَكْثَرُ مِنْ ثَلٰثِ مِائَةِ حَدِيْثٍ
اَكْثَرُ مُتُوْنِهَا مَوْضُوْعَةٌ انْتَهٰى قَالَ
الصَّغَانِيُّ وَمِنْهَا الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ

اسی طرح ابن نسطور الرومی بشر اور نعیم بن سالم کی احادیث
ایسے ہی خراش کی ہے وہ احادیث جو اس نے
انس رض سے روایت کی ہیں۔ ایسے ہی دینار کی انس
سے روایتیں اور ابو ہدبہ ابراہیم بن ہدبہ القیسی
کی احادیث سب موضوع ہیں۔
اسی طرح وہ کتاب جو مسند انس رض کے نام سے
مشہور ہے اور انس سے اسے سمعان بن المہدی
نے روایت کیا ہے جس میں تین سو کے قریب
روایات ہیں اور پہلی حدیث اس کی یہ ہے۔ کہ
میری امت تمام امتوں میں ایسی ہی ہے جیسے
کہ چاند تاروں میں ذیل میں ہے سمعان بن المہدی
پہچانا نہیں جاتا اس نے ایک جھوٹا نسخہ انس سے
منسوب کر دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے
والے کو قطع کرے لسان المیزان میں ہے یہ نسخہ
محمد بن مقاتل الرازی کی روایت سے منقول
ہے اور وہ اسے جعفر بن ہارون کے واسطے
سمعان سے ایک نسخہ کی روایت کرتا ہے
جس میں تین سو سے زیادہ روایتیں ہیں
اور ان کے اکثر متون موضوع ہیں صغانی

| | |
|---|---|
| فِي عُمْرِهِ مِنْهُ أَحَادِيثُ ابْنِ نَسْطُورِ الرُّومِي وَأَحَادِيثُ بَشِيرٍ وَنُعَيْمِ بْنِ سَالِمٍ وَخِرَاشٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَحَادِيثُ دِينَارٍ عَنْهُ وَأَحَادِيثُ أَبِي هُدْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هُدْبَةَ الْقَيْسِيِّ ۔ | اسی طرح ابن نسطور الرومی بشیر اور نعیم بن سالم کی احادیث ایسے ہی خراش کی ہے وہ احادیث جو اس نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں۔ ایسے ہی دینار کی انس سے روایتیں اور ابوہدبہ ابراہیم بن ہدبہ القیسی کی احادیث سب موضوع ہیں ۔ |
| وَمِنْهَا كِتَابٌ يُدْعَى بِمُسْنَدِ أَنَسٍ الْبَصْرِيِّ مِقْدَارُ ثَلَاثِمِائَةٍ يَرْوِيهِ سِمْعَانُ بْنُ الْمَهْدِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَأَوَّلُهُ أُمَّتِي فِي سَائِرِ الْأُمَمِ كَالْقَمَرِ فِي النُّجُومِ وَفِي الذَّيْلِ سِمْعَانُ بْنُ الْمَهْدِيِّ عَنْ أَنَسٍ رض لَا يَكَادُ يُعْرَفُ أُلْصِقَتْ بِهِ نُسْخَةٌ مَكْذُوبَةٌ قَطَعَ اللهُ مَنْ وَضَعَهَا وَفِي لِسَانِ الْمِيزَانِ هِيَ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ هَارُونَ عَنْ سِمْعَانَ فَذَكَرَ النُّسْخَةَ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِمِائَةِ حَدِيثٍ أَكْثَرُ مُتُونِهَا مَوْضُوعَةٌ انْتَهَى قَالَ الصَّغَانِيُّ وَمِنْهَا الْأَحَادِيثُ الَّتِي | اسی طرح وہ کتاب جو مسند انس رض کے نام سے مشہور ہے اور انس سے اسے سمعان بن المہدی نے روایت کیا ہے جس میں تین سو کے قریب روایات ہیں اور پہلی حدیث اس کی یہ ہے۔ کہ میری امت تمام امتوں میں ایسی ہی ہے جیسے کہ چاند تاروں میں ذیل میں ہے سمعان بن المہدی پہچانا نہیں جاتا اس نے ایک جھوٹا نسخہ انس سے منسوب کردیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے کو قطع کرے لسان المیزان میں ہے یہ نسخہ محمد بن مقاتل الرازی کی روایت سے منقول ہے اور وہ اسے جعفر بن ہارون کے واسطے سمعان سے ایک نسخہ کی روایت کرتا ہے جس میں تین سو سے زیادہ روایتیں ہیں۔ اور ان کے اکثر متون موضوع ہیں صغانی |

تُرْوٰى فِيْ تَسْمِيَتِهَا بِأَحْمَدَ لَا تَثْبُتُ شَيْئٌ مِنْهَا ۔

کہتے ہیں اسی طرح وہ احادیث جن میں یا احمد رح کا لفظ آئے ایک بھی ثابت نہیں ۔

وَمِنْهَا خُطْبَةُ الْوَدَاعِ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَفَعَهُ وَأَوَّلُهُ لَا يَرْكَبُ أَحَدُكُمُ الْبَحْرَ عِنْدَ ارْتِجَاجِهِ قُلْتُ وَمِنْهَا مَسَائِلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ فِي امْتِحَانِهِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهِيَ تَنْدُرُ كُرَّاسَةٍ مِنْ مُهْمَلَاتِ الْكَلَامِ وَفِي اللَّآلِي الْخُطْبَةُ الْأَخِيْرَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِطُولِهَا مَوْضُوعَةٌ اتُّهِمَ بِهِ مَيْسَرَةُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ لَا بُورِكَ فِيهِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ ۔

اسی قسم کی روایات میں سے خطبہ حجۃ الوداع بھی ہے جو ابو الدرداء سے مرفوعاً مروی ہے جسکی ابتداء یہ ہے کہ کوئی تم میں سے سمندر کا سفر تموج کے وقت نہ کرے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اسی طرح وہ سوالات ہیں جو عبداللہ بن سلام نے حضور کا امتحان لیتے وقت سنے تھے اور وہ ایک اچھا خاصہ رسالہ ہے جو مہملات سے بھرا ہے لآلی میں ہے اخیر خطبہ میں ابو ہریرہ اور ابن عباس رض سے ایک لمبی روایت مروی ہے جو موضوع ہے اسے میسرہ بن عبد ربہ نے وضع کیا تھا خدا کے سامنے اسے برکت عطا نہ ہو ۔

وَفِي الْوَجِيْزِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ كَتَبْتُ جُمْلَةً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَابْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ إِلَى عَلِيٍّ رَفَعَهَا أَخْرَجَ إِلَيْنَا نُسْخَةً قَرِيبًا مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ عَنْ مُوسَى الْمَذْكُورِ

وجیز میں ہے ابن عدی کہتے ہیں میں نے محمد بن اشعث سے احادیث لکھیں جنہیں وہ موسیٰ بن اسمٰعیل اور ابن موسیٰ بن جعفر کے واسطے سے حضرت علی سے مرفوعاً روایت کرتا تھا اس نے ہمارے سامنے ایک نسخہ نکالا جسمیں ایک ہزار سے زائد موسیٰ المذکور سے روایات مروی تھیں اور عام روایات اس کی منکر تھیں دار قطنی فرماتے ہیں یہ بھی ایک

مِنْ اٰبَائِہٖ بِخَطٍّ طَرِيٍّ عَامَّتُهَا مَنَاكِيْرُ
قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ اِنَّهٗ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ
وَضَعَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ يَعْنِيْ
الْعَلَوِيَّاتِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَ
سَمَّاهُ السُّنَنَ وَكُلُّهٗ بِسَنَدٍ وَاحِدٍ
مِنْهُ لَا خَيْلَ اَبْقٰى عَنْ اَوْلَادِهِمْ
لِلْمَرْاَةِ كَابْنَةِ الْعَمِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ
وَابْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ
الرِّضَاءِ وَاَبِيْهِ غَيْرُ مَرْضِيَّةٍ وَكَذَا
نِسْبَتُهٗ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ
غَيْرُ صَحِيْحَةٍ اِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهٖ
الْاِمَامَ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ فَتَاَمَّلْ
فَاِنَّهٗ مَحَلُّ زَلَلٍ ثُمَّ اَسْتَحَقَّ الْمُطْلَقَ
لَاَبَاطِيْلُ وَمِنْهَا لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اَنْ تَضَعَ الْغُرَّةَ عَلَى
السُّرُجِ وَمَنْ مَنَعَ الْمَاعُوْنَ لَزِمَهٗ
طُرُوْقُ الْبُخْلِ قُلْتُ وَالثَّانِيْ مُسْتَفَادٌ
مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ
وَمِنْهَا لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ

اللہ کا عذاب ہے۔ کہ یہ کتاب یعنی علویات وضع کی گئی
عسقلانی فرماتے ہیں اس کا نام انہوں نے سنن رکھا
ہے اور سب کی سب ایک ہی سند سے مروی ہیں،
اس میں سے ایک روایت یہ بھی ہے کوئی سیاہ و سرخ
گھوڑا باقی نہ رہے گا، اور یہ احادیث ایک عورت سے
جو چچا زاد بہن ہے اور عبداللہ بن احمد، احمد، علی الرضا
کے ذریعہ ایک نسخہ روایت کیا جاتا ہے جو موضوع ہے
اور باطل ہے اس کے وضع کی نسبت عبداللہ یا احمد
کی جانب تو ہو نہیں سکتی جیسا کہ بعض اصحاب کو غلط
فہمی ہے اسی طرح وضع کی نسبت رضا یا ان کے والد
کی جانب یہ بھی بہتر نہیں اور عبداللہ بن احمد کی جانب تو
ہرگز بھی صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر اس سے مراد امام احمد بن
حنبل ہیں تو یہ تو تباہی کا مقام ہے پھر مطلقی کی باطل روایات
بھی اسی کی مستحق ہیں جس کی ایک روایت یہ ہے کہ وہ
عورت جو اللہ پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں کہ وہ اپنی
شرمگاہوں کو چراغوں پہ رکھے اور جو مانگنے والے کو نکلے
اس کے لئے بخل لازم ہو گیا، ملا علی قاری فرماتے ہیں
یہ دوسری روایت اللہ تعالیٰ کے قول ویمنعون
الماعون سے مستفاد ہے ایسے ہی یہ روایت کہ اللہ

| | |
|---|---|
| الیہ ومنها لا تقولوا مسیجد ولا | تعالیٰ دیکھنے والے پر اور جس شئے کی جانب دیکھا |
| مصیحف ونهی عن تصغیر الاسماء | جائے اس پر لعنت فرماتا ہے ایسے ہی یہ روایت کہ |
| ای المعظمة وان تسمی حمدون | مسجد اور مصیحف نہ کہا کرو اور مصغر نام نہ رکھا کرو اور نہ |
| او علوان او کعموش وغیرها و | حمدون، علوان اور لعموش وغیرہ نام رکھو۔ ابن جریج عطاء |
| روی عن ابن جریج عن عطاء عن | ابو سعید کے ذریعہ جماع کے بارے میں حضرت علیؓ کیلئے |
| ابی سعید الوصیة لعلی فی | وصیت روایت کی جاتی ہے، کہ کس طرح جماع کیا جائے اس |
| الجماع وکیف یجامع فانظر الی | دجال کو دیکھئے کہ جھوٹ میں کتنا جری ہے۔ ملا علی |
| هذا الدجال ما اجراه قلت اراد | قاری فرماتے ہیں یہاں دجال سے مراد ابن جریج نہیں |
| بالدجال الراوی عن ابن جریج | ورنہ وہ تو بہت بڑے امام ہیں۔ بلکہ ابن جریج سے |
| والا فهو امام جلیل۔ | روایت کرنے والا مراد ہے |
| وقال الدیلمی اسانید | دیلمیؒ کہتے ہیں کتاب العروس کی اسناد جو ابو |
| کتاب العروس لابی الفضل | الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین |
| جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد | بن علی تک پہنچتی ہیں، سب واہیات ہیں ان پر |
| بن علی بن الحسین واهیة لا | کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور روایات بھی |
| یعتمد علیها واحادیثه منکرة۔ | سب منکر ہیں۔ |
| قلت ومن القواعد الکلیة | ملا علی قاری فرماتے ہیں اسی باعث قاعدہ کلیہ ہے |
| ان نقل الاحادیث النبویة و | کہ احادیث نبویہ فقہی مسائل اور تفسیر قرآنیہ بجز کتب |
| المسائل الفقهیة والتفاسیر القرانیة | متداولہ کے کسی سے روایت کرنا جائز نہیں، کیونکہ دیگر |
| لا یجوز الا من الکتب المتداولة | کتب پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے کہ ناقد |

لِعَدَمِ الْاِعْتِمَادِ عَلٰى غَيْرِهَا مِنْ
وَضْعِ الزَّنَادِقَةِ وَالْحَاقِ الْمَلَاحِدَةِ
بِخِلَافِ كُتُبِ الْمَحْفُوْظَةِ فَاِنَّ
نُسَخَهَا يَكُوْنُ صَحِيْحَةً مُعْتَمَدَةً وَ
قَدْ حَكَى السُّيُوْطِيُّ عَنِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ
اَنَّ مَنْ وَقَعَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمَوْضُوْعُ
وَالْكِذْبُ وَالْقَلْبُ اَنْوَاعٌ مِنْهُمْ
مَنْ غَلَبَ عَلَيْهِ الزُّهْدُ فَغَفَلَ
عَنِ الْحِفْظِ اَوْ ضَاعَتْ كُتُبُهُ
فَحَدَّثَ عَنْ حِفْظِهِ فَغَلِطَ فِيْ
نَقْلِهِ وَمِنْهُمْ قَوْمٌ ثِقَاتٌ لٰكِنِ
اخْتَلَطَ عُقُوْلُهُمْ اَوَاخِرَ اَعْمَارِهِمْ
وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَى الْخَطَأَ سَهْوًا فَلَمَّا
رَاَى الصَّوَابَ وَاَيْقَنَ لَمْ يَرْجِعْ
اَنَفَةً اَنْ يَنْسُبُوْهُ اِلَى الْغَلَطِ وَ
مِنْهُمْ زَنَادِقَةٌ وَضَعُوْهُ قَصْدًا
اِلٰى اِفْسَادِ الشَّرِيْعَةِ وَاِيْقَاعِ
الشَّكِّ وَالتَّلَاعُبِ بِالدِّيْنِ وَ
قَدْ كَانَ بَعْضُ الزَّنَادِقَةِ يَتَغَفَّلُ

اور ملاحدہ نے اس میں بہت کچھ الحاق کیا ہے بخلاف
کتب محفوظہ کے کیونکہ ان کے نسخے صحیح اور معتمد ہوتے
ہیں سیوطی نے ابن الجوزی سے روایت کیا ہے کہ احادیث
میں جو موضوع، جھوٹ اور دیگر مختلف قسم کی روایات داخل
ہوئیں یہ ان لوگوں کی جانب سے داخل ہوئیں جن پر زہد غالب
تھا یا تو ان کا حافظہ کمزور رہ گیا۔ یا ان کی کتابیں ضائع ہو گئیں
اور انہوں نے اپنے حافظہ سے احادیث بیان کرنی شروع کیں
اور اسے روایت کرنے میں غلطی کھائی۔ ایسے ہی اس قوم سے
بھی نقصان پہنچا جو خود ثقہ تھے لیکن اخیر عمر میں ان کی
عقلیں جواب دے گئیں۔ بعض رواۃ اس قسم کے بھی
ہیں جنہوں نے بھول سے غلط روایت بیان کی جب انہیں
صحت کا علم ہوا تو انہوں نے صحیح جانب اس خیال سے رجوع
نہ کیا کہ لوگ انہیں غلط بیانی کی طرف منسوب کریں گے ان
میں سے زنادقہ بھی ہیں جنہوں نے قصداً حدیثیں وضع کیں
ان کا مقصد دین میں فساد، اختلاف باہمی اور دین
کو ایک کھیل کی حیثیت دینا تھا بعض زنادقہ شیخ کی
فضیلت بیان کرتے جس کے باعث شیخ درس میں وہ
شئے بھی بیان کر جاتا جو حدیث میں نہ تھی بعض اشخاص
وہ بھی تھے جنہوں نے دین کی نفرت کے لیے حدیثیں وضع

| | |
|---|---|
| الْمُغِيْثِ فِيْ دَرْسٍ فِيْ كِتَابِهِ مَا لَيْسَ | گیں۔ بعض وہ لوگ بھی تھے جو ترغیب و ترہیب |
| عَنْ حَدِيْثِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَضَعُ | کی احادیث ثواب سمجھ کر وضع کرتے۔ بعض وہ |
| لِنُصْرَةِ مَذْهَبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَضَعُ | بھی تھے جنہوں نے ہر عمدہ بات کے لئے سند وضع |
| حِسْبَةً تَرْغِيْبًا وَتَرْهِيْبًا وَمِنْهُمْ مَنْ | کرنا جائز سمجھا تھا۔ بعضوں کا مقصد وضع حدیث |
| اَجَازَ وَضْعَ الْاَسَانِيْدِ لِكَلَامٍ | سے بادشاہوں کا تقرب تھا۔ انہیں میں سے قصہ گو |
| حَسَنٍ وَمِنْهُمْ مَنْ قَصَدَ التَّقَرُّبَ | بھی تھے جن کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں سے ایسی |
| اِلَى السُّلْطَانِ وَمِنْهُمُ الْقُصَّاصُ | روایات بیان کی جائیں جس سے لوگوں |
| لِاَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَحَادِيْثَ تُرَقِّقُ | کے دل نرم ہوں اور پھر وہ ہم پر مال |
| وَتُنْفِقُ اِنْتَهٰى ۔ | خرچ کریں۔ |
| وَرُوِيَ عَنْ مَالِكٍ قَالَ | امام مالک سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب میں مامون کے |
| دَخَلْتُ عَلَى الْمَامُوْنِ وَالْمَجْلِسُ | پاس گیا اور وہ اپنی مجلس خاص میں بیٹھا ہوا تھا تو خلیفہ |
| خَاصٌّ بِاَهْلِهِ فَاِذَا بَيْنَ الْخَلِيْفَةِ | اور وزیر کے مابین کچھ جگہ باقی تھی۔ میں ان دونوں |
| وَالْوَزِيْرِ فُرْجَةٌ فَجَلَسْتُ بَيْنَهُمَا | کے درمیان بیٹھ گیا اور میں نے مامون سے یہ مرفوع |
| فَحَدَّثْتُهُ مَرْفُوْعًا اِذَا ضَاقَ الْمَجْلِسُ | روایت بیان کی کہ جب جگہ تنگ ہو تو عالم کی جگہ |
| بِاَهْلِهِ فَبَيْنَ كُلِّ سَيِّدَيْنِ مَجْلِسُ | دو سرداروں کے درمیان ہوتی ہے۔ ذیل میں ہے |
| عَالِمٍ وَفِي الذَّيْلِ هُوَ مُنْكَرٌ وَمَالِكٌ | یہ روایت منکر ہے۔ اور امام مالک مامون کی خلافت |
| لَمْ يَبْقَ اِلٰى زَمَنِ الْمَامُوْنِ ۔ | سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ |
| وَفِي الذَّيْلِ اَخْرَجَ الْحَارِثُ | ذیل میں ہے حارث بن اسامہ نے اپنی |
| بْنُ اُسَامَةَ فِيْ مُسْنَدِهٖ عَنْ دَاوُدَ | مسند میں داؤد بن المحبر سے تیس سے اشد والیس نقل |

الْمُخْتَرِ بِضْعًا وَثَلَاثِيْنَ حَدِيْثًا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ كُلُّهَا مَوْضُوْعَةٌ .

کی ہیں، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں، یہ تمام کی تمام موضوع ہیں۔

وَمِنْهَا اَنَّ الْاَحْمَقَ يُصِيْبُ بِحُمْقِهٖ اَعْظَمَ مِنْ فُجُوْرِ الْفَاجِرِ وَاِنَّمَا يَرْتَفِعُ الْعِبَادُ غَدًا فِي الدَّرَجَاتِ وَيَنَالُوْنَ الزُّلْفٰى مِنْ رَبِّهِمْ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ .

اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے، کہ جب کوئی احمق اپنی کسی بڑی حماقت کی بنا پر کوئی بڑائی کر بیٹھتا، تو وہ لوگوں کے درجے بلند کرتا اور خدا سے اپنی بد عقلی کی بنا پر رحمت کا بھی طالب رہتا۔

وَمِنْهَا اَفْضَلُ النَّاسِ اَعْقَلُ النَّاسِ .

اسی قسم کی ایک اور روایت یہ ہے کہ لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ عاقل ہو۔

وَمِنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْقَلَ هٰذَا النَّصْرَانِيَّ فَزَجَرَهٗ فَقَالَ مَهْ اِنَّ الْعَاقِلَ مَنْ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ .

اسی طرح یہ روایت کہ آپ سے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ یہ نصرانی کتنا عاقل ہے تو آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ عاقل وہ ہے، جو اللہ کی طاعت کرے۔

وَوَضَعَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ حَدِيْثًا مِنْهَا قِيْلَ لِعَلْقَمَةَ مَا اَعْقَلَ النَّصَارٰى فَقَالَ مَهْ فَاِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَنْهَانَا اَنْ نُسَمِّيَ الْكَافِرَ عَاقِلًا وَمِنْهَا رَكْعَتَانِ مِنَ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ

سلیمان بن موسیٰ نے بیس سے زیادہ روایات وضع کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ علقمہ سے عرض کیا گیا کہ نصاریٰ کتنے عقلمند ہیں، انہوں نے کہا ہمیں ابن مسعود کسی نصرانی کو عاقل کہنے سے منع کرتے تھے، اسی سلیمان کی موضوع روایتوں میں سے یہ بھی ہے کہ عاقل کی دو رکعت نماز جاہل کی ستر رکعت

مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً مِنَ الْجَاهِلِ وَ
لَوْ قُلْتُ سَبْعَمِائَةِ رَكْعَةٍ لَكَانَ
كَذٰلِكَ وَمِنْهَا اَنَّ عَدِيَّ بْنَ
حَاتِمٍ اَطْرٰى اَبَاهُ وَذَكَرَ مِنْ سُؤْدَدِهٖ
وَشَرَفِهٖ وَعَقْلِهٖ فَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الشَّرَفَ
وَالسُّؤْدَدَ وَالْعَقْلَ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ لِلْعَامِلِ بِطَاعَةِ اللّٰهِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرِيْ
الضَّيْفَ وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ وَيَصِلُ
الْاَرْحَامَ وَيُعِيْنُ النَّوَائِبَ وَيَفْعَلُ
وَيَفْعَلُ وَهَلْ يَنْفَعُ ذٰلِكَ شَيْئًا
قَالَ لَا اِنَّ اَبَاكَ لَمْ يَقُلْ قَطُّ رَبِّ
اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ
وَفِي الذَّيْلِ اَيْضًا اَنَّ قِصَّةَ رَحِيْلِ
بِلَالٍ ثُمَّ رُجُوْعِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
بَعْدَ رُؤْيَتِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فِي الْمَنَامِ وَاَذَانِهٖ بِهَا وَارْتِجَاجِ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَا اَصْلَ لَهٗ وَهِيَ

نمازوں سے بہتر ہے، اگر میں سات سو بھی کہوں، تو
کوئی بات نہیں، اس کی ایک روایت یہ بھی ہے
کہ عدی بن حاتم الطائی نے اپنے والد کی سرداری
اس کی عزت و شرف اور عقل حضور کے سامنے بیان
کی، آپ نے فرمایا، سرداری، عزت اور عقل دنیا و
آخرت میں اللہ کی اطاعت کرنے والے کے
لئے ہے عدی نے عرض کیا یا رسول اللہ
وہ مہمان داری کرتا، لوگوں کو کھانا کھلاتا، صلہ
رحمی کرتا، اور مصائب میں مدد کرتا اور اسی قسم کے
دیگر امور انجام دیتا تو کیا اسے کوئی شے بھی فائدہ
نہ پہنچائے گی؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں، تیرے باپ نے
کبھی نہیں کہا کہ اے میرے خداوند قیامت کے روز
میرے گناہ معاف کرنا، معنوی لحاظ سے اتنی بات تو صحیح
ہے کہ بحالت کفر کوئی بھلائی بھی فائدہ نہیں پہنچاتی، ذیل
میں ہے، اسی طرح بلال کے کوچ کر جانے اور
پھر مدینہ واپس آنے کا واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے بعد وہ مدینہ
واپس آ گئے، وہاں اذان دی جس سے اہل مدینہ
کانپ گئے، اس کی کوئی اصل نہیں، اور یہ موضوع

| | |
|---|---|
| بِنْيَتِهِ الْمَوْضِعِ انْتَهٰى وَكَانَ ابْنُ | ہے۔ ابن حجر المکی نے اس پر مطلع کیا ہے |
| حَجَرِ الْمَكِّيُّ مَا اطَّلَعَ عَلَيْهِ وَذَكَرَهُ | اور اپنی کتاب الموضوع میں کچھ زیادتی |
| فِيْ كِتَابِهِ الْمَوْضُوْعِ لِلزِّيَادَةِ وَفِي | کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔ ذیل میں ہے سلیمان |
| الذَّيْلِ اَيْضًا اَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ | کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب نبی کریم صلی |
| وَالسَّلَامُ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّبْنِيَ مَسْجِدَ | اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بنانے کا ارادہ فرمایا |
| الْمَدِيْنَةِ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ | تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا |
| فَقَالَ ابْنِهٖ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ طُوْلًا فِي | اسے سات گز اونچی بناؤ۔ اور اس میں کسی |
| السَّمَاءِ غَيْرَ مُزَخْرَفَةٍ وَّلَا مُنَقَّشَةٍ | قسم کے نقش ونگار نہ ہوں اس کی ایک |
| لَمْ يُوْجَدْ وَلَيْسَ اَيْضًا اَنَّهُ عَلَيْهِ | ذیل میں یہ بھی ہے۔ کہ جب حضور نماز پڑھتے |
| الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا كَانَ يُصَلِّيْ | تو دیکھنے والا یہ خیال کرتا کہ یہ ایسا جسم ہے |
| ظَنَّ الظَّانُّ اَنَّهُ جَسَدٌ لَا رُوْحَ فِيْهِ | کہ جس میں روح نہیں۔ |
| وَفِي الْمُخْتَصَرِ الرَّجُلَانِ | مختصر میں ہے کہ میری امت میں دو آدمی ایسے ہونگے |
| مِنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمَانِ اِلَى الصَّلٰوةِ | کہ جب وہ نماز کو کھڑے ہوں گے تو ان کے رکوع وسجود |
| وَرُكُوْعُهُمَا وَسُجُوْدُهُمَا وَاحِدٌ وَاِنَّمَا | برابر ہوں گے اور ان دونوں کی نمازوں کے مابین |
| بَيْنَ صَلٰوتَيْهِمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ | اتنا ہی فرق (باعتبار درجہ) ہوگا جتنا زمین وآسمان |
| وَالْاَرْضِ مَوْضُوْعٌ وَفِيْهِ اَيْضًا كَانَ | کے مابین، یہ روایت موضوع ہے۔ مختصر میں ہے |
| عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَجْلِسُ | کہ جب حضور نماز پڑھتے ہوتے اور کوئی آپ کے |
| اِلَيْهِ اَحَدٌ يُصَلِّيْ اِلَّا خَفَّفَ صَلٰوتَهُ | پاس آکر بیٹھتا۔ تو آپ نماز ہلکی کر دیتے اور اس |
| وَاَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَلَكَ حَاجَةٌ فَاِذَا | کی جانب متوجہ ہو کر اس کی حاجت دریافت |

| | |
|---|---|
| فَرَغَ مِنْ حَاجَتِہٖ عَادَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ لَمْ یُوْجَدْ۔ | فرماتے اور اسے پورا کرنے کے بعد نماز شروع فرماتے، یہ کہیں نہیں پائی جاتی۔ |
| وَفِیْہِ اَیْضًا لَا یَصِحُّ فِیْ صَلٰوۃِ الْاُسْبُوْعِ شَیْءٌ وَفِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً بِالْاِخْلَاصِ عَشَرَ مَرَّاتٍ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَہٗ وَکَذَا رَکْعَتَانِ بِاِذَا زُلْزِلَتْ خَمْسَۃَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَالْکُلُّ مُنْکَرٌ بَاطِلٌ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَانِ وَالْاَرْبَعُ وَالْاِثْنَا عَشَرَ لَا اَصْلَ لَہٗ وَقِیْلَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعُ رَکَعَاتٍ بِالْاِخْلَاصِ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً لَا اَصْلَ لَہٗ وَکَذَا صَلٰوۃُ عَاشُوْرَاءَ وَصَلٰوۃُ الرَّغَائِبِ مَوْضُوْعٌ بِالْاِتِّفَاقِ وَکَذَا بَقِیَّۃُ صَلَوَاتِ لَیَالِیْ رَجَبَ وَلَیْلَۃِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَبَ وَلَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِائَۃَ رَکْعَۃٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ عَشَرَ مَرَّاتٍ | نیز مختصر میں ہے کہ ہفتہ کی نمازوں کے بارے میں جو روایات آتی ہیں وہ بھی صحیح نہیں، ایسے ہی جمعہ کی رات کو بارہ رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں دس دس بار سورت اخلاص پڑھنا یہ باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، ایسے ہی وہ دو رکعتیں جن میں اذا زلزلت پندرہ پندرہ بار پڑھی جائے، اور ایک روایت میں پچاس بار کا ذکر ہے، یہ سب کی سب منکر ہیں اور باطل ہیں ایسے ہی جمعہ کے دن میں دو چار اور بارہ رکعتوں کی روایات ہیں ان کی بھی کوئی اصل نہیں، ایسے ہی یہ روایت کہ جمعہ کے روز چار رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر ایک میں سورت اخلاص پچاس پچاس بار پڑھی جائے اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ اسی طرح عاشورہ کی نماز اور صلوۃ الرغائب بالاتفاق موضوع ہیں اسی طرح بقیہ وہ نمازیں جو رجب کی راتوں میں اور علی الخصوص ستائیسویں رجب کی رات میں اور اسی طرح شعبان کی پندرھویں رات میں سو رکعت نماز پڑھنا اور ہر ایک میں سورت اخلاص دس دس بار پڑھنا اور نمازوں |

بالاخلاص ولا تغتر بمن ذكرها في قوت القلوب واحياء العلوم ولا بذكر الثعلبي في تفسيره وكذا في شرح الاوراد۔

کا جو ذکر قوت القلوب یا احیاء العلوم میں ہے اس سے کوئی دہوکہ نہ کھائے ایسے ہی ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور شرح الاوراد میں جو اس کا ذکر ہے اس سے بھی کوئی دہوکہ نہ کھائے۔

ثم في المواهب ما يذكره القصاص من ان القمر دخل في جيب النبي عليه الصلوة والسلام وخرج من كمه ليس له اصل كما حكاه الشيخ بدر الدين الزركشي عن شيخه العماد بن كثير وفي حيوة الحيوان للدميري قال القرطبي يقال للصرد الصوام ورويناه في معجم عبد الباقي بن قانع عن ابي غليظ امية بن خلف الجمحي قال رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى يدي صردة فقال هذا اول طائر صام يوم عاشوراء والحديث مثل اسمه غليظ فهذا قال الحاكم هو من

مواہب میں ہے کہ قصہ گو جو یہ ذکر کرتے ہیں کہ چاند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان میں سے داخل ہوکر آپ کی آستین سے نکل گیا۔ اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ شیخ بدر الدین الزرکشی نے شیخ عماد بن کثیر سے نقل کیا ہے۔ حیوۃ الحیوان للدمیری میں ہے۔ قرطبی رح کہتے ہیں صرد (ایک پرندہ) کو بہت روزہ رکھنے والا بولا جاتا ہے، اور معجم عبد الباقی القانع میں یہ روایت موجود ہے کہ ابو غلیظ امیۃ بن خلف الجمحی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور میرے ہاتھ پر صرد پرندہ تھا۔ آپ نے فرمایا یہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا تھا۔ اور یہ حدیث غلیظ نام کی طرح غلط ہے۔ حاکم فرماتے ہیں

الأحاديث التي وضعها قتلة الحسين رضي الله عنه وهو حديث باطل ورواته مجهولون انتهى وما اشتهر بين العلماء ان زمان الرؤيا في ايام الوحي كان ستة اشهر فقد صرح التوربشتي بانه ليس له اصل، ووافقه النووي في شرح مسلم۔

یہ حدیث حضرت حسین کے قاتلوں نے وضع کی تھی۔ یہ حدیث باطل ہے۔ اور اس کے رواۃ مجہول ہیں۔ اور یہ جو علماء میں مشہور ہے کہ خواب کا زمانہ ایام وحی میں چھ ماہ رہا۔ توربشتی نے تصریح کی ہے۔ کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور نووی نے بھی شرح مسلم میں ان کی موافقت کی ہے۔

واما ما اخرجه الدولابي عن الحسين بن علي قال كان رأس رسول الله عليه الصلوة والسلام في حجر علي وهو يوحى اليه فلما سري عنه قال يا علي صليت العصر قال لا قال اللهم انك تعلم انه كان في حاجتك وحاجة رسولك فرد عليه الشمس فردها عليه فصلى وغابت الشمس فقد قال العلماء انه حديث موضوع ولم ترد الشمس لاحد وانما

اور دولابی نے جو یہ حضرت حسین سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک علی کی گود میں تھا اور آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا اے علیؓ تم نے عصر کی نماز پڑھی۔ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے کام میں تھا تو سورج لوٹا دیا گیا۔ علیؓ نے نماز پڑھی اور سورج غروب ہو گیا۔ علماء کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے اور سورج بجز یوشع بن نون

| | |
|---|---|
| خَبِيثَتُ لِيُوشَعَ بْنِ نُونٍ كَذَا فِي | سے کسی کے لئے نہیں لوٹا یا گیا۔ جیسا کہ |
| رِيَاضِ النَّضْرَةِ فِي مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ | ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں ہے |
| إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَهُ فِي الشِّفَاءِ مِنَ الرِّوَايَةِ | مگر اس واقعہ کو قاضی عیاض نے شفاء میں |
| الطَّحَاوِي وَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ فِي | طحاوی کے ذریعہ روایت کیا ہے ہم نے |
| شَرْحِهِ وَكَذَا فِي السِّيَرِ عَلَى وَجْهِ | اس کی شرح میں اس کی وجہ بیان کردی ہے |
| الْاِسْتِيفَاءِ۔ | یہ واقعہ سیر میں بھی پورے طور پر موجود ہے۔ |
| وَقَالَ الشَّيْخُ الْجَوْزِيُّ فِي | شیخ جوزی شرح مصابیح میں فرماتے ہیں |
| شَرْحِ الْمَصَابِيحِ وَأَمَّا مَا يُزَادُ بَعْدَ | اور یہ جو لوگ حضور کے اس قول اللھم انت |
| قَوْلِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ | السلام ومنک السلام کے بعد جو یہ زیادتی |
| السَّلَامُ مِنْ نَحْوِ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ | کرتے ہیں۔ والیک یرجع السلام |
| فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَكَ | حینا ربنا بالسلام وادخلنا دارالسلام اس |
| دَارَ السَّلَامِ فَلَا أَصْلَ لَهُ بَلْ هُوَ | کی بھی کوئی اصل نہیں، بلکہ یہ بعض قصہ گو وں |
| مُخْتَلَفُ بَعْضِ الْقُصَّاصِ۔ | کی داخل کی ہوئی ہے۔ |
| وَحَكَى الشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ الزَّيْنُ | شیخ علامۃ الزین العراقی فرماتے ہیں لوگوں |
| الْعِرَاقِيُّ أَنْ اشْتَهَرَ بَيْنَ الْعَوَامِّ أَنَّ | میں مشہور ہے جو چاشت کی نماز قطع کرے گا یعنی |
| مَنْ قَطَعَ صَلٰوةَ الضُّحٰى يَتْرُكُهَا | کبھی پڑھے گا کبھی چھوڑ دیگا وہ اندھا ہو جائے گا ایسے |
| أَعْمٰى أَنَا يَعْنِي فَصَارَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ | لوگوں نے اسی باعث بالکل ترک کر رکھی ہے اور |
| يَتْرُكُهَا أَصْلًا لِذٰلِكَ وَلَيْسَ لِمَا | جیسا کہ ان کا خیال ہے اس کی کوئی اصل نہیں |
| قَالُوهُ أَصْلٌ بَلِ الظَّاهِرُ أَنَّهُ مِمَّا | بلکہ ظاہر شئے یہ ہے کہ شیطان نے ان کی زبان سے |

أَلْقَاهُ الشَّيْطَانُ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ لِتَحْرِمَهُمُ الْخَيْرَ الْكَثِيرَ قُلْتُ وَمِنْ هُنَا تَرَكَ النِّسَاءُ صَلوٰةَ الضُّحٰى وَنَحْوَهَا بِحُدُوثِ الْحَيْضِ فِيهِنَّ وَقَدْ تَقَدَّمَ بُطْلَانُ حَدِيثِ تَارِكِ الْوِرْدِ مَلْعُونٌ ۔

یہ بات جاری کرائی ہے تاکہ وہ خیر کثیر سے محروم رہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں عورتیں اسی باعث چاشت کی نماز نہیں پڑھتیں کیونکہ ایام کے زمانہ میں وہ پڑھنے سے مجبور رہیں اس اس حدیث کا کہ ورد ترک کرنے والا ملعون ہے، ابطلان گزر چکا۔

وَقَالَ ابْنُ أَمِيرِ الْحَاجِّ وَفِي ذِي الْحُلَيْفَةِ آبَارٌ يُسَمِّيهَا الْعَوَامُّ آبَارَ عَلِيٍّ وَأَنَّهُ قَاتَلَ الْجِنَّ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْآبَارِ وَهُوَ كَذِبٌ مِنْ قَائِلِهِ ۔

ابن ابی الحاج کہتے ہیں، ذوالحلیفہ میں کچھ کنوئیں ہیں جو حضرت علی رض کے نام سے موسوم ہیں اور کہا جاتا ہے کہ حضرت نے ان کنوؤں میں جنات سے جنگ کی تھی۔ یہ کہنے والے کا جھوٹ ہے۔

# فَصْل

وَقَدْ سُئِلَ ابْنُ قَيِّمِ الْجَوْزِيَّةِ هَلْ يُمْكِنُ مَعْرِفَةُ الْحَدِيثِ الْمَوْضُوعِ بِضَابِطٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْظَرَ فِي سَنَدِهٖ فَقَالَ هٰذَا سُؤَالٌ عَظِيمُ الْقَدْرِ إِنَّمَا يَعْرِفُ ذٰلِكَ مَنْ تَضَلَّعَ فِي مَعْرِفَةِ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ

امام ابن القیم الجوزی سے دریافت کیا گیا، کیا کسی موضوع حدیث کے بغیر سند کے کسی قاعدہ سے اس کا پہچاننا ممکن ہے یا نہیں، انہوں نے فرمایا یہ تو بڑا سوال ہے، اور اس کو وہی شخص پہچان سکتا ہے جو سنن صحیحہ کی معرفت اتنے درجہ کی رکھتا ہو کہ سنن صحیحہ اس کے گوشت اور خون تک میں سرایت کر چکی ہو، اور اسے اس میں ملکہ پیدا ہو گیا ہو

وَخَالَطَتْ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ وَصَارَ لَهُ فِيْهَا مَلَكَةٌ وَاخْتِصَاصٌ شَدِيْدٌ بِمَعْرِفَةِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ وَمَعْرِفَةِ سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهَدْيِهِ فِيْمَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهٰى عَنْهُ وَيُخْبِرُ عَنْهُ وَيَدْعُوْ اِلَيْهِ وَيُحِبُّهُ وَيَكْرَهُهُ وَيَشْرَعُهُ لِلْاُمَّةِ بِحَيْثُ كَاَنَّهُ مُخَالِطٌ لَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَيْنَ اَصْحَابِهِ الْكِرَامِ فَمِثْلُ هٰذَا يَعْرِفُ مِنْ اَحْوَالِهِ وَهَدْيِهِ وَكَلَامِهِ وَاَقْوَالِهِ وَاَفْعَالِهِ وَمَا يَجُوْزُ اَنْ يُخْبِرَ بِهِ وَمَا لَا يَجُوْزُ مَا لَا يَعْرِفُهُ غَيْرُهُ وَهٰذَا شَاْنُ كُلِّ مَتْبُوْعٍ مَعَ تَابِعِهِ فَلِلْاَخَصِّ بِهِ الْحَرِيْصِ عَلٰى تَتَبُّعِ اَقْوَالِهِ وَاَفْعَالِهِ مِنَ الْعِلْمِ بِهَا وَالتَّمْيِيْزِ بَيْنَ مَا يَصِحُّ اَنْ يُنْسَبَ اِلَيْهِ وَمَا لَا يَصِحُّ لَيْسَ لِمَنْ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَهٰذَا شَاْنُ الْمُقَلِّدِيْنَ

اور اس امر کی خصوصیت پیدا ہو گئی ہو۔ کہ وہ سنن آثار اور سیرت رسول سے واقف ہونے کے علاوہ اس امر کو بھی خوب جانتا ہو کہ حضور کن باتوں کا حکم دیتے اور کن امور سے منع فرماتے کونسی کونسی خبریں بیان فرمائیں، کیا کیا دعا فرمائی۔ کس بات کو پسند فرماتے اور کس بات کو برا سمجھتے، اور امت کے لئے کونسی بات مشروع فرمائی۔ گویا کہ اسے اتنا ملکہ ہو کہ جیسا کہ وہ خود صحابہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر وقت اختلاط رکھتا ہو۔ اسی طرح آپ کے احوال آپ کی عادات و شمائل آپ کے اقوال و افعال کس بات کے جائز ہونیکی خبر بیان فرمائی اور کس شے کے ناجائز ہونے کی، اور ان امور سے وہ اس حد تک واقف ہو کہ اس کے علاوہ دوسرا انہیں نہ پہچان سکے کیونکہ ہر مقتدا کی اپنے مقتدی کے ساتھ یہی شان ہوتی ہے۔ اور اس میں یہ تخصیص ہونی چاہیئے کہ وہ آپ کے اقوال و افعال کا علم حاصل کرنے پر حریص ہو اور اس بات کی تمیز کر سکے کہ کونسی شئے کی حضور کے ساتھ نسبت صحیح ہے اور کس شے کی غلط ہے کیونکہ

مَعَ ائِمَّتِهِمْ يَعْرِفُوْنَ مِنْ اَقْوَالِهِمْ وَنُصُوْصِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمْ وَاَسَالِيْبِهِمْ وَمَشَارِبِهِمْ مَا لَا يَعْرِفُهٗ غَيْرُهُمْ۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَوٰى جَعْفَرُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض يَرْفَعُهٗ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غَرَسَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفَ نَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ اَصْلُهَا ذَهَبٌ فَجَعْفَرُ هٰذَا هُوَ جَعْفَرُ بْنُ حَسَنِ بْنِ فَرْقَدٍ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْقَصَّارُ الْبَصْرِيُّ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ اَحَادِيْثُهٗ مُنْكَرَةٌ وَقَالَ الْاَزْدِيُّ يَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ وَاَمَّا اَبُوْهُ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ لَا شَيْءَ وَلَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ قَالَ النَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ ضَعِيْفٌ وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْعَدَالَةِ وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ عَامَّةُ اَحَادِيْثِهٖ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ۔

آپ اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔ مقلدین کا بھی اپنے ائمہ کے ساتھ یہی قاعدہ ہے کہ وہ اپنے ائمہ کے اقوال، ان کی نصوص، مذہب، طریقہ کار اور ان کا مشرب اس حد تک پہچانتے ہیں کہ کوئی دوسرا انہیں پہچانتا۔

اس قسم کی مثالوں میں سے وہ روایت بھی ہے جو جعفر بن حسن نے حسن ثابت کے واسطے سے انس رض سے مرفوعاً روایت کی ہے، جو سبحان اللہ وبحمدہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک لاکھ درخت لگا دیتا ہے جس کی جڑ سونے کی ہوتی ہے، تو یہ جعفر جعفر بن حسن بن فرقد ابو سلیمان القصازی البصری ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں اس کی احادیث منکر ہیں۔ ازدی کہتے ہیں محدثین کو اس میں کلام ہے۔ رہا اس کا باپ حسن تو اس کے بارے میں یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کوئی شے نہیں اور اس کی احادیث نہ لکھی جائیں۔ نسائی اور دارقطنی فرماتے ہیں، یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان رح کہتے ہیں۔ وہ حد عدالت سے باہر ہے ابن عدی رح کہتے ہیں اس کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں۔

| | |
|---|---|
| وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ ابْنُ | ان روایات میں سے وہ بھی ہے جو ابن |
| مَنْدَةَ وَغَيْرُهُ مِنْ حَدِيْثِ أَحْمَدَ | مندہ وغیرہ نے احمد بن عبداللہ الجوشباری |
| بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُوْيْبَارِيِّ الْكَذَّابِ | الکذاب سے اس سند کے ساتھ شقیق ابراہیم |
| عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ | بن ادہم، یزید، اویس قرنی حضرت عمرؓ |
| عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ عَنْ | اور حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی |
| عُمَرَ وَعَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ | اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی |
| وَالسَّلَامُ مَنْ دَعَا بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ | اللھم انت حی لا تموت وغالب لا تغلب و |
| اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَيٌّ لَا تَمُوْتُ وَغَالِبٌ | بصیر لا ترتاب وسمیع لا تشک وصادق لا |
| لَا تُغْلَبُ وَبَصِيْرٌ لَا تَرْتَابُ وَ | کذب وحمد لا تطعم وعالم لا تعلم، اس کے |
| سَمِيْعٌ لَا تَشُكُّ وَصَادِقٌ لَا تَكْذِبُ | بعد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے |
| وَصَمَدٌ لَا تَطْعَمُ وَعَالِمٌ لَا تُعَلَّمُ | حق دے کر بھیجا ہے، جو ان کلمات کے ساتھ |
| إِلٰى أَنْ قَالَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ | دعا کرے گا۔ تو لوہے کے تختے بھی پگھل جائینگے |
| بِالْحَقِّ لَوْ دَعَا بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ | پانی ساکن ہو جائے گا۔ اور جو اسے سوتے وقت |
| عَلٰى صَفَائِحِ الْحَدِيْدِ لَذَابَتْ | پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے بدلے |
| وَعَلٰى مَاءٍ جَارٍ لَسَكَنَ وَمَنْ دَعَا | سات لاکھ فرشتے بھیجے گا، جو اس کے لئے تسبیح |
| عِنْدَ مَنَامِهِ بِهَا بُعِثَ بِكُلِّ | واستغفار کریں گے، اس کی متابعت ایک |
| حَرْفٍ مِنْهَا سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ | دوسرے کذاب، سلیمان بن عیسی نے بھی |
| يُسَبِّحُوْنَ لَهُ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ وَ | کی ہے، وہ اسے ثوری کے ذریعہ ابراہیم |
| تَابَعَهُ كَذَّابٌ آخَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ | بن ادہم سے روایت کرتا ہے، یہ اور اسی |

بْنِ عِيْسٰى عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ وَهٰذَا وَاَمْثَالُهٗ مِمَّا لَا يَرْتَابُ مَنْ لَهٗ اَدْنٰى مَعْرِفَةٍ بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَكَلَامِهٖ اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ مُخْتَلَقٌ وَاِفْكٌ مُفْتَرًى عَلَيْهِ ۔

قسم کی دیگر مثالیں ایسی ہیں۔ کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے ادنیٰ معرفت بھی حاصل ہو گی وہ اسے قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ کلام موضوع اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت ہے ۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ عَبَّاسُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْبَلْخِيُّ كَذَّابٌ اَشِرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ضَحَّاكٍ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ عَنِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَمْ يُقِمِ الْهَاءَ الَّتِيْ فِي اللّٰهِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ ۔

اسی قسم کی ایک روایت وہ بھی ہے۔ جو عباس بن الضحاک البلخی اشر نے اس سند کے ذریعہ۔ عمر بن الضحاک المجہول لا یعرف ابن معاویہ۔ اعمش۔ ابو صالح۔ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ جو شخص بسم اللہ الرحمان الرحیم لکھے تو اللہ کی ہا ابھی پوری نہ ہو گی۔ کہ اللہ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ اور ایک لاکھ برائیاں مٹائے گا۔ اور ایک لاکھ درجے بلند فرمائے گا۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَرْفَعُهٗ مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا فَاِنَّ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ

انہی روایات میں سے وہ بھی ہے جو ابو العلاءؒ نے نافع کے ذریعہ ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے جو میت کو کفن دے تو اس کے لئے ہر بال

تصيب بكفنه عشر حسنات و ابو العلاء هذا يروي عن نافع مالكيس في حديثه ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث قد رواه الحسن بن سفيان حدثنا ابو الربيع الزهراني حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء قال الدارقطني يقال ان ابا العلاء هو الخفاف الكوفي واسمه خالد بن طهمان انتهى وقال يحيى بن معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشر سنين وكان قبل ذلك ثقة وكان في تخليطه كل ما جاؤا به يقرءه ٭

کے بدلے جو کفن کو لگے۔ دس نیکیاں ہوں گی یہ ابو العلاء جو نافع سے روایت کرتا ہے اس کا حدیث میں کوئی درجہ نہیں اور نہ اس سے احتجاج جائز ہے۔ اس حدیث کو حسن بن سفیان نے اس سند کے ساتھ ابو الربیع الزہرانی صلت بن الحجاج۔ ابو العلاء روایت کیا ہے۔ دارقطنی رح کہتے ہیں یہ ابو العلاء خفاف الکوفی ہے اور اس کا نام خالد بن طہمان ہے یحیی بن معین فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے اور وفات سے دس سال قبل اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ اگرچہ اس سے قبل یہ ثقہ تھا خرابی حافظہ کے بعد جو الفاظ بھی لوگ اس کے سامنے پڑھ دیتے وہ اسے حدیث میں داخل کر دیتا۔

ومن ذلك حديث يرويه محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن ابن عمر عن النبي عليه الصلوة والسلام من صام يوم صبيحة يوم الفطر فكانما صام الدهر

اسی قسم کی وہ روایت بھی ہے جو محمد بن البیلمانی نے ابن عمر رض سے مرفوعاً روایت کی ہے جو عید کے دن صبح روزہ رکھے گویا اس نے ساری زندگی کے روزے رکھے یہ حدیث باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ

| | |
|---|---|
| وَهٰذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ مَوْضُوعٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الْبَيْلَمَانِي يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ وَالنَّسَائِيُّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ ضَعِيفٌ وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ بِنُسْخَةٍ شَبِيهٍ فِيهَا ثَمَانِينَ حَدِيثًا كُلُّهَا مَوْضُوعَةٌ لَا يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِهِ وَلَا ذِكْرُهُ إِلَّا عَلَى وَجْهِ التَّعَجُّبِ بِهِ | علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ ہے ابن البیلمانی منکر روایات بیان کیا کرتا تھا۔ بخاری ؒ ابو حاتم رازی اور نسائی کہتے ہیں اس کی حدیث منکر ہے۔ یحیی بن معین کہتے ہیں یہ کوئی شئے نہیں۔ دار قطنی ؒ اور حمیدی ؒ کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ اپنے والد کے ایک نسخہ سے روایت کیا کرتا تھا جس میں اسی حدیثیں تھیں اور سب کی سب موضوع تھیں۔ ان میں سے کسی کے ساتھ احتجاج جائز نہیں، ہاں تعجب کے طور پر اسے ذکر کر سکتا ہے۔ |
| وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيثُ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَتَبَ اللهُ لَهُ عِبَادَةَ سِتِّينَ سَنَةً فَهٰذَا بَاطِلٌ يَرْوِيهِ حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبٌ هٰذَا غَيْرُ حَبِيبٍ كَانَ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ | ایسے ہی روایت جو عاشورہ کے روز روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت لکھتا ہے۔ یہ باطل ہے۔ اسے حبیب بن ابی حبیب۔ ابراہیم الصائغ میمون بن مہران، ابن عباس کے ذریعہ روایت کرتا ہے اور یہ حبیب وہ حبیب نہیں جو احادیث وضع کیا کرتا تھا۔ |
| وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيثٌ يَرْوِيهِ | اسی قسم کی ایک روایت وہ بھی ہے جو کربلا |

| | |
|---|---|
| زَكَرِيَّا بْنُ دُوَيْلٍ الْكِنْدِيُّ الْكَذَّابُ | بن دویل الکندی الکذاب الاشر نے حمید کے |
| الْأَشَرُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ | ذریعہ انس سے مرفوعاً روایت کی ہے جو نماز |
| عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ دَاوَمَ | چاشت پر مداومت کرے اور اسے درمیان |
| عَلَى صَلوٰةِ الضُّحٰى وَلَمْ يَقْطَعْهَا | میں قطع نہ کرے تو وہ اور میں جنت میں نور |
| إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ | کی ایک کشتی میں نور کے سمندر میں ساتھ |
| فِي زَوْرَقٍ مِنْ نُورٍ فِي بَحْرٍ مِنْ | سوار ہوں گے۔ اور رب العلمین کی ایک ساتھ |
| نُورٍ حَتّٰى نَزُورَ رَبَّ الْعٰلَمِينَ ۔ | زیارت کریں گے۔ |
| وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيثٌ يَرْوِيهِ | انہی روایات میں سے وہ روایت بھی ہے |
| عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي | جو عمر بن راشد نے یحیی بن ابی کثیر ابو سلمہ کے |
| كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ | ذریعہ ابو ہریرہ سے کی ہے۔ جو شخص بعد المغرب |
| قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ | چھ رکعت نماز پڑھے اور ان میں درمیان میں |
| وَالسَّلَامُ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ | کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کی یہ چھ رکعتیں بارہ |
| سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ | سال کی عبادت کے برابر ہوں گی (یہ روایت |
| يَعْدِلْنَ لَهُ عِبَادَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ | ابن ماجہ میں ہے) امام احمد یحیی بن معین اور |
| سَنَةً وَعُمَرُ هٰذَا قَالَ فِيهِ الْإِمَامُ | اور دار قطنی اس عمر بن راشد کے بارے میں |
| أَحْمَدُ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَالدَّارَقُطْنِيُّ | فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے امام احمد یہ بھی فرماتے |
| ضَعِيفٌ وَقَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا لَا | ہیں اس کی حدیث کسی شئے کی بھی مساوی نہیں |
| يُسَاوِي حَدِيثُهُ شَيْئًا وَقَالَ | امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اور انہوں |
| الْبُخَارِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ | نے اسے بہت ضعیف قرار دیا۔ ابن حبان فرماتے |

ضَعَّفَهُ جِدًّا وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ لَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ إِلَّا عَلَى سَبِيلِ الْقَدْحِ فَإِنَّهُ يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلَى مَالِكٍ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الثِّقَاتِ

ہیں اس کا ذکر بھی جائز نہیں بجز اس کے کہ اس روایت پر جرح مقصود ہو کیونکہ عمر بن راشد امام مالک اور ابن ابی ذئب وغیرہ جیسے ثقات پر احادیث وضع کیا کرتا تھا۔

وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيثُ مَنْ صَلَّى يَوْمَ الْأَحَدِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدُ وَآمَنَ الرَّسُولُ إِلَى آخِرِهَا كُتِبَ لَهُ أَلْفُ حَجَّةٍ وَأَلْفُ عُمْرَةٍ وَأَلْفُ غَزْوَةٍ وَبِكُلِّ رَكْعَةٍ أَلْفَ أَلْفِ صَلٰوةٍ وَجَعَلَ بَيْنَهُ بَيْنَ النَّارِ أَلْفَ خَنْدَقٍ فَقَبَّحَ اللهُ وَاضِعَهُ مَا أَجْرَأَ عَلَى اللهِ وَرَسُولِهٖ

اسی قسم کی یہ روایت ہے جو اتوار کے دن ایک سلام سے چار رکعت پڑھے اور ہر ایک میں سورۃ فاتحہ اور آمن الرسول سے آخر سورت تک پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرہ اور ایک ہزار غزوہ کا ثواب لکھتا ہے اور ہر رکعت کے بدلے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب اور اس کے اور دوزخ کے مابین ایک ہزار خندق حائل کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روایت کو وضع کرنے والے کی صورت بگاڑ دے وہ اللہ اور رسول پر جھوٹ بولنے میں کتنا جری ہے۔

وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيثُ مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ الْأَحَدِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ خَمْسَةَ عَشَرَ مَرَّةً أَعْطَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَوَابَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشَرَ مَرَّاتٍ

اسی طرح یہ حدیث کہ جو اتوار کی شب میں چار رکعت پڑھے، اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورت اخلاص پندرہ پندرہ بار تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز دس بار قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور جب وہ قبر سے نکالا

وَيَعْمَلُ بِمَا فِي الْقُرْآنِ وَيَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قَبْرِهِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَيُعْطِيهِ اللهُ بِكُلِّ رَكْعَةٍ أَلْفَ مَدِينَةٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ فِي كُلِّ مَدِينَةٍ أَلْفَ قَصْرٍ مِنْ زَبَرْجَدٍ فِي كُلِّ قَصْرٍ أَلْفَ دَارٍ مِنَ الْيَاقُوتِ وَفِي كُلِّ دَارٍ أَلْفَ بَيْتٍ مِنَ الْمِسْكِ فِي كُلِّ بَيْتٍ أَلْفَ سَرِيرٍ وَاسْتَمَرَّ هٰذَا الْكَذَّابُ الْأَشِرُ عَلَى الْأَلْفِ.

جلائے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار موتیوں کے شہر عطا فرمائے گا۔ اور ہر شہر میں ایک ہزار زبرجد کے محل ہوں گے اور ہر قصر میں ایک ہزار یاقوت کے مکان اور ہر مکان میں ایک ہزار مشک کے کمرے اور ہر کمرے میں ایک ہزار تخت ہوں گے علی ہذا القیاس اسی طرح یہ کذاب اور بدمعاش ایک ہزار کی قید لگاتا چلا گیا۔

وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيثُ مَنْ صَلَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ سِتَّ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَعِشْرِينَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَعْطَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوَابَ أَلْفِ صِدِّيقٍ وَأَلْفِ عَابِدٍ وَأَلْفِ زَاهِدٍ فَقَبَّحَ اللهُ وَاضِعَهُ وَمُخْتَلِقَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ

بعینہ یہ روایت جو دوشنبہ کی رات میں چھ رکعت نماز پڑھے ہر ایک میں سورت فاتحہ ایک بار اور سورت اخلاص بیس بار پڑھے اور بعد میں دس بار استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایک ہزار صدیق، ایک ہزار عابد اور ایک ہزار زاہدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے واضع اور حضور پر جھوٹ بولنے والے کی صورت بگاڑے

الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ مِنْ عَمَلِ الْجُوْيْبَارِيِّ الْخَبِيْثِ ﴿

یہ احمد بن عبد اللہ الجوئباری الکذاب الخبیث کا کام ہے ﴿

وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَّاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مَرَّةً وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَرَّةً كُفِّرَتْ ذُنُوْبُهٗ كُلُّهَا وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جَوْفِ الْقَصْرِ سَبْعَةُ اَبْيَاتٍ طُوْلُ كُلِّ بَيْتٍ ثَلَاثَةُ اٰلَافِ ذِرَاعٍ وَعَرْضُهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَاسْتَقَرَّ هٰذَا الْكَذَّابُ الْخَبِيْثُ عَلٰى حَالِ يَبِيْتُ طُوِيْلٌ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمُجَازَفَاتِ وَهُوَ مِنْ عَمَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ كَذَّابٌ دَجَّالٌ يَرْوِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَاهِرٍ وَوَضَعَ مِنْ هٰذَا الضَّرْبِ اَحَادِيْثَ صَلٰوةِ يَوْمِ الْاَحَدِ لَيْلَةَ

یہ بھی ایک روایت ہے۔ جو دو شنبہ کی رات کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورت فاتحہ ایک بار آیت الکرسی ایک بار۔ قل ہو اللہ۔ ایک بار قل اعوذ برب الفلق ایک بار قل اعوذ برب الناس ایک بار پڑھے۔ تو اللہ تعالے اس کے تمام گناہوں کا۔ کفارہ فرما دے گا اور اس کے لئے اللہ تعالے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ جو سپید موتیوں کا ہوگا۔ ہر محل میں سات گھر ہوں گے۔ جن کا طول و عرض تین ہزار گز ہوگا۔ اسی طرح اس کذاب خبیث نے ایک لمبی حدیث بیان کی۔ جس میں یہی خرافات بھری ہوئی ہیں ۔ اور یہ تمام شرارت حسین بن ابراہیم کذاب و دجال کی

الْاَحَدِ وَيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَلَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمِ الثَّلَاثَاءِ وَلَيْلَةِ الثَّلَاثَاءِ وَهٰكَذَا فِيْ سَائِرِ اَيَّامِ الْاُسْبُوْعِ وَلَيَالِيْهِ .

وَهٰذَا بَابٌ وَاسِعٌ جِدًّا وَاِنَّمَا ذَكَرْنَا مِنْهُ جُزْءًا يَسِيْرًا لِتَعْرِفَ بِهِ اَنَّ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ وَاَمْثَالَهَا مِمَّا فِيْهِ هٰذِهِ الْمُجَازَفَاتُ الْقَبِيْحَةُ الْبَارِدَةُ كُلُّهَا كَذِبٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِ اعْتَنٰى بِهَا كَثِيْرٌ مِنَ الْجُهَّالِ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْمُنْتَسِبِيْنَ اِلَى الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ وَكَثِيْرٌ مِنَ الْمُنْتَسِبِيْنَ اِلَى الْفِقْهِ وَالْاَحَادِيْثُ الْمَوْضُوْعَةُ عَلَيْهَا ظُلْمَةٌ وَرَكَاكَةٌ وَمُجَازَفَاتٌ بَارِدَةٌ تُنَادِيْ عَلٰى وَضْعِهَا وَاخْتِلَاقِهَا مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى كَذَا وَكَذَا رَكْعَةً اُعْطِيَ ثَوَابَ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا وَكَانَ هٰذَا الْكَذَّابُ

کی ہے، جو محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے، اسی طرح اس نے ہفتے کے تمام ایام کے لئے اس نے احادیث وضع کیں۔

یہ باب بہت وسیع ہے ہم نے اس میں سے کچھ تھوڑا ساجز و بیان کیا ہے تاکہ اس قسم کی احادیث کی پہچان پیدا ہو جائے کہ جن روایات میں اس قسم کی خرافات قبیحہ ہوں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے، اور اسی قسم کی احادیث ان جہلاء نے وضع کی ہیں، جو زہد، فقر اور تصوف کے ساتھ منسوب ہیں (اور اس کی تصدیق کرنا چاہیں تو آجکل پیروں کو دیکھ لیں وہ صحیح طور پر اپنے ان شیاطین آباد کے جانشین ہیں) اور بہت سی روایات وہ ہیں جو فقہ کی جانب منسوب ہیں، اور ان موضوع روایات پر ایک ظلمت و رکاکت اور خرافات ظاہر ہوتی ہے، جو خود اس کے موضوع ہونے کو بیان کر دیتی ہے مثلاً

الخبيث لم يعلم أن غير النبي لو صلى عمر نوح لم يعط ثواب نبي واحد وكقوله من اغتسل يوم الجمعة بنية وخشية كتب الله بكل شعرة نورا يوم القيامة ورفع الله له بكل قطرة درجة في الجنة من الدر والياقوت والزبرجد بين كل درجتين مسيرة مائة عام ومر في حديث طويل قبح الله واضعه وهو من عمل عمر بن صبيح الكذاب الخبيث والله أعلم.

یہ روایت جو چاشت کی اتنی اتنی رکعت نماز پڑھے تو اسے ستر انبیاء کا ثواب دیا جاتا ہے اور یہ خبیث کذاب اتنی بات نہیں جانتا کہ اگر کوئی شخص نبی کے علاوہ عمر نوح کے برابر بھی نماز پڑھے تو اسے ایک نبی کی نماز کا ثواب نہیں مل سکتا۔ ایسے ہی یہ قول کہ جو جمعہ کے روز ڈرتے ہوئے غسل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر بال کے بدلے قیامت کے روز نور اور ہر قطرہ کے بدلے جنت میں موتی یاقوت اور زبرجد کا ایک درجہ عطا فرمائے گا اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی اس طرح اس نے ایک لمبی حدیث روایت کی اللہ تعالیٰ اس کے واضع کی صورت خراب کرے اور یہ روایت عمر بن صبیح الکذاب الخبیث کی وضع کردہ ہے

# فصل

ونحن ننبه على أمور كلية يعرف بها كون الحديث موضوعا.

اب ہم ان امور کلیہ کو بتانا چاہتے ہیں جن کے ذریعہ حدیث کے موضوع ہونے کا علم حاصل ہو جائے۔

فمنها اشتماله على أمثال

اول یہ ہے کہ حدیث ایسی امثال وخرافات

هٰذِهِ الْمُجَازَفَاتُ الَّتِي لَا يَقُوْلُ مِثْلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهِيَ كَثِيْرَةٌ كَقَوْلِهِ فِي الْحَدِيْثِ الْمَكْذُوْبِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ طَائِرًا لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ لُغَةٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَهُ وَمَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا أُعْطِيَ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَدِيْنَةٍ فِي كُلِّ مَدِيْنَةٍ سَبْعِيْنَ أَلْفَ قَصْرٍ فِي كُلِّ قَصْرٍ سَبْعِيْنَ أَلْفَ حَوْرَاءَ وَأَمْثَالُ هٰذِهِ الَّتِي لَا يَخْلُوْ حَالُ وَاضِعِهَا مِنْ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ فِي غَايَةٍ مِنَ الْجَهْلِ وَالْحُمْقِ وَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ زِنْدِيْقًا قَصَدَ التَّنْقِيْصَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِإِضَافَةِ مِثْلِ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ إِلَيْهِ۔

پر مشتمل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیسی بات نہ فرمائی ہو اور یہ مکذوبین کی روایات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ روایت جو شخص لا الہ الا اللہ کہے، تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کی ستر زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان میں ستر لغت ہوتے ہیں۔ اور وہ اللہ سے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں یا اسی قسم کی دیگر روایات جن میں یہ آتا ہے کہ جو فلاں فلاں عمل کرے، تو جنت میں اسے ستر شہر عطا کئے جائیں گے ہر شہر میں ستر ہزار قصر اور ہر قصر میں ستر ہزار حوریں ہوں گی۔ اور اس قسم کی مثالیں دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ان کا واضع انتہائی درجہ جاہل اور احمق ہے یا زندیق ہے، کہ اس قسم کے کلمات حضور کی جانب منسوب کر کے آپ کی تنقیص کا ارادہ مقصود تھا۔

ومنها تكذيب الحس له
كحديث الباذنجان لما أكل له
وحديث الباذنجان شفاء من
كل داء، قبح الله واضعهما فإنه لو
قاله بعض جهلة الأطباء يسخر
الناس منه ولو أكل الباذنجان
للحمى السوداء الغالبة وكثير
من الأمراض لم يزدها إلا شدة
ولو أكله فقير ليستغني لم يفده
الغنى أو جاهل ليتعلم لم يفده
العلم وكذلك حديث إذا عطس
الرجل عند الحديث فهو صدق
وهذا وإن صحح بعض الناس
سنده فالحس يشهد بوضعه
لأنا نشاهد العطاس والكذب
يعمل عمله ولو عطس مائة
ألف رجل عند حديث يروى
عن النبي عليه الصلوة والسلام
لم يحكم بصحته بالعطاس ولو

دوسری قسم کی روایات وہ ہیں جنہیں حس
جھوٹ تصور کرے۔ جیسا کہ یہ حدیث کہ بینگن
جس شئے کے لئے بھی کھایا جائے۔ اور یہ روایت کہ
بینگن ہر بیماری کی شفاء ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے
واضع کی صورت خراب کرے۔ یہ حدیث بعض جاہل
حکماء نے لوگوں کو مسخر کرنے کیلئے یہ وضع
کی ہے۔ بینگن سوداوی بخار
اور بہت سے امراض ایسے ہیں کہ بینگن سے مرض میں اور
شدت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر اسے فقیر کھائے تو غنی
ہو جائے اور اسکا غنا کبھی ختم نہ ہو۔ اگر جاہل کھائے تو
عالم بن جائے۔ اور اسکا علم کبھی ختم نہ ہو۔ اسی طرح یہ
روایت کہ جب کسی کو بات کرتے وقت چھینک آجائے
تو سمجھو وہ بات سچی ہے۔ اگرچہ اس روایت کی سند بعض
لوگوں سے صحیح بھی ہو لیکن حس اسکے موضوع ہونے کی گواہی
دے رہی ہے۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ یہ بات ثابت کرتا ہے
کہ چھینک اور جھوٹ بیک وقت بھی واقع ہو جاتے ہیں۔ اور
جھوٹ جھوٹ ہے چاہے ایک لاکھ آدمی کیوں نہ چھینکیں
اور حضور سے جو احادیث ثابت ہیں انمیں کسی ایک پر
بھی چھینک کے ذریعہ صحت کا حکم نہیں لگایا گیا۔ اور اگر

عطسوا عند الشهادة رجل لم
يحكم بصدقه قلت وقد روى
ابو نعيم عن ابي هريرة رضي الله
عنه بلفظ العطاس عند الدعاء
شاهد صدق كذا في الجامع
الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
شيء في العقل فلا عبارة
بمخالفة الحس من العقل و
كذلك حديث عليكم بالعدس
فانه مبارك يرق القلب ويكثر
الدمعة قدس فيه سبعون
نبيا وقد سئل عبد الله بن
مبارك عن هذا الحديث وقيل
كانه يروى عنك فقال
دعني ما ارفع شيئا في العدس
انه شهوة اليهود ولو قدس فيه
نبي واحد لكان شفاء من الادواء
فكيف بسبعين نبيا وقد سماه
الله تعالى ادنى وذم من اختاره

کسی کی شہادت کیوقت تمام لوگ چھینکیں تب بھی
اسکی صداقت کا حکم جاری نہیں کیا جاتا۔ ملا علی قاری
فرماتے ہیں ابو نعیم نے ابو ہریرہؓ سے ان الفاظ کیساتھ
روایت کیا ہے کہ بلاشبہ دعا کیوقت چھینک
آجانا سچا گواہ ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور یہ بات
مخفی نہیں کہ اگر کوئی بات عقلاً ثابت ہو جائے تو اگر
حس عقل کی مخالفت کرے تو اس کی کوئی حیثیت
باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح یہ روایت کہ مسور کی دال کو
لازم پکڑو کیونکہ یہ مبارک ہے دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں
کو زیادہ کرتی ہے اسمیں ستر انبیاء کے ذریعہ برکت داخل کی
گئی ہے۔ عبداللہ بن المبارک سے اس روایت کے بارے
میں دریافت کیا گیا اور ان سے سوال کیا گیا کہ یہ روایت
آپ سے کی جاتی ہے انہوں نے فرمایا میرا نام نہ لو۔ یہ
مسور کا کوئی درجہ بھی بلند نہیں کرسکتا یہ تو یہود کی خواہشات
کا نتیجہ ہے۔ اور اگر اسے ایک نبی بھی پاک بناتا تو یہ
تمام بیماریوں کی شفا بن جاتی۔ کجا کہ ستر انبیاء نے اللہ تعالیٰ
اسے معمولی شئے قرار دیا ہے اور ان لوگوں کی مذمت
کی جنہوں نے من و سلوی کے مقابلے میں اسے ترجیح دی
اور اسے پیاز اور لہسن کے برابر قرار دیا۔ اسی باعث

| | |
|---|---|
| مِنَ الْمَنِّ وَالسَّلْوٰی وَجَعَلَهٗ قَرِیْنَ | ان یہود نے انبیا رنبی اسرائیل پر یہ افترا باندھا |
| الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ اَفْتَرٰی اَنْبِیَاءَ | کہ انہوں نے اسے اس عیب سے پاک کر دیا حالانکہ |
| بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَدَسُّوْا فِیْهِ لِهٰذِهِ | اس میں مختلف نقصانات ہیں۔ سودا رکو زیادہ |
| الْعِلَّةِ وَالْمَضَارِّ الَّتِیْ فِیْهِ مِنْ تَهْیِیْجِ | کرنی نفخ اور ریاح غلیظہ پیدا کرتی ہے۔ نیز |
| السَّوْدَاءِ وَالنَّفْخِ وَالرِّیَاحِ الْغَلِیْظَةِ | سانس کو روکتی اور خون فاسد پیدا کرتی ہے |
| وَضِیْقِ النَّفْسِ وَالدَّمِ الْفَاسِدِ | اس کے علاوہ اور بہت سے محسوس نقصانات |
| وَغَیْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْمَضَارِّ الْمَحْسُوْسَةِ | موجود ہیں۔ اور یہ حدیث ان لوگوں نے وضع کی |
| وَیُشْبِهُ اَنْ یَّكُوْنَ هٰذَا الْحَدِیْثُ | ہے جنہوں نے اسے من وسلوی پر ترجیح دی ہے |
| مِنْ وَضْعِ الَّذِیْنَ اخْتَارُوْهُ عَلَی | یا انہی جیسے دیگر اشخاص۔ ملا علی قاری فرماتے |
| الْمَنِّ وَالسَّلْوٰی وَاَشْبَاهُهُمْ قُلْتُ | ہیں۔ پہلے دیگر علماء کے اقوال گزر چکے۔ جو ابن |
| وَقَدْ تَقَدَّمَ مَا یُقَوِّیْ كَلَامَهُ | المبارک کی تائید کرتے ہیں |
| وَكَذٰلِكَ حَدِیْثُ اِنَّ اللّٰهَ | اسی طرح یہ حدیث کہ اللہ تعالے نے |
| خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یَوْمَ | زمین و آسمان عاشوراء کے روز پیدا |
| عَاشُوْرَاءَ وَكَذٰلِكَ حَدِیْثُ اَشْرِبُوْا | فرمائے۔ اسی طرح یہ حدیث کہ کھانے پر |
| عَلَی الطَّعَامِ تَشْبَعُوْا فَاِنَّ الشُّرْبَ | پانی پیا کرو۔ ایک تو اس سے تمہارا پیٹ |
| عَلَی الطَّعَامِ یُفْسِدُهٗ وَیَمْنَعُ مِنْ | بھر جائے گا۔ نیز کھانے پر پانی پینا کھانے کو |
| اِسْتِقْرَارِهٖ فِی الْمَعِدَةِ وَمِنْ كَمَالِ | تحلیل کر دیتا ہے۔ اور کھانے کو معدہ میں |
| نُضْجِهٖ وَكَذٰلِكَ حَدِیْثُ اَكْذَبُ | ٹھہرنے نہیں دیتا۔ اسی طرح یہ حدیث کہ لوگوں |
| النَّاسِ الصَّبَّاغُوْنَ وَالصَّوَّاغُوْنَ | میں سب سے جھوٹے رنگریز ہیں۔ تو حس اس |

فالحس یرد هذا الحدیث فان الکذب فی غیرهم اضعافه فیهم کالرافضة فانهم اکذب خلق الله والکهان والطرقیة والمنجمون وقد تاوله بعضهم علی ان المراد بالصباغ الذی یزید فی الحدیث الفاظا تزیینه والصواغ الذی یصوغ الحدیث لیس له اصل وهذا تکلف بارد الحدیث باطل قلت وهذا اغرب منه فان الحدیث بعینه رواه احمد وابن ماجة عن ابی هریرة فی الجامع الصغیر۔

حدیث کا انکار کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے علاوہ دیگر طبقوں میں ان سے بہت زیادہ جھوٹ پایا جاتا ہے۔ جیسے رافضی کہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ جھوٹے ہیں۔ کاہن اور نجومی وغیرہ۔ بعض علماء نے اس کی یہ تاویل کی ہے۔ کہ یہاں صباغ سے مراد وہ لوگ ہیں جو حدیث میں بطور زینت الفاظ کی زیادتی کرتے ہیں۔ حدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ یہ حدیث میں زبردستی کی تاویل ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ قول غریب ہے کیونکہ اس حدیث کو احمد و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔

# فصل

ومنها سماجة الحدیث وکونه مما یسخر منه کحدیث لو کان الارز رجلا لکان حلیما ما اکله جائع الا اشبعه وهذا من

معرفت حدیث میں سماجۃ الحدیث بھی داخل ہے اور اس میں وہ روایات داخل ہیں جن کے ذریعہ لوگوں کو مسخر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ یہ روایت اگر چاول انسان ہوتا تو بہت حلیم الطبع

النسج البارد الذی یصان عنہ
الفضلاء فضلا عن سید
الانبیاء وحدیث الجوز دواء
والجبن داء فاذا دخل فی الجوف
صار شفاء فلعن اللہ واضعہ
علی رسول اللہ علیہ السلام و
حدیث لو یعلم الناس ما فی
الحلبۃ لاشتروھا بوزنھا ذھبا
وحدیث احضروا موائدکم
البقل فانہ مطردۃ للشیاطین و
حدیث ما من ورقۃ الھندباء
الا علیھا قطرۃ من ماء الجنۃ
وحدیث بئست البقلۃ الجرجیر
من اکل منھا لیلا بات ونفسہ
تنازعہ وتضرب عرق الجذام
من انفہ فکلوہ نھارا وکفوا عنھا
لیلا وحدیث فضل دھن
البنفسج علی الادھان کفضل
اھل البیت علی سائر الخلق و

ہوتا جب بھی اسے بھوکا کھائیگا تو اس کا پیٹ بھر جائیگا
اور یہ اس قسم کی فضولیات ہیں کہ جن سے فضلا بھی بری ہیں
کجا کہ سید الانبیاءؐ، اور یہ حدیث اخروٹ دوا ہے اور
اور پھٹا ہوا دودھ بیماری ہے لیکن پیٹ میں داخل
ہونیکے بعد شفاء بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واضع
پر جس نے اسے حضور کی جانب منسوب کیا ہے لعنت فرمائے
اسی طرح یہ روایت اگر لوگ یہ جان لیں کہ عادات
میں کیا خوبی ہے تو اسے سونے سے وزن کرکے خریدیں
اسی طرح یہ روایت کہ اپنے دسترخوانوں پر ترکاری ضرور
رکھا کرو کیونکہ وہ شیطان کو دور کرتی ہے ایسے ہی
یہ روایت کہ ہندبا (ایک ترکاری) کے پتوں پر جنت کے
پانی کا ایک قطرہ ہے، اسی طرح یہ حدیث کہ جرجیر ترکاری
بہت بری ہے جو اسے رات کو کھانے لگا، اس کا سانس
رکتا رہے گا، اور جذام کا عرق اس کی ناک سے گرتا رہیگا
اسے دن میں کھاؤ اور رات میں اسے نہ کھاؤ، ایسے ہی
یہ روایت کہ بنفشہ کا تیل تمام تیلوں پر ایسی ہی فضیلت
رکھتا ہے جیسا کہ اہل بیت تمام مخلوق پر اسی طرح
یہ روایت کہ ککڑی تمام ترکاریوں سے اتنی ہی افضل
ہے جیسا کہ گندم تمام دانوں سے افضل ہے اور یہ

حَدِیْثُ فَضْلِ الْکُرَّاثِ عَلٰی سَائِرِ
الْبُقُوْلِ کَفَضْلِ الْبُرِّ عَلَی الْحُبُوْبِ
وَحَدِیْثُ الْکَمَاۃِ وَالْکَرَفْسِ
طَعَامُ إِلْیَاسَ وَالْیَسَعَ وَحَدِیْثُ
مَا مِنْ رُمَّانٍ إِلَّا وَیُلَقَّحُ بِحَبَّۃٍ مِنْ
مِنْ رُمَّانِ الْجَنَّۃِ وَحَدِیْثُ رَبِیْعُ
أُمَّتِیْ الْعِنَبُ وَالْبِطِّیْخُ وَحَدِیْثُ
عَلَیْکُمْ بِمُدَاوَمَۃِ أَکْلِ الْعِنَبِ
مَعَ الْخُبْزِ وَحَدِیْثُ عَلَیْکُمْ بِالْمِلْحِ
فَإِنَّ فِیْہِ شِفَاءً مِنْ سَبْعِیْنَ
دَاءٍ وَحَدِیْثُ مَنْ أَکَلَ فُوْلَۃً
بِقِشْرِھَا أَخْرَجَ اللہُ مِنْہُ مِنَ الدَّاءِ
مِثْلَھَا لَعَنَ اللہُ وَاضِعَھَا قُلْتُ
أَوْرَدَہُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الضُّعَفَاءِ
مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ مَرْفُوْعًا وَ
حَدِیْثُ لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَإِنَّہُ
صَدِیْقِیْ وَلَوْ یَعْلَمُ بَنُوْ آدَمَ مَا فِیْ
صَوْتِہِ لَاشْتَرَوْا رِیْشَہُ وَلَحْمَہُ
بِالذَّھَبِ قُلْتُ لٰکِنْ صَدْرُ الْحَدِیْثِ

روایت کماۃ اور کرفس ہر امیر وغریب کا کھانا ہے
اور یہ روایت کوئی انار ایسا نہیں کہ اس کے
دانوں کے ساتھ جنت کے انار کے دانے نہ ہوں
میری امت کا موسم بہار انگور اور بطیخ ہے (ایک
گھاس ہے جس کے پتے روٹی کی طرح ہوتے ہیں اور
زمین پر پھیلتے ہیں۔ اور اس میں پھل آتا ہے) اور یہ
روایت روٹی کے ساتھ انگور کھانے پر مداومت کیا
کرو۔ اور یہ روایت نمک کو لازم پکڑو کیونکہ اس
میں ستر بیماریوں سے شفا رہے۔ اور جو لوبیا کو مع
چھلکوں کے کھائے اللہ تعالیٰ اس سے اتنی ہی
بیماریاں دور فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان روایات
کے وضع کرنے والے پر لعنت فرمائے ملا علی قاری
فرماتے ہیں اس روایت کو ابن حبان نے ضعفاء میں
حضرت عائشہ رضی سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اور یہ
حدیث مرغ کو برا نہ کہو۔ کیونکہ وہ میرا دوست ہے
اگر بنی آدم اس بات کو جان لیں کہ اس کی آواز میں
کیا خوبی ہے تو اس کے پر اور گوشت کو سونے کے
بدلے خریدیں ملا علی قاری فرماتے ہیں اس روایت کا
شروع حصہ صحیح ہے۔ کیونکہ ابوداؤد نے سند

ثابت فقد رواه ابو داود مرفوعا
بسند صحيح عن زيد بن خالد
بلفظ لا تسبوا الديك فانه يوقظ
للصلوة وروى ابن قانع عن ايوب
بن عتبة بسند ضعيف الديك
الابيض صديقي زاد ابو بكر البرقي
عن ابي زيد الانصاري وصديق
صديقي وعدو عدو الله وفي
رواية الحارث عن عائشة وانس
بلفظ وعدو عدوي وزاد الحارث
عن ابي زيد الانصاري يحرس
دار صاحبه وتسع دور حولها
ورواه البغوي عن خالد بن معدان
وقال سبع ادر جمع دار وفي
رواية العقيلي وابي الشيخ في العظمة
عن انس ولفظه الديك الابيض
الافرق حبيبي وحبيب حبيبي
جبرئيل يحرس بيته وستة عشر
بيتا من جيرانه اربعة عن اليمين

حسن کے ساتھ زید بن خالد رضؓ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز
کے لئے جگاتا ہے۔ ابن قانع نے ایوب بن عتبہ
سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے، کہ
سپید مرغ میرا دوست ہے۔ ابوبکر البرقی نے ابوزید
انصاری سے اس میں کچھ الفاظ زیادہ کئے
ہیں، اور میرے دوست کا دوست اور اللہ کے
دشمن کا دشمن ہے، اور حارث کی روایت میں عائشہ رضؓ
اور انس رضؓ سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے،
کہ میرے دشمن کا دشمن ہے، اور حارث نے
ابوزید انصاریؓ سے یہ زیادتی بھی روایت کی
ہے کہ گھر والوں کا پہرہ دیتا اور اس کے اردگرد
گھومتا رہتا ہے۔ بغوی نے خالد بن معدانؓ سے
سات مکانوں کا ذکر کیا ہے۔ اور عقیلی اور ابو الشیخ
کی روایت میں انس رضؓ سے ان الفاظ کے ساتھ
مروی ہے کہ سپید مرغ میرا بھی دوست اور میرے
دوست جبرائیل کا بھی دوست ہے۔ مالک کے
گھر کا بھی پہرہ دیتا ہے اور اس کے سولہ پڑوسیوں
کے مکانوں کا بھی۔ چار دائیں، چار بائیں، چار آگے

وَاَرْبَعَۃٌ عَنِ الشِّمَالِ وَاَرْبَعَۃٌ مِّنْ قُدَّامِ وَاَرْبَعَۃٌ مِّنْ خَلْفٍ اَلْکُلُّ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَمَعَ وُجُوْدِ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتِ وَلَوْ کَانَتْ ضَعِیْفَۃً وَتَتَقَوّٰی بِکَثْرَۃِ الطُّرُقِ لَمْ یَحْسُنِ الْحُکْمُ عَلَیْہِ بِالْوَضْعِ اِلَّا بِاعْتِبَارِ اٰخِرِ مَاذَکَرَہٗ فِی الْحَدِیْثِ وَحَدِیْثُ مَنِ اشْتَرٰی دِیْکًا اَبْیَضَ لَمْ یَقْرَبْہُ الشَّیْطَانُ وَلَا سِحْرٌ قُلْتُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِلَفْظِ الدِّیْکُ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ مَنِ اتَّخَذَ دِیْکًا اَبْیَضَ حُفِظَ مِنْ ثَلٰثَۃٍ مِّنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَسَاحِرٍ وَکَاھِنٍ وَحَدِیْثُ اِنَّ لِلّٰہِ دِیْکًا عُنُقُہٗ مَطْوِیَّۃٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَرِجْلَاہُ فِی التُّخُوْمِ فَبِالْجُمْلَۃِ کُلُّ اَحَادِیْثِ الدِّیْکِ کَذِبٌ اِلَّا حَدِیْثَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا ۔

اور چار پیچھے۔ یہ تمام روایات جامع الصغیر میں ہیں۔ اگرچہ یہ سب روایات ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کے باعث ہیں ان پر وضع کا حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔ مگر آخری روایت جوذکر کی گئی ہے اور یہ حدیث جو سپید مرغ خریدے، تو شیطان اور جادو اس کے پاس نہیں پھٹک سکتے بیہقی نے اس روایت کو ابن عمرؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مرغ نماز کے لئے اذان دیتا ہے جو سپید مرغ رکھے وہ تین باتوں سے محفوظ رہتا ہے، شیطان جادوگر اور کاہن سے۔ اور یہ حدیث کہ اللہ کے لئے ایک مرغ ہے جس کی گردن عرش کے نیچے لپٹی ہوئی ہے اور اس کے پیر تحت الثریٰ میں ہیں، تو مرغ کے بارے میں جتنی روایات ہیں سب جھوٹ ہیں سوائے اس حدیث کے کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالےٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔

# فصل

وَمِنْهَا مُنَاقَضَةُ الْحَدِيْثِ لِمَا جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ الصَّرِيْحَةُ مُنَاقَضَةً بَيِّنَةً فَكُلُّ حَدِيْثٍ يَشْتَمِلُ عَلَى فَسَادٍ أَوْ ظُلْمٍ أَوْ عَبَثٍ أَوْ مَدْحِ بَاطِلٍ أَوْ ذَمِّ حَقٍّ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ فَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بَرِيْءٌ وَمِنْ هٰذَا الْبَابِ أَحَادِيْثُ مَنْ سُمِّيَ مُحَمَّدًا أَوْ أَحْمَدَ وَأَنَّ كُلَّ مَنْ يُسَمَّى بِهٰذَا الْاِسْمِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ فَهٰذَا يُنَاقِضُ مَا هُوَ مَعْلُوْمٌ مِنْ دِيْنِهِ أَنَّ النَّارَ لَا يُجَارُ مِنْهَا بِالْأَسْمَاءِ وَالْأَلْقَابِ وَإِنَّمَا النَّجَاةُ مِنْهَا بِالْإِيْمَانِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَمِنْ هٰذَا الْبَابِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ عُلِّقَتِ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ بِهَا وَأَنَّهَا لَا تَمَسُّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مَعَ غَايَتِهَا أَنْ يَكُوْنَ مِنْ صِغَارِ الْحَسَنَاتِ وَ الْمَعْلُوْمُ مِنْ دِيْنِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خِلَافُ

ایک اصول یہ بھی ہے کہ اس قسم کی روایات سنت صریحہ کے مخالف ہوں، تو جو حدیث فساد، ظلم، کار عبث، باطل کی تعریف اور حق کی برائی پر مشتمل ہو یا اسی قسم کے دیگر مضامین سے تعلق رکھتی ہو، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔ اس قسم کی روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو میرے نام پر محمد یا احمد نام رکھے گا، تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ کیونکہ دین کے ذریعہ یہ بات ثابت ہے کہ کوئی شخص نام و لقب کے ذریعہ دوزخ سے نجات نہیں پا سکتا نجات صرف ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کی اور بہت سی روایات ہیں کہ جن میں یہ ذکر ہے کہ فلاں کام کرے گا وہ دوزخ سے نجات پائے یا آگ اسے نہ چھوئے گی، یا چھوٹے چھوٹے اعمال پر اتنے بڑے اجر کے وعدے ہوں تو یہ سب نبی کریم

ذلك وانه انما ضمن ذلك لمن حقق التوحيد .

کے دین کے خلاف ہیں۔ اور اس کی ضمانت مرد اس کیلئے ہے جس نے توحید کو محقق کیا۔

# فصل

ومنها ما يدعى على النبي عليه السلام انه فعل امرا ظاهرا بمحضر من الصحابة كلهم وانهم اتفقوا على كتمانه ولم يفعلوه كما يزعم اكذب الطوائف انه عليه الصلوة والسلام اخذ بيد علي بمحضر الصحابة كلهم وهم راجعون من حجة الوداع فاقامه بينهم حتى عرفه الجميع ثم قال هذا وصيي واخي والخليفة من بعدي فاسمعوا له واطيعوا له ثم اتفق الكل على كتمان ذلك وتغييره ومخالفته فلعنة الله على الكاذبين وكذلك روايتهم ان الشمس ردت له بعد العصر و

اور اسی قسم کی یہ روایات بھی ہیں جن میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام صحابہ کے سامنے اس امر کا اظہار فرمایا لیکن تمام صحابہ نے اسے چھپایا اور اس پر عمل نہ کیا۔ جیسا کہ سب سے جھوٹا طبقہ (یعنی شیعہ) کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت تمام صحابہ کے سامنے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کھڑا کیا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے پہچان لیا پھر آپ نے فرمایا یہ میرا وصی میرا بھائی اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا پھر یہ کذاب اس امر کے قائل ہیں کہ تمام صحابہ نے اس بات کو چھپایا اور اسے بدل دیا اور سب کے سب مخالفت پر متفق ہو گئے تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو ایسے ہی ان کی یہ روایت کہ حضرت علی کے لئے عصر کے بعد سورج لوٹا دیا گیا اور تمام لوگ اس کا مشاہدہ کرنے تھے اور انہی

| | |
|---|---|
| النَّاسُ یُشَاهِدُوْنَهَا وَلَا یَشْتَهِرُ هٰذَا | بڑی بات کے باوجود بھی لوگوں میں اس واقعہ کی |
| اَعْظَمُ اِشْتِهَارًا وَلَا یَعْرِفُهُ اِلَّا اُمُّ | شہرت نہ ہوسکی، اور ام سلمہ کے علاوہ کسی کو |
| سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ۔ | معلوم نہ ہوا۔ |

# فصل

| | |
|---|---|
| وَمِنْهَا اَنْ یَکُوْنَ الْحَدِیْثُ | ایک اصول یہ بھی ہے کہ حدیث فی نفسہ |
| بَاطِلًا فِیْ نَفْسِهٖ فَیَدُلُّ بُطْلَانُهٗ | باطل ہو، اور اس کے بطلان پر خود دلالت کرتی |
| عَلٰی اَنَّهٗ لَیْسَ مِنْ کَلَامِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ | ہو اور اسی سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ نبی کریم صلی |
| وَالسَّلَامُ کَحَدِیْثِ الْمَجَرَّۃِ الَّتِیْ | اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں جیسا کہ یہ روایت کہ وہ |
| فِی السَّمَاءِ مِنْ عَرَقِ الْاَفْعٰی الَّتِیْ | مجرہ (ایک منطقہ کا نام ہے) جو آسمان میں واقعہ |
| تَحْتَ الْعَرْشِ وَحَدِیْثُ اِذَا غَضِبَ | ہے ان شاخوں سے متعلق ہے جو عرش کے نیچے |
| الرَّبُّ اَنْزَلَ الْوَحْیَ بِالْفَارِسِیَّۃِ وَاِذَا | ہیں اور یہ روایت کہ جب خدا غضب ناک |
| رَضِیَ اَنْزَلَهٗ بِالْعَرَبِیَّۃِ وَحَدِیْثُ | ہوتا ہے تو فارسی میں وحی نازل فرماتا ہے اور |
| سِتُّ خِصَالٍ تُوْرِثُ النِّسْیَانَ | جب خوش ہوتا ہے تو عربی میں اور یہ روایت |
| سُؤْرُ الْفَارِ وَاِلْقَاءُ الْقَمْلِ فِی النَّارِ | چھ عادات نسیان پیدا کرتی ہے، چوہے کا جھوٹا |
| وَالْبَوْلُ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ وَمَضْغُ | جوں کو آگ میں ڈالنا، ٹھہرے ہوئے پانی میں |
| الْعِلْکِ وَاَکْلُ التُّفَّاحِ الْحَامِضِ وَ | پیشاب کرنا، مصطگی کا چبانا، خراب سیب |
| حَدِیْثُ الْحِجَامَۃِ عَلَی الْقَفَاءِ | کا کھانا، اور گدی پر پچھنے لگوانا یہ چیزیں |
| تُوْرِثُ النِّسْیَانَ وَحَدِیْثُ یَا حُمَیْرَاءُ | بھول پیدا کرتی ہیں، اور یہ روایت اے حمیرا |

لا تغتسلي بالماء المشمس فإنه
يورث البرص وكل حديث فيه
يا حميراء أو ذكر الحميراء فهو
كذب مختلق وكذا يا حميراء
لا تأكلي الطين فإنه يورث كذا
وكذا وحديث خذوا شطر دينكم
عن الحميراء قلت وقد تعقبه
الشيخ جلال الدين السيوطي بأنه
جاء في حديث صحيح يا حميراء و
هو ما رواه الحاكم ثنا عبد الجبار
بن الورد عن عمار الذهبي عن
سالم بن أبي الجعد عن أم سلمة
قالت ذكر النبي عليه الصلاة
والسلام خروج أمهات المؤمنين
فضحكت عائشة رضي الله عنها
فقال انظري يا حميراء أن لا تكوني
أنت ثم التفت إلى علي فقال
إن وليت من أمرها شيئا فارفق
بها فقال في المستدرك صحيح على

(عائشہؓ) دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کیا کرو کیونکہ
یہ برص پیدا کرتا ہے اور ہر وہ حدیث جس میں
یا حمیرا کا ذکر ہے وہ جھوٹ ہے۔ اسی طرح یہ روایت
اے حمیرا مٹی نہ کھاؤ فلاں فلاں چیز پیدا کرتی ہے
اور یہ روایت کہ اپنا آدھا دین حمیرا سے حاصل
کرو۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس بات پر جلال الدین
سیوطی نے اعتراض کیا کہ ایک حدیث صحیح میں یا
حمیرا کا لفظ موجود ہے جسے حاکم نے اس سند سے
روایت کیا ہے۔ عبد الجبار بن الورد، عمار الذہبیؒ
سالم بن ابی الجعد، ام سلمہؓ فرماتی ہیں حضورؐ کے
سامنے بعض ازواج کے خروج کا تذکرہ کیا گیا۔ حضرت
عائشہ ہنسنے لگیں۔ آپ نے فرمایا اے حمیرا
تم ایسی نہ ہو جانا۔ پھر حضرت علیؓ کی طرف
متوجہ ہو کر فرمایا اے علیؓ اگر تجھے امارت
سونپی جائے تو اس کے ساتھ نرمی کرنا۔
حاکم مستدرک میں فرماتے ہیں یہ بخاری اور
مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ذہبی
فرماتے ہیں۔ عبد الجبار بن الورد سے بخاری اور
مسلم نے کوئی روایت نہیں لی ایسے ہی یہ

شرط البخاري ومسلم قال الذهبي عبد الجبار لم يخرج له وحديث من لم يكن له مال يتصدق به فليلعن اليهود والنصارى فان اللعنة لا تقوم مقام الصدقة ابدا او حديث اليت على نفسي ان لا ادخل النار من كان اسمه احمد او محمد او حديث من ولد له مولود فسماه محمدا تبركا كان هو وولده في الجنة و حديث ما من مسلم دنا من زوجته وهو ينوي ان حملت منه يسميه محمدا الا رزقه الله ولدا ذكرا وفي ذلك جزء كله كذاب ملفق وفي رواية الطبراني ولابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل كذا في جامع الصغير.

روایت کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے مال نہ ہو۔ وہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کیونکہ لعنت کبھی صدقہ کے قائم مقام نہیں ہو سکتی اور یہ روایت کہ میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں، کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو۔ اسے دوزخ میں داخل نہ کروں گا۔ اور یہ روایت کہ جس کے کوئی بچہ پیدا ہو۔ اور وہ تبرکاً اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کے والد جنت میں ہوں گے اور یہ روایت جو مسلم اپنی بیوی سے صحبت کرتے وقت یہ ارادہ کرے کہ اس سے کوئی لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کا نام محمد رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔ اس قسم کی روایات کا ایک جزو ہے جو سب کا سب جھوٹ ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں طبرانی اور ابن عدی کی روایت میں ابن عباس رضی سے روایت ہے جس کے تین لڑکے ہوں اور ان میں سے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھے تو وہ جاہل ہے۔ یہ روایت جامع الصغیر میں ہے۔

# فصل

وَمِنْهَا اَنْ يَكُوْنَ الْحَدِيْثُ لَا يُشْبِهُ كَلَامَ الْاَنْبِيَاءِ بَلْ لَا يُشْبِهُ كَلَامَ الصَّحَابَةِ كَحَدِيْثِ ثَلٰثَةٌ تَزِيْدُ فِي الْبَصَرِ اَلنَّظَرُ اِلَى الْخُضْرَةِ وَالْمَاءِ الْجَارِيْ وَالْوَجْهِ الْحَسَنِ وَهٰذَا الْكَلَامُ مِمَّا يَجِلُّ عَنْهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ بَلْ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ قُلْتُ وَقَدْ سَبَقَ اَنَّهُ ضَعِيْفٌ لَا مَوْضُوْعٌ وَحَدِيْثُ النَّظَرِ اِلَى الْوَجْهِ الْحَسَنِ يَجْلِي الْبَصَرَ وَنَحْوُهُ مِنْ وَضْعِ الزَّنَادِقَةِ قُلْتُ وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اَلنَّظْرَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ الْحَسْنَاءِ وَالْخُضْرَةِ تَزِيْدَانِ فِي الْبَصَرِ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدِيْثُ عَلَيْكُمْ بِالْوُجُوْهِ الْمِلَاحِ وَالْحَدَقِ السُّوْدِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِيْ اَنْ يُعَذِّبَ مَلِيْحًا بِالنَّارِ

ایک اصول یہ بھی ہے کہ اس قسم کی روایات انبیاء کرام بلکہ صحابہ کرام کے کلام سے بھی مشابہت نہ رکھتی ہو۔ جیسا کہ یہ روایت کہ تین چیزیں نگاہ کو تیز کرتی ہیں، سبزہ، جاری پانی اور حسین چہرہ کی جانب دیکھنا اور یہ کلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوہریرہؓ اور ابن عباس تو کجا بلکہ سعید بن المسیب حسن بصری، بلکہ مالک اور احمد کا بھی نہیں ہو سکتا، ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے موضوع نہیں۔ اسی طرح یہ روایت کہ حسین چہرہ کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اسی قسم کی روایات ہیں وہ زنادقہ کی وضع کردہ ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں جامع الصغیر میں حسین چہرے اور سبزے کی جانب دیکھنا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اسے ابو نعیم نے حلیہ میں جابرؓ سے روایت کیا ہے اور یہ روایت کہ تم نمکین چہروں اور سیاہ آنکھوں کو لازم پکڑ لو کیونکہ اللہ نمکین چہرے والے کو دوزخ کا عذاب دینے سے شرماتا ہے واللہ تعالیٰ اس کے

فَلَعَنَةُ اللّٰهِ عَلٰی وَاضِعِهِ الْخَبِیْثِ وَ حَدِیْثُ النَّظْرِ اِلَی الْوَجْهِ الْجَمِیْلِ عِبَادَةٌ قُلْتُ وَقَدْ تَقَدَّمَ اَنَّهُ ضَعِیْفٌ لَا مَوْضُوْعٌ وَحَدِیْثُ اِنَّ اللّٰهَ طَهَّرَ قَوْمًا مِنَ الذُّنُوْبِ بِالصَّلْعَةِ فِیْ رُؤُسِهِمْ وَاِنَّ عَلِیًّا لَاَوَّلُهُمْ وَحَدِیْثُ نَبَاتُ الشَّعْرِ فِی الْاَنْفِ اَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ فَقَدْ سُئِلَ عَنْهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فَقَالَ لَیْسَ ذَا شَیْءٌ قُلْتُ رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَمَا فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَحَدِیْثُ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ وَجْهًا حَسَنًا وَاسْمًا حَسَنًا وَجَعَلَهُ فِیْ مَوْضِعٍ غَیْرِ شَائِنٍ فَهُوَ مِنْ صَفْوَةِ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهِ وَکُلُّ حَدِیْثٍ فِیْهِ مَدْحُ حِسَانِ الْوُجُوْهِ وَالثَّنَاءُ اِلَیْهِمْ اَوِ الْاَمْرُ بِالنَّظْرِ اِلَیْهِمْ اَوِ الْتِمَاسِ الْحَوَائِجِ اَوْ اَنَّ النَّارَ لَا

خبیث واضع پر لعنت فرمائے، اور یہ روایت کہ حسین چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ پہلے گذر چکا، کہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں۔ اور یہ روایت کہ اللہ تعالیٰ قوم کو گناہوں سے سر کے بال منڈانے کے ذریعہ پاک کر دیتا ہے اور علی ان میں سب سے پہلے ہیں اور یہ روایت کہ ناک میں بال اگنا جذام سے بچاتا ہے، امام احمدؒ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ کچھ نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو ابو یعلی اور طبرانیؒ نے حضرت عائشہؓ سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے، اور یہ روایت کہ جسے اللہ تعالیٰ حسین چہرہ اور اچھا نام عطا فرمائے تو ایسی جگہ رکھے گا، جو اس کی شان کے خلاف نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ اللہ کی مخلوق کے لئے عادت ہے اور ہر وہ حدیث جس میں حسین چہرے کی تعریف یا ان کی جانب دیکھنے کا حکم، یا ان کی حاجت روائی کرنے کا حکم یا کہ انہیں آگ نہ چھوئے گی یہ سب جھوٹ ہے اور خدا

فكذب مختلق وإفك مفترى
وفي هذا الباب أحاديث كثيرة
فأقرب شيء في الباب حديث
إذا بعثتم إلى بريد فابعثوه
حسن الوجه الاسم وفيه عمر
بن راشد قال ابن حبان كان
يضع الحديث وذكر أبو الفرج
هذا الحديث في الموضوعات ۔

قلت وأما حديث اطلبوا
الخير عند حسان الوجوه فرواه
البخاري في تاريخه وابن أبي الدنيا
في قضاء الحوائج وأبو يعلى والطبراني
عن عائشة والطبراني والبيهقي
عن ابن عباس وابن عدي وابن
عساكر عن أنس والطبراني في
الأوسط عن جابر وتمام والخطيب
ورواه مالك عن أبي هريرة وتمام
عن أبي بكرة والدارقطني في
الأفراد عن أبي هريرة بلفظ ابتغوا

اور رسول پر تہمت ہے، اور اس مضمون
میں بہت سی احادیث ہیں۔ اور اسی
مضمون کے قریب قریب یہ روایت بھی ہے
کہ جب تم قاصد بنا کر بھیجا کرو تو حسین چہرے
والوں کو بھیجا کرو۔ اس کا راوی عمر بن راشد ہے
ابن حبان کہتے ہیں یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا
ابو الفرج نے اس روایت کو موضوعات
میں شمار کیا ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ حدیث کہ بھلائی
اچھے چہرے والوں کے پاس تلاش کرو، تو
اسے بخاری نے اپنی تاریخ میں ابن ابی
الدنیا نے قضاء الحوائج میں ابو یعلی اور طبرانی
نے عائشہؓ سے نیز طبرانی اور بیہقی نے ابن عباسؓ
سے۔ نیز ابن عدیؒ اور ابن عساکرؒ نے انسؓ
سے طبرانی نے اوسط میں جابرؓ سے تمام، خطیب
اور مالک نے ابو ہریرہ سے۔ نیز تمام نے ابو بکرہ سے
اور دار قطنی نے افراد میں ابو ہریرہ سے ان الفاظ
کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بھلائی اچھے چہرے
والوں کے پاس تلاش کرو۔ جیسا کہ ان تمام

| | |
|---|---|
| الخَیرُ عِندَ حِسَانِ الوُجُوہِ کَمَا ذَکَرَہُ السیُوطِیُّ فِی جَامِعِ الصَّغِیرِ فَالحَدِیثُ اَقَلُّ مَرَاتِبِہ اَن یَکُونَ حَسَنًا اَو ضَعِیفًا وَاَمَّا کَونُہ مَوضُوعًا فَلَا وَکَلَّا | روایات کو سیوطی نے جامع الصغیر میں ذکر کیا ہے۔ تو بلحاظ مرتبہ یہ حدیث کم از کم حسن یا ضعیف ہوگی۔ رہا اس کا موضوع ہونا تو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا ؛ |

## فَصلٌ

| | |
|---|---|
| وَمِنہَا اَن یَکُونَ فِی الحَدِیثِ تَارِیخُ کَذَا وَکَذَا مِثلُ قَولِہ اِذَا کَانَ سَنَۃُ کَذَا وَکَذَا وَقَعَ کَیتَ وَکَیتَ وَاِذَا کَانَ شَہرُ کَذَا وَکَذَا وَقَعَ کَیتَ وَکَیتَ کَقَولِ الکَذَّابِ الاَشِرِ اِذَا انکَسَفَ القَمَرُ فِی المُحَرَّمِ کَانَ الغَلَاءُ وَالقِتَالُ وَشُغلُ السُّلطَانِ وَاِذَا انکَسَفَ فِی صَفَرٍ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَاستَمَرَّ الکَذَّابُ فِی الشُّہُورِ کُلِّہَا وَاَحَادِیثُ ہٰذَا کُلُّہَا کَذِبٌ مُفتَرًی ؛ | ایک اصول معرفت حدیث کا یہ بھی ہے، کہ حدیث میں تاریخ واقع ہو مثلاً فلاں فلاں سال یا فلاں فلاں ماہ میں ایسا ایسا واقعہ پیش آئیگا جیسا کہ ایک بدمعاش کذاب کا قول ہے کہ جب محرم میں چاندگہن ہو تو قتل وقتال زیادہ ہوگا اور بادشاہ فتنوں میں مشغول رہے گا۔ اسی طرح یہ قول کہ جب صفر میں چاند گہن ہو تو ایسا ایسا ہوگا۔ اسی طرح اس کذاب نے تمام مہینوں میں جھوٹ کا طومار باندھ دیا اور یہ تمام کی تمام روایت جھوٹ اور خدا و رسول پر تہمت ہے ؛ |

## فَصلٌ

| | |
|---|---|
| وَمِنہَا اَن یَکُونَ الحَدِیثُ بِنَعتِ | ایک اصول یہ بھی ہے کہ حدیث اطبا اور |

يوصف الاطباء والظرفية اشبه والتي كحديث الهريسة تشد الظهر وحديث اكل السمك يذهب الجسد وحديث ان ذي شكى الى النبي عليه الصلوة و السلام قلة الولد فامره ان يأكل البيض والبصل وحديث اتاني جبرئيل بهريسة من الجنة فاكلتها فاعطيت قوة اربعين رجلا في الجماع وحديث المؤمن حلو يحب الحلاوة ورواه الكذاب الاشر بلفظ المؤمن حلوى والكافر خمري قلت وقد تقدم الكلام عليها وحديث كلوا التمر على الريق فانه يقتل الدود قلت اخرجه ابو بكر في الغيلانيات والديلمي في مسند الفردوس عن ابن عباس رضي الله عنهما على ما في الجامع الصغير وحديث اطعموا نساءكم

حکماء کے اوصاف سے تعلق رکھتی ہو۔ جیسا کہ حدیث ہریسہ کہ وہ کمر کو مضبوط کرتا ہے۔ یا یہ روایت کہ مچھلی کھانا گرمی کو ختم کرتا ہے اور یہ روایت کہ کسی نے حضور سے اولاد کم ہونے کی شکایت کی آپ نے اسے انڈے اور لہسن کھانے کا حکم دیا۔ اسی طرح یہ روایت کہ میرے پاس جبرائیل ہریسہ لے کر آئے میں نے اسے کھایا۔ تو مجھے جماع میں چالیس آدمیوں کی قوت عطا کی گئی۔ اور یہ روایت کہ مومن میٹھا ہے، میٹھا اس کو پسند کرتا ہے، اور ایک کذاب شیطان نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ کہ مومن حلوہ خور اور کافر شرابی ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس پر کلام پہلے گذر چکا۔ اور یہ حدیث کہ کھجور لعاب دہن کے ساتھ کھاؤ کیونکہ وہ کیڑے کو مارتا ہے۔ اسے ابو بکر نے غیلانیات میں دیلمی نے مسند فردوس میں ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔ اور یہ روایت کہ اپنی عورتوں کو نفاس میں کھجور کھلایا کرو۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے

فِي نِفَاسِهِنَّ التَّمْرَ قُلْتُ هٰذَا لَا
يَصِحُّ فَقَدْ أَخْرَجَ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي
حَاتِمٍ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَأَبُو نُعَيْمٍ مَعًا
فِي الطِّبِّ النَّبَوِيِّ وَالْعُقَيْلِيُّ وَ
ابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ
عَسَاكِرَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا
نِسَائَكُمُ الْوُلَّدَ الرُّطَبَ فَإِنْ لَمْ
يَكُنْ رُطَبٌ فَتَمْرٌ فَلَيْسَ مِنَ الشَّجَرِ
شَجَرَةٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَجَرَةٍ
نَزَلَتْ تَحْتَهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ
وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ سَلَمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ مَرْفُوعًا أَطْعِمُوا نِسَائَكُمْ
فِي نِفَاسِهِنَّ التَّمْرَ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ
طَعَامُهَا فِي نِفَاسِهَا التَّمْرَ خَرَجَ
وَلَدُهَا وَلَدًا حَلِيمًا فَإِنَّهُ كَانَ طَعَامَ
مَرْيَمَ حِيْنَ وَلَدَتْ عِيسَى وَلَوْ
عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّ شَيْئًا لِلنُّفَسَاءِ خَيْرٌ
مِنَ الرُّطَبِ لَأَمَرَ مَرْيَمَ بِهِ وَأَخْرَجَ

اسے ابو یعلی، ابن ابی حاتم، ابن السنی اور
ابو نعیم نے طب نبوی میں۔ نیز عقیلی، ابن عدی
ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت علیؓ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ اپنی بچوں والی
عورتوں کو رطب کھلایا کرو (رطب ایک خاص
قسم کی کھجور ہے) اگر رطب نہ ہو تو تمر، کیونکہ کوئی
درخت اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب
نہیں، کیونکہ مریم بنت عمران اسی کے نیچے ٹھہری
تھیں۔ ابن عساکر نے سلمۃ بنت قیس سے مرفوعاً
روایت کیا ہے۔ اپنی عورتوں کو نفاس میں
کھجور کھلایا کرو۔ کیونکہ جس کا کھانا نفاس میں
کھجور ہو تو اولاد حلیم الطبع ہو گی (یہاں نفاس
سے مراد حالت حمل ہے) کیونکہ مریم نے جب
عیسیٰؑ کو جنا تو ان کا کھانا بھی یہی تھا، اگر اللہ
تعالے ان کے لئے کھجور سے زیادہ بہتر کسی کھانے
کو سمجھتا تو وہ انہیں عطا فرماتا۔ عبد بن حمید نے
شقیق سے روایت کیا ہے کہ اگر اللہ نفاس
والی عورت کے لئے کھجور سے بہتر کسی کھانے
کو سمجھتا۔ تو مریم کو اس کے کھانے کا حکم دیتا

| | |
|---|---|
| عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ لَيْسَ لِلنُّفَسَاءِ شَيْءٌ خَيْرٌ مِنَ الرُّطَبِ وَ التَّمْرِ وَقَرَأَ الْآيَةَ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا كَذَا فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ وَحَدِيْثُ مَنْ لَقَّمَ أَخَاهُ لُقْمَةً حَلْوَةً صَرَفَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَارَةَ الْمَوْقِفِ وَحَدِيْثُ مَنْ أَخَذَ لُقْمَةً مِنْ مَجْرَى الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا غُفِرَ لَهُ وَحَدِيْثُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ يَذْهَبُ الْبَرَكَةَ قُلْتُ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ۔ | نیز عبد بن حمید نے عمرو بن میمون سے روایت کیا ہے نفاس والی عورت کیلئے کھجور سے بہتر کوئی شے نہیں پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا جیسا کہ در المنثور میں ہے۔ اور یہ روایت جو اپنے بھائی کو حلوے کا ایک لقمہ کھلائے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تلخی دور فرمائے گا۔ اور یہ روایت جو شخص پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے لقمہ اٹھا کر اسے دھو کر کھائے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور یہ روایت کہ کھانے میں پھونک مارنا برکت دور کر دیتا ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو امام احمد نے سند حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے اور پینے میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ |

**فائدہ** ۔ ابن عباس کی حدیث کو امام ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔ نیز امام مالک نے موطا میں مسلم نے اپنی صحیح میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں ابو سعید خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ کہ حضور نے پینے کی شئے میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ نیز مسلمؒ اور ترمذیؒ نے ابو قتادہ انصاری سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس

حدیث کو بھی حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وَحَدِيْثُ إِذَا طَنَّتْ أُذُنُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ ذَكَرَنِي بِخَيْرٍ فَكُلُّ حَدِيْثٍ فِي طَنِيْنِ الْأُذُنِ كَذِبٌ قُلْتُ رَوَاهُ الْحَكِيْمُ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْعُقَيْلِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ وَالْتَزَمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ فِيْهِ مَوْضُوْعًا وَذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ أَيْضًا فِي الْحِصْنِ وَالْتَزَمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ فِيْهِ إِلَّا صَحِيْحًا

اور یہ روایت جس کے کان بجنے لگیں وہ مجھ پر درود پڑھے، اور جو میرا بھلائی سے ذکر کرتا ہے وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو طنین اذن والی روایات سب جھوٹ ہیں ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو حکیم ابن السنی طبرانی، عقیلی اور ابن عدیؒ نے ابو رافع سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور سیوطی نے یہ التزام کر رکھا ہے کہ جامع الصغیر میں کوئی موضوع روایت نقل نہ کریں گے، اسی طرح جزری نے اسے حصن میں نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ التزام کر رکھا ہے کہ وہ اس میں صرف صحیح روایت نقل کریں گے۔

# فَصْلٌ

وَمِنْهَا أَحَادِيْثُ الْعَقْلِ كُلُّهَا كَذِبٌ كَقَوْلِهِ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ فَقَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِي قُلْتُ حَدِيْثٌ عَنْ

معرفت حصول حدیث میں سے ایک یہ بھی ہے کہ احادیث عقل سب جھوٹ ہیں، جیسا کہ راوی کا یہ قول کہ جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا آگے آ وہ آگے آئی پھر حکم دیا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی، خدا تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ سے زیادہ عزت دار کوئی شے پیدا نہیں کی میں تیرے ہی ذریعے لیتا

العراقي انه اخرجه الطبراني في
الكبير والاوسط وابونعيم باسنادين
ضعيفين انتهى ورواه عبد الله
بن امام احمد في زوائد الزهد
عن الحسن مرفوعا بسند جيد
كما ذكره بعض المتأخرين قال
وحديث لكل حديث معدن
ومعدن التقوى قلوب العارفين
قلت رواه الطبراني عن ابن عمر
والبيهقي عن عمر على ما في الجامع
الصغير وحديث ان الرجل
ليكون من اهل الصلوة والجهاد
وما يجزى الا على قدر عقله
قلت رواه الترمذي الحكيم في
النوادر ما يؤدي معناه من حديث
انس بن اثنى قوم على رجل عند
النبي عليه السلام حتى بالغوا
في الثناء فقال كيف عقل الرجل
ثم ذكر ابن القيم عن الخطيب

اور تیرے ہی ذریعہ دیتا ہوں۔ ملا علی قاری فرماتے
ہیں یہ عراقی سے پہلے گذر چکا کہ اسے طبرانی نے کبیر و
اوسط میں ابونعیم نے دو ضعیف سندات کے ساتھ
روایت کیا ہے اور عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد
میں حسن سے عمدہ سند کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے
جیسا کہ بعض متاخرین نے اس کا ذکر کیا ہے لگے ابن
القیم الجوزی فرماتے ہیں اسی طرح یہ روایت کہ ہر بات
کی ایک کان ہوتی ہے اور تقوے کی کان عارفین کے
دل ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کو طبرانیؒ
نے ابن عمرؓ سے اور بیہقی نے حضرت عمرؓ سے جیسا کہ
جامع الصغیر میں ہے روایت کیا ہے اور یہ روایت کہ
آدمی نمازی اور مجاہد ہوتا ہے لیکن اسے جزا اس کی
عقل کے مطابق دی جاتی ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں
حکیم ترمذی نے نوادر میں اسی معنی کی ایک روایت انسؓ
سے نقل کی ہے حضورؐ کے سامنے لوگوں نے بہت زیادہ
تعریف کی تو آپ نے فرمایا اس آدمی کی عقل کیسی ہے
پھر ابن القیم جوزی خطیب سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے اس سند کے ساتھ۔ ثوری۔ حافظ عبدالغنی
نے دارقطنی کا قول نقل کیا ہے کہ کتاب العقل کو سب سے

حدثنا الثوري قال سمعت الحافظ عبد الغني يقول اخبرنا الدارقطني بان كتاب العقل وضعه اولهم ميسرة بن عبد ربه ثم سرق منه داود بن المحبر وركبه باسناد و سرقه سليمان بن عيسى السجزي باسانيد من اخر قلت يريد كتاب العقل للاودي المختلق الكذاب وهو سفر وقال ابو الفتح الازدي لا يصح في العقل حديث قاله ابو جعفر العقيلي وابو حاتم بن حبان انتهى وابن المحبر كما قال السخاوي ليس بكذاب ولا يلزم من عدم الصحة وجود الوضع كما لا يخفى .

اصل میں میسرہ بن عبد ربہ نے وضع کیا تھا پھر اسے داؤد بن المحبر نے چرا کر سند کے ساتھ بیان کیا۔ اور داؤد سے سلیمان بن عیسی السجزی نے مختلف اسناد کے ساتھ چوری کی۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں غالباً ابن القیم کی کتاب العقل سے مراد اودی کی کتاب ہے۔ اور وہ ایک سفر ہے۔ ابو الفتح الازدی فرماتے ہیں عقل کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔ اور یہی قول ابو جعفر العقیلی اور ابو حاتم بن حبان کا ہے۔ ابن المحبر کے بارے میں سخاوی کا قول ہے۔ کہ وہ کذاب نہیں۔ اور کسی شئے کے صحیح نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ موضوع بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ضعیف ہو۔

# فصل

ومنها الاحاديث التي يذكر فيها الخضر وحياته كلها كذب ولا يصح في حياته حديث

معرفت حدیث کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ جن احادیث میں خضر اور ان کی زندگی کا تذکرہ ہو وہ سب کی سب جھوٹ ہے اور ان کی زندگی

| | |
|---|---|
| وَاحَدَ الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ | کے بارے میں ایک حدیث بھی صحیح نہیں۔ مثلاً یہ |
| الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ | روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف |
| فَسَمِعَ كَلَامًا مِنْ وَرَائِهٖ فَذَهَبُوْا | فرما تھے تو اپنے پیچھے سے آواز سنی لوگ دیکھنے |
| يَنْظُرُوْنَ فَاِذَا هُوَ الْخَضِرُ وَحَدِيْثُ | کے لئے گئے تو وہ خضرؑ تھے اسی طرح یہ روایت |
| يَلْتَقِي الْخَضِرُ وَالْاِلْيَاسُ كُلَّ عَامٍ | کہ خضر اور الیاس سال بھر میں ایک بار ملتے ہیں |
| وَحَدِيْثُ يَجْتَمِعُ بِعَرَفَةَ جِبْرَئِيْلُ | اسی طرح یہ روایت کہ عرفہ میں جبرئیلؑ میکائیلؑ |
| وَمِيْكَائِيْلُ وَالْخَضِرُ الْحَدِيْثَ الْمُفْتَرىٰ | اور خضر جمع ہوتے ہیں ایک گھڑی ہوئی لمبی روایت |
| الطَّوِيْلُ قُلْتُ اَمَّا الْحَدِيْثُ الثَّانِيْ | ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں دوسری حدیث |
| فَقَدْ سَبَقَ اَنَّهٗ اَخْرَجَهُ الْعُقَيْلِيُّ وَ | یعنی خضرؑ اور الیاسؑ سال میں ایک بار جمع ہوتے |
| الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ وَابْنُ عَسَاكِرَ | ہیں۔ تو پہلے گذر چکا کہ اسے عقیلیؒ، دار قطنیؒ نے |
| عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا وَاَمَّا الْحَدِيْثُ | افراد میں اور ابن عساکرؒ نے ابن عباسؓ سے |
| الثَّالِثُ فَكَاَنَّهٗ لَا اَصْلَ ذَكَرْتُهٗ فِيْ | روایت کیا ہے۔ جہاں تک تیسری روایت کا تعلق |
| رِسَالَتِي الْمُسَمَّاةِ بِكَشْفِ الْحَذَرِ | ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ میں نے اس کا |
| عَنْ اَمْرِ الْخَضِرِ مَعَ الرَّدِّ عَلٰى مَا | ذکر اپنے ایک رسالہ کشف الحذر عن امر الخضر |
| ذَكَرْتُهَا مِنَ الْاَدِلَّةِ النَّقْلِيَّةِ وَ | میں ذکر کیا ہے اور دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ |
| الْعَقْلِيَّةِ عَلٰى عَدَمِ بَقَائِهٖ ٭ | خضر کے عدم وجود کو ثابت کیا ہے ٭ |

## فصل

| | |
|---|---|
| وَمِنْهَا اَنْ يَكُوْنَ الْحَدِيْثُ | انہی اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ |

مِمَّا تَقُوْمُ الشَّوَاهِدُ الصَّحِيْحَةُ عَلٰى بُطْلَانِهٖ كَحَدِيْثِ عُوْجِ بْنِ عُنُقَ الطَّوِيْلِ الَّذِيْ قَصَدَ وَاضِعُهُ الطَّعْنَ فِيْ أَخْبَارِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ طُوْلَهٗ كَانَ ثَلٰثَةَ آلَافِ ذِرَاعٍ وَثَلٰثَمِائَةٍ وَثَلٰثَةً وَثَلٰثِيْنَ وَإِنَّ نُوْحًا لَمَّا خَوَّفَهُ الْغَرَقَ قَالَ احْمِلْنِيْ فِيْ قَصْعَتِكَ هٰذِهٖ وَإِنَّ الطُّوْفَانَ لَمْ يَصِلْ إِلٰى كَعْبِهٖ وَأَنَّهٗ خَاضَ الْبَحْرَ فَوَصَلَ إِلٰى حُجْزَتِهٖ وَأَنَّهٗ كَانَ يَأْخُذُ الْحُوْتَ مِنْ قَرَارِ الْبَحْرِ فَيَشْوِيْهِ فِيْ عَيْنِ الشَّمْسِ وَأَنَّهٗ قَلَعَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً عَلٰى قَدْرِ عَسْكَرِ مُوْسٰى وَأَرَادَ أَنْ يَرْضَخَهُمْ بِهَا فَقَوَّرَهَا اللّٰهُ عَلٰى عُنُقِهٖ مِثْلَ الطَّوْقِ وَلَيْسَ الْعَجَبُ مِنْ جُرْأَةِ مِثْلِ هٰذَا الْكَذَّابِ عَلَى اللّٰهِ إِنَّمَا الْعَجَبُ مِمَّنْ يُدْخِلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ كُتُبِ الْعِلْمِ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يُبَيِّنُ أَمْرَهٗ وَهٰذَا

شواہد صحیحہ حدیث کے بطلان پر دلالت کرتے ہیں جیساکہ عوج بن عنق کی طویل روایت کہ اس کے واضع نے انبیاء کرام کے قصص پر طعن کا ارادہ کیا ہے کیونکہ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ عوج بن عنق کا قد تین ہزار تین سو تینتیس گز تھا۔ اور نوح کو جب غرق ہو جانے کا خوف لاحق ہوا۔ تو اس سے کہا اپنے اس پیالے میں مجھے بھی اٹھا لے اور طوفان اس کے ٹخنوں تک بھی نہ پہنچا تھا جب دریا نے موجیں مارنی شروع کیں تو وہ پیٹ کی طرف چلا گیا۔ اور دریا کے کنارے سے مچھلیاں پکڑ پکڑ کر انہیں سورج میں بھونتا تھا۔ اور اس نے ایک بڑا پتھر جو موسیٰ کے لشکر کے مقدار کے مطابق تھا ان پر پھینکنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اسے طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا۔ اس کذاب کے جھوٹ بولنے پر ہمیں تعجب نہیں بلکہ تعجب ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اس واقعہ کو اپنی علمی کتابوں اور تفسیر وغیرہ میں بیان کیا ہے اور اس روایت کا کذب ظاہر نہیں کیا۔ اور عوج بن عنق اس کذاب کے نزدیک نوح کی اولاد سے نہ تھا حالانکہ اللہ

عنق ولیس من ذریۃ نوح وقد
قال اللہ تعالیٰ وجعلنا ذریتہ
ھم الباقین فاخبران کل من
بقی علی وجہ الارض فھو من ذریتہ
نوح فلو کان لعوج وجود لم یبق
بعد نوح وایضا فان النبی علیہ
الصلوۃ والسلام قال خلق اللہ
آدم وطولہ فی السماء ستون ذراعا
فلم یزل الخلق ینقص حتی الان
وایضا فان ما بین السماء والارض
خمسمائۃ عام وسمکھا کذلک
واذا کانت الشمس فی السماء
الرابعۃ فبیننا وبین ھذہ المسافۃ
العظیمۃ فکیف یصل الیھا طولہ
ثلثۃ الاف ذراع حتی یشوی
فی عینھا الحوت ولا ریب ان ھذا
وامثالہ من وضع زنادقۃ اھل
الکتاب الذین قصدوا السخریۃ
والاستھزاء بالرسل واتباعھم

تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے نوح ہی کی ذریت کو
باقی رکھا۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ خبر بیان فرما دی
کہ اس زمین کے طبقہ پر نوح کی اولاد کے علاوہ کوئی
باقی نہ رہا اگر عوج بن عنق کا وجود بھی تھا تو نوح
کے بعد وجود بھی ختم ہو گیا اور جبکہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان میں
جب آدم کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ گز تھا پھر
مخلوق کا قد کم ہوتا رہا حتی کہ اب اس مقدار معلوم
کو پہنچ گیا ہے۔ نیز یہ بھی فرمان رسول ہے کہ زمین
و آسمان کے مابین پانچ سو سال کا فاصلہ ہے تو
اس کی مچھلی کس طرح بھنی جبکہ سورج متکلمین کے
نزدیک چوتھے آسمان میں ہے جب ہمارے
اور سورج کے مابین اتنی مسافت ہے تو تین ہزار
سے کچھ زائد کا طول وہاں تک کیسے پہنچ گیا حتی کہ
اس نے سورج میں رکھ کر مچھلی بھی بھون لی اور اس
میں کوئی شک نہیں کہ یہ روایت اور اس قسم کی دیگر
روایات اہل کتاب میں سے زنادقہ کی وضع
کردہ ہیں۔ اور انہوں نے اس قسم کی روایات
سے انبیاء کرام اور ان کے متبعین کا مذاق اڑانا

قلت وفي تفسير المعالم للبغوي
ان اصح الاقاويل باتفاق العلماء
ان عوج بن عنق قتله موسى
عليه السلام ولم يزد على هذا
الكلام فدل على ان لوجوده اصلا
في الجملة عند العلماء الاعلام
غايته ان الكذابين زادوا ونقصوا
ترويجا لغرضهم الفاسد عند
العوام من الانام ثم نقل عن
ابن عباس في قوله تعالى واذ قلنا
ادخلوا هذه القرية هي اريحا و
هي قرية الجبارين كان فيها قوم
من بقية عاد يقال لهم العمالقة
ورأسهم عوج بن عنق وفي الدر
المنثور في تفسير المأثور للسيوطي
اخرج ابن جرير وابن المنذر عن
قتادة في قوله تعالى ان فيها
قوما جبارين قال ذكر لنا انهم
كانت لهم اجسام وخلق ليست

چاہا ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں بغوی کی تفسیر معالم
میں ہے کہ سب سے عمدہ قول جس پر علماء متفق ہیں
یہ ہے کہ عوج بن عنق کو حضرت موسیٰ نے قتل کیا اور
اس پر بغوی نے کوئی زیادتی نہیں کی۔ اس سے معلوم
ہوا کہ علماء کے نزدیک عوج بن عنق کی کوئی نہ کوئی
اصل ضرور تھی لیکن ان کذابین نے اپنی مرضی کے
مطابق اس میں اضافہ کیا اور اپنی غرض فاسد کو
عوام میں پھیلانے کے لئے کچھ کمی بھی کی۔ پھر بغوی نے
ابن عباس رضؓ سے خدا تعالیٰ کے اس قول واذ قلنا
ادخلوا ہذہ القریہ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ قریہ سے
سے مراد اریحا ہے جو بہت زبردست لوگوں کا
گاؤں تھا اور اس میں قوم عاد کے کچھ بقیہ لوگ
موجود تھے جنہیں عمالقہ کہا جاتا تھا اور ان کا سردار
عوج بن عنق تھا۔ سیوطی کی در المنثور فی تفسیر
الماثور میں ہے کہ ابن جریر اور ابن المنذر نے قتادہؓ
سے خدا تعالیٰ کے اس قول ان فیہا قوما جبارین کی تفسیر
میں نقل کیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں ہم سے یہ ذکر کیا گیا ہے
کہ ان کے اجسام اور ان کی خلقت ایسی تھی جو
اوروں کو حاصل نہ تھی عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے

لغيرهم واخرج عبد الرزاق وعبد
بن حميد عنه قال هم اطول منا
اجساما واشد قوة واخرج ابن
عبد الحكم في فتوح مصر عن ابن
حجيرة قال استظل سبعون رجلا
من قوم موسى في قحف عظم
رأس رجل من العماليق واخرج
البيهقي في شعب الايمان عن زيد
بن اسلم قال بلغني انه رؤيت
ضبع واولادها رابضة في حجاج
عين رجل من العمالقة واخرج
ابن ابي حاتم عن انس بن مالك
انه اخذ عصا فذرع فيها بشيء
ثم قاس في الارض خمسين او
خمسا وخمسين ثم قال هكذا
طول العماليق واخرج ابن جرير
وابن ابي حاتم عن ابن عباس رضي
قال امر موسى ان يدخل مدينة
الجبارين فسار من معه حتى نزل

قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے اجسام
ہم سے طویل تھے اور قوت بھی زیادہ تھی ابن عبد الحکم
نے فتوح مصر میں ابن حجیرہ سے نقل کیا ہے موسیٰ
کی قوم کے ستر آدمیوں نے عمالیق کے ایک شخص کے
کے دماغ کی ہڈی میں سایہ حاصل کر لیا تھا (اعوذ با
للہ من ہذہ الافتراء) بیہقی نے شعب الایمان میں
زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی
ہے کہ وہ بجھوں کی طرح دکھائے گئے تھے اور ان
کی اولاد عمالقہ کے ایک انسان کی آنکھ گڑھے میں
پناہ لئے ہوئے تھی۔ ابن ابی حاتم نے انس سے
روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک لاٹھی لی پھر اسے
کسی شئے سے ناپا پھر پچاس یا پچپن لاٹھی کے برابر
زمین پر کھینچا اور اس کے بعد فرمایا یہ عمالیق کا قد
تھا۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس
سے روایت کیا ہے جب حضرت موسیٰ نے
جبارین کے شہر میں داخل ہونے کا حکم دیا، تو
ان کے ساتھی ان کے ساتھ چلے جب شہر کے
قریب اترے اور وہ شہر اریحا تھا۔ تو حضرت
موسیٰ نے بارہ آدمی ہر قبیلے میں سے ان کی خبر

قریبًا من المدینة ذهبًا کبیرًا یمحا
فبعث إلیهم اثنی عشر عینًا من
کل سبط منهم عینًا لیأتوه بخبر
القوم فدخلوا المدینة فرأوا أمرًا
عظیمًا من هیئتهم وجسمهم و
عظمهم فدخلوا حائطًا لبعضهم
فجاء صاحب الحائط یجتنی الثمار
من حائطه فجعل یجتنی الثمار
فینظر إلی آثارهم فتتبعهم فکلما
أصاب واحدًا منهم أخذه فجعله
فی کمه مع الفاکهة حتی التقط
الاثنی عشر کلهم فجعلهم فی کمه
مع الفاکهة وذهب إلی ملکهم
فنثرهم بین یدیه الحدیث قال
ومن هذه الأحادیث أن قاف
جبل من زمردة خضراء محیطة
بالدنیا کإحاطة الحائط بالبستان
والسماء واضعة أکنافها علیه
فزرقتها منه قلت قد ذکره

لانے کے لئے بھیجے۔ وہ شہر میں داخل ہوئے تو انہوں نے ان کے بہت بڑے جسم اور بہت بڑی ہیئت دیکھی وہ ایک باغ میں داخل ہو گئے اتنے میں باغ والا پھل چننے کے لئے آیا تو وہ پھل چننے لگا، اور ان کے نشان قدم دیکھتا جاتا تھا اور جب ان میں سے کوئی اسے ہاتھ آجاتا تو پھل کے ساتھ اسے بھی اپنے آستین میں ڈال لیتا، حتی کہ اس نے ان تمام بارہ آدمیوں کو پھل کے ساتھ آستین میں ڈال لیا، اور انہیں اپنے سامنے پھیلا دیا، اس طرح یہ روایت بہت لمبی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کذابین میں باہم کوئی کذب کا مقابلہ پیش آیا تھا جس کے نتائج ہمارے مفسرین نے نقل کئے ہیں۔ ابن القیم الجوزی فرماتے ہیں اسی قسم کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ قاف سبز زمرد کا پہاڑ ہے جو دنیا کا ایسے ہی احاطہ کئے ہوئے ہے جیسے چار دیواری باغ کا احاطہ کرتی ہے یا جیسے آسمان کے کنارے زمین پر رکھے ہوئے ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بغوی نے اپنی معالم میں عکرمہ اور ضحاک سے اور درمنثور میں ہے

البغوي في معالمه عن عكرمة و
الضحاك وفي الدر المنثور أخرج
عبد الرزاق عن مجاهد قال
قاف جبل محيط بالأرض أخرج
ابن المنذر وأبو الشيخ في العظمة
والحاكم وابن مردويه عن عبد الله
بن بريدة في قوله تعالى ق جبل
من زمرد محيط بالدنيا عليه كنفه
السماء قال ومن هذا حديث
إن الأرض على صخرة والصخرة
على قرن ثور فإذا حرك الثور قرنه
تحركت الصخرة قلت أخرج أبو
الدنيا وأبو الشيخ عن ابن عباس رض
رضي الله عنهما قال خلق الله جبلا
يقال له قاف محيط بالعالم وعروقه
إلى الصخرة التي عليها الأرض فإذا
أراد الله أن يزلزل قرية أمر
ذلك الجبل فحرك العرق الذي
يلي تلك القرية فيزلزلها ويحركها

عبدالرزاق نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ قاف ایک
پہاڑ ہے جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے ابن المنذر اور
ابوالشیخ نے عظمہ میں حاکمؒ اور ابن مردویہؒ نے عبداللہ بن
بریدہؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول ق کی تفسیر میں روایت
کیا ہے کہ یہ ایک زمرد کا پہاڑ ہے جو دنیا کو گھیرے ہوئے
ہے اور اس پر آسمان کے کنارے ٹکے ہوئے ہیں ابن قیم
فرماتے ہیں اور اسی قسم کی یہ روایت بھی ہے کہ زمین
ایک پتھر پر ٹکی ہوئی ہے اور پتھر بیل کے سینگ پر
جب بیل اپنا سینگ ہلاتا ہے تو پتھر کو حرکت پیدا ہو
جاتی ہے اور بقول عوام اس میں زلزلہ پیدا ہوتا ہے
ملا علی قاری فرماتے ہیں ابوالدنیا اور ابوالشیخ نے
ابن عباس سے روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑ
پیدا کیا ہے جس کا نام قاف ہے جو عالم کو گھیرے ہوئے
ہے اور اس کی رگیں ایک پتھر پر ختم ہو جاتی ہیں جس
پر زمین قائم ہے جب اللہ تعالیٰ کسی گاؤں میں زلزلہ
پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو اس پہاڑ کو حکم دیتے ہیں تو وہ
پہاڑ اس رگ کو حرکت دیتا ہے جو اس گاؤں کے
قریب ہوتی ہے اس باعث اسی گاؤں میں زلزلہ
آتا ہے دوسری جگہ نہیں سو ایسا معلوم ہوتا ہے یہ

فحين ثم تحرك القرية دون القرية
قال ومن هذا احديث كان جنية
تأتي النبي عليه الصلوة والسلام
فابطأت عليه فقال ما ابطأك
قالت مات لي ميت بالهند
فذهبت في تعزيته فرأيت في
طريقي ابليس يصلي على صخرة
فقلت ما حملك ان اضللت
آدم قال دعني عنك هذا قلت
تصلي وانت انت قال يا فارغة
اني لارجو من ربي اذا ابر قسمه
ان يغفر لي فما رأيت رسول الله
عليه السلام ضحك ذلك اليوم
قال ابن عدي في الكامل حدثنا
عبد المؤمن بن احمد حدثنا
ابن لهيعة عن ابي الزبير عن
جابر فذكره الله اعلم مما دس
في كتب ابن لهيعة والا فهو اعلم
بالحديث من ان يروج عليه مثل

روایت اس وقت وضع کی گئی جبکہ پہلی روایت پر پھیلا
یہ اعتراض وارد ہوا کہ سینگ ہلانے کے باعث زلزلہ
سب مقامات پر آنا چاہیے اور ایسا وقوع میں نہیں آتا
تو کذابین نے اس کا جواب بھی تیار کر لیا۔ علامہ ابن
القیم الجوزی فرماتے ہیں کہ اس قسم کی روایات میں سے
ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک جنیہ حضور کی خدمت میں آیا
کرتی تھی ایک بار اسے دیر ہو گئی آپ نے دیر ہونے کی وجہ
دریافت کی اس نے عرض کیا ہندوستان میں ایک میت کا
انتقال ہو گیا تھا میں اس کی تعزیت کے لئے گئی تھی،
میں نے راہ میں ابلیس کو ایک پتھر پر نماز پڑھتے
دیکھا میں نے اس سے کہا تو کیوں آدم کو گمراہ کرتا پھرتا ہے
اس نے کہا اس بات کو چھوڑ میں نے کہا تو تو نماز پڑھ رہا
ہے اس نے جواب دیا اے فارغہ مجھے خدا سے یہ امید ہے
کہ اگر میں اپنی قسم پوری کردوں گا۔ تو وہ میری مغفرت
فرمادے گا اور نماز میں اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آج ہنستے
نہیں دیکھا۔ ابن عدی نے کامل میں اس سند کے
ساتھ عبدالمومن بن احمد، ابن لہیعہ، ابوالزبیر
جابرؓ سے روایت کیا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ ابن

هٰذَا وَمِنْ هٰذَا اَحَادِیْثُ حَامِدِ بْنِ الْهَیْثَمِ بْنِ الْاَقْیَسِ عَنْ اِبْلِیْسَ الْحَدِیْثُ الطَّوِیْلُ وَنَحْوُهٗ۔

لہیعہ کی کتابوں میں کیا غلط ملط ہوا اور نہ ابن لہیعہ حدیث کو بہت زیادہ جاننے والے تھے کجا کہ ان پر اس قسم کی تہمت لگائی جائے۔

**فائدہ۔** امام ذہبی ابن لہیعہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ اس سے ابن المبارک، ابن وہبؒ، ابن عجلانؒ اور ابو عبد الرحمان بن المزی نے روایت کی ہے۔ اور اخیر میں انہیں وہم ہونے لگا تھا اور ان کی کتابیں جل گئیں تھیں۔ تو جن لوگوں نے ان سے ان کی کتابیں جلنے سے قبل روایت کی تو ان کی روایت صحیح ہے اور قدماء میں سے اوزاعیؒ، شعبہؒ، سفیانؒ، عمرو بن الحارث اور اسحاق بن موسیٰؒ ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔ مصر میں ابن لہیعہؒ جیسا کثرت حدیث، ضبط اور اتقان میں کوئی نہ تھا۔ احمد بن صالحؒ کہتے ہیں۔ کہ وہ صحیح روایت کرنے والے اور علم کے طلبگار تھے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں۔ ابن لہیعہؒ کے پاس اصول ہیں اور ہمارے پاس فروع۔ عثمان بن صالح کہتے ہیں ان کا گھر اور کتابیں جل گئیں۔ لیکن ان کے اصول باقی رہے۔ لیکن ایک جماعت ان کی تضعیف کرتی ہے۔ سعید بن ابی مریم کہتے ہیں۔ ان کی کوئی کتاب نہیں جلی، بلکہ وہ ضعیف تھے بخاریؒ مسلمؒ اور نسائی نے ان کی کوئی روایت نہیں لی۔ یحییٰ بن سعیدؒ القطان انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ قوی نہیں۔ ابو زرعہ ان کی شروع اور تاخیر روایات کو برابر قرار دیا کرتے تھے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں متابعات میں ان کی حدیث روایت کی جاتی ہے۔ لیکن ان کی حدیث حجت نہیں۔

وَحَدِيثُ زَرْنَبِ بْنِ بَعْبَرٍ تَمْلًا قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ حَدِيثُ زَرْنَبٍ بَاطِلٌ۔

اسی طرح زرنب بن بعبر تملا کی روایت ابن الجوزی رح فرماتے ہیں۔ حدیث زرنب باطل ہے۔

# فَصْلٌ

وَمِنْهَا مُخَالَفَةُ الْحَدِيثِ لِصَرِيحِ الْقُرْآنِ كَحَدِيثِ مِقْدَارِ الدُّنْيَا وَأَنَّهَا سَبْعَةُ آلَافِ سَنَةٍ وَنَحْنُ فِي الْأَلْفِ السَّابِعَةِ وَهٰذَا مِنْ أَبْيَنِ الْكَذِبِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ صَحِيحًا لَكَانَ كُلُّ أَحَدٍ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ لِلْقِيَامَةِ مِنْ وَقْتِنَا هٰذَا مِائَتَانِ وَاحِدٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُولُ يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا الْآيَةَ قُلْتُ تَحْقِيقُ هٰذَا الْحَدِيثِ قَدْ تَصَدّٰى الْجَلَالُ السُّيُوطِيُّ فِي رِسَالَةٍ سَمَّاهَا الْكَشْفُ عَنْ مُجَاوَزَةِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْأَلْفَ وَحَاصِلُهُ أَنَّهُ يُسْتَفَادُ

ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ حدیث صریح قرآن کے مخالف ہو جیسا کہ وہ حدیث جس میں مقدار دنیا کو بیان کیا گیا ہے کہ اس کی مقدار سات ہزار سال ہے اور ہم ساتویں ہزار میں ہیں یہ نہایت صاف طور پر جھوٹ ہے کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو ہر ایک اس بات کو جان لیتا کہ قیامت میں کتنا وقت باقی ہے کیونکہ اس وقت سات ہزار دو سو اکیاون سال گذر چکے ہیں علامہ ابن القیم الجوزی اپنا وقت ظاہر فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا الآیۃ لوگ آپ سے آکر دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کا وقوع کب ہوگا آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم تو میرے خدا ہی کے پاس ہے وہ اسے اپنے وقت پر ہی ظاہر فرمائے گا ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کی تحقیق سیوطی رح نے ایک رسالہ میں جس کا نام الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ

مِنَ الْحَدِيثِ إِثْبَاتُ قُرْبِ الْقِيَامَةِ وَمِنَ الْآيَاتِ نَفْيُ تَعْيِينِ مِلْكِ السَّاعَةِ فَلَا مُنَافَاةَ وَزُبْدَتُهُ أَنَّهُ لَا يَتَجَاوَزُ عَنِ الْخَمْسِ مِائَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ ‎

الالف ہے اس میں خوب وضاحت کی ہے وہ فرماتے ہیں قرب قیامت تو احادیث سے ثابت ہے لیکن آیات قرآنیہ تعیین وقت کی نفی کرتی ہیں اور ان میں باہم کوئی منافات نہیں اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پندرہ سو سال سے متجاوز نہ ہوگی ؀

**فائدہ** سیوطی کا یہ خیال کہ ۱۵۰۰ھ سے متجاوز نہ ہوگی۔ یہ صریحاً باطل ہے۔ اس لئے کہ جن آیات قرآنیہ اور احادیث سے تعین وقت کی نفی کر رہے ہیں۔ تو یہ پندرہ سو کی تعیین کیسے ثابت ہوئی۔ اور جب ہم قیامت کی ان بڑی علامات پر نظر ڈالتے ہیں جو کہ اکثر احادیث میں آتی ہیں۔ تو سب سے پہلی علامت قسطنطنیہ کا ہاتھ سے نکل جانا اور حرمین تک کفار کا قابض ہو جانا ہے۔ اس کے بعد مہدی کا ظہور، دجال کا ظہور اور حضرت عیسٰی کی آمد اور روئے زمین پر بجز اسلام کے کسی مذہب کا باقی نہ رہنا، یاجوج وماجوج کا ظہور یہ سب قیامت کی اولین علامت ہیں۔ حضرت عیسٰی کے انتقال کے بعد دوبارہ فسق وفجور کا شروع ہونا۔ حتی کہ کفر اور بت پرستی کا عام ہونا یہ دوسری علامات ہیں۔ بالکل آخری علامات ہیں۔ دابۃ الارض کا ظہور۔ روئے زمین پر کسی مسلم کا وجود باقی نہ رہنا۔ اور پھر مغرب سے سورج نکلنا کہ اس کے بعد توبہ قبول نہ ہوگی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ اس کے سو سال بعد قیامت قائم ہوگی۔ بقول جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالے علیہ اب زائد سے زائد قیامت میں ۱۲۱ سال

باقی رہ گئے ہیں اور ابھی پہلی علامت بھی ظاہر نہیں ہوئی تو یہ تعلیل عقلاً و نقلاً ہر طرح باطل ہے ٭

قَالَ وَقَدْ جَاهَرَ بِالْكَذِبِ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي فِي زَمَانِنَا الْعِلْمَ وَهُوَ مُتَشَبِّعٌ بِمَا لَمْ يُعْطَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قِيلَ لَهُ فَقَدْ قَالَ فِي حَدِيثِ جِبْرَئِيلَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فَحَرَّفَهُ عَنْ مَوْضِعِهِ وَقَالَ مَعْنَاهُ أَنَا وَأَنْتَ نَعْلَمُهَا وَهٰذَا مِنْ أَعْظَمِ الْجَهْلِ وَأَقْبَحِ التَّحْرِيفِ وَالنَّبِيُّ أَعْلَمُ بِاللهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ لِمَنْ كَانَ يَظُنُّهُ أَعْرَابِيًّا أَنَا وَأَنْتَ نَعْلَمُ السَّاعَةَ إِلَّا أَنْ يَقُولَ هٰذَا الْجَاهِلُ أَنَّهُ كَانَ يَعْرِفُ أَنَّهُ جِبْرَئِيلُ فَرَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الصَّادِقُ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا جَاءَنِي فِي صُورَةٍ إِلَّا عَرَفْتُهُ غَيْرَ هٰذِهِ

ابن القیم الجوزی فرماتے ہیں ان لوگوں نے تو جھوٹ پہ کمر باندھ لی جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں اس کا علم حاصل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ قیامت کب واقع ہوگی جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ کیسے ممکن ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث جبرئیل میں تو یہ فرمایا ہے جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا انہوں نے اس کے مقصد میں تحریف کی اور بولے اسکے معنی یہ ہیں کہ میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے یہ بہت بڑی جہالت اور بہت بڑی تحریف ہے حالانکہ حضور صلعم نے سائل کو جسے اعرابی تصور کیا جاتا تھا۔ تو آپ کو یہ جواب دینا چاہیئے تھا کہ میں بھی جانتا ہوں اور تو بھی جانتا ہے مگر یہ جاہل کہتا ہے کہ حضور یہ جانتے تھے کہ وہ سائل جبرئیل ہے، تو آنحضور اپنے اس سوال میں فی الواقع سچے ہیں قسم ہے اس ذات کی جبرئیل

الصورة وفي اللفظ الآخر ما شبه
علي غير هذه المرة وفي اللفظ
الآخر ردوا علي الأعرابي فذهبوا
فالتمسوا فلم يجدوا شيئا وإنما
علم النبي صلى الله عليه وسلم
إنه جبرئيل بعد مدة كما قال
عمر فلبثت مليا فقال عليه
الصلوة والسلام يا عمر أتدري
من السائل والمحرف يقول
علم وقت السؤال أنه جبرئيل
ولم يخبر الصحابة بذلك إلا بعد
مدة ثم قوله في الحديث ما
المسئول عنها بأعلم من السائل
يعم كل سائل ومسئول فكل
سائل ومسئول عن الساعة
هذا شأنهما ولكن هؤلاء الغلاة
عندهم أن علم رسول الله
منطبق على علم الله سواء بسواء
فكل ما يعلمه الله يعلمه رسوله

جب بھی میرے پاس کسی صورت میں آئے لیکن
میں نے انہیں ضرور پہچان لیا بجز اس صورت کے
اور دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ سوائے
اس بارے میں کبھی شبہ میں نہیں پڑا اور ایک
روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میرے پاس اس اعرابی
کو لوٹا کر لاؤ صحابہ تلاش کرنے کے لئے گئے لیکن
اسے نہ پا سکے اور ایک مدت کے بعد آنحضور
صلعم کو معلوم ہوا کہ یہ جبرائیل تھے جیسا کہ
حضرت عمر رضہ فرماتے ہیں حضور کچھ دیر کے بعد
اور نسائی کی روایت میں ہے کہ اس کا علم آپ
کو تین روز بعد ہوا۔ اور ابن ماجہ کی روایت
میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اے عمر رض تم جانتے ہو سائل
کون تھا۔ اور یہ کذاب یہ کہتا ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کے وقت ہی جان
لیا تھا کہ یہ جبرئیل ہیں اور صحابہ کو آپ نے ایک
مدت تک خبر نہ کی پھر حدیث میں حضور کا
یہ قول ما المسئول عنها باعلم من السائل یہ ہر
سائل و مسئول کو علم ہے تو قیامت کے بارے

واللہ تعالیٰ یقول وممن حولکم
من الاعراب منافقون ومن اھل
المدینۃ مردوا علی النفاق لا
تعلمھم وھذا فی براءۃ وھی من
اواخر ما نزل من القرآن فھذا و
المنافقون جیرانہ فی المدینۃ
انتھی ومن اعتقد تسویۃ علم
اللہ ورسولہ یکفر اجماعا کما لا یخفی
قال ومن ھذا حدیث عقد عائشۃ
لما ارسل فی طلبہ فاثاروا الجمل
ای ومما یوہن ما تقدم مرد
یبطل قول القائل حدیث
عائشۃ رض فقد ذکر العماد بن
کثیر فی تفسیرہ وھو من اکابر
المحدثین قال البخاری حدثنا
عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک
عن عبد الرحمن بن القاسم عن
ابیہ عن عائشۃ قالت خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں ہر سائل و مسئول اسی صفت سے متصف
ہوں گے یعنی لا علم ہوں گے۔ اور ابو ہریرہ رض کی
روایت کا یہ کذاب کیا جواب دے گا جس میں
آپ نے آیت قرآنیہ بھی تلاوت کی ان اللہ عندہ
علم الساعۃ الآیۃ لیکن یہ گمراہ کہتے ہیں کہ حضور کا
علم خداوندی پر منطبق ہے اور برابر سرابر ہے تو
جو بات اللہ جانتا تھا وہ بات اس کا رسول بھی
جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کچھ اعرابی لوگ
تمہارے ارد گرد منافق بھی ہیں۔ اور بعض اہل مدینہ
پکے منافق ہیں۔ اے نبی تم انہیں نہیں جانتے ہم
انہیں جانتے ہیں اور یہ آیت سورت برات کی ہے
اور یہ قرآن کے نزول کے لحاظ سے آخری سورت
ہے۔ اور منافقین مدینہ میں آپ کے پڑوسی تھے
تو جو شخص اس بات کا اعتقاد رکھے کہ اللہ اور اس
کے رسول کا علم مساوی ہے، وہ تمام علماء کے
نزدیک متفقہ طور پہ کافر قرار دیا جائے گا۔ جیسا
کہ یہ بات کسی سے مخفی نہیں ابن القیم جوزی فرماتے ہیں
اس کی ثبوت میں حدیث عقد عائشہ بھی ہے جب آپ نے اسے
تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجا اور اونٹ دوڑائے جو

فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ

کچھ پہلے تحریر ہو چکا ہے اس کی تائید اور قائل کے قول کے بطلان میں حدیث عائشہؓ بھی موجود ہے جو عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر میں جو اکابر محدثین سے ہیں ذکر کی ہے بخاری کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے یہ حدیث بیان کی انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمان سے اور عبدالرحمن نے قاسم سے اور قاسم نے عائشہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور کے ساتھ گئے جب ہم بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار گر گیا، آپ اسے تلاش کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رک گئے اور وہاں پانی نہ تھا اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا۔ ابوبکرؓ میرے پاس آئے اور حضور میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے ابوبکرؓ نے فرمایا اے عائشہ تو نے لوگوں کو روک لیا یہاں پانی نہیں اور ان کے پاس پانی نہیں، اور جو کچھ بھی اللہ نے چاہا انہوں نے مجھے برا بھلا کہا، اور ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ میری کوکھ میں مارنا شروع کیا اور میں اس باعث حرکت بھی نہیں کر سکتی کہ آنحضور کا سر میری ران پر رکھا ہوا تھا۔ جب صبح کو حضور اٹھے تو پانی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی، اسید بن حضیر بولے اے

فأنزل الله آية التيمم فقال
أسيد بن حضير ما هي بأول
بركتكم يا آل أبي بكر قالت فبعثنا
البعير الذي كنت عليه فوجدنا
العقد تحته قال ومن هذا أي
ومن هذا القبيل حديث تلقيح
التمر وقال ما أرى لو تركتموه لا
يضره شيئا فتركوه فجاء شيصا
فقال أنتم أعلم بدنياكم رواه
مسلم عن عائشة رض وقد قال
تعالى قل لا أقول لكم عندي
خزائن الله ولا أعلم الغيب فقال
ولو كنت أعلم الغيب لاستكثرت
من الخير ولما جرى لأم المؤمنين
عائشة ما جرى ورماها أهل
الإفك لم يكن يعلم حقيقة الأمر
حتى جاءه الوحي من الله تعالى
ببراءتها وعند هؤلاء الغلاة
أنه عليه الصلوة والسلام كان

اولاد ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت ہے، حضرت عائشہ
فرماتی ہیں، جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں
سوار تھی، تو ہم نے ہار اس کے نیچے پایا۔ ابن القیم
فرماتے ہیں اسی قبیل سے کھجور کے پیوند والی حدیث
ہے آپ نے فرمایا تھا میرا خیال ہے اگر تم یہ کام چھوڑ
تو تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا، صحابہ نے اسے ترک
کر دیا، اس پر پھل نہ آیا، آپ نے فرمایا تم اپنے دنیوی
کاموں کو زیادہ جانتے ہو اس حدیث کو مسلم نے عائشہ
سے روایت کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ فرما
دیجئے میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے
خزانے ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں، اور
فرمایا، اگر میں غیب جانتا ہوتا۔ تو اپنے لئے
بھلائیاں جمع کر لیتا، اور جب ام المومنین عائشہ
کے ساتھ واقعہ افک پیش آیا، اور لوگوں نے
آپ پر تہمت لگائی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
حقیقۃ الامر سے واقف نہ تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ
کی جانب سے وحی نازل ہوئی۔ اور یہ گمراہ فرقہ
یہ کہتا ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اصل
حال سے واقف نہ تھے۔ اور نعوذ باللہ حضور نے

يعلمون الحال وأنه غيرها بلا ريب
واستشار الناس في فراقها
ودعا الجارية فسألها وهو يعلم
الحال وقال لها إن كنت ألممت
بذنب فاستغفري الله وهو
يعلم علما يقينا أنها لم تلم
بذنب ولا ريب أن الحال
لهؤلاء على هذا الغلو اعتقادهم
أنه يكفر عنهم سيئاتهم و
يدخلهم الجنة وكلما غلوا
كانوا أقرب إليه وأخص به
فهم أعصى الناس لأمره وأشدهم
مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم
شبه ظاهر من النصارى غلوا
على المسيح أعظم الغلو وخالفوا
شرعه ودينه أعظم المخالفة
والمقصود أن هؤلاء يصدقون
بالأحاديث الكذب ويحرفون
الأحاديث الصحيحة

اس میں تغیر فرمایا حالانکہ حضور نے لوگوں سے
عائشہ رض کی جدائی کے بارے میں مشورہ کیا اور
اور ریحانہ کو بلا کر اس سے دریافت کیا اور عائشہ رض
سے فرمایا اگر تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ تو اللہ سے
استغفار کر۔ اور بقول ان گمراہوں کے حضور ؐ
یقینی طور پر جانتے تھے۔ کہ عائشہ رض نے کوئی
گناہ نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں
کہ ان گمراہوں کا اعتقاد تو یہ ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے گناہوں کو مٹائیں
گے۔ اور انہیں جنت میں داخل کریں گے،
تو یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے فرمان اور سنت کے دنیا میں سب سے زیادہ
مخالف ہیں اور اس عقیدے میں یہ نصاری
کے مشابہ ہیں، جیسے انہوں نے حضرت عیسٰی کے
بارے میں غلو کیا۔ اور ان کی شریعت اور دین
کی مخالفت کی۔ اسی طرح یہ لوگ جھوٹی حدیثوں
کی تصدیق کرتے اور صحیح روایات میں
تحریف کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالے اپنے
دین کا والی ہے۔ وہ ان لوگوں کے ذریعے

وَاللّٰهُ وَلِيُّ دِيْنِهٖ فَهُوَ يُقِيْمُ مَنْ يَقُوْمُ لَهٗ بِحَقِّ النَّصِيْحَةِ ۔

اسے قائم رکھے گا۔ جو حق پر گامزن ہیں۔

# فصل

وَيُشْبِهُ هٰذَا مَا وَقَعَ فِيْهِ الْغَلَطُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ الْحَدِيْثَ وَهُوَ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَلٰكِنْ وَقَعَ فِيْهِ الْغَلَطُ فِيْ رَفْعِهٖ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ كَعْبِ الْاَحْبَارِ كَذٰلِكَ قَالَ الْاِمَامُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهِ الْكَبِيْرِ وَقَالَهٗ غَيْرُهٗ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْضًا وَهُوَ كَمَا قَالُوْا لِاَنَّ اللّٰهَ اَخْبَرَ اَنَّ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَتَضَمَّنُ اَنَّ مُدَّةَ التَّخْلِيْقِ سَبْعَةُ اَيَّامٍ وَمِنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يُرْوٰى فِيْ

اور اسی کے مشابہ ابو ہریرہ کی وہ روایت بھی ہے، جس میں غلطی واقع ہوئی ہے، اللہ تعالے نے مٹی کو ہفتہ کے روز پیدا فرمایا۔ یہ روایت صحیح مسلم میں ہے۔ لیکن اس میں یہ غلطی ہوئی کہ اسے مرفوع قرار دے دیا گیا، حالانکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہ تھا۔ بلکہ کعب الاحبار کا قول تھا۔ جیسا کہ امام الحدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری نے تاریخ الکبیر میں فرمایا ہے اور اس بات کی دیگر علماء نے بھی وضاحت کی ہے۔ اور چونکہ روایت میں ہے کہ اللہ تعالے نے اس امر کی خبر دی کہ ہم نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان جتنی اشیاء ہیں۔ انہیں چھ روز میں پیدا کیا، اور یہ حدیث اس امر کو متضمن ہے کہ مدت تخلیق چھ روز ہے اسی قسم کی روایات میں سے وہ روایت بھی ہے

الصَّخرةِ اَنّها عرشُ اللهِ الادنیٰ تعالی اللهُ عن کذبِ المفترین ولمّا سمع عروۃُ بنُ الزبیرِ هذا قال سبحان اللهِ تعالی الذی وسع کرسیُّه السمٰوات والارض وتکونُ الصخرۃُ عرشُه الادنیٰ وکلُّ حدیثٍ فی الصخرۃِ فهو کذبٌ مفتری والقدمُ الذی فیها کذبٌ موضوعٌ ممّا عملته ایدی المزوّرین وارفعُ شیءٍ فی الصخرۃِ انّها کانت قبلۃَ الیهودِ وهی فی المکانِ کیومِ السبتِ فی الزمانِ ابدل اللهُ بها لهذهِ الامّۃِ الکعبۃَ البیتَ الحرامَ ولمّا اراد امیرُ المؤمنین عمرُ بنُ الخطّابِ رضی اللهُ عنه ان یبنی المسجدَ الاقصیٰ استشار الناسَ هل یجعله امامَ الصخرۃِ او خلفها فقال له کعبٌ یا امیرُ

کہ جو یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کا عرش ایک چھوٹے سے پتھر پر تھا، یہ بھی ان تہمت بازوں کا ایک جھوٹ ہے جب عروہ بن الزبیرؓ نے اس روایت کو سنا تو فرمایا پاک ہے وہ خدا جس کی کرسی زمین وآسمان کو وسیع ہے، تو اس کا عرش ایک پتھر کیسے ہو سکتا ہے، تو جتنی حدیثیں پتھر کے بارے میں آئی ہیں سب جھوٹ ہیں اور یہ سب زائرین کا کذب ہے اور صخرہ کے بارے میں سب سے بلند شئے یہ ہے کہ وہ یہود کا قبلہ تھا۔ اور اس کی مقام کے طور پر وہی حیثیت ہے جو دنوں میں سنیچر کی۔ اللہ تعالے نے اسی صخرہ کو امت محمدیہ کے لئے کعبہ سے بدل دیا ہے، جب امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا ارادہ فرمایا، تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ مسجد کو صخرہ سے آگے رکھا جائے یا پیچھے۔ کعب الاحبار نے عرض کیا اے امیر المومنین مسجد کو صخرہ کے پیچھے بنائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے یہودیہ کے بیٹے۔ تجھ میں اب تک یہودیت باقی ہے

الْمُؤْمِنِيْنَ اِبْنِهٖ خَلْفَ الصَّخْرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْيَهُوْدِيَّةِ خَالَطَتْكَ يَهُوْدِيَّةٌ بَلْ اِبْنِهٖ اَمَامَ الصَّخْرَةِ حَتّٰى لَا يَسْتَقْبِلَهَا الْمُصَلُّوْنَ فَبَنَاهُ حَيْثُ هُوَ الْيَوْمَ وَقَدْ اَكْثَرَ الْكَذَّابُوْنَ مِنَ الْوَضْعِ فِيْ فَضَائِلِهَا وَفَضَائِلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالَّذِيْ صَحَّ فِيْ فَضْلِهٖ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَقَوْلُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَدْ سَئَلَهٗ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ فَقَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى اَلْحَدِيْثُ وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو لَمَّا بَنٰى سُلَيْمَانُ الْبَيْتَ سَاَلَ رَبَّهٗ ثَلٰثًا سَاَلَهٗ

بلکہ میں مسجد صخرہ کے آگے بناؤں گا۔ تاکہ کوئی نمازی اس کی جانب منہ نہ کر سکے تو پھر اسے ویسے بنایا جیسے آج موجود ہے۔ اور اکثر کذابین نے اس صخرہ اور بیت المقدس کے فضائل میں احادیث وضع کر ڈالیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس کی فضیلت ثابت ہے وہ صرف اتنی ہے کہ سوائے تین مسجدوں کے قصد رحال (سفر) نہ کیا جائے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ۔ اور میری یہ مسجد۔ یہ روایت صحیحین میں ہے۔ اور ابوذرؓ کی روایت میں ہے، کہ آپ سے دریافت کیا گیا۔ دنیا میں سب سے پہلے مسجد کونسی بنائی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام۔ عرض کیا گیا اس کے بعد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ یہ بھی متفق علیہ ہے اور عبداللہ بن عمرو کی حدیث جب سلیمان نے مسجد اقصیٰ بنائی تو تین باتوں کا خدا سے سوال کیا۔ ایک تو اس امر کا کہ ان کو ایسا حکم عطا کیا جائے جو دوسرے کو نہ ہو۔ دوسرے اس حکومت کا سوال کیا

حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأَعْطَاهُ
إِيَّاهُ وَسَأَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
مِنْ بَعْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَسَأَلَهُ
أَنْ لَا يَؤُمَّ أَحَدٌ هٰذَا الْبَيْتَ
لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ فِيْهِ إِلَّا رَجَعَ
مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ
وَأَنَا أَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أَعْطَاهُ
ذٰلِكَ وَهُوَ فِيْ مُسْنَدِ أَحْمَدَ وَ
صَحِيْحِ الْحَاكِمِ وَفِي الْبَابِ حَدِيْثٌ
لَا يَعْدُوْنَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهِ وَهُوَ
حَدِيْثٌ مُضْطَرِبٌ إِنَّ الصَّلٰوةَ
فِيْهِ يُفَضَّلُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ صَلٰوةٍ
وَهٰذَا مُحَالٌ لِأَنَّ مَسْجِدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ
مِنْهُ وَالصَّلٰوةُ فِيْهِ يُفَضَّلُ
عَلٰى غَيْرِهِ بِأَلْفِ صَلٰوةٍ وَقَدْ
رُوِيَ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ
التَّفْضِيْلُ بِخَمْسِمِائَةٍ وَهُوَ أَشْبَهُ

جو ان کے بعد کسی کو حاصل نہ ہو تیسرا سوال
یہ تھا کہ جو اس گھر کی امامت صرف نماز کی
غرض سے کرے تو اسے گناہ سے ایسا پاک کر
دیجیے، جیسا کہ وہ آج ہی جنا گیا ہو حضورؐ
فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ خدا نے انہیں
یہ بات بھی عطا فرمائی۔ یہ حدیث مسند احمدؒ
اور صحیح للحاکم میں ہے۔ اس مضمون میں ایک
اور بھی حدیث ہے، جو ان سے کم درجہ
کی ہے جسے ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں
روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث مضطرب ہے
اس حدیث میں ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نماز
پچاس ہزار نماز سے زائد کا درجہ رکھتی ہے
اور یہ محال ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی مسجد اس سے افضل ہے اور اس میں
نماز پڑھنا دیگر مساجد سے ایک ہزار درجہ زیادہ
ہے۔ اور بیت المقدس کے بارے میں جو حدیث
پانچ سو نمازوں کی ہے وہ زیادہ صحیح ہے
اور یہ بات صحیح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم کو معراج میں مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔ اور

| | |
|---|---|
| وَصَحَّ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ | آپ نے اس میں نماز پڑھی۔ اور اس نماز میں |
| أُسْرِيَ بِهِ إِلَيْهِ وَأَنَّهُ صَلّٰى فِيْهِ | تمام انبیاء کی امامت فرمائی۔ اور براق کو دروازے |
| وَأَمَّ الْمُرْسَلِيْنَ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ | کے ایک حلقہ سے باندھا اور وہیں سے اوپر |
| وَرَبَطَ الْبُرَاقَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ ثُمَّ عَرَجَ | تشریف لے گئے۔ اور یہ بات بھی حضور سے |
| مِنْهُ وَصَحَّ عَنْهُ أَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ | صحیح طور پر ثابت ہے۔ کہ مسلمان یاجوج |
| يَتَحَصَّنُوْنَ بِهِ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ | و ماجوج سے پناہ لیں گے۔ یہ وہ احادیث |
| فَهٰذَا الْمَجْمُوْعُ مَا صَحَّ فِيْهِ مِنَ | ہیں جو اس بارہ میں صحیح طور پر ثابت ہیں ملا علی |
| الْأَحَادِيْثِ قُلْتُ وَكَذَا ثَبَتَ | قاری فرماتے ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی ثابت |
| أَنَّ الْمَهْدِيَّ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ | ہے کہ مہدی مسلمانوں کے ساتھ اسی میں |
| يَتَحَصَّنُوْنَ بِهِ مِنَ الدَّجَّالِ وَ | دجال سے پناہ حاصل کریں گے اور حضرت |
| أَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ | عیسیٰ مسجد شام کے منارہ پر نازل ہوں گے |
| مِنْ مَنَارَةِ مَسْجِدِ الشَّامِ فَيَأْتِيْ | اور وہ آکر دجال کو قتل کریں گے، پھر مسجد |
| فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَدْخُلُ | اقصٰی میں داخل ہوں گے۔ اور اس وقت نماز |
| الْمَسْجِدَ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ | کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ مہدی ان سے آگے بڑھنے |
| فَيَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ تَقَدَّمْ يَا رُوْحَ | کے لئے عرض کریں گے۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے |
| اللّٰهِ فَيَقُوْلُ إِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ | یہ نماز تمہارے لئے قائم کی گئی ہے |
| أُقِيْمَتْ لَكَ فَيَتَقَدَّمُ الْمَهْدِيُّ | مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ |
| وَيَقْتَدِيْ بِهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ | ان کی اقتدا کریں گے۔ یہ بات ثابت |
| إِشْعَارًا بِأَنَّهُ مِنْ جُمْلَةِ الْأَئِمَّةِ | کرنے کے لئے کہ مہدی بھی آئمہ میں داخل |

ثُمَّ يُصَلِّي عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ۔

ہیں۔ پھر ہمیشہ عیسٰی علیہ السلام نماز پڑھاتے رہیں گے۔

**فائدہ:** جہاں تک ابن ماجہ کی روایت کا تعلق ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسجد اقصیٰ مسجد نبوی سے افضل ہے۔ بلکہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میری مسجد اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کا درجہ رکھتا ہے۔ ہاں ابوالدرداء کی ایک روایت سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسجد نبوی میں ایک ہزار نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار کا ثواب ملتا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ میں نہیں۔ بلکہ طبرانی اور مسند بزار میں ہے۔ اور بزار نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

# فَصْلٌ

وَمِنْهَا اَحَادِيْثُ صَلَوَاتِ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ كَصَلٰوةِ يَوْمِ الْاَحَدِ وَلَيْلَةِ الْاَحَدِ وَيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَلَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ اِلٰى اٰخِرِ الْاُسْبُوْعِ كُلُّ اَحَادِيْثِهَا كَذِبٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَعْضُ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ اَحَادِيْثُ صَلٰوةِ الرَّغَائِبِ اَوَّلَ جُمُعَةٍ مِنْ رَجَبٍ كُلُّهَا كَذِبٌ وَاَمْثَلُهَا مَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

معرفت حدیث کا ایک اصول یہ بھی ہے۔ کہ دن رات کی جتنی نمازیں ہیں۔ مثلاً اتوار، پیر، منگل وغیرہ۔ اور ان کی راتوں کی نمازیں حتیٰ کہ پورے ہفتہ کی یہ سب موضوع ہیں۔ ان میں سے بعض پہلے گذر چکیں۔ اسی طرح صلوٰۃ الرغائب جو رجب کے پہلے جمعہ کو پڑھی جاتی ہے۔ یہ سب کی سب جھوٹ ہیں۔ اور اسی طرح وہ روایت جو عبدالرحمان بن مندہ نے اس سند کے ساتھ ابن جہضم علی بن

سَنَدُهٗ وَهُوَ مَصْنُوْعٌ عَنِ ابْنِ
جَهْضَمٍ وَهُوَ وَاضِعُ الْحَدِيْثِ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ
نِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا
خَلَفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ
رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِيْ
وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ اَلْحَدِيْثَ وَ
فِيْهِ لَا تَغْفُلُوْا عَنْ اَوَّلِ جُمُعَةٍ
مِنْ رَجَبٍ فَاِنَّهَا لَيْلَةٌ تُسَمِّيْهَا
الْمَلَائِكَةُ الرَّغَائِبَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ
الْمَكْذُوْبَ بِطُوْلِهٖ قَالَ ابْنُ
الْجَوْزِيِّ اتَّهَمُوْا بِهِ ابْنَ جَهْضَمٍ
وَنَسَبُوْهُ اِلَى الْكِذْبِ قَالَ وَ
سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَهَّابِ الْحَافِظَ
يَقُوْلُ رِجَالُهٗ مَجْهُوْلُوْنَ فَتَّشْتُ
عَلَيْهِمْ جَمِيْعَ الْكُتُبِ فَمَا وَجَدْتُهُمْ
قَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ بَلْ لَعَلَّهُمْ
لَمْ يُخْلَقُوْا قُلْتُ اِمَّا صَدْرُ الْحَدِيْثِ

محمد بن سعید البصری محمد بن سعید خلف
بن عبد اللہ الصنعانی حمید بن انس سے
مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ رجب اللہ کا
مہینہ ہے شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری
امت کا مہینہ ہے۔ لمبی حدیث۔ اور اس
میں یہ بھی ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ سے
غفلت نہ برتو۔ کیونکہ یہ ایسی شب ہے کہ جس
کا نام فرشتوں نے رغائب رکھا ہے۔ اور
ابن مندہ نے ایک لمبی جھوٹی حدیث بیان
کی۔ اس میں ابن مندہ سچے اور ابن جہضم واضع
الحدیث ہے۔ ابن الجوزی فرماتے ہیں لوگوں
نے ابن جہضم پر تہمت لگائی ہے۔ اور اسے
جھوٹ کی جانب منسوب کیا۔ ابن الجوزی رح
فرماتے ہیں۔ میں نے حافظ عبد الوہاب سے
سنا وہ فرماتے ہیں۔ اس کے تمام راوی
مجہول رجز حمید کے ہیں۔ میں نے تمام کتب
تلاش کیں۔ لیکن مجھے ان کا حال کہیں نہ ملا۔
ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کا شروع
کا حصہ کہ رجب اللہ کا مہینہ شعبان میرا

وَهُوَ قَوْلُهُ رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَ
شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ
أُمَّتِيْ فَقَدْ ذَكَرَهُ أَبُو الْفَتْحِ بْنُ
أَبِي الْفَوَارِسِ فِيْ أَمَالِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ
مُرْسَلًا كَمَا ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ
جَامِعِ الصَّغِيْرِ وَأَمَّا قَوْلُهُ وَكُلُّ
حَدِيْثٍ فِيْ ذِكْرِ صَوْمِ رَجَبَ وَ
صَلٰوةِ بَعْضِ اللَّيَالِيْ فِيْهِ فَهُوَ
كِذْبٌ مُفْتَرًى فَفِيْهِ بَحْثٌ إِذْ
قَدْ وَرَدَ فِيْ صِيَامِ رَجَبَ أَحَادِيْثُ
مُتَعَدِّدَةٌ وَلَوْ كَانَتْ ضَعِيْفَةً
لٰكِنَّهَا يَتَقَوّٰى بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَ
قَدْ ذَكَرْتُ نُبْذًا مِنْهُ مَا فِيْ رِسَالَةِ
الْأَدَبِ فِيْ رَجَبَ وَفِي الْقَوَامِ
لِلصُّوَّامِ أَيْضًا نَعَمْ بَعْضُ مَا
وَرَدَ فِيْهِ مَوْضُوْعٌ كَمَا بَيَّنَهُ بِقَوْلِهِ
لِحَدِيْثِ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ
أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبَ عِشْرِيْنَ
رَكْعَةً جَازَ عَلَى الصِّرَاطِ بِلَا حِسَابٍ

مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ
ہے، اسے ابوالفتح بن ابی الفوارس نے
اپنی امالی میں حسن سے مرسلاً روایت کیا
ہے جیسا کہ سیوطی جامع الصغیر میں لکھتے
ہیں، رہ گیا سیوطی کا یہ قول کہ رجب کے
روزے اور راتوں میں نمازوں کی جتنی
روایات ہیں سب جھوٹ ہیں۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر تہمت ہیں۔ تو اس میں بحث ہے اس
لئے کہ رجب کے روزوں کے بارے
میں متعدد احادیث موجود ہیں، اگرچہ
سب کی سب ضعیف ہیں۔ لیکن ایک
دوسرے کی تقویت کرتی ہیں، اور میں
نے انہیں ایک رسالہ میں جس کا نام رسالہ
الادب فی رجب اور القوام للصوام میں
ذکر کیا ہے۔ اگرچہ بعض روایات اس
میں موضوع بھی ہیں، اور یہ روایت کہ جو
رجب کی پہلی رات کو مغرب کے بعد بیس
رکعت نماز پڑھے گا، وہ پل صراط پر سے

| | |
|---|---|
| وَحَدِیْثُ مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ | بغیر حساب کے گذر جائے گا۔ اور یہ روایت |
| رَجَبَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْ | کہ جس نے رجب کا روزہ رکھا۔ اور دو رکعت |
| کُلِّ رَکْعَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ | نماز پڑھی۔ اور ہر رکعت میں سو بار سورت |
| وَفِی الثَّانِیَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ | اخلاص پڑھے۔ وہ اس وقت تک نہ مریگا |
| اللّٰهُ اَحَدٌ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی | جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے گے |
| مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ وَاَقْرَبُ | ابن القیم فرماتے ہیں اس میں سب سے |
| مَاجَاءَ فِیْهِ مَارَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ | بہتر وہ روایت ہے جو ابن ماجہ نے اپنی سنن |
| فِیْ سُنَنِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ | میں بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی |
| السَّلَامُ نَهٰی عَنْ صِیَامِ رَجَبَ | اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجب کے روزوں |
| قُلْتُ وَهُوَ مَحْمُوْلٌ عَلَی اعْتِقَادِ | سے منع فرمایا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے |
| وُجُوْبِهٖ کَمَا کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ | یہ وجوب کے اعتقاد پر محمول ہے جیسا کہ جاہلیت |
| وَاِلَّا فَلَمْ یَقُلْ اَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ | میں تھا، ورنہ کوئی عالم رجب میں روزے کی |
| بِکَرَاهَةِ صَوْمِهٖ | کراہت کا قائل نہیں۔ |

# فَصْلٌ

| | |
|---|---|
| وَمِنْ ذٰلِكَ اَحَادِیْثُ | ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی شعبان کی پندرھویں |
| صَلٰوةِ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ | شب کی نمازیں ہیں، جیسا کہ یہ حدیث اے علی |
| کَحَدِیْثِ یَا عَلِیُّ مَنْ صَلّٰی لَیْلَةَ | جو شعبان کی پندرھویں شب میں سو رکعت |
| النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِائَةَ | میں ایک ہزار بار قل ہو اللہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ |

رَكْعَةٍ بِأَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ
قَضَى اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ طَلَبَهَا
تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَسَاقَ خُرَافَاتٍ
كَثِيرَةً وَأُعْطِيَ سَبْعِينَ أَلْفَ
حَوْرَاءَ لِكُلِّ حَوْرَاءَ سَبْعُونَ أَلْفَ
غُلَامٍ وَسَبْعُونَ أَلْفَ وِلْدَانٍ
إِلَى أَنْ قَالَ وَيَشْفَعُ وَالِدَاهُ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي سَبْعِينَ
أَلْفًا وَالْعَجَبُ مِمَّنْ شَمَّ رَائِحَةَ
الْعِلْمِ بِالسُّنَّةِ أَنْ يَغْتَرَّ بِمِثْلِ
هَذَا الْهَذَيَانِ وَيُصَلِّيهَا وَهَذِهِ
الصَّلَاةُ وُضِعَتْ فِي الْإِسْلَامِ
بَعْدَ الْأَرْبَعِ مِائَةٍ وَنَشَأَتْ
مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَوُضِعَ لَهَا
عِدَّةُ أَحَادِيثَ مِنْهَا مَنْ قَرَأَ
لَيْلَةَ النِّصْفِ أَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَ
فِيهِ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةَ أَلْفَ
مَلَكٍ يُبَشِّرُونَهُ وَحَدِيثُ مَنْ

اس کی ہر وہ حاجت جو اس رات میں طلب
کریگا پوری فرمائیگا۔ اسی طرح اس روایت میں
راوی نے کافی خرافات بکی ہیں۔ اور اس روایت
میں یہ بھی ہے کہ اسے خدا ستر حوریں عطا کرے گا
ہر حور کے ساتھ ستر غلام اور ہر غلام کے ساتھ
ستر ہزار لڑکے ہوں گے۔ اور اس کے والدین
کو ستر ستر ہزار کی شفاعت کا اختیار دیا جائیگا
اور تعجب تو ان لوگوں سے ہے جنہیں علم حدیث
کی ذرا سی بھی خوشبو پہنچی ہے مگر وہ اس قسم کی کرامات
پر فخر کرتے اور اس نماز کو پڑھتے ہیں اور یہ
نماز اسلام میں چار سو سال بعد وضع کی گئی۔ اور
اس کی ابتدا بیت المقدس سے ہوئی۔ اور
اسی قسم کی کئی روایات شعبان کی پندرہویں
تاریخ کے بارے میں وضع کی گئیں ان میں ایک یہ
بھی ہے کہ جو پندرہویں شعبان کو رات میں ایک
ہزار بار قل ہو اللہ پڑھے بہت لمبی حدیث
ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ اس کے پاس
ایک لاکھ فرشتے بشارت دینے کے لئے بھیجتا ہے
اور یہ روایت کہ جو شعبان کی پندرہویں رات

صلى ليلة النصف من شعبان ثلث عشرة ركعة يقرأ في كل ركعة ثلاثين مرة قل هو الله احد شفع في عشرة قد استوجبوا النار وغير ذلك من الاحاديث التي لا يصح منها شيء۔

میں تیرہ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں تیس بار قل ہو اللہ پڑھے تو اسے دس آدمیوں کی شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہو گی۔ اور اسی قسم کی دیگر روایات ہیں کہ ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔

# فصل

ومنها ركاكة الفاظ الحديث وسماجتها بحيث يمجها السمع ويدفعها الطبع كحديث اربع لا يشبع من اربع انثى من ذكر وارض من مطر وعين من نظر واذن من خبر قلت رواه ابو نعيم في الحلية عن ابي هريرة رض وابن عدي والطبراني عن عائشة رضي الله عنها كما في الجامع الصغير الا انه قال وعالم من علم بدل واذن من خبر

معرفت حدیث کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ حدیث کے الفاظ رکیک اور گرے درجے کے ہوں کہ جنہیں نہ کان قبول کریں نہ طبیعت جیسا کہ یہ روایت کہ چار چیزوں کا چار چیزوں سے پیٹ نہیں بھرتا عورت کا مرد سے، زمین کا بارش سے، آنکھ کا دیکھنے سے اور کانوں کا خبر سے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ابو نعیمؒ نے حلیہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن عدیؒ اور طبرانیؒ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے

فالحديث ضعيف لا موضوع وحديث ارحموا عزيز قوم ذل وغني قوم افتقر وعالما يلاعب به الصبيان قلت وحديث الحاكة والاساكفة والصواغين او صنعة من الصنائع المباحة مكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ كيف يذم الله ورسوله الصنائع المباحة قلت قد يذم لما فيها من الامور المكروهة والمحرمة ليجتنب عنها كما بينته في شرح عين العلم من مراتب المكاسب قال ومن ذلك حديث من فارق الدنيا وهو سكران دخل القبر سكران ويبعث سكران ويؤمر به الى النار وهو سكران الى جبل او نهر يقال له سكران وحديث ان لله ملكا

اور اس میں تاخیر الفاظ کی جگہ یہ الفاظ ہیں کہ عالم کا علم سے، تو یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں۔ اور یہ حدیث کہ قوم کے عزیز پر رحم کرو اور غنی قوم وہ ہے جو فقیر ہو اور عالم وہ ہے جس سے بچے کھیلتے ہوں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ وہ احادیث جن میں مباح صنعتوں کی برائی آئی ہے وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے۔ اللہ یا رسول نے کسی مباح صنعت کی برائی بیان نہیں فرمائی۔ اور جن مکروہ اور محرمات کی برائی بیان کی گئی ہے اور ان سے احتراز کا حکم دیا گیا ہے، میں نے انہیں شرح عین العلم من مراتب المکاسب میں بیان کیا ہے
ابن القیم فرماتے ہیں اسی طرح یہ روایت کہ جو نشہ کی حالت میں مرے وہ قبر میں بھی حالت نشہ میں داخل ہوگا، اور قیامت کے روز بھی اسی طرح اٹھے گا اور حالت نشہ میں اسے دوزخ میں ایک پہاڑ یا نہر کی جانب لے جانے کا حکم دیا جائے گا جس کا نام سکران

اِسْمُهٗ عُمَارَةُ عَلٰی فَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتٍ طُوْلُهٗ مَدُّ بَصَرِهٖ یَدُوْرُ فِی الْبُلْدَانِ وَیَقِفُ فِی الْاَسْوَاقِ یُنَادِیْ لِیَغْلُوْ کَذَا وَکَذَا وَلِیَرْخُصْ کَذَا وَکَذَا وَحَدِیْثُ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَکًا مِنْ حِجَارَةٍ یُقَالُ لَهٗ عُمَارَةُ یَنْزِلُ عَلٰی حِمَارٍ مِنْ حِجَارَةٍ کُلَّ یَوْمٍ فَیُسَعِّرُ ۔

(نشہ) ہوگا۔ اور یہ حدیث کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک فرشتہ ہے جس کا نام عمارہ ہے۔ وہ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار جس کی لمبائی اس کی نگاہ کے برابر ہے شہروں میں گھومتا رہتا ہے اور بازاروں میں ٹھہر ٹھہر کر یہ آواز دیتا ہے۔ کہ فلاں فلاں شئے مہنگی ہو اور فلاں فلاں شئے سستی۔

# فَصْلٌ

وَمِنْهَا اَحَادِیْثُ ذَمِّ الْحَبَشَةِ وَالسُّوْدَانِ کُلُّهَا کَذِبٌ کَحَدِیْثِ دَعُوْنِیْ مِنَ السُّوْدَانِ اِنَّمَا الْاَسْوَدُ لِبَطْنِهٖ وَفَرْجِهٖ وَحَدِیْثُ الزِّنْجِیِّ اِذَا شَبِعَ زَنٰی وَاِذَا جَاعَ سَرَقَ قُلْتُ رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِیْهِ وَاِنَّ فِیْهِمْ سَمَاحَةً وَنَجْدَةً کَمَا فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَحَدِیْثُ

اسی طرح حبشہ اور سوڈان کی برائی میں جتنی روایات ہیں سب جھوٹ ہیں جیسا کہ یہ حدیث مجھے سوڈان کے ذکر سے چھوڑ دو۔ ان کا پیٹ بھی اور ان کی فرج بھی سیاہ ہوتی ہے اور زنگی کی روایت کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ تو زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے تو چوری کرتا ہے اور یہ حدیث کہ زنگی سے بچو وہ ایک بگڑی ہوئی مخلوق ہے اور یہ روایت کہ آپ نے کھانا دیکھا

| | |
|---|---|
| إِيَّاكُمْ وَالزِّنْجِيَّ فَإِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ وَحُلُوِيَّةٌ وَرَأَى طَعَامًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا قَالَ الْعَبَّاسُ لِلْحَبَشَةِ أُطْعِمُهُمْ قَالَ لَا تَفْعَلْ إِنْ جَاعُوا سَرَقُوا وَإِنْ شَبِعُوا زَنَوْا۔ | تو پوچھا یہ کس کے لئے ہے۔ عباسؓ نے عرض کیا یہ حبشیوں کے لئے ہے میں انہیں کھلاؤنگا آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ کیونکہ جب وہ بھوکے ہوتے ہیں تو چوری کرتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے تو زنا کرتے ہیں۔ |

# فَصْلٌ

| | |
|---|---|
| وَمِنْهَا أَحَادِيثُ ذَمِّ التُّرْكِ وَأَحَادِيثُ ذَمِّ الْخِصْيَانِ وَأَحَادِيثُ ذَمِّ الْمَمَالِيكِ كَحَدِيثِ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِي الْخِصْيَانِ خَيْرًا لَأَخْرَجَ مِنْ أَصْلَابِهِمْ ذُرِّيَّةً يَعْبُدُونَ اللّٰهَ قُلْتُ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَحَدِيثُ شَرُّ الْمَالِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ الْمَمَالِيكُ قُلْتُ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِسَنَدٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَمَا فِي جَامِعِ الصَّغِيرِ وَأَمَّا حَدِيثُ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ | اسی قسم کی وہ روایات ہیں جو ترکوں کی مذمت یا خصیوں کی مذمت یا غلاموں کی مذمت میں ہیں سب جھوٹ ہیں، مثلاً یہ روایت اگر اللہ یہ بات جان لیتا کہ خصیوں میں کیا خوبی ہے تو ان کی اولاد سے ایک ذریت پیدا فرماتا جو اللہ کی عبادت کرتی (یہ پہلے گذر چکی) اور یہ روایت کہ آخیر زمانہ میں بدترین مال غلام ہوں گے، ملا علی قاری فرماتے ہیں اسے ابو یعلی نے ابن عمرؓ سے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی جرح نہیں ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور یہ روایت کہ حبشہ کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں کیونکہ کعبہ کا خزانہ سوائے سو یقتین کے |

مِنَ الْحَبَشَةِ فَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ
فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكَذَا
حَدِيْثُ اُتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ
فَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَّسْلُبُ مِنْ اُمَّتِيْ
مُلْكَهُمْ وَمَا خَوَّلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بَنُوْ قَنْطُوْرَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ
وَقَنْطُوْرَا جَارِيَةُ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ
وَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا مِنْهُمُ التُّرْكُ
وَالصِّيْنُ كَذَا فِي النِّهَايَةِ

جو حبشہ سے ہوگا۔ کوئی نہ نکالیگا۔ اسے ابوداود
اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمرؓ سے روایت
کیا ہے۔ اسی طرح یہ روایت کہ ترکوں کو اس
وقت تک کے لئے چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں
چھوڑے رکھیں کیونکہ یہ سب سے پہلے میری
امت کا ملک چھینیں گے اور اللہ نے بنو قنطورا
کو چھوڑ رکھا ہے اسے طبرانی نے ابن مسعودؓ سے
روایت کیا ہے۔ اور قنطورا ابراہیم علیہ السلام
کی ایک باندی تھی جس کی اولاد میں ترک اور
اہل چین ہیں جیسا کہ نہایہ میں ہے۔

# فَصْلٌ

وَمِنْهَا اَنْ يَّقْتَرِنَ بِالْحَدِيْثِ
مِنَ الْقَرَائِنِ الَّتِيْ يُعْلَمُ بِهَا اَنَّهٗ
بَاطِلٌ مِثْلُ حَدِيْثِ وَضْعِ الْجِزْيَةِ
عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ فَهٰذَا كَذِبٌ مِنْ
عِدَّةِ وُجُوْهٍ اَحَدُهَا اَنَّ فِيْهِ
شَهَادَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَسَعْدٌ
قَدْ تُوُفِّيَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ

اور انہی علامات میں سے ایک علامت
یہ بھی کہ قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ
حدیث باطل ہے۔ مثلاً اہل خیبر سے جزیہ کا
معاف کرنا یہ کئی وجوہات سے جھوٹ ہے
اول تو اس بنا پر کہ اس میں سعد بن معاذ کی
شہادت ہے اور سعد بن معاذ اس کی فتح سے
قبل غزوہ خندق و غزوہ بنی قریظہ میں

الْخَنْدَقِ وَثَانِيْهِمَا اَنَّ فِيْهِ وَكَتَبَ
مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ هٰكَذَا وَ
مُعَاوِيَةُ اِنَّمَا اَسْلَمَ زَمَنَ الْفَتْحِ
وَكَانَ مِنَ الطُّلَقَاءِ وَثَالِثُهَا اَنَّ
الْجِزْيَةَ لَمْ تَكُنْ نَزَلَتْ حِيْنَئِذٍ
وَلَا يَعْرِفُهَا الصَّحَابَةُ وَلَا الْعَرَبُ
وَاِنَّمَا نَزَلَتْ بَعْدَ عَامِ تَبُوْكَ
وَحِيْنَئِذٍ وَضَعَهَا النَّبِيُّ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَصَارٰى
نَجْرَانَ وَيَهُوْدِ الْيَمَنِ وَلَمْ تُؤْخَذْ
مِنْ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ لِاَنَّهُمْ وَادَعُوْهُ
قَبْلَ نُزُوْلِهَا ثُمَّ قُتِلَ مَنْ قُتِلَ
مِنْهُمْ وَجُلِيَ بَقِيَّتُهُمْ اِلٰى خَيْبَرَ
وَاِلَى الشَّامِ وَصَالَحَهُمْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اَهْلَ خَيْبَرَ قَبْلَ فَرْضِ
الْجِزْيَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْجِزْيَةِ
اسْتَقَرَّ الْاَمْرُ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ
وَابْتَدَاَ اَخْذَهَا عَلٰى مَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ
لَهُ مَعَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُلْحٌ فَمَنْ

میں شہادت پا چکے تھے۔ دوسری بات یہ
ہے۔ کہ جزیہ کی معافی کا حکم نامہ امیر معاویہ
نے لکھا۔ حالانکہ امیر معاویہؓ فتح مکہ کے روز
اسلام لائے۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں
جنہیں معاف کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات
یہ ہے کہ اس وقت تک جزیہ کا نزول نہ ہوا
تھا۔ صحابہ اور عرب اسے پہچانتے بھی نہ تھے
جزیہ کا نزول تبوک کے بعد ہوا۔ اور
اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے نصاریٰ نجران اور یہود
یمن پر جزیہ متعین فرمایا۔ کیونکہ انہوں
نے نزول جزیہ سے قبل بغاوت کی تھی
ان میں سے کچھ تو قتل کیے گئے۔ اور کچھ کو
شام اور خیبر کی جانب جلاوطن کر دیا گیا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر
سے نزول جزیہ سے قبل صلح فرما لی
تھی۔ لہذا اس صلح کو اپنے مقام پر
باقی رہنے دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے
ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح

هٰهُنَا وَقَعَتِ الشُّبْهَةُ فِي أَهْلِ خَيْبَرَ
رَابِعُهَا أَنَّ فِيهِ أَنَّهُ وَضَعَ عَنْهُمُ
الْكُلَفَ وَالسُّخَرَ وَلَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا كُلَفٌ وَلَا سُخَرٌ وَلَا
مُكُوسٌ خَامِسُهَا أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ
لَهُمْ عَهْدًا لَازِمًا بَلْ قَالَ نُقِرُّكُمْ
مَا شِئْنَا فَكَيْفَ يَضَعُ عَنْهُمُ الْجِزْيَةَ
الَّتِي يَصِيرُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ بِهَا عَهْدٌ
لَازِمٌ مُؤَبَّدٌ ثُمَّ لَا يَثْبُتُ لَهُمْ
أَمَانًا لَازِمًا مُؤَبَّدًا سَادِسُهَا أَنَّ
مِثْلَ هٰذَا مِمَّا يَتَوَفَّرُ الْهِمَمُ
وَالدَّوَاعِي عَلَى نَقْلِهِ فَكَيْفَ يَكُونُ
قَدْ وَقَعَ وَلَا يَكُونُ عِلْمُهُ عِنْدَ
حَمَلَةِ السُّنَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ
التَّابِعِينَ وَأَئِمَّةِ الْحَدِيثِ وَيَنْفَرِدُ
بِعِلْمِهِ وَنَقْلِهِ الْيَهُودُ سَابِعُهَا أَنَّ
أَهْلَ خَيْبَرَ لَمْ يَتَقَدَّمْ لَهُمْ مِنَ
الْإِحْسَانِ مَا يُوجِبُ وَضْعَ الْجِزْيَةِ
فَإِنَّهُمْ حَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَقَاتَلُوهُ

نہ کی تھی۔ ان پر جزیہ لگا دیا گیا۔ اس طرح
اہل خیبر کے واقع میں شبہ واقع ہو گیا۔
چوتھی بات یہ بھی ہے۔ کہ اس روایت
میں یہ بھی ہے کہ ان سے تکلیف اور ماتحت
رہنا اٹھا دیا گیا۔ حالانکہ یہ اضافے
حضور کے زمانہ میں نہ تھے۔ پانچویں بات
یہ ہے۔ کہ ان کے لئے کوئی عہد معینہ
نہ تھا۔ بلکہ آپ نے فرمایا تھا ہم جو چاہے
تم سے اقرار کریں گے۔ تو آپ ان سے
جزیہ کیسے ہٹا سکتے تھے۔ جو تمام اہل ذمہ
کے لئے تھا۔ اور جب جزیہ نہ ہوا۔ تو ان
کے لئے لازمی امان بھی ثابت نہ ہوئی۔
چھٹی بات یہ ہے کہ اس کے نقل کرنے کے
جو دواعی ہونے چاہئیں تھے، وہ نہیں
پائے جاتے، کیونکہ اگر ایسا وقوع میں
آیا تھا تو سنت کے ناقلین یعنی صحابہ
تابعین اور آئمہ حدیث کو اس کا علم
ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ اس بات سے
صرف ایک ہی شخص واقف تھا اور اس

وَقَاتَلُوْا اَصْحَابَهٗ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَسَمُّوا النَّبِيَّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَالصَّلٰوةُ وَآوَوْا اَعْدَاءَهٗ
الْمُحَارِبِيْنَ لَهُ الْمُحَرِّضِيْنَ عَلٰى قِتَالِهٖ
فَمِنْ اَيْنَ يَقَعُ هٰذَا الْاِعْتِنَاءُ
بِهِمْ وَاِسْقَاطُ هٰذَا الْفَرْضِ جَعَلَهُ
اللّٰهُ عُقُوْبَةً لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ بِدِيْنِ
الْاِسْلَامِ ثَامِنُهَا اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَمْ يُسْقِطْهَا عَنِ
الْاَبْعَدِيْنَ عَنْهُ مَعَ عَدَمِ مُعَادَاتِهِمْ
لَهٗ كَاَهْلِ الْيَمَنِ وَاَهْلِ نَجْرَانَ
فَكَيْفَ يَضَعُ عَنِ الْخَيْبَرِيِّيْنَ
الْاَدْنَيْنَ مَعَ شِدَّةِ مُعَادَاتِهِمْ لَهٗ
وَكُفْرِهِمْ وَعِنَادِهِمْ وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ
اَنَّهٗ كُلَّمَا اشْتَدَّ كُفْرُ الطَّائِفَةِ وَ
تَغَلَّظَتْ عَدَاوَتُهُمْ كَانُوْا اَحَقَّ
بِالْعُقُوْبَةِ لَا بِاِسْقَاطِ الْجِزْيَةِ
تَاسِعُهَا اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
لَوْ اَسْقَطَ عَنْهُمُ الْجِزْيَةَ كَمَا ذَكَرُوْا

واقعہ کو یہود نے نقل کیا۔ ساتویں بات یہ ہے کہ اہل خیبر نے کوئی بھلائی نہ کی تھی جو ان سے جزیہ معاف کیا جاتا۔ بلکہ انہوں نے اللہ اس کے رسول اور صحابہ سے قتال کیا اور تلوار میان سے باہر کی، اللہ کے دشمنوں کو پناہ دی اور انہیں جنگ پر ابھارا تو ان سے یہ سلوک کیسے روا رکھا جا سکتا تھا اور یہ فرض کیسے ساقط ہو جاتا۔ اور جب کہ اللہ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان میں سے کوئی بھی اسلام نہ لایا۔ آٹھویں بات یہ ہے کہ حضورؐ نے جب اتنے دور کے لوگوں پر جو کہ دشمن بھی نہ تھے جزیہ قائم کیا جیسے اہل یمن اور اہل نجران، تو قریب کے یہ لوگ جو سخت مخالف اور دشمن تھے ان پر سے جزیہ کیسے معاف کیا جا سکتا تھا اور جب کہ یہ معلوم ہے کہ وہ کفر میں بھی سخت تھے اور عداوت میں بھی سب سے آگے تھے، تو وہ سزا کے مستحق ہوئے یا کہ معافی جزیہ کے۔ نویں بات یہ ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے جزیہ ساقط فرما دیا تھا۔ جیسا کہ ان

لكانوا من احسن الكفار حالا
ولم يحسن بعد ذلك ان يشترط
لهم اخراجهم من ارضهم وبلادهم
متى شاء فالزم اهل الذمة
الذين يقرون بالجزية لا يجوز
اخراجهم من ارضهم وديارهم
ما داموا ملتزمين لاحكام الذمة
فكيف اذا ادعى جانبهم باسقاط
الجزية واعفوا من الصغار الذى
يلحقهم باداءها فاى صغار بعد
ذلك اعظم من نفيهم من بلادهم
وتشتتهم فى ارض الغربة فكيف
يجتمع هذا وهذا عاشرها ان هذا
لو كان حقا لما اجمع الصحابة
والتابعون والفقهاء كلهم على
خلافهم وليس فى الصحابة رجل
واحد قال لا يجب الجزية على
الخيابرة ولا فى التابعين ولا فى
الفقهاء بل قالوا اهل خيبر وغيرهم

کا دعوے ہے۔ تو ان کا حال اور کفار سے بہتر ہونا چاہیئے تھا۔ تو یہ اقرار نہ فرماتے کہ ہم جب چاہیں گے تمہارے شہروں اور زمین سے نکال دیں گے۔ کیونکہ اہل ذمہ جب جزیہ کا اقرار کر لیتے ہیں۔ تو انہیں شہروں سے نہیں نکالا جاتا۔ جب تک وہ اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہیں۔ تو صحابہ کے اطراف میں جزیہ کیسے معاف کیا جا سکتا ہے۔ اور انہیں شہر بدر کرنے سے زیادہ بڑی بات کیا ہو گی۔ تو یہ دونوں باتیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔ دسویں بات یہ ہے کہ اگر یہ بات حق تھی۔ تو تمام صحابہ کرام۔ تابعین اور فقہاء اس کے خلاف فتوی دینے پر کیسے متفق ہو گئے۔ انہیں تو یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ اہل خیبر پر جزیہ نہیں حالانکہ انہوں نے یہ تصریح کی ہے۔ کہ وہ کتاب جس میں جزیہ کی معافی کا حکم ہے۔ وہ

| | |
|---|---|
| فِي الْجُزْئِيَّةِ سَوَاءٌ وَقَدْ صَرَّحُوْا بِأَنَّ | جھوٹ ہے۔ جیسا کہ ابو حامد رحمہ |
| هٰذَا الْكِتَابَ كَذِبٌ مَكْذُوْبٌ | قاضی ابو الطیب رحمہ اللہ تعالےٰ |
| كَالشَّيْخِ اَبِيْ حَامِدٍ وَالْقَاضِيْ اَبِي | اور قاضی ابو یعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ |
| الطَّيِّبِ وَالْقَاضِيْ اَبِيْ يَعْلٰى | وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ خطیب نے |
| وَغَيْرِهِمْ وَذَكَرَ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ | اس کتاب کا ذکر کرکے اسے |
| هٰذَا الْكِتَابَ وَبَيَّنَ اَنَّهُ كَذِبٌ مِّنْ | مختلف وجوہ سے جھوٹ ثابت کیا |
| عِدَّةِ وُجُوْهٍ ۔ | ہے۔ |

# فَصْلٌ

| | |
|---|---|
| فِيْ ذِكْرِ جَوَامِعَ وَضَوَابِطَ | معرفت حدیث کے اصول کلیہ |
| كُلِّيَّةٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَمِنْهَا اَحَادِيْثُ | اس قسم کی روایات میں سے کبوتر کی روایات |
| الْحَمَامِ بِالتَّخْفِيْفِ لَا يَصِحُّ مِنْهَا | ہیں جن میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ جیسے یہ |
| شَيْءٌ كَحَدِيْثِ كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ | حدیث کہ آپ کبوتر کو دیکھنا پسند فرماتے تھے |
| اِلَى الْحَمَامِ وَحَدِيْثُ كَانَ يُعْجِبُ | یا یہ روایت کہ آپ سبزہ، سنگترہ اور کبوتر |
| النَّظَرُ اِلَى الْخُضْرَةِ وَالْاُتْرُجِّ وَالْحَمَامِ | کی جانب دیکھنا پسند فرماتے تھے۔ ملا علی رحمہ |
| الْاَحْمَرِ قُلْتُ اَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ وَ | قاری فرماتے ہیں۔ اسے طبرانی، ابن السنی اور ابو |
| ابْنُ السُّنِّيِّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الطِّبِّ | نعیم نے طب میں ابو کبشہ سے ابن السنی اور ابو نعیم |
| عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاَبُوْ | نے علی رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کیا |
| نُعَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ | ہے کہ آپ سنگترہ اور سرخ کبوتر کی جانب دیکھنا |

| | |
|---|---|
| أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ | پسند فرماتے تھے۔ ابن السنی اور ابونعیم نے ابن عباسؓ |
| إِلَى الْأُتْرُجِّ وَكَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ إِلَى | سے روایت کیا ہے کہ سبزہ اور جاری پانی کیطرف |
| الْحَمَامِ الْأَحْمَرِ وَرَوَى ابْنُ السُّنِّيِّ | دیکھنا پسند فرماتے۔ جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔ ابن |
| وَأَبُونُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض كَانَ | القیم فرماتے ہیں اور یہ حدیث کہ ایک شخص نے آپ سے |
| يُعْجِبُهُ النَّظَرُ إِلَى الْخُضْرَةِ وَالْمَاءِ | تنہائی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا تو ایک جوڑا کبوتروں |
| الْجَارِي كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ | کا پال لے اور اس کے چوزوں سے کھیل۔ ایسے ہی یہ |
| وَحَدِيثُ شَكَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ | روایت کہ مقاصیص کبوتر پالا کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے |
| اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْدَةَ | بچوں سے جنات کو روکتے ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں |
| فَقَالَ لَهُ اتَّخِذْ زَوْجًا مِنْ | اس حدیث کو شیرازی نے القاب میں خطیب اور |
| حَمَامٍ فَانْسَكْ وَاصْبُتَ عَنْ | دیلمیؒ نے ابن عباسؓ سے اور ابن عدی نے انسؓ |
| فَرَاخِهِ وَحَدِيثُ اتَّخِذُوا الْحَمَامَ | سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ان |
| الْمَقَاصِيصَ فَإِنَّهَا تُلْهِي الْجِنَّ | مقاصیص کبوتروں کو اپنے گھروں میں رکھا |
| عَنْ صِبْيَانِكُمْ قُلْتُ رَوَاهُ الشِّيرَازِيُّ | کرو، کیونکہ یہ بچوں سے جنات کو روکتے ہیں۔ |
| فِي الْأَلْقَابِ وَالْخَطِيبُ وَالدَّيْلَمِيُّ | جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے۔ ابن القیم فرماتے |
| عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ | ہیں زکریا بن یحییٰ الساجی کہتے ہیں کہ ابوالبختری |
| أَنَسٍ بِلَفْظِ اتَّخِذُوا هٰذِهِ الْحَمَامَ | ایک روز رشید کے پاس گیا اور وہ کبوتر اڑا |
| الْمَقَاصِيصَ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّهَا تُلْهِي | رہا تھا۔ ہارون نے دریافت کیا۔ کیا تمہیں |
| الْجِنَّ عَنْ صِبْيَانِكُمْ كَذَا فِي الْجَامِعِ | کبوتروں کے بارے میں کوئی شئے یاد ہے |
| الصَّغِيرِ وَقَالَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى | وہ بولا مجھ سے ہشام نے اپنے والد سے |

السَّاجِيْ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَبَا الْبَخْتَرِيْ
دَخَلَ عَلَى الرَّشِيْدِ وَهُوَ يُطَيِّرُ الْحَمَامَ
فَقَالَ هَلْ تَحْفَظُ فِيْ هٰذَا شَيْئًا
فَقَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَ يُطَيِّرُ الْحَمَامَ فَقَالَ الرَّشِيْدُ
اُخْرُجْ عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنَّهُ مِنْ
قُرَيْشٍ لَعَزَلْتُهُ مِنَ الْقَضَاءِ قُلْتُ
هٰذَا عُذْرٌ بَارِدٌ فَاِنَّهُ اِذَا ثَبَتَ
عِنْدَهُ كِذْبُهُ لَا سِيَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَقَطَ عَدْلًا
وَاسْتَحَقَّ عَزْلَهُ قَالَ وَهُوَ الَّذِيْ
دَخَلَ الْمَهْدِيُّ فَوَجَدَهُ يَلْعَبُ
بِالْحَمَامِ فَرَوٰى لَهُ حَدِيْثًا لَا سَبَقَ
اِلَّا فِيْ خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ اَوْ
جَنَاحٍ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ
قَفَاكَ قَفَا كَذَّابٍ ثُمَّ اَمَرَ بِذَبْحِ
الْحَمَامِ وَقَالَ السَّبَبُ كَذِبٌ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

واسطے عائشہ رض سے یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ حضور صلعم کبوتر اڑایا کرتے تھے۔ رشید بولا میرے پاس سے دفعہ ہو جا۔ پھر بولا اگر یہ قریش سے نہ ہوتا۔ تو میں اسے قضا سے معزول کر دیتا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ ایک فضول عذر ہے۔ جب ہارون کے سامنے اس کا جھوٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہو چکا تھا۔ تو وہ عدالت سے ساقط ہو گیا۔ اور معزولی کے قابل تھا۔ زکریا بن یحیی الساجی کہتے ہیں یہ ابو البختری مہدی کے پاس گیا۔ اور اسے کبوتروں سے کھیلتے دیکھا۔ تو بولا۔ دوڑ صرف خف، نصل اور حافر اور پرندے میں ہے (خف سے مراد اونٹ ہے حافر سے مراد گھوڑا۔ اور نصل تیر کو کہتے ہیں) جب وہ باہر نکلا۔ تو مہدی بولا میں گواہی دیتا ہوں اس نے جھوٹ بولا۔ (پوری حدیث سوائے لفظ جناح کے صحیح تھی) پھر کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور بولا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا

قَالَ وَاَرْفَعُ شَيْءٍ جَاءَ فِيْهِ الْحَدِيْثُ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً قُلْتُ هٰذَا لَيْسَ بِمَوْضُوْعٍ كَمَا قَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ بَلْ يَرْتَقِيْ اِلَى الْحَسَنِ وَلَهُ شَوَاهِدُ ۔

سبب ہیں۔ ابن القیم فرماتے ہیں اسمیں سب سے بہتر یہ روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو کبوتر پر نگاہ لگائے دیکھا تو فرمایا ایک شیطان ہے جو شیطانہ پر نگاہ لگائے ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ موضوع نہیں بلکہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ درجہ حسن تک پہنچتی ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

## فصل

وَمِنْهَا اَحَادِيْثُ اِتِّخَاذِ الدَّجَاجِ لَيْسَ فِيْهَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ كَحَدِيْثِ الدَّجَاجُ غَنَمُ فُقَرَاءِ اُمَّتِيْ وَحَدِيْثُ اَمَرَ الْفُقَرَاءَ بِاتِّخَاذِ الدَّجَاجِ وَالْاَغْنِيَاءَ بِاتِّخَاذِ الْغَنَمِ قُلْتُ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَرَ الْاَغْنِيَاءَ بِاتِّخَاذِ الْغَنَمِ وَاَمَرَ الْفُقَرَاءَ بِاتِّخَاذِ الدَّجَاجِ وَقَالَ عِنْدَ اتِّخَاذِ الْاَغْنِيَاءِ الدَّجَاجَ يَاْذَنُ اللّٰهُ بِهَلَاكِ الْقُرٰى قَالَ

اسی قسم کی روایات میں سے مرغی پالنے کی روایات بھی ہیں جن میں سے کوئی روایت بھی صحیح نہیں مثلاً یہ روایت کہ مرغی میری امت کے فقراء کی بکری ہے، اور یہ روایت کہ میں فقراء کو مرغی پالنے اور امراء کو بکری پالنے کا حکم دیتا ہوں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کو بکری پالنے اور فقراء کو مرغی پالنے کا حکم دیا، اور فرمایا جب امراء مرغی پالتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ گاؤں کی تباہی کی اجازت فرما دیتے ہیں۔ دمیری کہتے ہیں اس کی

النُّمَیْرِیُّ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ عَلِیُّ بْنُ عُرْوَۃَ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ابْنُ حِبَّانَ کَانَ یَضَعُ الْحَدِیْثَ اَقُوْلُ وَالظَّاھِرُ اِنَّ الْحَدِیْثَ ضَعِیْفٌ لَا مَوْضُوْعٌ وَقَدْ شَرَحْتُ مَعْنَاہُ فِیْ بَھْجَۃِ الْاِنْسَانِ فِیْ مُھْجَۃِ الْحَیَوَانِ ٭

سند میں علی بن عروۃ الدمشقی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ حدیث وضع کیا کرتا تھا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ظاہر یہ ہے۔ کہ یہ موضوع نہیں، ضعیف ہے۔ میں نے اس کی تشریح بہجۃ الانسان فی بہجۃ الحیوان میں کی ہے ٭

**فائدہ** :۔ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے، زوائد السنن میں ہے کہ علی بن عروہ متروک ہے۔ اس کے علاوہ اس روایت میں ایک اور راوی عثمان بن عبد الرحمٰن جو مجہول ہے۔ تو یہ روایت اگر موضوع نہیں تو کم از کم متروک و مجہول ضرور ہے ہر طرح روایت ناقابل قبول ہوئی ٭

# فَصْلٌ

وَمِنْھَا اَحَادِیْثُ ذَمِّ الْاَوْلَادِ کُلُّھَا کَذِبٌ مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی اٰخِرِھَا کَحَدِیْثِ لَوْ رَبّٰی اَحَدُکُمْ بَعْدَ السِّتِّیْنَ وَمِائَۃٍ جَرْوَ کَلْبٍ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یُّرَبِّیَ وَلَدًا وَحَدِیْثُ اِذَا کَانَ الْوَلَدُ غَیْظًا وَالْمَطَرُ قَیْظًا وَحَدِیْثُ لَا یُوْلَدُ بَعْدَ سِتِّ مِائَۃٍ

اسی طرح اولاد کی مذمت کی کل روایات از اول تا آخر جھوٹ ہیں مثلاً یہ روایت اگر آدمی ساٹھ یا سو سال کے بعد کتے کا پلا پالے۔ تو وہ اولاد کی پرورش سے بہتر ہے۔ یا یہ روایت کہ جب لڑکا غصہ ہو اور بارش بند ہو جائے۔ ایسے ہی یہ روایت کہ چھ سو لڑکوں کے بعد اللہ کو کسی لڑکے

مَوْلُوْدٍ لِلّٰهِ فِيْهِ حَاجَةٌ. کی حاجت نہیں رہتی۔

# فَصْلٌ

وَمِنْهَا اَحَادِيْثُ التَّوَارِيْخِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَتِ الْاِشَارَةُ اِلَيْهَا وَهُوَ كُلُّ حَدِيْثٍ فِيْهِ اِذَا كَانَتْ سَنَةُ كَذَا وَكَذَا حَلَّ كَذَا وَكَذَا كَحَدِيْثِ يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ هَدَّةٌ تُوْقِظُ النَّائِمَ وَتُقْعِدُ الْقَائِمَ وَتَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُوْرِهَا وَفِيْ شَوَّالٍ مَهْمَهَةٌ وَفِيْ ذِي الْقَعْدَةِ تَمَيُّزُ الْقَبَائِلِ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَفِيْ ذِي الْحِجَّةِ تُرَاقُ الدِّمَاءُ وَحَدِيْثُ يَكُوْنُ صَوْتٌ فِيْ رَمَضَانَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ يَصْعَقُ لَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَيَصُمُّ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُلْتُ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مُرْسَلًا اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ

اسی قسم کی روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جن میں آئندہ کی تاریخ بیان کی گئی ہو ہم اس کی طرف پہلے بھی کچھ اشارہ کر چکے ہیں۔ ہر وہ حدیث جس میں یہ ہو کہ فلاں فلاں سنہ میں ایسا ہو گا جیسا کہ یہ روایت کہ رمضان میں ہدایت کرنے والے ہوں گے، جو سوتوں کو جگائیں گے بیٹھوں کو اٹھائیں گے۔ اور پردہ دار عورتوں کو پردہ سے باہر نکالیں گے۔ اور شوال میں کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور ذی القعدہ میں ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کو ممتاز کیا جائے گا۔ اور ذی الحجہ میں خون بہایا جائیگا۔ اور یہ روایت کہ رمضان میں ایک آواز ہوتی ہے جب اسکی آدھی رات ہوتی ہے اور جمعہ کی رات ہوتی ہے تو اس کے لئے ستر ہزار چیخنے اور ستر ہزار شامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اسے ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسلا روایت کیا ہے کہ

يكون في رمضان صوت وفي شوال همهمة وفي ذي القعدة تحارب القبائل وفي ذي الحجة ينتهب الحاج وفي المحرم ينادي مناد من السماء ألا إن صفوة الله من خلقه فلان يعني المهدي فاسمعوا له وأطيعوا رواه الحاكم وغيره عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده مرفوعا وفي ذي القعدة تجاذب القبائل و عامئذ ينهب الحاج فيكون ملحمة بمنى حتى يهرب صاحبهم فيبايع بين الركن والمقام وهو كاره يبايعه مثل عدة أهل بدر يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض يعني المهدي وحديث عند رأس مائة يبعث الله ريحا باردة يقبض الله فيها روح كل مؤمن وحديث إذا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں ایک آواز ہوتی ہے، شوال میں کوشش، ذی القعد میں قبائل کا محاربہ، ذالحجہ میں حاجی دوڑتے ہیں اور محرم میں آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اللہ کا برگزیدہ اس کی مخلوق سے فلاں ہے یعنی مہدی اس کی سنو اور اطاعت کرو، یعنی حاکم وغیرہ نے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے ذی القعد میں قبائل ایک دوسرے کی جانب کھینچتے ہیں، اور اسی وقت حاجی دوڑتے ہیں حتی کہ منا میں ایک جنگ کا سا میدان ہوتا ہے حتی کہ ایک دوسرے کا ساتھی دوڑتا ہے اور وہ رکن اور مقام کے درمیان بیعت کے لئے دوڑیگا اور وہ مجبوراً بیعت کر رہا ہوگا، ان کی تعداد اہل بدر کے برابر ہوگی، اس سے آسمان و زمین کا ٹھہرنے والا راضی ہوگا، مہدی۔ اور یہ روایت کہ ہر سو سال کے شروع پر اللہ تعالیٰ ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور اس میں ہر مومن کی روح قبض کرلے گا۔ اور یہ روایت کہ جب سنہ ۱۳۰ ہوگا، تو

كانت سنة ثلاثين ومائة كان
الغرباء قرآن في جوف ظالم
ومصحف في بيت قوم لا يقرءون
فيه ورجل صالح بين قوم سوء
وحديث إذا كانت سنة خمس
وثلاثين ومائة خرجت شياطين
حبسهم سليمان بن داود في
جزائر البحر فذهب منهم تسعة
أعشارهم إلى العراق يجادلونهم
بالقرآن وعشر بالشام وحديث
إذا كانت سنة خمسين ومائة
فخير أولادكم البنات وحديث
إذا كانت سنة ستين ومائة
كان كذا وكذا وحديث أصحابي
أهل إيمان وعمل إلى أربعين
وأهل بر وتقوى إلى الثمانين و
أهل تواصل وتراحم إلى العشرين
ومائة وأهل تدابر وتقاطع
إلى الستين ومائة ثم الهرج

قرآن ظالم کے پیٹ میں ایک مسافر کی طرح ہوگا، اور مصحف لوگوں کے گھروں میں رکھا ہوگا، لیکن اسے وہ پڑھیں گے نہیں اور نیک آدمی لوگوں کے درمیان برا ہوگا (۱۳۰ھ میں ایسا ہوا یا نہ ہوا لیکن اس وقت کا ماحول یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں) اور یہ روایت کہ جب ۱۳۵ھ ہوگا تو وہ شیاطین جنہیں سلیمان بن داؤد نے قید کیا تھا نکل آئیں گے۔ ان میں سے نو حصے عراق کی جانب چلے جائیں گے۔ اور قرآن کے ذریعہ جنگ کریں گے اور دسواں حصہ شام چلا جائے گا۔ اور یہ روایت کہ جب ۱۵۰ھ ہوگا تو تمہاری بہترین اولاد لڑکیاں ہوں گی۔ اور یہ روایت کہ ۱۶۰ھ ہوگا تو ایسا ایسا ہوگا اور یہ روایت میرے صحابہ چالیس تک اہل ایمان اور اہل عمل ہوں گے۔ اسی تک نیکی اور تقوے والے ہوں گے۔ ایک سو بیس تک صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے۔ ایک سو ساٹھ تک سرکش اور قطع رحمی کرنے والے ہوں گے پھر فتنہ ہی فتنہ ہوگا۔ اور یہ روایت کہ

| | |
|---|---|
| الْهَرْجُ وَحَدِيْثُ الْآفَاتِ بَعْدَ | دو سو سال بعد آفتیں ہوں گی |
| الْمِائَتَيْنِ وَحَدِيْثُ إِذَا أَتَتْ عَلَى | اور یہ روایت جب میری امت |
| أُمَّتِيْ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ سَنَةً | پر ۳۶۰ سنہ آئے گا۔ توان کے لیے |
| فَقَدْ حَلَّتْ لَهُمُ الْعُزْبَةُ وَالتَّرَهُّبُ | سفر اور پہاڑوں پر بھاگ جانا حلال |
| عَلٰى رُؤُسِ الْجِبَالِ ۔ | ہو جائے گا۔ |

# فَصْلٌ

| | |
|---|---|
| وَمِنْهَا الْاِكْتِحَالُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ | اسی قسم کی روایات میں سے عاشوراء |
| وَالتَّزَيُّنُ وَالتَّوْسِعَةُ وَالصَّلٰوةُ | کے دن سرمہ لگانا، زینت کرنا، خوب خرچ |
| فِيْهِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ فَضَائِلِهٖ لَا | کرنا، نماز پڑھنا، اور دیگر وہ فضائل جو اس کے |
| يَصِحُّ مِنْهَا شَيْءٌ وَلَا حَدِيْثٌ وَاحِدٌ | بیان کئے جاتے ہیں۔ اس میں سے سوائے |
| غَيْرَ أَحَادِيْثِ صِيَامِهٖ وَمَا عَدَاهَا | روزے والی حدیث کے کوئی بھی صحیح نہیں اور |
| فَبَاطِلٌ وَأَمْثَلُ مَا فِيْهَا حَدِيْثُ | روزے والی کے علاوہ سب کی سب |
| مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ | باطل ہیں۔ اور اس کے فضائل میں سب سے |
| وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ | بہتر وہ روایت ہے کہ جو عاشوراء کے روز |
| قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هٰذَا | اپنے گھر والوں پر خوب خرچ کرے گا۔ |
| الْحَدِيْثُ قُلْتُ لَا يَلْزَمُ مِنْ عَدَمِ | اللہ تعالے اس پر سارے سال وسعت |
| صِحَّتِهٖ ثُبُوْتُ وَضْعِهٖ وَغَايَتُهٗ | رکھے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں یہ حدیث |
| أَنَّهٗ ضَعِيْفٌ فَقَدْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ | صحیح نہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں عدم |

في الأوسط والبيهقي عن أبي
سعيد كما في الجامع الصغير و
فيه أيضا من اكتحل بالإثمد
يوم عاشوراء لم ترمد أبدا
رواه البيهقي عن ابن عباس
انتهى وقال وأما أحاديث الاكتحال
والادهان والتطيب فمن وضع
الكذابين وقابلهم آخرون
فاتخذوه يوم تألم وحزن
وهما طائفتان مبتدعتان
خارجتان عن السنة وأهل
السنة يفعلون ما أمر به النبي
عليه السلام في الصوم و
يجتنبون ما أمر به الشيطان
من البدع قلت فينبغي لمن
يكتحل في يوم عاشوراء أن يكون
تبعا للحديث لا إظهار للفرح و
الحزن كما هو طريق الخوارج
المضادة للروافض وقد اشتهر

صورت سے کسی روایت کا موضوع ہونا ثابت
نہیں ہوتا۔ زائد از زائد یہ ضعیف ہوگی اس لیے
کہ طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے ابو سعید سے
روایت کیا ہے، جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے
نیز بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے
جو عاشورا کے روز سرمہ لگائے گا اسکی آنکھیں
کبھی دکھنے نہ آئیں گی ابن القیم فرماتے ہیں سرمہ
تیل، اور خوشبو لگانے کی جتنی روایات ہیں
سب کذابین کی وضع کردہ ہیں، دوسرے کذابین
نے ان کے مقابلہ پر اسے رنج و غم کا دن منایا ہے
دونوں جماعتیں بدعتی اور سنت سے خارج ہیں
اہل سنت تو وہ فعل کرتے ہیں جس کا حضور نے
حکم دیا یعنی روزہ رکھنے کا اور بدعات سے
احتراز کرتے ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ
عاشورا کو محض اس غرض سے سرمہ لگانے میں کوئی
حرج نہیں کہ وہ اتباع حدیث کر رہا ہے، لیکن
اظہار خوشی اور غم کے لئے لگانا جیسا کہ خارجی
جو روافض کے مخالف ہیں ان کا قاعدہ ہے یہ
جائز نہیں اسی طرح روافض سے علاوہ عجم خراسان

عَنِ الرَّوَافِضَةِ فِي بِلَادِ الْعَجَمِ مِنَ الْخُرَاسَانِ وَعِرَاقَ بَلْ فِي بِلَادِ مَا وَرَاءِ النَّهْرِ مُنْكَرَاتٌ عَظِيمَةٌ مِنْ لُبْسِ السَّوَادِ وَالدَّوَرَانِ فِي الْبِلَادِ وَجَرْحِ رُؤُسِهِمْ وَأَبْدَانِهِمْ بِأَنْوَاعٍ مِنَ الْجِرَاحَةِ وَيَدَّعُونَ أَنَّهُمْ مُحِبُّوا أَهْلِ الْبَيْتِ وَهُمْ بَرِيُّونَ مِنْهُمْ ۔

عراق اور ماوراء النہر کے علاقوں میں جو منکرات مشہور ہیں۔ مثلاً سیاہ کپڑے پہننا شہروں میں پھرنا، اور اپنے سر اور بدن کو زخمی کرنا، اور پھر یہ دعوے کرنا کہ محب اہل بیت ہیں۔ تو وہ اہل بیت ان سے بری الذمہ ہیں ۔

# فَصْلٌ

وَمِنْهَا ذِكْرُ فَضَائِلِ السُّوَرِ وَثَوَابُ مَنْ قَرَأَ سُورَةً كَذَا فَلَهُ أَجْرٌ كَذَا مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ كَمَا ذَكَرَ ذَلِكَ الثَّعْلَبِيُّ وَالْوَاحِدِيُّ فِي أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ وَالزَّمَخْشَرِيُّ فِي آخِرِهَا وَكَذَا تَبِعَهُ الْبَيْضَاوِيُّ وَأَبُو السُّعُودِ الْمُفْتِي قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَظُنُّ الزَّنَادِقَةَ وَضَعُوهَا انْتَهَى

اسی قسم کی روایات میں سے سورتوں کے فضائل اور ثواب کا بیان ہے۔ کہ فلاں فلاں سورت پڑھے گا، اس کے لئے یہ اجر ہے، اسی طرح اول قرآن سے اخیر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی نے اپنی تفسیروں میں ہر سورت کے شروع میں اور زمخشری نے بعد میں بیان کیا ہے اور انہی کی متابعت بیضاوی اور ابو سعود المفتی نے کی ہے اکثر تفاسیر کا یہی حال ہے عبد اللہ بن المبارک فرماتے ہیں زنادقہ نے اسے وضع کیا ہے

وَقَدِ اعْتَرَفَ بِوَضْعِهَا وَاضِعُهَا وَقَالَ قَصَدْتُ اَنْ اَشْغَلَ النَّاسَ بِالْقُرْاٰنِ عَنْ غَيْرِهٖ وَقَالَ بَعْضُ جُهَلَاءِ الْوَضَّاعِيْنَ فِيْ هٰذَا النَّوْعِ نَحْنُ نَكْذِبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا نَكْذِبُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَعْلَمْ هٰذَا الْجَاهِلُ اَنَّهٗ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهِ وَاسْتَحَقَّ الْوَعِيْدَ الشَّدِيْدَ

اور بعض کی وضع کا تو واضع نے خود اعتراف کیا اور وہ یہ کہتے ہیں ہماری غرض لوگوں کو قرآن کی جانب توجہ دلانا تھی بعض جاہل وضاعین کا قول ہے، ہم رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے بلکہ رسول اللہ کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر یہ جاہل یہ جان لیتا کہ جو بات کہنا جو حضور نے نہیں فرمائی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے اور وہ سخت عذاب کا مستحق ہے۔

**فائدہ۔** ان میں وہ روایات داخل نہیں جو بخاری رح مسلم رح۔ امام مالک رح اور ترمذی رح وغیرہ نے روایت کی ہیں۔ بخاری رح مسلم رح اور امام مالک رح کی کل روایات صحیح۔ ترمذی رح کا جہاں تک تعلق ہے، وہ خود اسکی ضعف و صحت کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ بقیہ دیگر کتب حدیث میں جو روایات ہیں انہیں بغیر سند دیکھے قبول نہیں کیا جا سکتا۔

## فصل

وَمِمَّا وَضَعَهٗ جَهَلَةُ الْمُنْتَسِبِيْنَ اِلَى السُّنَّةِ فِيْ فَضْلِ الصِّدِّيْقِ اِنَّ اللّٰهَ

اور اسی قسم کی روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جو جہلاء نے ابوبکر صدیق کی فضیلت میں وضع کی ہیں مثلاً یہ روایت کہ اللہ تعالیٰ

يَتَجَلّٰى لِلنَّاسِ عَامَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِاَبِيْ بَكْرٍ خَاصَّةً وَحَدِيْثُ مَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ صَدْرِيْ شَيْئًا اِلَّا صَبَبْتُهُ فِيْ صَدْرِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ حَدِيْثُ كَانَ اِذَا اشْتَاقَ اِلَى الْجَنَّةِ قَبَّلَ شَيْبَةَ اَبِيْ بَكْرٍ وَحَدِيْثُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ وَحَدِيْثُ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اخْتَارَ الْاَرْوَاحَ اخْتَارَ رُوْحَ اَبِيْ بَكْرٍ وَحَدِيْثُ عُمَرَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَتَحَدَّثَانِ وَكُنْتُ كَالزَّنْجِيِّ بَيْنَهُمَا وَحَدِيْثُ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِفَضَائِلِ عُمَرَ عُمُرَ نُوْحٍ فِيْ قَوْمِهٖ مَا فَنِيَتْ وَاِنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ ۔

قیامت کے روز سب کے لئے عام طور پر تجلی فرمائنگے لیکن ابو بکر کے لئے خاص طور پر ہو گی، اور یہ روایت کہ اللہ نے میرے سینہ میں بھی وہ بات نہیں ڈالی جو ابو بکرؓ کے سینے میں ڈالی ہے اور یہ روایت کہ جب آپ جنت کے مشتاق ہوتے تو ابو بکرؓ کے سپید بالوں کو چوم لیتے، اور یہ روایت کہ میں اور ابو بکرؓ سبقت میں برابر ہیں، اور یہ روایت کہ جب اللہ نے ارواح کو پسند کرنا شروع کیا تو ابو بکر کی روح کو پسند فرمایا۔ اور عمر کی وہ روایت کہ حضور اور ابو بکرؓ باہم باتیں فرماتے رہتے اور میری مثال ایک حبشی کی ہوتی۔ اور یہ روایت کہ اگر میں تم سے عمر کے فضائل عمر نوحؑ کے برابر بیان کروں تو وہ ختم نہ ہوں گے حالانکہ عمرؓ کی نیکیاں ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

فائدہ: صاحب مشکوۃ نے رزین کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری گود میں تھا، میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر بھی ہو سکتی ہیں، آپ نے فرمایا ہاں وہ عمرؓ کی نیکیاں

ہیں میں نے عرض کیا۔ ابوبکرؓ کی نیکیاں کہاں گئیں۔ آپ نے فرمایا عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں ؎

وَحَدِيْثُ مَا سَبَقَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ
بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّمَا
سَبَقَكُمْ بِشَيْءٍ وُقِرَ فِيْ صَدْرِهٖ
وَهٰذَا مِنْ كَلَامِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ
قُلْتُ وَقَدْ سَبَقَ بِلَفْظِ مَا فَضَلَكُمْ
وَالْكَلَامُ عَلَيْهِ وَاَمَّا مَا وَضَعَهُ
الرَّافِضَةُ فِيْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ فَاَكْثَرُ
مِنْ اَنْ يُعَدَّ قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ يَعْلٰى
قَالَ الْخَلِيْلِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاِرْشَادِ
وَوَضَعَتِ الرَّافِضَةُ فِيْ فَضَائِلِ
عَلِيٍّ وَاَهْلِ الْبَيْتِ نَحْوَ ثَلٰثِمِائَةِ
اَلْفِ حَدِيْثٍ وَلَا يُسْتَبْعَدُ هٰذَا
فَاِنَّكَ لَوْ تَتَبَّعْتَ مَا عِنْدَهُمْ مِنْ
ذٰلِكَ وَجَدْتَ الْاَمْرَ كَمَا قَالَ وَ
مِنْ ذٰلِكَ مَا وَضَعَهُ بَعْضُ جَهَلَةِ
اَهْلِ السُّنَّةِ فِيْ فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ
قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ رَاهُوْيَهْ لَا يَصِحُّ

اور یہ روایت کہ ابوبکرؓ کی تم لوگوں
پر سبقت نماز اور روزے کی بنا پر نہیں
ہے۔ بلکہ وہ اس شئے کی بنا پر سبقت
رکھتا ہے، جو اس کے سینے میں رکھی گئی
ہے، یہ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے اور اس
پر کلام پہلے گذر چکا۔ ابن القیم فرماتے ہیں
روافض نے جو حضرت علیؓ کے فضائل میں
احادیث وضع کی ہیں، تو وہ شمار سے
باہر ہیں، حافظ ابو یعلی فرماتے ہیں خلیلی
نے کتاب الارشاد میں تحریر کیا ہے
روافض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل
بیت کے فضائل میں تین لاکھ احادیث
وضع کی ہیں اور یہ بات کچھ بعید بھی
نہیں اگر تم ان موضوع روایات کی تلاش
کروگے، تو ایسا ہی پاؤ گے۔ اسی طرح اہل
سنت میں سے بعض جہلا نے معاویہؓ
کے فضائل میں احادیث وضع کیں، اسحق

فِی فَضْلِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ شَیْئٌ ٭ بن راہویہ کہتے ہیں معاویہ کی فضیلت میں حضور سے کوئی روایت ثابت نہیں ٭

فائدہ۔ ترمذیؒ نے عبدالرحمانؓ بن ابی عمیرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہؓ کے لئے فرمایا اے اللہ اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت پانے والا فرما اور اسے ہدایت عطا فرما۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دوسری روایت ترمذی نے ابوادریس خولانی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے عمیرؓ بن سعد کو حمص کی حکومت سے معزول کر کے امیر معاویہؓ کو وہاں کا والی بنایا۔ تو لوگوں نے کہا عمرؓ نے عمیرؓ کو تو معزول کردیا اور معاویہؓ کو امیر بنا دیا۔ عمیرؓ نے انہیں جواب دیا کہ تم معاویہؓ کا صرف بھلائی سے ذکر کرو۔ کیونکہ میں نے حضور سے سنا تھا آپ فرماتے تھے اے اللہ اسے ہدایت عطا فرما اس روایت پر ترمذی نے سکوت کیا ہے اور یہ آخری جملہ دو معنی کو محتمل ہے اول یہ کہ اسے اللہ اسے ہدایت عطا فرما۔ ثانیاً اے اللہ اس کے ذریعے (یعنی دوسروں کو) ہدایت عطا فرما۔ اور یہ زیادہ مناسب ہے۔

وَمِنْ ذٰلِکَ مَا وَضَعَہُ الْکَذَّابُوْنَ فِیْ مَنَاقِبِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالشَّافِعِیِّ عَلَی التَّنْصِیْصِ عَلٰی اِسْمِھِمَا وَکَذٰا مَا وَضَعَہُ الْکَذَّابُوْنَ اَیْضًا فِیْ ذَمِّھِمَا وَمِنْ ذٰلِکَ الْاَحَادِیْثُ فِیْ ذَمِّ مُعَاوِیَۃَ وَذَمِّ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذَمِّ بَنِیْ اُمَیَّۃَ وَمَدْحِ الْمَنْصُوْرِ

اور اسی قسم کی وہ روایت ہیں جو کذابین نے ابوحنیفہ اور شافعی کا نام لے لیکر وضع کی ہیں ایسے ہی ان کے مخالفین نے ان کی مذمت میں روایات وضع کی ہیں اس طرح وہ احادیث ہیں جو معاویہؓ عمرو بنؓ العاص۔ اور بنوامیہ کی برائی میں اور منصور اور سفاح کی تعریف میں وضع کی گئیں۔ اسی طرح یزید ولید اور مروان بن

وَالْمُفْلِحِ وَكَذَا ذَمُّ يَزِيْدَ وَالْوَلِيْدِ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَكَذَا كُلُّ حَدِيْثٍ فِيْ بَغْدَادَ وَذَمِّهَا وَ الْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ وَمَرْوَ وَقَزْوِيْنَ وَعَسْقَلَانَ وَالْاِسْكَنْدَرِيَّةِ وَنَصِيْبِيْنَ وَاَنْطَاكِيَةَ فَهُوَ كَذِبٌ وَكَذَا كُلُّ حَدِيْثٍ فِيْ تَحْرِيْمِ وُلْدِ الْعَبَّاسِ عَلَى النَّارِ وَكُلُّ حَدِيْثٍ فِيْ ذِكْرِ الْخِلَافَةِ فِيْ وُلْدِ الْعَبَّاسِ وَكَذَا كُلُّ حَدِيْثٍ فِيْ مَدْحِ اَهْلِ خُرَاسَانَ الْخَارِجِيْنَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ وُلْدِ الْعَبَّاسِ وَكَذَا حَدِيْثُ عَدَدِ الْخُلَفَاءِ مِنْ اَوْلَادِ الْعَبَّاسِ وَكَذَا حَدِيْثُ اَنَّ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مُدُنِ الْجَنَّةِ اَوْ مِنْ مُدُنِ النَّارِ وَحَدِيْثُ ذَمِّ اَبِيْ مُوْسٰى مِنْ اَقْبَحِ الْكَذِبِ وَحَدِيْثُ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ اَرْكِسْهُمَا

الحکم کی برائی میں اسی طرح بغداد کی تعریف اور برائی میں اسی طرح بصرہ، کوفہ، مرو، قزوین عسقلان اسکندریہ، نصیبین اور انطاکیہ کے بارے میں یہ سب جھوٹ ہیں اسی طرح ہر وہ روایت جس میں یہ ہے کہ اولاد عباسؓ کے لئے آگ حرام ہے یا وہ روایت جس میں یہ ہے کہ خلافت عباسؓ کی اولاد میں ہو گی اسی طرح وہ حدیث جو اہل خراسان کی مدح میں وضع کی گئی جنہوں نے عبداللہ بن علی بن محمد بن عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عباسؓ کی اولاد کا ساتھ دیا تھا۔ اسی طرح عباسؓ کی اولاد میں خلفاء کی تعداد کا بیان اور یہ روایت کہ فلاں شہر جنت کا شہر اور فلاں دوزخ کا شہر ہے۔ اسی طرح ابو موسیٰؓ اشعری کی برائی میں جو حدیث وضع کی گئی اور یہ ایک بدترین جھوٹ ہے اور یہ روایت کہ حضورؐ نے معاویہؓ اور عمرو بن العاص کی طرف دیکھ کر فرمایا (یعنی دعا کی) انہیں فتنے میں الٹے منہ ڈال اور انہیں دوزخ کی طرف کھینچ اور اسی طرح ہر وہ حدیث

فی الفتنة وکساد دعما الی النار
دغل کذب ولکنا الکل حدیث فیه
ان الایمان لا یزید ولا ینقص
فکذب وقابل من وضعها
طائفة اخری فوضعوا احادیث
الایمان یزید وینقص وقال و
هذا الکلام صحیح وهو اجماع السلف
حکاه الشافعی وغیره ولکن هذا
اللفظ کذب قلت ومعنی اللفظ
الاول ایضا صحیح عند المحققین
فی المتأخرین وانما الکلام فی
ثبوت سندها فیه من الحدیث
الاول ما رواه احمد وابوداود و
الحاکم والبیهقی عن معاذ بسند
صحیح قال وهذا مثل اجماع
الصحابة والتابعین وجمیع اهل
السنة علی ان القرآن کلام الله
منزل غیر مخلوق ولیس هذا
اللفظ حدیثه علیه الصلوة والسلام

جس میں یہ ہے کہ ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ یہ جھوٹ ہے (یا امام ابوحنیفہ کا قول ہے) اور دوسری جماعت نے اس کے مقابلہ پر حدیث وضع کی کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی یہ کلام بلحاظ معنی صحیح ہے اور اس پر سلف کا اجماع ہے جیسا کہ امام شافعی نے روایت کیا ہے (حنفی علماء اس سے متفق نہیں) لیکن یہ روایت لفظاً یعنی حضور سے جھوٹ ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں پہلے لفظ کے معنی بھی محققین متاخرین کے نزدیک صحیح ہیں کلام اس کی سند کے ثبوت میں ہے تو پہلی روایت کی تائید وہ روایت کرتی ہے جو احمد، ابوداؤد، حاکم اور بیہقی نے معاذ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے (آج تک یہ روایت جس کا حوالہ ملا علی قاری دے رہے ہیں میری نظر سے نہیں گذری واللہ اعلم) ابن القیم فرماتے ہیں، اسی طرح تمام صحابہ تابعین اور تمام اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس کی جانب سے نازل ہوا، اور یہ مخلوق نہیں ہے لیکن یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہیں۔

# فصل

وَكُلُّ حَدِيْثٍ فِي التَّنْشِيْفِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ وَكَذَا حَدِيْثُ مَسْحِ الرَّقَبَةِ فِي الْوُضُوْءِ بَاطِلٌ قُلْتُ وَقَدْ ثَبَتَ فِي حَدِيْثِ وَائِلٍ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَسَحَ ظَاهِرَ رَقَبَتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَبِهِ اسْتَحَبَّهُ عُلَمَاؤُنَا قَالَ وَاَحَادِيْثُ الذِّكْرِ عَلٰى اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ وَاَقْرَبُ مَا رُوِيَ فِيْهَا اَحَادِيْثُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ وَقَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ لَا يَثْبُتُ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ حَدِيْثٌ انتهى لٰكِنَّهَا اَحَادِيْثُ حِسَانٌ قُلْتُ اِذَا كَانَتِ الْاَحَادِيْثُ حِسَانًا فَكَيْفَ يُقَالُ اِنَّهَا لَا يَثْبُتُ ۔

ہر وہ روایت جو وضو کے بعد پانی جھاڑنے کے بارے میں آتی ہے وہ بھی صحیح نہیں اسیطرح وضو میں گردن کے مسح کی روایت بھی باطل ہے ۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں اور وائل بن حجر کی روایت میں یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر رقبہ کا مسح فرمایا اور اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اسی باعث ہمارے علماء اسے مستحب قرار دیتے ہیں اسکی تفصیل پہلے حرف میم میں گذر چکی ہے ابن القیم فرماتے ہیں اور اعضاء وضو پر ذکر کی سب احادیث باطل ہیں اور اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جو وضو کیوقت بسم اللہ پڑھنے کی ہے ۔ امام احمد فرماتے ہیں وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی کوئی روایت صحیح نہیں لیکن بسم اللہ کی احادیث حسن ہیں ۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں جب احادیث حسن ہوں تو اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ثابت نہیں ؛

**فائدہ** ۔ وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی احادیث ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رض سعید بن زید رض ۔ سہل بن سعد الساعدی رض ۔ اور ابو سعید خدری رض سے مختلف سندات کے ساتھ روایت کی ہیں ؛

ثُمَّ التَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ
لَعَلَّهُ اَرَادَ بِهَا عَلَى اَعْضَائِهِ وَ
اِلَّا فَفِي اِبْتِدَائِهِ ثَابِتٌ اِجْمَاعًا
فَاِنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ
وَوَاجِبَةٌ عِنْدَ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَ
فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ لَا صَلٰوةَ
لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ
يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ
ابْنِ مَاجَةَ اقْتَصَرَ عَلَى الْجُمْلَةِ
الثَّانِيَةِ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّهُ لَا يَلْزَمُ
مِنْ كَوْنِ اَرْكَانِ الْوُضُوْءِ غَيْرَ ثَابِتَةٍ
عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنْ
يَكُوْنَ مَكْرُوْهَةً اَوْ بِدْعَةً مَذْمُوْمَةً
بَلْ اِنَّهَا مُسْتَحَبَّةٌ اِسْتَحَبَّهُ الْعُلَمَاءُ
الْاَعْلَامُ وَالْمَشَائِخُ الْكِرَامُ لِمُنَاسَبَةِ
كُلِّ عُضْوٍ بِدُعَاءٍ يَلِيْقُ فِي الْمَقَامِ
وَقَالَ وَحَدِيْثُ التَّشَهُّدِ بَعْدَ
الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ دُخُوْلُ الْمُتَوَضِّيْ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

ابن القیم فرماتے ہیں وضو کے وقت بسم اللہ
پڑھنا شاید امام احمدؒ نے ہر عضو مراد لیا ہو۔ ورنہ
ابتدا میں تو اجماعاً ثابت ہے اور جمہور کے
نزدیک سنت موکدہ اور امام احمد بن حنبل کے
نزدیک واجب ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں
یہ الفاظ ہیں کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں
اور جس نے وضو کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی
اس کا وضو نہیں۔ ابن ماجہ کی روایت میں
صرف اخیر کے الفاظ ہیں (صرف اخیر کے الفاظ)
ابوسعید کی روایت میں ہیں اور سہل رضؓ
ابوہریرہ رضؓ۔ اور سعید بن زید کی روایت میں
پورے الفاظ ہیں پھر یہ بات بھی جان لو
کہ ارکان وضو پر بسم اللہ پڑھنا۔ اگرچہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ تو
یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مکروہ ہو یا بدعت ہو
بلکہ علماء اور مشائخ کرام نے ہر عضو کے ساتھ
جو دعا مناسب مقام ہو پڑھنا مستحب قرار دیا
ہے (یعنی بلا دلیل) ابن القیم فرماتے ہیں وضو سے
فراغت کے بعد یہ دعا پڑھنا اشہد ان لا الٰہ الا

لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ رَوَاهُ تَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ فِي مُسْنَدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَهٰذَا الذِّكْرُ بَعْدَهُ وَالتَّسْمِيَةُ قَبْلَهُ هُوَ الَّذِي رَوَاهُ أَهْلُ السُّنَنِ وَالْمَسَانِيدِ قُلْتُ وَقَدْ بَيَّنْتُ طُرُقَهُ فِي شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِينِ ۔

اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔ یا دوسری روایت ہیں جسے تقی بن مخلد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔ تو وضو کے بعد یہ ذکر کرنا اور وضو سے قبل بسم اللہ پڑھنا سے اہل سنن اور اہل مسند نے روایت کیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں، میں نے اس کی سندات شرح حصن الحصین میں بیان کی ہیں۔

# فَصْلٌ

وَكَذَا تَقْدِيرُ أَقَلِّ الْحَيْضِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَأَكْثَرِهِ بِعَشَرَةٍ بَاطِلٌ قُلْتُ وَلَهُ طُرُقٌ مُتَعَدِّدَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَالْعُقَيْلِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ

اسی طرح اقل حیض کی مدت تین دن اور اکثر حیض کی مدت دس دن ہے، یہ روایت بھی باطل ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں اس کی مختلف سندات ہیں جنہیں دارقطنیؒ ابن عدیؒ نے کامل میں عقیلیؒ اور ابن الجوزی نے مختلف طرق بیان کئے ہیں

| | |
|---|---|
| وَتَعَدُّدُ الطُّرُقِ وَلَوْ ضَعُفَتْ يُرَقِّي | اگرچہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کے |
| الْحَدِيثَ إِلَى الْحَسَنِ فَالْحُكْمُ عَلَيْهِ | باعث حدیث درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے تو |
| بِالْوَضْعِ لَا يَسْتَحْسِنُ قَالَ وَكَذٰلِكَ | اس پر وضع کا حکم لگانا بہتر نہیں۔ ابن القیم |
| حَدِيثُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ عَلَيْهِ صَلٰوةٌ | فرماتے ہیں اسی طرح یہ حدیث کہ جس پر نماز ہو |
| قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ سَأَلْتُ أَحْمَدَ | (یعنی قضا) اس کی نماز نہیں۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں |
| بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ | میں نے امام احمدؒ سے اس حدیث کے بارے میں |
| لَا أَعْرِفُهُ قَالَ الْحَرْبِيُّ وَلَا سَمِعْتُ | دریافت کیا انہوں نے فرمایا اسے میں نہیں پہچانتا |
| بِهٰذَا فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى | حربی کہتے ہیں میں نے بھی یہ حدیث نہیں سنی۔ ملا |
| اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَلَا تَمَسُّكَ | علی قاری فرماتے ہیں قضا اور ادا میں ترتیب |
| فِي وُجُوبِ التَّرْتِيبِ بَيْنَ الْقَضَاءِ | کے وجوب کے بارے میں اس کے علاوہ دیگر |
| وَالْأَدَاءِ أَحَادِيثُ ثَابِتَةٌ غَيْرُ ذٰلِكَ | احادیث ثابت ہیں۔ |

# فَصْلٌ

| | |
|---|---|
| وَمِنَ الْأَحَادِيثِ الْبَاطِلَةِ | اور باطل روایات میں سے یہ بھی کہ |
| حَدِيثُ مَنْ بَشَّرَنِي بِخُرُوجِ نَيْسَانَ | جو مجھے نیسان (ایک شمسی مہینہ کا نام ہے) |
| ضَمِنْتُ لَهُ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةَ وَحَدِيثُ | ختم ہو جانے کی خوشخبری سنائے گا میں اللہ |
| مَنْ آذَى ذِمِّيًّا فَقَدْ آذَانِي قُلْتُ | کے ہاں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ |
| وَفِي رِوَايَةِ الْخَطِيبِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ | اسی طرح یہ روایت کہ جس نے ذمی کو ایذا |
| مَنْ آذَى ذِمِّيًّا فَأَنَا خَصْمُهُ وَمَنْ | دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔ ملا علی قاری |

كُنْتُ خَصْمَهُ فَقَدْ خَصَمْتُهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ قَالَ وَحَدِيْثُ يَوْمُ صَوْمِكُمْ
يَوْمُ نَحْرِكُمْ قُلْتُ وَقَدْ سَبَقَ
الْكَلَامُ عَلَيْهِ وَحَدِيْثُ لِلسَّائِلِ
حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ قُلْتُ وَقَدْ
تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ مُسْتَوْفًى قَالَ
وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ لَوْلَا كَذِبُ
السَّائِلِ مَا اَفْلَحَ مَنْ رَدَّهُ قَالَ
الْعُقَيْلِيُّ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ
شَيْءٌ يَثْبُتُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْتُ سَبَقَ
الْكَلَامُ عَلَيْهِ اَيْضًا وَمِنْ ذٰلِكَ
التَّحْذِيْرُ مِنَ الشَّبَرُّمِ فِيْ طَلَبِ
الْخَيْرِ مِنَ الرُّحَمَاءِ وَمِنْ حِسَانِ
الْوُجُوْهِ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ لَيْسَ فِيْ هٰذَا
الْبَابِ شَيْءٌ يَثْبُتُ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَمِنْ ذٰلِكَ
اَحَادِيْثُ التَّحْذِيْرِ مِنَ التَّبَرُّمِ
بِحَوَائِجِ النَّاسِ لَيْسَ فِيْ هٰذَا

فرماتے ہیں خطیب کی روایت میں ابن مسعود سے
مروی ہے جس نے ذمی کو ایذا پہنچائی میں اس کا
دشمن ہوں اور جس کا میں دشمن ہوں میں اس سے
قیامت کے روز جھگڑوں گا۔ ابن القیم فرماتے
ہیں اور یہ روایت کہ تمہارے روزے تمہاری قربانی
کا دن ہے۔ اس پر کلام پہلے گزر چکا۔ اسی طرح
یہ روایت کہ سائل کا حق ہے۔ اگرچہ وہ
گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ اس پر بھی پہلے
کلام گزر چکا) اسی طرح یہ روایت کہ اگر
جھوٹ نہ بولے تو کبھی کامیاب نہ ہو۔ عقیلی
کہتے ہیں اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے کوئی شے ثابت نہیں۔ اس پر
بھی پہلے کلام گزر چکا۔ اسی طرح طلب خیر میں
رحم کرنے والوں اور اچھے چہرے والوں سے
ڈرانے کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں
عقیلی کہتے ہیں اس بارے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شے ثابت نہیں
اسی طرح لوگوں کی حاجات پوری کرنے سے
ڈرانا۔ اس میں بھی کوئی حدیث صحیح نہیں

شَيْءٌ صَحِيْحٌ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَحَادِيْثُ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ يَثْبُتُ وَكَذٰلِكَ اَحَادِيْثُ السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَالْبَخِيْلُ عَكْسُهٗ قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ لَا يَثْبُتُ فِيْهَا حَدِيْثٌ بِوَجْهٍ قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ اِتَّخِذُوا السَّرَارِيَّ فَاِنَّهُنَّ مُبَارَكَاتُ الْاَرْحَامِ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ لَا يَصِحُّ فِي السَّرَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَيْءٌ ۔

عقیلی کہتے ہیں اس مضمون پر کئی روایات ہیں لیکن کوئی بھی ثابت نہیں اسی طرح یہ حدیث کہ سخی اللہ کے قریب، لوگوں کے قریب اور جنت کے قریب ہے اور بخیل اس کے برعکس ہے، دار قطنی کہتے ہیں یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں اسے ترمذیؒ نے ابو ہریرہؓ سے بیہقیؒ نے جابرؓ سے اور طبرانیؒ نے اوسط میں عائشہؓ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے، ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور در اصل اسے عائشہ رض سے یحییٰ بن سعید رح نے مرسلاً روایت کیا ہے، اور اسی طرح یہ روایت کہ باندیاں رکھا کرو کیونکہ وہ مبارک رحموں والی ہوتی ہیں، عقیلی کہتے ہیں اس بارے میں حضور سے کوئی شے ثابت نہیں ۔

# فصل

وَمِنْ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَدْحِ

اسی طرح کنوارین مدح میں تمام روایات

المعزوبة كلها باطلة قلت حديث
خيركم في المائتين كل خفيف
الحاذ الذي لا أهل له ولا ولد
رواه أبو يعلى عن حذيفة مرفوعا
به قال السخاوي وفي معناه أحاديث
كثيرة منها ما رواه الحارث بن
أبي أمامة من حديث ابن مسعود
مرفوعا سيأتي على الناس زمان
تحل فيه العزوبة الحديث ومنها
ما رواه الديلمي عن حذيفة بن
اليمان مرفوعا خير نسائكم
بعد ستين ومائة العواقر
وخير أولادكم بعد أربع وخمسين
البنات ومنها ما في الترمذي عن
أبي أمامة مرفوعا إن أغبط أوليائي
عندي لمؤمن خفيف الحاذ الحديث
وقد أخرجه أحمد والبيهقي في
الزهد والحاكم في مستدركه و
قال هذا إسناد للشاميين صحيح

باطل ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ دو
سو آدمیوں میں بہتر آدمی وہ ہے جو ہلکا
ہو جس کے نہ کوئی اہل ہو نہ لڑکا۔ اسے
ابو یعلی نے حذیفہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے
سخاویؒ کہتے ہیں اس معنی میں بہت سی
احادیث وارد ہیں جن میں سے ایک وہ
ہے جو حارثؒ بن ابی امامہ نے ابن مسعودؓ
سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ لوگوں پر
عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جس میں کنوارپن
حلال ہو جائے گا۔ اور اسی طرح دیلمیؒ
نے حذیفہؓ بن الیمان سے مرفوعاً
روایت کی ہے۔ ساٹھ اور سو سال کے
بعد تمہاری بہترین عورتیں بانجھ ہیں اور
چون سال بعد بہترین اولاد لڑکیاں ہیں
اور ترمذی نے ابو امامہ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے۔ کہ میرے دوستوں میں زیادہ رشک
کے قابل ہلکا مومن ہے۔ اسے احمدؒ اور
بیہقیؒ نے زہد میں اور حاکم نے مستدرک
میں۔ حاکم کہتے ہیں۔ یہ شامیین کی سند

عِنْدَهُمْ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ اِنْتَهٰی وَرَوَاهُ
اِبْنُ مَاجَةَ اَیْضًا فِیْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ عَنْ
اَبِیْ اُمَامَةَ وَمِنْ شَوَاهِدِهٖ مَا
لِلْخَطِیْبِ وَغَیْرِهٖ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ رَفَعَهٗ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ
اِقْتَنَاهُ لِنَفْسِهٖ وَلَمْ یَشْغَلْهُ
بِزَوْجَةٍ وَلَا وَلَدٍ وَلِلدَّیْلَمِیْ عَنْ
اَنَسٍ مَرْفُوْعًا یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ
زَمَانٌ لَاَنْ یُرَبِّیَ اَحَدُکُمْ جَرْوَ
کَلْبٍ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یُرَبِّیَ وَلَدًا
مِنْ صُلْبِهٖ وَمِنْ ذٰلِكَ اَحَادِیْثُ
الْبَیْهَقِیْ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ قَالَ
الْعُقَیْلِیْ لَا یَصِحُّ فِیْ قَطْعِ السِّدْرِ
شَیْءٌ وَقَالَ اَحْمَدُ لَیْسَ فِیْهِ
حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ قُلْتُ وَقَدْ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالضِّیَاءُ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِیٍّ مَنْ قَطَعَ
سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِی النَّارِ
وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّیْلَمِیْ عَنْ عَلِیٍّ مَرْفُوْعًا

بخاری و مسلم کے نزدیک صحیح تھی۔ لیکن
انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی ابن ماجہ نے
بھی اسے ابوامامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے
خطیب وغیرہ نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے۔ جب اللہ کسی بندے
کو محبوب بناتا ہے تو اسے اپنے نفس کے
لئے خاص کر لیتا ہے۔ اور پھر نہ وہ زوجہ
کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور نہ اولاد
کے ساتھ دیلمیؒ نے انسؓ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ
وہ اپنی اولاد سے کتے کے پلے کی تربیت
کو پسند کریں گے۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی
قسم کی روایات میں سے بیہقیؒ کی بیری کاٹنے
کی روایات بھی ہیں۔ عقیلیؒ کہتے ہیں بیری
کاٹنے کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں امام
احمدؒ فرماتے ہیں اس میں کوئی حدیث صحیح
نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں ابوداؤد نے
سند صحیح کے ساتھ اور ضیاء نے عبداللہ بن
حبشی سے روایت کیا جو بیری کاٹے اللہ تعالیٰ

سَيِّدُ الشَّجَرِ السِّدْرَةُ قَالَ وَمِنْ
ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَتْ الْإِشَارَةُ إِلٰى
بَعْضِهٖ مِنْ أَحَادِيْثِ مَدْحِ الْعَدَسِ
وَالْأُرْزِ وَالْبَاقِلَّاءِ وَالْبَاذِنْجَانِ
وَالرُّمَّانِ وَالزَّبِيْبِ وَالْهِنْدَبَاءِ
وَالْكُرَّاثِ وَالْبِطِّيْخِ وَالْجَوْزِ وَالْجُبْنِ
وَالْهَرِيْسَةِ وَفِيْهِ مُلْجَزْءٌ كُلُّهُ كَذِبٌ
مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ وَأَقْرَبُ مَا جَاءَ
فِيْهَا حَدِيْثُ أَفْضَلُ طَعَامِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ اللَّحْمُ وَقَالَ الْعُقَيْلِيُّ
لَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْمَتْنِ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ شَيْءٌ قُلْتُ قَدْ
تَقَدَّمَ سَيِّدُ طَعَامِ الدُّنْيَا وَ
الْكَلَامُ عَلَيْهِ مَبْسُوْطًا وَقَالَ
وَمِنْ هٰذَا حَدِيْثُ النَّهْيِ عَنْ
قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ
صُنْعِ الْأَعَاجِمِ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ
لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَحْتَزُّ

اس کے سر کو دوزخ میں ڈالے گا۔ اور
دیلمیؒ کی روایت میں حضرت علیؓ سے مرفوعاً
مروی ہے۔ درختوں کا سردار بیری ہے۔ ابن
القیم فرماتے ہیں اور ان میں سے وہ روایات
بھی ہیں جن کی جانب ہم اشارہ کر چکے ہیں۔
یعنی مسور، چاول، لوبھیا، بازنجان، انار
کشمش، ہندبار، کراث، تربوز، اخروٹ، پنیر
ہریسہ وغیرہ اور ان روایات کا ایک جزو
ہے اور یہ سب اول تا آخر تک جھوٹ ہیں اور
اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جس میں آتا
ہے کہ دنیا و آخرت کا سب سے عمدہ کھانا
گوشت ہے عقیلیؒ کہتے ہیں اس مضمون میں
حضور سے کوئی شئے ثابت نہیں۔ ملا علی قاری
فرماتے ہیں یہ حدیث اور اس پر تفصیلی کلام پہلے گذر
چکا ہے۔ ابن القیم فرماتے ہیں اسی قبیل سے یہ حدیث
بھی ہے کہ گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کیونکہ یہ
عجمیوں کا قاعدہ ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں
یہ حدیث صحیح نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بکری کا گوشت چھری سے کاٹتے

مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَيَأْكُلُ قُلْتُ وَ
فِي التِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ قَطَعَ اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ
وَبَسَطْتُ الْكَلَامَ عَلَيْهِ فِي شَرْحِ
شَمَائِلِهِ قَالَ وَمِنْ ذٰلِكَ اَحَادِيْثُ
النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ فِي السُّوْقِ كُلُّهَا
بَاطِلَةٌ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ لَا يَثْبُتُ
فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَمِنْ
ذٰلِكَ اَحَادِيْثُ الْبِطِّيْخِ وَفَضْلِهِ
وَفِيْهِ جُزْءٌ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ
لَا يَصِحُّ فِي فَضْلِ الْبِطِّيْخِ شَيْءٌ
اِلَّا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُهُ قُلْتُ وَفِي
الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اَلْبِطِّيْخُ قَبْلَ
الطَّعَامِ يَغْسِلُ الْبَطْنَ غَسْلًا
وَيَذْهَبُ بِالدَّاءِ اَصْلًا رَوَاهُ
ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ بَعْضِ عَمَّاتِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اور کھاتے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ
ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
وسلم نے گوشت چھری سے کاٹا اور میں نے
اس کی تشریح شرح شمائل میں کی ہے
ابن القیمؒ فرماتے ہیں اسی طرح بازار میں
کھانے کی ممانعت کی تمام روایات باطل
ہیں عقیلیؒ کہتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث
ثابت نہیں ہے اسی طرح تربوز اور اس کی فضیلت
کے بارے میں جو روایات ہیں اس کا ایک
جزو ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں
اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں سوائے
اس کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تربوز کھایا کرتے تھے۔ ملا علی
قاری فرماتے ہیں جامع الصغیر میں
ہے۔ تربوز کھانے سے پہلے کھانا
پیٹ کو صاف کرتا ہے اور بیماری
کو دور کرتا ہے۔ اسے ابن عساکرؒ نے
بعض عمات النبی سے روایت کیا ہے
ابن عساکرؒ فرماتے ہیں یہ روایت شاذ

وَقَالَ شَاذٌّ لَا يَصِحُّ انْتَهَى وَهُوَ يُفِيدُ أَنَّهُ غَيْرُ مَوْضُوعٍ كَمَا لَا يَخْفَى۔

ہے، صحیح نہیں، اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ موضوع نہیں، جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے۔

## فصل

وَمِنْ ذٰلِكَ أَحَادِيثُ فَضَائِلِ الْأَزْهَارِ كَحَدِيثِ فَضْلِ النَّرْجِسِ وَالْوَرْدِ وَالْمَرْزَنْجُوشِ وَالْبَنَفْسَجِ وَالْبَانِ كُلُّهَا كَذِبٌ وَمِنْ ذٰلِكَ أَحَادِيثُ فَضَائِلِ الدِّيكِ وَقَدْ تَقَدَّمَ۔

اسی طرح پھولوں کے فضائل ہیں جو روایات مروی ہیں مثلاً نرگس، گلاب، زعفران بنفشہ اور بان وغیرہ سب جھوٹ ہیں، اسی طرح مرغ کے فضائل کی کی روایات سب جھوٹ ہیں، اور یہ گذر چکا ہے۔

## فصل

وَمِنْ ذٰلِكَ أَحَادِيثُ الْحِنَّاءِ وَفَضْلِهَا وَالثَّنَاءِ عَلَيْهَا وَفِيهِ جُزْءٌ لَا يَصِحُّ مِنْهُ شَيْءٌ وَأَجْوَدُ مَا فِيهِ حَدِيثُ التِّرْمِذِيِّ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ السِّوَاكُ وَالتَّطَيُّبُ وَالْحِنَّاءُ فَسَمِعْتُ

اسی قسم کی روایات میں سے مہندی اور اس کی فضیلت کی روایات میں، اس کا بھی ایک اچھا خاصہ جزء ہے جس میں ایک بھی روایت صحیح نہیں، اور ان روایات میں سب سے بہتر وہ حدیث ہے جو جامع الترمذی میں ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنن میں داخل ہیں۔

| | |
|---|---|
| شَيْخُنَا اَنَّ الْحَجَّاجَ الْمِزِّيَ يَقُولُ | مسواک خوشبو، اور حنا، ابن القیمؒ فرماتے |
| هٰذَا غَلَطٌ مِنْ بَعْضِ الرُّوَاةِ وَاِنَّمَا | ہیں میں نے اپنے شیخ سے سنا (غالباً امام ابن |
| هُوَ الْخِتَانُ بِالنُّوْنِ لٰكِنْ كَذٰلِكَ | تیمیہؒ مراد ہیں) الحجاج المزی کہا کرتے تھے |
| رَوَاهُ الْمَحَامِلِيُّ عَنْ شَيْخِ التِّرْمِذِيِّ | اس میں بعض راویوں کی جانب سے غلطی واقع |
| قَالَ وَالظَّاهِرُ اَنَّ اللَّفْظَةَ وَقَعَتْ | ہوئی، اور یہ لفظ بجائے حنا کے ختان تھا جیسا |
| فِي اٰخِرِ السَّطْرِ فَسَقَطَ مِنْهَا النُّوْنُ | کہ محاملی نے شیخ ترمذی سے روایت کیا ہے |
| فَرَوَاهُ بَعْضُهُمُ الْحِنَّاءُ وَبَعْضُهُمْ | ابن القیم فرماتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ |
| الْخِتَانُ وَاِنَّمَا هُوَ الْخِتَانُ قُلْتُ | کے آخر سے نون گر گیا (یعنی تحریر میں) تو بعض |
| وَهٰذَا بَعِيْدٌ لِاَنَّ مَدَارَ الدِّرَايَةِ | نے اسے حنا اور بعضوں نے ختان روایت کیا ہے |
| عَلٰى تَحَقُّقِ الرِّوَايَةِ وَمَدَارُ الرِّوَايَةِ | ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ عقلاً بعید ہے اس |
| عَلٰى اَلْفَاظِ الْمَشَائِخِ لَا عَلٰى كِتَابَةِ | لئے کہ درایت کا دارومدار روایت کے |
| مَا فِي الْكِتَابِ وَاللّٰهُ الْمُلْهِمُ | تحقق پر ہے اور روایت کا دارومدار مشائخ |
| بِالصَّوَابِ قَالَ وَمِنْ حَدِيْثِ | کے الفاظ پر ہے نہ کہ کتابت پر۔ ابن القیم |
| الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ قُلْتُ | فرماتے ہیں، حنا اور کتم کے خضاب کی حدیث |
| كَمَا فِي الشَّمَائِلِ لِلتِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهِ | صحیح ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں، جیسا کہ |
| وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَرَانِيِّ وَالْخَطِيْبِ | شمائل ترمذی وغیرہ میں واقع ہے۔ طبرانی |
| عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا سَيِّدُ رَيْحَانِ | اور خطیبؒ کی روایت میں ابن عمر سے مرفوعاً |
| اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءُ قَالَ وَمِنْ | مروی ہے، اہل جنت کی خوشبوؤں کی سردار |
| ذٰلِكَ التَّخَتُّمُ بِالْعَقِيْقِ | حنا ہے۔ ابن القیم فرماتے ہیں، عقیق کی |

| | |
|---|---|
| قَالَ الْعُقَيْلِيُّ لَا يَثْبُتُ فِي هٰذَا | انگوٹھی پہننے کی روایت بھی اسی قبیل میں |
| شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ | داخل ہے عقیلی رح کہتے ہیں اس بارے میں |
| وَالسَّلَامُ قُلْتُ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ | حضور سے کوئی حدیث ثابت نہیں ملا علی |
| تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِيْقِ وَالْكَلَامُ عَلَيْهِ | قاری فرماتے ہیں، یہ حدیث عقیق کی انگوٹھی |
| وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ النَّهْيِ أَنْ | پہنا کرو یہ پہلے گذر چکی اور اس پر کلام بھی گذر |
| تَقُصَّ الرُّؤْيَا عَلَى النِّسَاءِ قَالَ | چکا ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات |
| الْعُقَيْلِيُّ لَا يُحْفَظُ مِنْ وَجْهٍ | ہیں سے عورت سے خواب بیان کرنے کی ممانعت |
| يَثْبُتُ وَمِنْ ذٰلِكَ أَحَادِيْثُ أَنَّ | بھی ہے عقیلی کہتے ہیں یہ کسی طریقہ سے بھی |
| لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنًى قَالَ | ثابت نہیں اس قسم کی روایات میں سے |
| اَبُو الْفَرَجِ ابْنُ جَوْزِيٍّ قَدْ وَرَدَ | یہ بھی ہے کہ ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا |
| فِي ذٰلِكَ أَحَادِيْثُ لَيْسَ فِيْهَا | ابو الفرج بن الجوزی کہتے ہیں اس مضمون میں |
| شَيْءٌ يَصِحُّ وَهِيَ مُعَارِضَةٌ بِقَوْلِهٖ | بہت سی احادیث وارد ہیں، لیکن ان میں سے |
| وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى | ایک بھی صحیح نہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس |
| قُلْتُ لَيْسَتْ مُعَارِضَةً لِمَا إِنْ | قول کا (اور ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھا سکتا) |
| صَحَّتْ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرَمِ الْجَنَّةَ لِفِعْلِ | بھی مخالف ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں، اگر |
| اَبَوَيْهِ بَلْ لِأَنَّ النُّطْفَةَ الْخَبِيْثَةَ | صحت ثابت ہو جائے تو قرآن کی کوئی ممانعت |
| لَا تَخْلُقُ مِنْهَا طَيِّبًا فِي الْغَالِبِ وَ | واقع نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس پر جنت ماں |
| لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ طَيِّبَةٌ | باپ کے فعل کے باعث حرام نہ ہوگی بلکہ |
| فَإِنْ كَانَ فِي هٰذَا الْجِنْسِ طَيِّبَةٌ | اس لئے کہ نطفہ خبیثہ پاک طور پہ پیدا ہوتا |

دَخَلَتِ الْجَنَّةَ وَكَانَ الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلًا
مِنَ الْعَامِ الْمَخْصُوْصِ وَقَدْ وَرَدَ
فِيْ ذَمِّهٖ أَنَّهٗ شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَهُوَ
حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَاهُ صَحِيْحٌ
فَهٰذَا لَا غُبَارَ فَإِنَّ شَرَّ الْأَبَوَيْنِ
عَارِضٌ وَهٰذَا نُطْفَةٌ خَبِيْثَةٌ
فَشَرُّهٗ مِنْ أَصْلِهٖ وَشَرُّ الْأَبَوَيْنِ
مِنْ فِعْلِهِمَا وَ لَمْ يَتَقَدَّمْ
الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِيْ لَفْظِ وَلَدِ الزِّنٰى
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَمَّا حَدِيْثُ
وَلَدِ الزِّنٰى شَرُّ الثَّلَاثَةِ فَرَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ
وَالْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ
عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَادَ الطَّبَرَانِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ
أَبَوَيْهِ وَفِي النِّهَايَةِ قِيْلَ هٰذَا
جَاءَ فِيْ رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ كَانَ
مَوْسُوْمًا بِالشَّرِّ وَقِيْلَ هُوَ عَامٌّ

نہیں اور جنت میں سوائے پاک کے کوئی داخل
نہ ہوگا۔ تو اگر اس جنس میں پاکیزگی ہوتی تو جنت
میں داخل ہو جاتا۔ اور حدیث عام مخصوص ہوگی
اور اس کی مذمت میں یہ تو موجود ہے کہ وہ تین
شریروں میں ایک شرارت ہے۔ یہ حدیث حسن
ہے اور اس کے معنی صحیح ہیں اس پہ کوئی
غبار نہیں۔ کیونکہ ماں باپ کی شرارت ایک
عارض ہے اور یہ خبیث لطفہ ہے تو اس کی
اصل بھی شر ہوئی اور ماں باپ کی شرارت
ان کا فعل ہے اور اس پہ کلام پہلے اس حدیث
کے تحت گزر چکا کہ ولد الزنا جنت میں داخل
نہ ہوگا۔ اور یہ حدیث کہ ولد الزنا تین شریروں میں
سے ایک شرارت ہے تو اسے احمدؒ ابو داودؒ
نے سند صحیح کے ساتھ حاکم نے اپنی مستدرک
میں بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے
طبرانی اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے یہ زیادتی
روایت کی ہے کہ جب وہ اپنے ماں باپ جیسا
عمل کرے نہایہ میں ہے یہ اس شخص کے بارے میں ہے کہ اسے
موسوم بالشر کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ

وَاِنَّمَا صَارَ وَلَدُ الزِّنٰى شَرًّا مِنْ وَالِدَيْهِ لِاَنَّهٗ شَرُّهُمْ لَا اَصْلًا وَلَا نَسَبًا وَوِلَادَةً لِاَنَّهٗ خُلِقَ مِنْ مَاءِ الزَّانِيْ وَالزَّانِيَةِ فَهُوَ مَاءٌ خَبِيْثٌ وَقِيْلَ لِاَنَّ الْحَدَّ يُقَامُ عَلَيْهِمَا فَيَكُوْنُ تَمْحِيْصًا لَهُمَا وَهٰذَا لَا يَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِهٖ فِيْ ذُنُوْبِهٖ ۔

یہ عام ہے، کیونکہ ولد الزنی ماں باپ کی شرارت کا نتیجہ ہے، کیونکہ وہ اصلاً نسباً اور ولادۃً زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ خبیث ہے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے، کہ حد کا قیام ان پر انہیں سزا کے طور پر ہے اور یہ نہیں معلوم ان کے گناہ کا نتیجہ کیا ہوگا ۔

ملا علی قاری نے غلط مبحث کر دیا ہے کیونکہ اصل میں تین چیزیں ہیں اول یہ کہ ولد الزنی اصلاً پاک ہے یا ناپاک ۔ اور ہمیں یہاں اس سے کوئی غرض نہیں ثانیاً وہ تین شرارتوں میں سے ایک شرارت ہے یا نہیں ہمیں اس مقام پر اس سے بھی بحث مقصود نہیں باقی ہماری رائے ابن عباس کی رائے کے ساتھ ہے اور ہمارے نزدیک وہ نتیجہ شرارت ہے نہ کہ بذاتہ شرارت ۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا یا نہیں ۔ تو ابن عباس کی روایت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے ماں باپ جیسا عمل کرے تو جنت میں داخل نہ ہوگا ۔ لیکن اگر اس نے ساری زندگی نیک عمل کئے تو بقول ملا علی قاری تب بھی وہ خبیث النسب ہونے کی بنا پر جنت میں داخل نہ ہوگا ۔ تو جنت کا داخلہ ایمان اور اعمال صالحہ پر موقوف ہے نہ کہ نسب وخاندان پر اور اسلاف میں سے آج تک کوئی بھی اس امر کا قائل نہیں ثانیاً یہ تو نتیجہ شرارت ہے

اور اصل شریر ماں باپ ہیں اور اگر زانی پر شرعی حد کا دنیا میں اجرا ہو جائے تو وہ زانی ضرور بالضرور جنتی ہے تو جو گناہ میں شامل نہ تھا اسے دوزخی کیسے تصور کیا جا سکتا ہے ثالثاً ابو ذر کی ایمان کے بارے میں جو روایت ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن جنت میں ضرور جائے گا۔ چاہے وہ چوری کرے یا زنا کرے رابعاً قرآن کہتا ہے ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال "۔ ان کے اعمال کے بدلے میں اولاد کو کیسے سزا دی جا سکتی ہے۔ خامساً جس وقت یہ فعل عمل میں آیا اس وقت تو وہ وجود میں بھی نہ آیا تھا اور جنت و جہنم کا سوال مکلف ہو جانے کے بعد واقع ہوتا ہے۔ نہ کہ وجود میں آنے سے قبل پر اس صورت میں انسان کو کوئی اختیار باقی نہ رہے گا۔ تو پھر وہ سزا کا مستحق کیسے ہوگا۔ اگر خدا سے قیامت کے روز اس نے یہ سوال کیا کہ جب دخول جنت صحیح النسب ہونے پر موقوف تھا تو تو نے مجھے حلالی طریقے سے کیوں نہ پیدا کیا۔ تو ملا علی قاری اس کا کیا جواب دیں گے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ملا علی قاری کے نزدیک ہر ضعیف روایت قابل قبول ہے۔ اس حد تک تو خیر ہمیں زیادہ اختلاف نہ ہوتا لیکن اس کے ساتھ ملا علی قاری کی یہ سعی ہوتی ہے کہ موضوع کو درجہ ضعف تک پہنچا دیا جائے اور ضعیف کو درجہ حسن تک تاکہ اس کے انکار کی کوئی شکل باقی نہ رہے چاہے تمام محدثین اس کے موضوع ہونے پر متفق ہوں۔ میں نے اپنے والد مرحوم مفتی اشفاق الرحمان صاحب سے بارہا سنا کہ ملا علی قاری اور جلال الدین سیوطی ضعف پرست ہیں، اور میں نے ان کے اس قول کو بہر دو محدثین کے بارے میں بالکل صحیح پایا۔

# فصل

| | |
|---|---|
| وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ لَيْسَ | اور اسی قسم کی روایات میں سے یہ روایت |
| لِفَاسِقٍ غِيْبَةٌ قَالَ الدَّارُقُطْنِيُّ | بھی ہے کہ فاسق کے لئے غیبت نہیں حمار قطنی |
| وَالْخَطِيْبُ قَدْ وَرَدَ مِنْ طُرُقٍ وَ | اور خطیب کہتے ہیں یہ مختلف طریقوں سے |
| هُوَ بَاطِلٌ قُلْتُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ | مروی ہے اور سب باطل ہیں ملا علی قاری |
| بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ | فرماتے ہیں اسے طبرانی نے معاویہ بن حیدہ |
| حَيْدَةَ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَيُؤَيِّدُهُ | سے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ |
| حَدِيْثُ اَتَرْعَوْنَ عَنْ ذِكْرِ | اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے۔ |
| الْفَاجِرِ اَنْ تَذْكُرُوْهُ فَاذْكُرُوْهُ | کیا تم فاجر کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو۔ اس |
| يَعْرِفْهُ النَّاسُ رَوَاهُ الْخَطِيْبُ | کا ذکر کیا کرو تاکہ لوگ اسے پہچان لیں اسے |
| فِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ | خطیب نے روایت کیا ہے (اور خطیب سب |
| وَفِيْ لَفْظٍ اَتَرْعَوْنَ عَنْ ذِكْرِ | کو باطل قرار دیتے رہے ہیں) مالک رح کی |
| الْفَاجِرِ مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ | روایت میں ابوہریرہ کے یہ الفاظ ہیں |
| اُذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ يَحْذَرْهُ | کہ تم فاجر کا اس لئے ذکر کرنے سے ڈرتے |
| النَّاسُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ | ہو کہ لوگ اسے پہچان نہ لیں۔ تم فاجر کا ذکر |
| ذَمِّ الْغِيْبَةِ وَالْحَكِيْمُ فِيْ نَوَادِرِ | کیا کرو تاکہ لوگ اس سے احتراز کریں اسے |
| الْاُصُوْلِ وَالْحَاكِمُ فِي الْكُنٰى | ابن ابی الدنیا نے ذم غیبت میں اور حکیم |
| وَالشِّيْرَازِيُّ فِي الْاَلْقَابِ وَابْنُ | ترمذی نے نوادر الاصول میں۔ حاکم رح نے |
| عَدِيٍّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ كَرَ | کنی میں شیرازی نے القاب میں۔ ابن عدی |

الخطیبُ عن بھزِ بنِ حکیمٍ عن ابیہِ عن جدہٖ کذا فی الجامعِ الصغیرِ وقد یُستفادُ ھذا المعنیٰ من قولہٖ تعالیٰ لا یحبُّ اللہُ الجھرَ بالسوءِ من القولِ الا من ظُلِمَ قال ومن ذلک احادیثُ النھیِ عن سبِّ البراغیثِ قال العقیلیُّ لا یصحُّ فی البراغیثِ عن النبیِّ علیہِ الصلوٰۃُ والسلامُ شیءٌ قلتُ وھذا غریبٌ منہُ فقد رویٰ احمدُ والبزارُ والبخاریُّ فی الادبِ والطبرانیُّ فی الدعواتِ عن انسٍ ان رسولَ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلمَ سمعَ رجلًا یسبُّ برغوثًا فقال لا تسبہُ فانہُ ایقظَ نبیًّا لصلوٰۃِ الفجرِ ومن ذلک احادیثُ اللعبِ بالشطرنجِ

طبرانی رح بیہقی رح اور خطیب نے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع الصغیر میں ہے اور یہ شے اللہ تعالی کے قول سے بھی مستفاد ہے (اللہ تعالے کسی کی برائی زبان سے بیان کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔ مگر مظلوم یعنی مظلوم بیان کر سکتا ہے۔ ابن القیم فرماتے ہیں اس قسم کی روایات میں سے براغیث کے برا کہنے کی ممانعت کی روایات بھی ہیں (براغیث برغوث کی جمع ہے اور برغوث ایک چھوٹی قسم کی مچھلی ہے عقیلی کہتے ہیں اس بارے میں حضور سے کوئی شے صحیح طور پر ثابت نہیں ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ ان کا قول غریب ہے اس لئے کہ امام احمد رح بزار رح بخاری رح نے ادب المفرد میں، اور طبرانی نے دعوات میں انس رض سے روایت کیا ہے کہ حضور صلعم نے ایک شخص کو برا کہتے سنا۔ آپ نے فرمایا برغوث کو برا نہ کہو اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لئے جگایا تھا ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات

إِبَاحَتُهُ وَتَحْرِيْمُهَا كُلُّهَا كَذِبٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَإِنَّمَا يَثْبُتُ فِيْهِ الْمَنْعُ عَنِ الصَّحَابَةِ قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ مَنْ لَعِبَ بِالشِّطْرَنْجِ وَالْكَلَامُ عَلَيْهِ وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ لَا تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْتُ صَحَّ نَهْيُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ۔

میں سے شطرنج کی حلت وحرمت کی جتنی روایات ہیں، سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ ہیں، اور صحابہ سے اس کی ممانعت ثابت ہے۔ یہ حدیث اور اس پر کلام پہلے گذر چکا) ابن القیم رح فرماتے ہیں اسی طرح یہ روایت کہ اگر عورت مرتد ہوجائے تو اسے قتل نہ کیا جائے۔ عقیلی رح کہتے ہیں یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

**ف** ملا علی قاری نے وہ حدیث پیش کی ہے، جو احکام جہاد سے تعلق رکھتی ہے، نہ کہ اس شکل خاص سے۔ اور ارتداد کی صورت میں اسے قتل نہ کرنے کی کوئی روایت ثابت نہیں، یہی مقصد ہے امام ابن القیم اور عقیلی کا۔ اور عقلاً بھی ممانعت صحیح نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ جب زنا میں عورت کو حداً رجم کیا جا سکتا ہے، تو ارتداد میں حداً قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور قتل میں مقتول کو کوئی تکلیف نہیں، بخلاف رجم کے ثانیاً

زنا ایک گناہ کبیرہ ہے۔ جب اس کی سزا اتنی سخت ہے۔ تو کفر کی سزا قتل کیسے نہ ہوگی۔ اور آج تک سوائے ملا علی قاری کے کسی مذہب کے کے عالم نے بھی یہ فتویٰ نہ دیا۔

قَالَ وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ مَنْ اُهْدِيَ يبعث اِلَيْهِ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ فَهُمْ شُرَكَاؤُهُ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ لَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ بَابُ مَنْ اُهْدِيَتْ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَمْ يَصِحَّ قُلْتُ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِيْ حَرْفِ الْمِيْمِ وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبْوًا قَالَ شَيْخُنَا لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْتُ اَرَادَ شَيْخَهُ ابْنَ تَيْمِيَّةَ وَمِنْ

ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی روایت ہے کہ جب کسی کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس جماعت بیٹھی ہو تو وہ جماعت بھی ہدیہ میں شریک ہے۔ عقیلیؒ کہتے ہیں اس بارے میں کوئی حدیث صحیح طور پر ثابت نہیں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے۔ کہ اگر کسی کے پاس ہدیہ بھیجا جائے اور اس کے پاس دیگر لوگ بیٹھے ہوں۔ تو وہ خود اس ہدیہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں۔ ابن عباس سے یہ روایت کیا جاتا ہے کہ پاس بیٹھنے والے اس ہدیہ میں شریک ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ اس حدیث پر کلام حرف میم میں گزر چکا۔ ابن القیم فرماتے ہیں اسی قسم کی روایات میں سے یہ بھی ہے کہ عبد الرحمن بن عوف جنت میں گھٹنوں کے بل داخل ہوں گے۔ ہمارے شیخ (ابن تیمیہؒ) فرماتے ہیں یہ حضور صلعم سے صحیح طور پر ثابت

أَحَادِيثُ الْأَبْدَالِ وَالْأَقْطَابِ وَالْأَغْوَاثِ وَالنُّقَبَاءِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَوْتَادِ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَأَقْرَبُ مَا فِيهَا حَدِيثُ لَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالَ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ ذَكَرَهُ أَحْمَدُ وَلَا يَصِحُّ أَيْضًا فَإِنَّهُ مُنْقَطِعٌ قُلْتُ قَدْ وَرَدَتِ الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا عَلَى الصَّحَابَةِ الْأَبْرَارِ وَالتَّابِعِينَ الْأَخْيَارِ جَمَعَهَا الْحَافِظُ السُّيُوطِيُّ فِي رِسَالَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ سَمَّاهَا الْخَبَرَ الدَّالَّ عَلَى وُجُودِ الْقُطْبِ وَالْأَوْتَادِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَبْدَالِ

نہیں، اسی قسم کی روایات میں سے ابدال قطب، نقبار، نجبار، غوث اور اوتاد وغیرہ کی روایات ہیں یہ سب کی سب باطل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور اس میں سب سے بہتر وہ روایت ہے جس میں آتا ہے کہ اہل شام کو برا نہ کہو کیونکہ اس میں ابدال ہیں، جب ان میں سے ایک مرجاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی جگہ دوسرا تبدیل فرماتے ہیں، اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ منقطع ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں اس بارے میں احادیث اور آثار صحابہ و تابعین مروی ہیں جنہیں حافظ سیوطی رحمہ نے ایک مستقل رسالہ میں جس کا نام الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال ہے اس پر کلام پہلے گذر چکا،

## فَصْلٌ

وَمِنْ ذٰلِكَ أَحَادِيثُ الْمَنْعِ

ابن القیم فرماتے ہیں اسی طرح رفع یدین

مِنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ لَا يَصِحُّ مِنْهَا شَيْءٌ كَحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ يَعْنِي فِي الرَّفْعِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَحَدِيْثِهِ الْآخَرِ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَأَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض فَلَمْ يَرْفَعُوْا إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ لَا يَصِحُّ قُلْتُ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ بِسَنَدِهِمَا فَمَا نُقِلَ عَنِ ابْنِ

کی رکوع میں جاتے وقت اور اٹھتے وقت ممانعت کی روایات سب باطل ہیں ان میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں، جیسا کہ ابن مسعودؓ کی روایات کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز نہ پڑھاؤں، آپ نے نماز پڑھائی اور رفع یدین نہ فرمایا ابن المبارکؒ کہتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کے بارے میں ابن عمر کی روایت ثابت ہے، اور ابن مسعود کی نہیں، جیسا کہ دوسری روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ و عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی رفع یدین نہ کیا۔ یہ منقطع ہے، صحیح نہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں، ابن مسعود کی روایت ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، اور نسائی نے خود ابن المبارک سے اسے دو سندات کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن المبارکؒ

الْمُبَارَكِ عَنْ رِضَائِهِ بَعْدَ مَا ثَبَتَ بِالطَّرِيقِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا وَمُنَاظَرَةُ الْأَوْزَاعِيِّ مَعَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى مَشْهُورَةٌ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ ثُمَّ الْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ أَنَّ عَلِيًّا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ قَالَ وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ الشَّافِعِيُّ ذَهَبَ بَعْضُ النَّاسِ إِلَى تَغْلِيطِ يَزِيدَ وَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ هٰذَا حَدِيثٌ وَاهٍ قُلْتُ

اسی وقت روایت کر سکتے تھے، جب کہ وہ ان کے نزدیک ثابت ہو چکی ہو، اور اوزاعی کا امام ابوحنیفہ کے ساتھ مناظرہ تو مشہور ہے، طحاوی اور بیہقی رح نے سند صحیح کے ساتھ اسود رح سے روایت کیا ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ اور اس کے بعد وہ ہاتھ نہ اٹھاتے طحاوی رح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے امام محمد نے بھی علی کی روایت کو دو سندوں میں نقل کیا ہے) اور یزید بن ابی زیاد کی براء بن عازب سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرماتے۔ پھر نہ فرماتے، شافعی کہتے ہیں بعض لوگوں نے یزید کو غلط قرار دیا ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث واہی ہے ملا علی رح قاری فرماتے ہیں جب دوسرے طریقہ

اِذَا ثَبَتَ مِنْ طُرُقٍ اُخْرٰی لَا یَضُرُّ ضُعْفُ هٰذَا بَلْ یَصْلُحُ لِلتَّقْوِیِ بِهٖ ۔

سے ثابت ہوگی۔ تو یہ ضعف اسے نقصان نہ پہنچائے گا بلکہ یہ تو تقویت کا باعث ہوگا۔

**فائدہ۔** طحاوی رح میں براء رضی اللہ تعالٰے عنہ والی روایت کی کئی سندات ہیں۔ سند اول یہ ہے۔ جس پر امام شافعی کو اعتراض ہے ابو بکرہ۔ مؤمل۔ سفیان۔ یزید بن ابی لیلیٰ ابن ابی لیلیٰ۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ۔ دوسری سند یہ ہے۔ ابن ابی داؤد۔ عمرو بن عون۔ خالد۔ ابن ابی لیلیٰ۔ عیسیٰ بن عبد الرحمٰن۔ عبد الرحمان۔ بن ابی لیلیٰ براء رضی اللہ عنہ تیسری سند یہ ہے۔ محمد بن لغمان۔ یحیی بن یحیی۔ وکیع۔ ابن ابی لیلے۔ اخما بو لیلے اور حکم۔ ابن ابی لیلے۔ براء رضی اللہ عنہ۔

قَالَ وَحَدِیْثُ وَکِیْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یُرْفَعُ الْاَیْدِیْ عِنْدَ سَبْعِ مَوَاطِنَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالصَّفَا

ابن القیم فرماتے ہیں یہ روایت وکیع ابن ابی لیلیٰ۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حکم۔ نافع۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سات مقام پر ہاتھ اٹھاتے تھے۔ نماز شروع کرتے وقت۔ صفا، مروہ۔ موقفین اور جمرتین پر یہ روایت مرفوعاً صحیح نہیں۔ بلکہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رض

المروة والموقفين والجمرتين
لا يصح رفعه والصحيح رفعه
عن ابن عمر وابن عباس رض
قلت وعلى تقدير عدم صحة
رفعه يكفينا صحة وقفه لا سيما
وهو في حكم المرفوع إذ لا يقال
مثل هذا من قبل الرأي
كيف وقد روى الطبراني
بسنده عن ابن ليلى عن الحكم
عن المقسم عن ابن عباس رض
عنه عليه السلام لا ترفع
الأيدي إلا في سبع مواطن
حين يفتتح الصلوة وحين
يدخل المسجد الحرام فينظر
إلى البيت وحين يقوم على
الصفا والمروة وحين يقف مع
الناس عشية عرفة وبجمع
والمقامين حين يرمي الجمرة
وذكره البخاري معلقا في كتابه

کا عمل ہے۔ ملا علی قاری فرماتے
ہیں۔ اگر یہ مرفوعاً ثابت نہ ہو اور
اسے موقوف ہی مانا جائے۔
تو یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ کیونکہ
اس جیسی بات اپنی جانب سے نہیں
کہی جاسکتی۔ اور اسے طبرانی نے
اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے
ابو لیلی۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباس
رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صرف سات جگہوں میں ہاتھ اٹھاتے
جب نماز شروع فرماتے
جب مسجد حرام میں داخل ہوتے
اور بیت اللہ کو دیکھتے۔ جب
صفا اور مروہ پر ٹھہرتے۔ اور
عرفہ کی شام کو اور جمع میں اور
رمی جمرہ کے وقت دونوں مقامات
(اتفاق سے یہی سند طحاوی
کی ہے) بخاری نے ادب المفرد

المفرد في رفع اليدين يقول
وقال وكيع عن ابن أبي
ليلى عن الحكم عن مقسم عن
ابن عباس عنه عليه السلام
لا يرفع الأيدي إلا في سبع
مواطن في افتتاح الصلوة
واستقبال الكعبة وعلى الصفا
والمروة وبعرفات وبجمع و
في المقامين عند الجمرتين
قال وحديث أورده البيهقي في
الخلافيات من رواية عبد الله
بن عون الخزاز حدثنا مالك
عن الزهري عن سالم عن أبيه
أن النبي عليه الصلوة والسلام
كان يرفع يديه ثم لا يعود
قلت وقد صح عنه خلاف
ذلك فيحمل على نسخ الأول
فتأمل وقول ابن القيم
من شرط رواية الحديث

میں معلقاً اس سند کے ساتھ
روایت کیا ہے۔ وکیع۔ ابن
ابی لیلیٰ۔ حکم۔ مقسم۔ ابن عباس رضؓ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف
سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے
نماز شروع کرتے وقت۔ کعبہ کے
سامنے۔ صفا۔ مروہ۔ عرفات
جمع۔ اور جمرتین پر۔ ابن القیم فرماتے
ہیں۔ بیہقی رح نے خلافیات میں اس
سند کے ساتھ عبداللہ بن عوف
الجزار۔ مالک۔ زہری۔ سالم
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
صرف تکبیر افتتاح کے وقت
رفع یدین کرکے پھر نہ کرتے۔ ملا علی
قاری فرماتے ہیں۔ ابن عمر رضؓ سے اس
کے خلاف منقول ہوچکا۔ تو اب یہ
اس بات پر محمول کیا جائیگا۔ کہ پہلی حدیث
منسوخ ہے اور ابن القیم کا اس حدیث سے

عَلٰی بَعْضِ شَرِهِ بِاللّٰهِ اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ مَدْفُوْعٌ ۔

بارے میں یہ قول کہ جس نے ذرا سی بھی حدیث کی خوشبو سونگھی ہو گی وہ خدا کی قسم کھا کر اسے موضوع کہے گا۔ تو یہ قول صحیح نہیں ۔

فائدہ ۔ ابن عباس کی روایت ترمذی نسائی اور طحاوی رحمہم اللہ میں مرفوعاً موجود ہے ۔ اسی طرح ابن عمرؓ کی روایت طحاوی میں مرفوعاً موجود ہے ۔ اگر یہ موقوف بھی ہو تو فعل صحابی حجت اور پھر ابن عمر تو وہ شخص ہیں جن کی روایت کی بنا پر تم نے ابن مسعودؓ کی روایت کا انکار کیا تھا ۔ اور یہاں خود وہ منکر ہیں ۔

اور جب ابن عمرؓ سے صحیح طور پر ترک رفع یدین ثابت ہے ۔ تو بلا علت موضوع ہونے کا حکم کیسے لگایا جاسکتا ہے ۔ امام محمدؒ نے ابن عمرؓ سے اس سند کے ساتھ ۔ محمد بن ابان بن صالح ، عبد العزیز بن حکیم کہتے ہیں ۔ میں نے ابن عمر کو دیکھا ۔ کہ وہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرماتے پھر نہ فرماتے ۔ طحاوی نے اس سند کے ساتھ ، ابن ابی داؤد ۔ احمد بن یونس ، ابوبکر بن عیاش ، حصین ، مجاہد ابن عمرؓ سے ایسا ہی روایت کیا ہے مجاہد جو ابن عمر سے ترک رفع یدین روایت کر رہے ہیں وہ ابن عمر کی خدمت میں دس سال رہے ۔

قَالَ وَحَدِيْثُ ابْنِ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا

ابن القیم فرماتے ہیں اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین فرماتے پھر نہ فرماتے

هُوَ مَوْضُوعٌ قُلْتُ هٰذَا اَمْنُ فَوْعٍ بِاَنَّهُ يُوَافِقُ مَا ثَبَتَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرِهٖ فَالْحُكْمُ الْمُطْلَقُ بِوَضْعِهٖ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فِيْ سَنَدِهٖ غَيْرُ مَشْرُوْعٍ ٭

یہ بھی موضوع ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں یہ بھی صحیح نہیں، بلکہ یہ تو ابن مسعود والی روایت کی تائید کرتی ہے تو مطلقاً سند میں بلا کسی علت کے وضع کا حکم کیسے لگایا جا سکتا ہے ٭

فائدہ۔ امام ابن القیمؒ نے رفع یدین کے معاملہ میں بہت ہی تعصب سے کام لیا ہے ورنہ عباد ابن الزبیرؓ کی یہ روایت بیہقی نے خلافیات میں نقل کی ہے۔

قَالَ وَحَدِيْثٌ وَضَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُكَاشَةَ الْكِرْمَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ قَبَّحَهُ اللّٰهُ وَاضِعَهُ قُلْتُ وَلَوْ صَحَّ يُحْمَلُ عَلٰى اَنَّهُ لَا صَلٰوةَ كَامِلَةً لَهُ ٭

ابن القیمؒ فرماتے ہیں، محمد بن عکاشہ الکرمانی نے انس رضی اللہ عنہ سے ایک موقوف روایت وضع کی ہے جو رکوع میں ہاتھ اٹھائے اس کی نماز نہ ہوا اللہ تعالیٰ اس کے واضع کی صورت بگاڑے، ملا علیؒ قاری فرماتے ہیں ہو سکتا ہے کہ مقصود یہ ہو کہ اس کی نماز کامل نہیں ہوتی ٭

فائدہ۔ اب ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ترک رفع یدین کی روایات کن کن اصحاب سے ثابت ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن مسعودؓ۔ ترمذی نے ان کی روایت کو حسن قرار دیا ہے اس کے علاوہ۔ محمدؒ نے مؤطا میں طحاویؒ۔ ابو داؤدؒ۔ نسائی دارقطنی

اور ابن ابی شیبہ نے روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابن حزم نے محلی میں۔ ابن القطان اور دارقطنی رح نے بھی صحیح قرار دیا ہے
ثانیاً ابن مسعود رض کی یہ روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض اور عمر کے پیچھے نماز پڑھی ان میں سے کسی نے رفع یدین نہیں کیا۔ اسے ابن عدی رح۔ دارقطنی رح اور بیہقی رح نے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ حماد۔ ابراہیم۔ علقمہ۔ ابن مسعود رض۔

براء بن عازب رض کی مرفوع روایت ابوداؤد نے روایت کی ہے اور اس پر کلام کیا ہے۔ لیکن طحاوی نے مختلف سندات اور ابن ابی شیبہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

حضرت علی رض سے مرفوع روایت۔ اسے دارقطنی رح نے روایت کیا ہے اور موقوف روایت کو طحاوی اور محمد رح اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ اور دارقطنی رح کہتے ہیں۔ اسے موقوفاً روایت کرنے والے عبدالرحمن بن مہدی۔ موسیٰ بن داؤد۔ احمد بن یونس وغیرہ ہیں اور اسے عثمان بن سعید الدارمی نے بھی روایت کیا ہے۔

ابن عمر رض والی روایت اسے محمد رح۔ طحاوی رح نے موقوفاً اور بیہقی رح نے خلافیات میں مرفوعاً روایت کیا ہے۔

ابن عباس رض اور ابن عمر رض کی وہ روایت جس میں سات مقامات پر رفع یدین کا ذکر ہے۔ اسے بخاری نے ادب المفرد میں طحاوی رح طبرانی رح بیہقی رح اور حاکم نے مرفوعاً۔ بزار نے موقوفاً و مرفوعاً اور ابن

ابی شیبہ رح نے موقوفاً روایت کیا ہے۔
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کی ترک رفع یدین کی روایت اسے ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے۔
عمر رض کی روایت اسے طحاویؒ نے موقوفاً روایت کیا ہے۔
ابوہریرہ رض سے ترک رفع یدین۔ اسے ابوداؤدؒ ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور منذریؒ نے اس پر سکوت کیا ہے۔
عباد بن الزبیر کی روایت کو بیہقی نے خلافیات میں نقل کیا ہے۔
صاحب بدائع نے ابن عباس رض سے روایت کیا ہے کہ عشرہ مبشرہ میں سے کوئی بھی رفع یدین نہ کرتا تھا۔
جابر بن سمرہ کی روایت اسے مسلم رح، نسائی۔ ابوداؤد رح۔ ابن ماجہ رح اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔
امام عینی رح فرماتے ہیں جن لوگوں سے ترک رفع یدین ثابت ہے ان میں عبداللہ بن عمر رض۔ ابوسعید خدریؓ۔ جابر بن سمرہ رض۔ براء رض۔ عبداللہ بن مسعود رض و علی رض عمر رض۔ ابن الزبیرؓ۔ ابن عباس رض۔ ابوہریرہ رض) سفیان ثوری۔ ابوحنیفہؒ۔ ابویوسفؒ۔ محمد رح علقمہ رح اسود رح۔ عامر الشعبی۔ ابواسحٰق السبیعی۔ خیثمہ رح۔ مغیرہ رح وکیع رح۔ عاصمؒ بن کلیبؒ۔ زفر رح۔ ابن ابی لیلےٰ رح ابراہیم رح نخعی۔ حماد رح اور تمام اہل کوفہ داخل ہیں بلکہ امام مالک کا بھی یہی مسلک ہے۔ ابن القاسم نے مدونہ میں امام مالکؒ سے روایت کیا ہے۔ کہ میں سوائے افتتاح کے رفع یدین نہیں پہچانتا۔ حالانکہ رفع یدین کی روایت وہی نقل

کررہے ہیں۔ نووی نے امام مالک کا مذہب ترک رفع یدین نقل کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ ابن القیم نے ان تمام روایات کو کیسے موضوع قرار دیا۔ ہم اسے سوائے تعصب کے کیا کہہ سکتے ہیں؟

# فَصْلٌ

وَمِنْ ذٰلِکَ حَدِیْثُ اَنَّ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُدْعَوْنَ بِاُمَّھَاتِھِمْ لَا بِآبَائِھِمْ ھُوَ بَاطِلٌ قُلْتُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ کَعْبٍ بِاِمَامِھِمْ بَدَلَ بِاُمَّھَاتِھِمْ قِیْلَ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ اَوْجُہٍ مِنَ الْحِکَمِ اَحَدُھَا لِاَجْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالثَّانِیْ لِشَرَفِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَالثَّالِثُ لِئَلَّا یَفْتَضِحَ اَوْلَادُ الزِّنٰی ذَکَرَہُ الْبَغْوِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ مَعَالِمِ التَّنْزِیْلِ قَالَ وَالْاَحَادِیْثُ الصَّحِیْحَۃُ بِخِلَافِہٖ قَالَ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ بَابُ یُدْعَی النَّاسُ

اور اسی قسم کی روایات میں سے یہ روایت بھی ہے کہ لوگ قیامت کے روز اپنی ماؤں کا نام لے کر پکارے جائیں گے اور یہ باطل ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں، محمد بن کعب نے امہات کی بجائے امام کا لفظ روایت کیا ہے اور اس کی تین وجوہات ہیں اول تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے ثانیاً حضرت حسن وحسین کے شرف کی بنا پر تیسرے یہ کہ اولاد زنی رسوا نہ ہو جیسا کہ بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں روایت کیا ہے۔ لیکن احادیث صحیحہ اس کے خلاف ہیں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب باندھا ہے کہ لوگ قیامت کے روز اپنے باپوں کا نام لے کر پکارے جائیں گے

| | |
|---|---|
| يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِآبَائِهِمْ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ الْجَمْعُ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَفِي الْبَابِ اَحَادِيثُ غَيْرُ ذٰلِكَ قُلْتُ وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بِاخْتِلَافِ الْمَوَاقِفِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ | پھر حدیث ذکر کی جس کا مقصد یہ ہے کہ ہر غدار کے لئے قیامت کے روز اس کے غدر کے مطابق جھنڈا گاڑا جائے گا اور کہا جائے گا۔ یہ فلاں بن فلاں کے غدر کی بنا پر ہے اور اس مضمون میں دیگر احادیث بھی موجود ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں ہو سکتا ہے کہ حالات مختلف ہوں۔ |

# فصل

| | |
|---|---|
| وَمِنْ ذٰلِكَ حَضَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِمَاعًا وَرَقَصَ حَتّٰى شَقَّ قَمِيْصَهٗ فَلَعَنَ اللّٰهُ وَاضِعَهٗ مَا اَجْرَاهٗ عَلَى الْكِذْبِ وَحَدِيْثُ لَوْ اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ ظَنَّهٗ بِحَجَرٍ لَنَفَعَهٗ هُوَ مِنْ وَضْعِ الْمُشْرِكِيْنَ عُبَّادِ الْاَوْثَانِ انْتَهٰى وَقَدْ تَقَدَّمَ وَحَدِيْثُ لِتَخَتُّمٍ | اسی قسم کی روایت یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سماع و رقص میں حاضر ہوئے حتی کہ آپ نے اپنا کرتہ پھاڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے وضع کرنے والے پر لعنت کرے کہ وہ جھوٹ بولنے پر کتنا جری ہے۔ اسی طرح یہ روایت کہ اگر تم میں سے کوئی اپنا خیال پتھر کے ساتھ بھی اچھا پیدا کر لے گا۔ تو وہ بھی اسے نفع پہنچائیگا یہ مشرکین اور بت پرستوں کا طریقہ ہے |

مَعَ الْفُقَرَاءِ اَيَادِيْ فَاِنَّ لَهُمْ
دَوْلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْضُوْعٌ
قُلْتُ لَيْسَ كَذٰلِكَ كَمَا تَقَدَّمَ
وَحَدِيْثُ مَنْ عَشِقَ فَعَفَّ
وَكَتَمَ وَمَاتَ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مَوْضُوْعٌ قُلْتُ لَيْسَ كَذٰلِكَ كَمَا
سَبَقَ وَحَدِيْثُ مَنْ اَكَلَ مَعَ
مَغْفُوْرٍ لَهُ غُفِرَ لَهُ مَوْضُوْعٌ قُلْتُ
وَهُوَ كَذٰلِكَ كَمَا تَقَدَّمَ قَالَ
وَغَايَةُ مَا رُوِيَ فِيْهِ اَنَّهُ مَنَامٌ
رَاٰهُ بَعْضُ النَّاسِ قُلْتُ رُؤْيَا
الْمَنَامِ لَا عِبْرَةَ بِهَا فِيْ اِثْبَاتِ
الْحَدِيْثِ عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ وَحَدِيْثُ مَنْ قَصَّ
اَظْفَارَهُ مُخَالِفًا لَمْ يَرَ فِيْ عَيْنَيْهِ
رَمَدًا مِنْ اَقْبَحِ الْمَوْضُوْعَاتِ
قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ وَحَدِيْثُ
اِذَا دَعَتْ اَحَدَكُمْ اُمُّهُ وَهُوَ
فِي الصَّلٰوةِ فَلْيُجِبْ اِذَا دَعَاهُ

اور یہ پہلے گذر چکی۔ اور یہ روایت فقراء
کے ساتھ دوستی پیدا کرو۔ کیونکہ وہ
قیامت کے روز مالدار ہوں گے یہ موضوع
ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں ایسا نہیں
ہے جیسا کہ گذر چکا۔ اور یہ روایت
جس نے عشق کیا پاکدامن رہا عشق کو
چھپایا۔ اور اسی حالت میں مرگیا۔ تو وہ
شہید ہے۔ یہ بھی موضوع ہے ملا علی قاری
فرماتے ہیں یہ موضوع نہیں جیسا کہ پہلے گزر
چکا۔ اور یہ روایت کہ جو مغفور کے ساتھ
کھائے اس کی بھی مغفرت کردی جائیگی
یہ بھی موضوع ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں
ایسا نہیں ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ابن القیم
فرماتے ہیں اور اس بارے میں انتہا یہ ہے
کہ لوگ خواب بیان کرتے ہیں۔ ملا علی قاری
فرماتے ہیں خواب میں دیکھنا حدیث ثابت
کرنے کے لئے دلیل نہیں بن سکتا اور یہ
روایت کہ جس نے ناخون مخالف طور پر
کاٹے تو اس کی کبھی آنکھیں دکھنے نہ آئیں گی۔

ابوه فلا يجب يرديه
عبد العزيز بن ابان القرشي
الاموي قال البخاري تركوه
وقال ابن معين وغيره
كذاب روى احاديث موضوعة
وحديث جابر في التشهد
وفي اوله بسم الله التحيات
لله يرويه حميد بن الربيع
عن ابي عاصم عن ابن جريج
عن ابي الزبير عنه قال
ابن معين حميد هذا كذاب
وقال النسائي ليس بشيء قلت
هذا يقتضي ضعفه لا وضعه
كيف وقد رواه الطبراني
في الكبير والاوسط عن ابن
الزبير رضي الله تعالى عنه
مرفوعا بسم الله وبالله
خير الاسماء التحيات لله
الحديث ذكره العلامة

یہ بھی موضوع ہے۔ یہ بھی پہلے گذر چکی۔
اور یہ روایت جب تم میں سے کسی کو نماز
پڑھتے ہوئے اس کی ماں بلائے تو اسے
جواب دے اور جب باپ بلائے تو جواب
نہ دے اسے عبدالعزیز بن ابان القرشی
الاموی نے روایت کیا ہے۔ بخاری کہتے
ہیں اسے چھوڑ دو۔ ابن معین وغیرہ کہتے
ہیں کذاب ہے موضوع احادیث وغیرہ کہتا
اور جابر کی التحیات کے بارے میں وہ
روایت جس کے شروع میں بسم اللہ
التحیات للہ۔ جسے حمید بن ربیع نے عن
ابی عاصم عن ابی جریج عن ابی الزبیر کی
سند سے روایت کیا ہے۔ تو اس حمید کے
بارے میں ابن معین فرماتے ہیں یہ کذاب
ہے۔ نسائی کہتے ہیں کچھ نہیں۔ ملا علی قاری
فرماتے ہیں اس سے ضعف ثابت ہوا نہ کہ
وضع کیونکہ طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ابن
الزبیر سے مرفوعاً روایت کیا بسم اللہ التحیات
للہ۔ علامہ جزری نے اسے حصن میں نقل کیا ہے

اَلْجَزَرِیُّ فِی الْحِصْنِ مَعَ الْتِزَامِ اَنْ یَکُوْنَ جَمِیْعُ مَا فِیْهِ صَحِیْحًا۔ اور انہوں نے یہ التزام کر رکھا ہے کہ اس میں صرف صحیح روایات نقل کریں گے،

**فائدہ۔** ملا علی قاری کا یہ قول کہ اس سے ضعف ثابت ہوا نہ کہ وضع۔ تو راوی کے کذاب ہونے سے روایت کا وضع ثابت ہوتا ہے، نہ کہ ضعف لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث موضوع ضعیف تو کجا بلکہ صحیح ہے۔ ایک شواہد تو ابن الزبیر کی روایت ہے۔ دوسرے امام مالک نے موطا میں نافع کے ذریعہ ابن عمر رض سے التحیات کے شروع میں بسم اللہ کے الفاظ نقل کئے ہیں، اور جابر کی روایت جس میں بسم اللہ کے الفاظ ہیں، ابن ماجہ نے دو سندوں سے روایت کی ہے، اور اس میں یہ حمید کذاب موجود نہیں۔ ابن ماجہ کی سندات یہ ہیں محمد بن زیاد معتمر بن سلیمان، ایمن بن نابل، ابو الزبیر عن جابر رض۔ دوسری سند یحیی بن حکیم محمد بن بکر، ایمن بن نابل، ابو الزبیر رض۔

حلوہ 411 * رقم

حیات خضر کے منکر قادری

مسلک قادری کو توعو

← برادر اکبر یا برادر اصغر والی روایت موضوع 222 * علم غیب پر بحث 525-533

صحابہ کو گالی 230 * عاشورہ پر نہ خوشی نہ غم 561

← آدم مٹی اور پانی تھے میں نبی تھا 297 * روایات موضوع علی رض اور معاویہ رض 565

← نبی کی خاتم اور ابراہیم اور عمر رض 319

← دیوار کے پیچھے کیا ہے میں نہیں جانتا 330

← علماء کی سیاہی شہید کے خون سے افضل 344

← مسح اور انگلی چوم کر آنکھوں پر لگانا 347

← امام شافعی کا قول عشق اور گدھا 367

← گلاب کا پھول اور نبی پاک کا پسینہ 426

← انبیاء پر حدیث عزیر علیہ کہ وہ نبی تھے یا نہیں میں نہیں جانتا 430

← پیاز کی حدیث 447

← وفات نبی اور علی رض کا کاغذ نہ لکھنا 447

← نبی کا نور 462 * بلال رض کی اذان اور مدینہ کا واقعہ 473

← علی رض اور سورج کا طلوع ~~137~~ 224 477 ← نام محمد اور یہودیت کا مانع 505

← ابلیس کی نماز 523 ← قیامت کا علم اور نبی پاک 525-527

← نبی کے والدین کا زندہ ہونا 98 * علی علم کا دروازہ 134 خیبر کا دروازہ اور علی رض 203